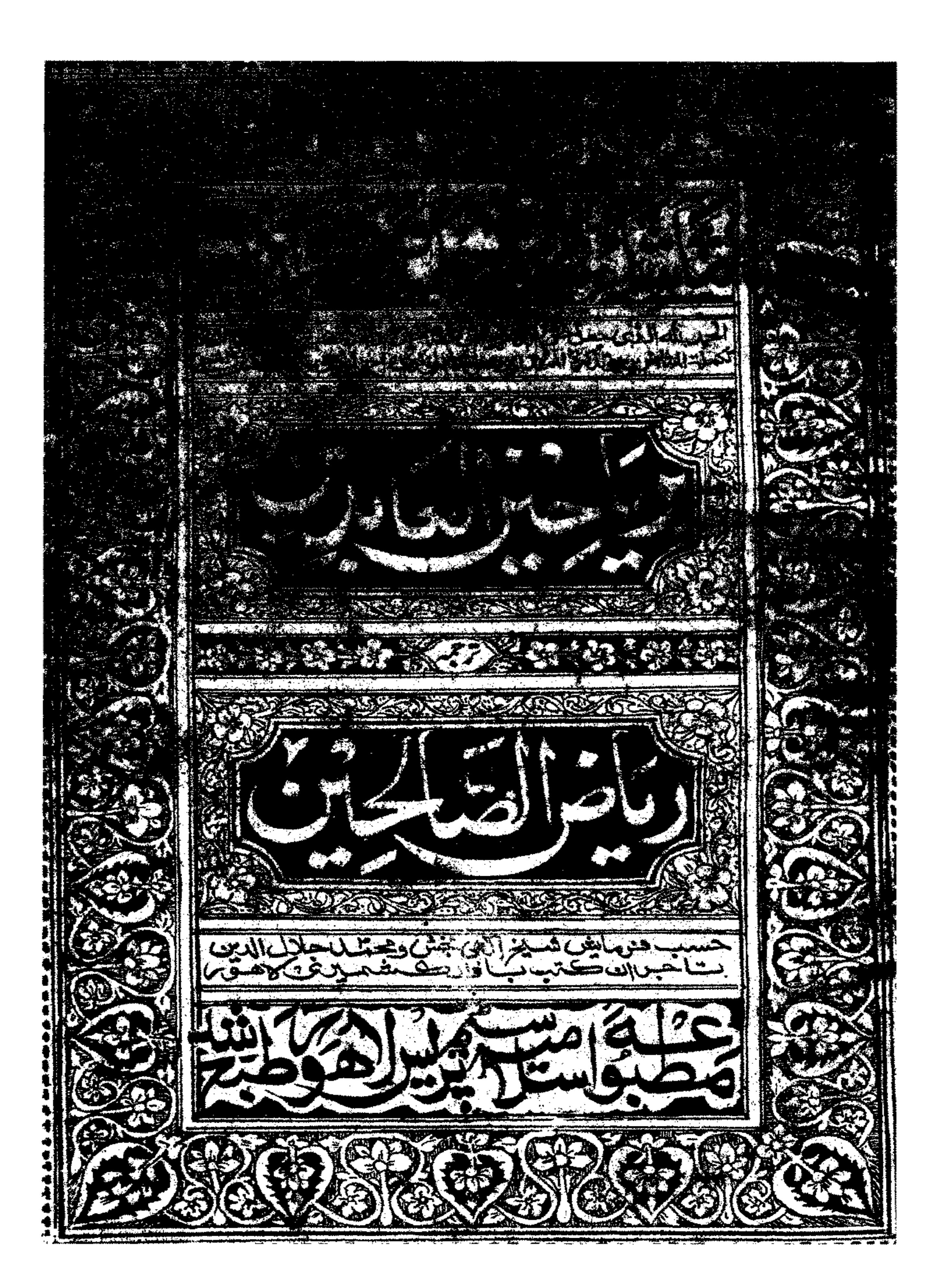
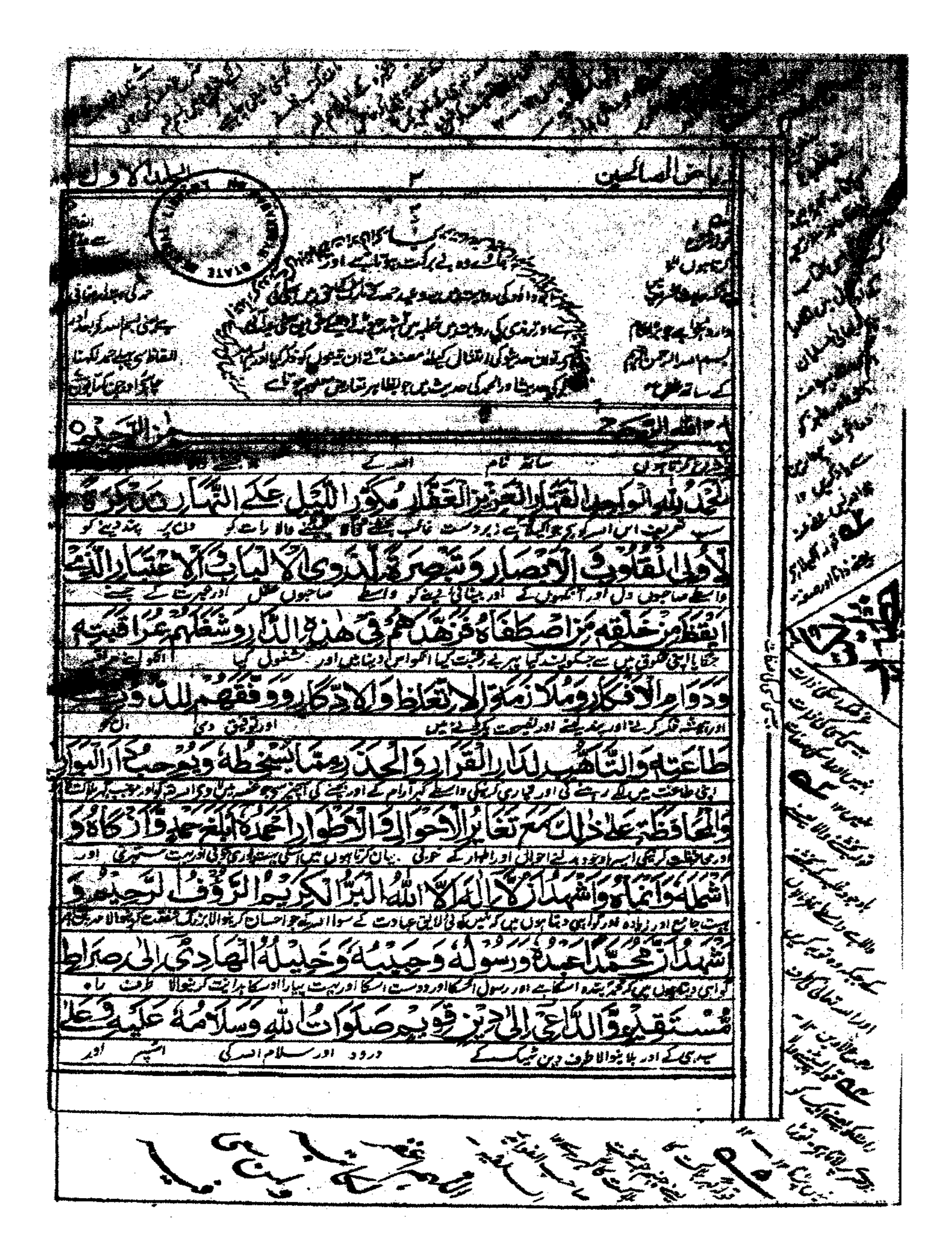

ترجمہ
ریاض الصالحین
حسب فرمائش شیخ الٰہی بخش و محمد جلال الدین
تاجران کتب بازار کشمیری لاہور
مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد القهار العزيز الغفار مكور الليل على النهار تذكرة

لأولي القلوب والأبصار وتبصرة لذوي الألباب والاعتبار الذي

أيقظ من خلقه من اصطفاه فزهدهم في هذه الدار وشغلهم بمراقبته

وإدامة الأفكار وملازمة الاتعاظ والادكار ووفقهم للدؤوب في

طاعته والتأهب لدار القرار والحذر مما يسخطه ويوجب دار البوار

والمحافظة على ذلك مع تغاير الأحوال والأطوار أحمده أبلغ حمد وأزكاه

وأشمله وأنماه وأشهد أن لا إله إلا الله البر الكريم الرؤوف الرحيم و

أشهد أن محمدا عبده ورسوله وحبيبه وخليله الهادي إلى صراط

مستقيم والداعي إلى دين قويم صلوات الله وسلامه عليه وعلى

...النبیین وآل کل وسائر الصالحین اما بعد فقد قال الله

...صالحین پر ... اسکے پس تحقیق فرمایا

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منهم من رزق

اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور انسان کو مگر اسلیے کہ میری عبادت کریں نہیں چاہتا ہوں میں انسے رزق

وما ارید ان یطعمون وهذا تصریح بانهم خلقوا للعبادة فحق علیهم

اور نہیں چاہتا ہوں میں یہ کہ مجھکو کھلاویں اور یہ صریح ہے کہ ان کی پیدایش واسطے عبادت کے ہے پس انپر لازم ہے

الاعتناء بما خلقوا له والاعراض عن حظوظ الدنیا بالزهادة فانها دار

توجہ اوس کام کی طرف جسکے لیے پیدا ہوئے اور منہ پھیرنا دنیا کے فائدوں سے بے رغبتی کے ساتھ پس تحقیق یہ

نفاد لا محل اخلاد ومرکب عبور لا منزل حبور ومشرع انفصام لا موطن

گھر ... رہنے کی اور سواری ہے گذرنے کی نہیں مقام خوشی کا اور راستہ ٹوٹنے والا ہے نہیں وطن

دوام فلهذا کان الایقاظ من اهلها هم العباد واعقل الناس فیها

ہمیشگی کا اسلیے جاگنے والے اس گہر میں وہی عبادت کرنیوالے ہیں اور زیادہ عقلمند لوگ اس دنیا میں

هم الزهاد قال الله تعالی انما مثل الحیوة الدنیا کماء انزلناه من السماء

زاہد ہیں فرمایا اللہ تعالی نے سوا اسکے نہیں کہ مثال زندگانی دنیا کی مانند پانی کے ہے کہ اوتارا ہم نے اس کو آسمان سے

فاختلط به نبات الارض مما یاکل الناس والانعام حتی اذا اخذت

پس ملگئی ساتھ اسکے روئیدگی زمین کی اس چیز سے کہ کہاتے ہیں لوگ اور چارپاے یہانتک کہ جب پکڑتی ہے

الارض زخرفها وازینت وظن اهلها انهم قادرون علیها اتاها امرنا

زمین بناؤ اپنا اور زینت پکڑتی ہے اور جانتے ہیں لوگ اسکے یہ کہ وہ قادر ہیں اوپر اسکے آتا ہے اسپر حکم ہمارا

لیلا او نهارا فجعلناه حصیدا کان لم تغن بالامس کذلک نفصل

رات کو یا دن کو پس کردیتے ہیں ہم اسکو کٹی ہوئی گویا کہ نہ بستی تھی کل کو اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم

الآیات لقوم یتفکرون والآیات فی هذا المعنی کثیرة ولقد احسن

نشانیوں کو واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں اور آیات بہت ہیں اس مضمون میں اور البتہ اچھا کہا

القائل حیث قال ان لله عبادا فطنا طلقوا الدنیا وخافوا الفتنا

کہنے والے نے جہان کہ کہا تحقیق اللہ کے بندے ہیں دانا لوگ جنہوں نے چھوڑ دیا دنیا کو اور ڈرگئے فتنوں سے

نظروا فیها فلما علموا انها لیست لحی وطنا جعلوها لجة واتخذوا

دیکھا اس میں پس جب جان لیا یہ کہ نہیں کسی زندہ کا وطن گردانا اسکو گہرا دریا اور بنایا

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِی الْاِخْلَاصِ وَالنِّیَّةِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِی التَّوْبَةِ

پہلا باب عبادت میں اخلاص اور نیت کرنے کے بیان میں — دوسرا باب توبہ کے بیان میں

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِی الصَّبْرِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِی الصِّدْقِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ

تیسرا باب صبر کے بیان میں — چوتھا باب سچ بولنے کے بیان میں — پانچواں باب

فِی الْمُرَاقَبَةِ اَلْبَابُ السَّادِسُ فِی التَّقْوٰی اَلْبَابُ السَّابِعُ فِی الْیَقِیْنِ وَ

مراقبہ کے بیان میں — چھٹا باب تقویٰ اور پرہیزگاری کے بیان میں — ساتواں باب یقین اور

التَّوَکُّلِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِی الْاِسْتِقَامَةِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِی التَّفَکُّرِ

توکل کے بیان میں — آٹھواں باب استقامت کے بیان میں — نواں باب تفکر کے بیان میں

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِی الْمُبَادَرَةِ اِلَی الْخَیْرَاتِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ فِی

دسواں باب نیک عملوں کی طرف سبقت کرنے کے بیان میں — گیارھواں باب

الْمُجَاهَدَةِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرَ فِی الْحَثِّ عَلَی الْاِزْدِیَادِ مِنَ الْخَیْرِ فِیْ اٰوَاخِرِ

مجاہدہ کے بیان میں — بارھواں باب آخر عمر میں نیک عمل بہت کرنے کی ترغیب میں

الْعُمُرِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ فِیْ بَیَانِ کَثْرَةِ طُرُقِ الْخَیْرِ اَلْبَابُ الرَّابِعَ

تیرھواں باب نیک عملوں کی طریقوں کی کثرت میں — چودھواں باب

عَشَرَ فِی الْاِقْتِصَادِ فِی الْعِبَادَةِ اَلْبَابُ الْخَامِسَ عَشَرَ فِی الْمُحَافَظَةِ عَلَی

عبادت میں میانہ روی کرنے کے بیان میں — پندرھواں باب نیک اعمال کی محافظت کرنے کے بیان میں

الْاَعْمَالِ اَلْبَابُ السَّادِسَ عَشَرَ فِی الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَی السُّنَّةِ وَاٰدَابِهَا

سولھواں باب سنت اور اس کے آداب کی حفاظت کرنے کے بیان میں

اَلْبَابُ السَّابِعَ عَشَرَ فِیْ وُجُوْبِ الْاِنْقِیَادِ لِحُکْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلْبَابُ

سترھواں باب اللہ تعالیٰ کے حکم کے انقیاد کے وجوب میں — اٹھارھواں

الثَّامِنَ عَشَرَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْبِدَعِ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ اَلْبَابُ التَّاسِعَ عَشَرَ

باب بدعتوں اور نئے کاموں سے نہی کے بیان میں — انیسواں باب

فِیْ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَیِّئَةً اَلْبَابُ الْعِشْرُوْنَ فِی الدَّلَالَةِ اِلَی الْخَیْرِ

اس شخص کے بیان میں جو رسم نیک یا رسم بد نکالے — بیسواں باب نیکی اور ہدایت کی طرف

وَالدُّعَاءِ اِلٰی هُدًی اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ فِی التَّعَاوُنِ عَلَی الْبِرِّ

بلانے کے بیان میں — اکیسواں باب نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی اعانت کرنے کے



والتقوى الباب الثاني والعشرون في النصيحة الباب الثالث والعشرون
بیان میں — بائیسواں باب نصیحت کرنے کے بیان میں — تیئسواں باب
في الامر بالمعروف والنهي عن المنكر الباب الرابع والعشرون في عقوبة
نیکی کا امر کرنے اور برائی سے نہی کرنے کے بیان میں — چوبیسواں باب اس شخص کے
من امر بالمعروف ونهى عن المنكر وخالف قوله الباب الخامس و
عذاب کے بیان میں جو لوگوں کو نیکی کا امر کرے اور برائی سے منع کرے اور خود اس پر عمل نہ کرے — پچیسواں
العشرون في الامر باداء الامانة الباب السادس والعشرون في
باب امانت کے ادا کرنے کے حکم میں — چھبیسواں باب
تحريم الظلم والامر برد المظالم الباب السابع والعشرون في تعظيم
ظلم کی تحریم اور مظالم کے رد کرنے کے بیان میں — ستائیسواں باب
حرمات المسلمين وبيان حقوقهم والشفقة عليهم الباب الثامن
مسلمانوں کی عزت کی تعظیم اور ان کے حقوق اور ان پر شفقت کرنے کے بیان میں — اٹھائیسواں باب
والعشرون في ستر عورات المسلمين والنهي عن اظهارها لغير
مسلمانوں کے عیب کی پردہ پوشی اور بلا ضرورت اس کو ظاہر کرنے سے نہی کے
ضرورة الباب التاسع والعشرون في قضاء حوائج المسلمين الباب
بیان میں — انتیسواں باب مسلمانوں کی حاجات پوری کرنے کے بیان میں — تیسواں باب
الثلاثون في الشفاعة الباب الحادي والثلاثون في الاصلاح بين
شفارش کرنے کے بیان میں — اکتیسواں باب لوگوں میں صلح کرنے کے
الناس الباب الثاني والثلاثون في فضل ضعفة المسلمين والفقراء
بیان میں — بتیسواں باب ضعیف اور حقیر اور گمنام مسلمانوں کی فضیلت کے
والخاملين الباب الثالث والثلاثون في ملاطفة اليتيم والبنات
بیان میں — تینتیسواں باب یتیم اور لڑکیوں
وسائر الضعفة والاحسان اليهم والشفقة عليهم والتواضع لهم
اور ضعیف و مسکین لوگوں پر ملاطفت و نرمی کرنے اور ان پر احسان و شفقت کرنے اور ان کے لیے تواضع کرنے کے بیان
الباب الرابع والثلاثون في الوصية بالنساء الباب الخامس والثلاثون
چونتیسواں باب عورتوں کے بارے میں وصیت کے بیان میں — پینتیسواں باب





الصالحين والضعفة الباب التاسع والاربعون في اجراء احكام

کو ایذا دینے سے تحذیر کے بیان میں۔ انچاسواں باب لوگوں کے ظاہر پر احکام جاری کرنیکے

الناس على الظاهر الباب الخمسون في الخوف الباب الحادي

بیان میں۔ پچاسواں باب خوف کے بیان میں۔ باب اکاون امید

والخمسون في الرجاء الباب الثاني والخمسون في فضل الرجاء الباب الثالث

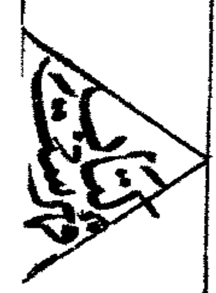
بیان میں۔ باب باون امید کی فضیلت میں۔ باب ترپن

والخمسون في الجمع بين الخوف والرجاء الباب الرابع والخمسون في فضل

خوف اور رجا کے جمع کرنیکے بیان میں۔ باب چون

البكاء من خشية الله تعالى وشوقا اليه الباب الخامس والخمسون في

اللہ تعالی کے خوف سے اور اسکے شوق میں رونے کی فضیلت کے بیان میں۔ باب پچپن



فضل الزهد في الدنيا وفضل الفقر الباب السادس والخمسون في

دنیا سے بے رغبت ہونے اور فقر کی فضیلت کے بیان میں۔ باب چھپن بھوک

الجوع وخشونة العيش والاقتصار على القليل من المأكول وحظ النفس و

اور گذران سادگی کے بیان اور کھانے اور نفس کے حظ سے تھوڑے پر اقتصار کرنے اور شہوات کے

ترك الشهوات الباب السابع والخمسون في القناعة والعفاف وذم

ترک کرنیکے بیان میں۔ باب ستاون قناعت اور عفاف اور سوال کرنیکی مذمت کے

السؤال الباب الثامن والخمسون في جواز الاخذ بغير سوال الباب

بیان میں۔ باب اٹھاون اگر بغیر سوال کرنیکے کوئی دیدے تو اس کو لینے کے جواز میں۔ باب

التاسع والخمسون في الحث على الاكل من عمل يده والتعفف به عن

انسٹھ اپنے ہاتھ سے کما کر کھانے کی ترغیب میں اور اپنی کمائی کے سبب سوال کرنے سے

السؤال والتعرض للعطاء الباب الستون في الكرم والجود والانفاق

اور لوگوں کی عطا و بخشش سے تعرض کرنے سے بچ جانیکے بیان میں۔ باب ساٹھواں بخشش اور سخاوت اور نیکی

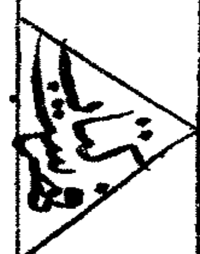
من وجوه الخير الباب الحادي والستون في النهي عن البخل الباب

کاموں میں خرچ کرنیکے بیان میں۔ باب اکسٹھ بخل سے نہی کے بیان میں باب

الثاني والستون في الايثار والمواساة الباب الثالث والستون في

باسٹھ ایثار اور ایک دوسرے کی غمخواری کے بیان میں۔ باب ترسٹھ







اٰدَابِ السَّفَرِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ كِتَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

سفر کے اداب کے بیان میں ۔ باب ایکسو نواں قران کے فضائل کے بیان میں

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ الْوُضُوْءِ اَلْبَابُ الْحَادِيْ عَشَرَ

باب ایکسو دسواں وضو کی فضیلت کے بیان میں باب ایکسو گیارہواں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ الْاَذَانِ اَلْبَابُ الثَّانِيْ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ

اذان کی فضیلت کے بیان میں ۔ باب ایکسو بارہواں نماز کی فضیلت

الصَّلٰوةِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَ

کے بیان میں ۔ باب ایک سو تیرہواں صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت کے بیان میں

الْعَصْرِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْمَسَاجِدِ اَلْبَابُ

باب ایک سو چودہواں مسجدوں کی طرف چلکر جانیکی فضیلت کے بیان میں باب

الْخَامِسُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ بَعْدَ

ایکسو پندرہواں نماز کو انتظار کرنیکے بیان میں ۔ باب ایکسو سولہواں

الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ اَلْبَابُ السَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي الْحَثِّ

جماعت کی نماز فضیلت کے بیان میں باب ایکسو سترہواں فجر

عَلٰى حُضُوْرِ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِيْ جَمَاعَةٍ اَلْبَابُ الثَّامِنُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ

اور عشا کی نماز کیلئے جماعت میں حاضر ہونیکی ترغیب کے بیان میں ۔ باب ایکسو اٹھارواں فرض نمازوں پر محافظت

فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ

پہلی صف کی فضیلت اور پہلی صفوں کے پورا کرنے اور برابر کرنے اور اپس میں ملکر کھڑے ہونیکے بیان میں

فِيْ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَتَمِيْمِ الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ وَتَسْوِيَتِهَا وَالتَّرَاصِّ فِيْهَا

باب ایکسو بیسواں فرائض کیساتھ سنن مؤکدہ پڑھنے کی فضیلت اور ان کے

اَلْبَابُ الْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ مَعَ الْفَرَائِضِ

وَبَيَانِ اَدْنَاهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا وَبَيَانِ اَقْدَارِهَا وَفِيْهِ اَبْوَابٌ اَلْبَابُ

آداب کے بیان میں اور انکے متعلقات اور انکی مقدار کے بیان میں اور اسمیں کئی باب ہیں ۔ باب

الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ سُنَّةِ الْجُمُعَةِ اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالْعِشْرُوْنَ

ایکسو اکیسواں جمعہ کی سنتوں کے بیان میں باب ایکسو بائیسواں

فہرست ابواب

شهادة الزور وتحريمها الباب الثامن والخمسون بعد المائة في تحريم

جھوٹی گواہی کی گواہی اور حرام ہونیکے بیان میں — باب ایکسو اٹھاون

لعن انسان بعينه او دابة الباب التاسع والخمسون بعد المائة في

معین یا چوپایہ پر لعنت کرنیکے حرمت کے بیان میں — باب ایکسو انسٹھ

جواز لعن اصحاب المعاصي غير المعينين الباب الستون بعد المائة في

گنہگاروں غیر معینوں پر لعنت کرنیکے جواز میں — باب ایکسو ساٹھ

تحريم سب المؤمن بغير حق وسب الاموات والنهي عنه الباب

مومن کو ناحق برا کہنے اور مرے ہوئے کو برا کہنے کی حرمت کے بیان میں — باب

الحادي والستون بعد المائة في النهي عن الايذاء الباب الثاني والستون

ایکسو اکسٹھ کسی کو ایذا دینے سے نہی کے بیان میں — باب ۱۶۲ ایکسو باسٹھ

بعد المائة في النهي عن التباغض والتدابر والتقاطع الباب الثالث و

ایک دوسرے سے بغض رکھنے اور ایک دوسرے کی طرف پشت کرنے اور ایکدوسرے سے جدائی کرنیسے نہی کے بیان میں باب

الستون بعد المائة في تحريم الحسد والنهي عنه الباب الرابع و

ایکسو تریسٹھ حسد کی حرمت میں اور اس سے منع کے بیان میں — باب ایک سو چونسٹھ

الستون بعد المائة في النهي عن التجسس الباب الخامس والستون بعد

کسیکے عیب کی جستجو کرنے سے نہی کے بیان میں — باب ایک سو پینسٹھ مسلمان

المائة في النهي عن سوء الظن بالمسلمين الباب السادس والستون بعد

کے ساتھ بدظنی کرنے سے نہی کے بیان میں — باب ایک سو چھیاسٹھ

المائة في تحريم احتقار المسلمين الباب السابع والستون بعد المائة

مسلمانوں کی حقارت کرنے کی حرام ہونے کے بیان میں — باب ایکسو سڑسٹھ

في اظهار الشماتة بالمسلم والنهي عنها الباب الثامن والستون بعد

مسلمان کے رنج پر خوشی ظاہر کرنے سے نہی کے بیان میں — باب ایکسو ۱۶۸ اڑسٹھ

المائة في تحريم الطعن بالانساب الثابتة الباب التاسع والستون

لوگوں کی نسبیں جو ثابت ہیں انہیں طعن کرنیکے تحریم کے بیان میں — باب ایکسو ۱۶۹ انہتر

بعد المائة في النهي عن الغش والخداع الباب السبعون بعد المائة

دغا اور فریب کرنے سے نہی کے بیان میں — باب ایکسو ۱۷۰ ستر





الثالث والثمانون بعد المائة في تحريم النظر الى الاجنبية والامرد الحسن

ایکسو تراسی اجنبی بیگانی عورت اور بے ریش لڑکوں خوبصورت کی طرف شہوت سے دیکھنے کی تحریم کے بیان میں

الباب الرابع والثمانون بعد المائة في تحريم الخلوة بالاجنبية

باب ایکسو چوراسی اجنبی عورت سے خلوت کرنے کی حرمت کے بیان میں

الباب الخامس والثمانون بعد المائة في تحريم تشبه الرجال

باب ایکسو پچاسی مردوں کو عورتوں سے

بالنساء والنساء بالرجال الباب السادس والثمانون بعد المائة

اور عورتوں کو مردوں سے مشابہت کرنیکی تحریم کے بیان میں باب ایکسو چھیاسی

في النهي عن التشبه بالشيطان والكفار الباب السابع والثمانون بعد

شیطان اور کافروں سے مشابہت کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایکسو ستاسی

المائة في نهي الرجل والمرأة عن خضاب الشعر بالسواد الباب الثامن

مرد اور عورت کو صرف سیاہ خضاب کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایکسو

والثمانون بعد المائة في النهي عن القزع وهو حلق بعض الرأس دون

اٹھاسی سر کے بال کچھ منڈوانے اور کچھ نہ منڈوانے سے نہی کے بیان

بعض الباب التاسع والثمانون بعد المائة في تحريم وصل الشعر والوشم

میں باب ایکسو نواسی بالوں سے بال گانٹھنے اور گودوشم اور وشر کی

والوشر الباب التسعون بعد المائة في النهي عن نتف الشيب

حرمت کے بیان میں۔ باب ایکسو نوے سفید بالوں کے اکھاڑنے سے نہی کے بیان میں

الباب الحادي والتسعون بعد المائة في كراهة الاستنجاء باليمين

باب ایکسو اکانوے داہیں ہاتھ سے استنجا کرنے اور داہیں ہاتھ فرج کو

ومس الفرج باليمين الباب الثاني والتسعون بعد المائة في كراهة

لگانے کی کراہیت کے بیان میں باب ایکسو بانوے ایک جوتا پلنگ

المشي في نعل واحد وكراهة لبس النعل والخف قائماً الباب الثالث

چلنے پھرنے اور کھڑے ہوکر جوتا اور موزہ پہننے کی کراہت کے بیان میں باب

والتسعون بعد المائة في كراهة ترك النار في البيت عند النوم ونحوه

ایکسو ترانوے سوتے وغیرہ غفلت کے وقت ہرٹیں آگ چھوڑنے کی کراہت کے بیان میں



اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّكَلُّفِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ

باب ایکسو چورانوے تکلف سے نہی کے بیان میں باب ۱۹۵ ایکسو پچانوے

وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيْمِ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَلَطْمِ الْخَدِّ وَنَحْوِهِمَا

میت پر نوحہ کرنے اور رخسارہ وغیرہ پیٹنے کے تحریم کے بیان میں

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ الْكُهَّانِ وَ

باب ایکسو چھیانوے کاہنوں اور

الْمُنَجِّمِيْنَ وَالْعُرَّافِ وَاَصْحَابِ الرَّمْلِ وَالطَّوَارِقِ بِالْحَصَى وَالشَّعِيْرِ اَلْبَابُ

نجومیوں اور عراف اور رمالوں وغیرہم کے پاس جانے سے نہی کے بیان میں باب

السَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّطَيُّرِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَ

ایکسو ستانوے بدشگونی سے نہی کے بیان میں باب ایکسو

التِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيْمِ تَصْوِيْرِ الْحَيَوَانِ فِي بِسَاطٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ ثَوْبٍ

اٹھانوے بچھونے یا پتھر یا کپڑے میں جاندار کی تصویر بنانے کی تحریم کے بیان میں

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيْمِ اتِّخَاذِ الْكَلْبِ اِلَّا

باب ایکسو ننانوے کھیتی اور شکار یا جانوروں کی حفاظت کے سوا کتا رکھنے کی تحریم

لِصَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ اَوْ مَاشِيَةٍ اَلْبَابُ الْمِائَتَانِ فِي كَرَاهَةِ تَعْلِيْقِ الْجَرَسِ فِي الْبَعِيْرِ

کے بیان میں باب دوسو اونٹ وغیرہ چوپاؤں کے گردن میں

وَكَرَاهَةِ اسْتِصْحَابِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ اَلْبَابُ الْحَادِيْ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي

گھنٹال باندھنے کی کراہت کے بیان میں اور کتا اور گھنٹال کو سفر میں ساتھ رکھنے کی کراہت کے بیان میں باب دوسو ایک

كَرَاهَةِ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ وَهِيَ الْبَعِيْرُ اَوِ النَّاقَةُ الَّتِيْ تَاْكُلُ الْعَذِرَةَ اَلْبَابُ

جلالہ پر سوار ہونے کی کراہت کے بیان میں اور جلالہ وہ اونٹ اونٹنی جو گند کی کھائے باب

الثَّانِيْ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْاَمْرِ بِتَنْزِيْهِهِ عَنْ

دوسو دو مسجد میں تھوکنے سے نہی کے بیان میں اور ناپاک چیزوں سے مسجد کو پاک رکھنے کے

[illegible] الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ الْخُصُوْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

[illegible] جھگڑا کرنے [illegible]

[illegible] وَالشِّرَاءِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ بَعْدَ

[illegible] کی کراہت کے بیان میں باب دوسو ۲۰۴

المائتين في نهي من أكل ثوما أو بصلا أو غيرهما مما له رائحة كريهة عن
چار لہسن یا پیاز وغیرہا بدبودار چیز کہانے والے کو اس کی بدبو زائل ہونے سے پہلے
دخول المسجد قبل زوال رائحته الباب الخامس بعد المائتين في كراهة
مسجد میں داخل ہونے سے ممانعت کے بیان میں باب دوسو پانچ امام کے خطبہ پڑھنے
الاحتباء يوم الجمعة والإمام يخطب الباب السادس بعد المائتين في
کی حالت میں جمعہ میں جمعہ کے دن احتبا کی صورت بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں باب دوسو چھ ۲۰۶
نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة وأراد أن يضحي عن أخذ شيء من شعره
جو شخص عشرہ ذی الحجہ آجائے اور وہ قربانی کا ارادہ کرتا ہے تو قربانی کرنے سے پہلے بال
أو أظفاره حتى يضحي الباب السابع بعد المائتين في النهي عن الحلف
اور ناخون کتروانے سے نہی کے بیان میں باب دوسو سات مخلوق کی قسم کہانے
بمخلوق كالنبي والكعبة والملائكة والسماء وغيرها الباب الثامن
سے نہی کے بیان میں جیسا پیغمبر اور کعبہ اور ملائکہ اور آسمان وغیرہا کی قسم کہانی باب آٹھ دوسو
بعد المائتين في تغليظ تحريم اليمين الكاذبة عمدا الباب التاسع
جان بوجھ کر جھوٹی قسم کہانے کی حرمت کی تشدید کے بیان میں باب دوسو نو ۲۰۹
بعد المائتين في ندب من حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها
جو شخص کسی شے پر قسم کہالے پھر اُس محلوف علیہ کا غیر اسکو بہتر معلوم ہو تو اسکو
أن يفعل ذلك المحلوف عليه ثم يكفر عن يمينه الباب العاشر بعد
مستحب ہے کہ قسم توڑ کر محلوف کر لیوے پھر قسم کا کفارہ ادا کرے باب دوسو ۲۱۰
المائتين في العفو عن لغو اليمين وأنه لا كفارة فيه الباب الحادي
دس قسم لغو کی معافی اور اسمیں کفارہ لازم نہ آنیکے بیان میں باب
عشر بعد المائتين في كراهة كثرة الحلف في البيع والشراء وإن كان صادقا
دوسو گیارہ خرید و فروخت میں بہت قسم کہانے کی کراہت کے بیان میں اگرچہ سچا ہی ہو
الباب الثاني عشر بعد المائتين في كراهة أن يسأل الإنسان بوجه الله
باب دوسو بارہ اس امر کی کراہت کے بیان میں کہ آدمی اللہ کہکر بہشت کے سوا
غير الجنة الباب الثالث عشر بعد المائتين في تحريم قول شاهنشاه
سوال کرے۔ باب دوسو تیرہ بادشاہ وغیرہ امرا کو شہنشاہ



في الدعاء اللهم اغفر لي إن شئت بل يجزم بالطلب الباب السادس

اللہم اغفر لی ان شئت کہنے کی کراہت میں بلکہ عزم پختہ سے دعا مانگا کرے۔ باب

والعشرون بعد المائتين في كراهة قول ما شاء الله وشاء فلان الباب

دوسو چوبیس ماشاء اللہ وشاء فلان کہنے کی کراہت کے بیان میں باب

السابع والعشرون بعد المائتين في كراهة الحديث بعد العشاء الآخرة

دوسو ستائیس عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے کی کراہت کے بیان میں

الباب الثامن والعشرون بعد المائتين في تحريم امتناع المرأة عن

باب دوسو اٹھائیس جب خاوند عورت کو اپنے بچھونے کی طرف بلاوے تو بلا عذر شرعی

فراش زوجها إذا دعاها ولم يكن لها عذر شرعي الباب التاسع و

عورت کو نہ جانے کی تحریم کے بیان میں باب

العشرون بعد المائتين في تحريم صوم المرأة تطوعا وزوجها حاضر

دوسو انتیس جب خاوند گھر میں موجود ہو تو عورت کو نفلی روزہ بغیر اذن خاوند کے رکھنے کی تحریم کے

إلا بإذنه الباب الثلاثون بعد المائتين في تحريم رفع المأموم رأسه



بیان میں باب دوسو تیس رکوع اور سجدہ میں امام سے پہلے مقتدی

من الركوع أو السجود قبل الإمام الباب الحادي والثلاثون بعد

کا سر اٹھانے کی تحریم کے بیان میں باب دوسو اکتیس ۲۳۱

المائتين في كراهة وضع اليد على الخاصرة في الصلوة الباب الثاني

نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے کی کراہت کے بیان میں باب

والثلاثون بعد المائتين في كراهة الصلوة بحضرة الطعام ونفسه تتشوق

دوسو بتیس جب کھانا حاضر ہو اور جی کھانا کھانے کو چاہتا ہو

إليه أو مع مدافعة الأخبثين وهما البول والغائط الباب الثالث و

اسکو چھوڑ کر یا پاخانہ اور بول آئے اسکو بند کرکے نماز پڑھنے کی کراہت کے بیان میں باب

الثلاثون بعد المائتين في النهي عن رفع البصر إلى السماء في الصلوة

دوسو تینتیس نماز میں آسمان کی طرف آنکھ اٹھانے سے نہی کے بیان میں

الباب الرابع والثلاثون بعد المائتين في كراهة الالتفات في الصلوة

باب دوسو چونتیس نماز میں بلا عذر دائیں بائیں التفات کرنے کی

بِغَيْرِ عُذْرٍ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ

باب دو سو پینتیس قبروں کیطرف نماز پڑھنے سے ممانعت کراہت کے بیان میں

اِلَى الْقُبُوْرِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيْمِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ

باب دو سو چھتیس ۲۳۶ نمازی کے آگے سے گذرنے کی تحریم کے بیان میں

الْمُصَلِّيْ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ شُرُوْعِ الْمَامُوْمِ فِي نَافِلَةٍ

باب دو سو سینتیس مؤذن کی اقامت میں شروع ہوچکنے کے بعد مقتدی کے نفل شروع کرنے کی کراہت کے

بَعْدَ شُرُوْعِ الْمُؤَذِّنِ فِي اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي

بیان میں۔ باب دو سو اڑتیس جمعہ کے دن روزے سے اور اسکی رات کو نماز سے خاص کرنے کی کراہت

كَرَاهَةِ تَخْصِيْصِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ اَوْ لَيْلَتِهِ بِصَلٰوةٍ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ

میں باب دو سو انتالیس ۲۳۹ روزہ وصال کہنے کی تحریم کے

الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيْمِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ اَلْبَابُ الْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي

بیان میں باب دو سو چالیس قبر پہ بیٹھنے کی تحریم کے

تَحْرِيْمِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْقَبْرِ اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ

بیان میں باب دو سو اکتالیس ۲۴۱ قبر کو چونہ پچ کرنے

عَنْ تَجْصِيْصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي

اور اوسپر مکان بنانے سے نہی کے بیان میں باب دو سو بیالیس ۲۴۲

تَغْلِيْظِ اِبَاقِ الْعَبْدِ عَنْ سَيِّدِهٖ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي

غلام کا اپنے مولی سے بھاگ جانیکی تشدید کے بیان میں باب دو سو تینتالیس ۲۴۳

تَحْرِيْمِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ

حدود میں شفاعت کرنے کی تحریم کے بیان میں باب دو سو چوالیس

فِي النَّهْيِ عَنِ التَّغَوُّطِ فِي طَرِيْقِ النَّاسِ وَمَوَارِدِ الْمَاءِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

لوگوں کی راہ اور پانی کے گھاٹوں میں قضاء حاجت کرنے سے نہی کے بیان میں باب ۲۴۴ دو سو

بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ وَنَحْوِهٖ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ اَلْبَابُ السَّادِسُ

پینتالیس ۲۴۵ ٹھہرے پانی میں بول کرنے سے نہی کے بیان میں باب

وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ تَفْضِيْلِ الْوَالِدِ بَعْضَ اَوْلَادِهٖ عَلٰى بَعْضٍ

دو سو چھیالیس ۲۴۶ باپ کے ہبہ میں اپنی اولاد میں سے بعض کو زیادہ دینے کی کراہت کے





في الجنة. الباب السابع والاربعون بعد المائتين في تحريم احداد

بیان میں ۔ باب دوسو سینتالیس عورت کو کسی میت پر

المرأة على ميت فوق ثلاثة ايام الا على زوجها اربعة اشهر وعشرة ايام

تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی حرمت میں مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے

الباب الثامن والاربعون بعد المائتين في تحريم بيع الحاضر للباد

باب دوسو اڑتالیس شہری کو جنگلی کیلئے کوئی چیز

وتلقي الركبان والبيع على بيع اخيه والخطبة على خطبته الا ان ياذن

بیچنے اور تلقی رکبان اور بھائی کے سودے پر سودا کرنا اور اسکے خطبہ پر خطبہ کرنے کی تحریم میں مگر یہ کہ وہ اذن دیدے

او يرد. الباب التاسع والاربعون بعد المائتين في النهي عن اضاعة

یا رد کرے۔ باب دوسو انچاس مال کو کسی ایسی جگہوں میں

المال في غير وجوهه التي اذن الشرع فيها. الباب الخمسون بعد المائتين

خرچ کرنے سے نہی کے بیان میں جہاں شریعت نے اذن نہ دیا ہو باب دوسو پچاس ۲۵۰

في النهي عن الاشارة الى مسلم بسلاح ونحوه. الباب الحادي والخمسون

ہتھیار وغیرہ سے مسلمان کیطرف اشارہ کرنے سے نہی کے بیان میں ۔ باب دوسو اکاون

بعد المائتين في كراهة الخروج من المسجد بعد الاذان الا لعذر

اذان ہو چکنے کے بعد بلا عذر مسجد سے نکل جانے کی کراہت کے بیان میں

الباب الثاني والخمسون بعد المائتين في كراهة رد الريحان لغير

باب دوسو باون بلا عذر خوشبودار گھاس یا پھول کے رد کرنے کی کراہت کے

عذر. الباب الثالث والخمسون بعد المائتين في كراهة المدح في الوجه

بیان میں باب دوسو ترپن جسے خود بینی وغیرہ کا خوف ہو۔

لمن خيف عليه مفسدة من اعجاب ونحوه وجوازه لمن امن ذلك في

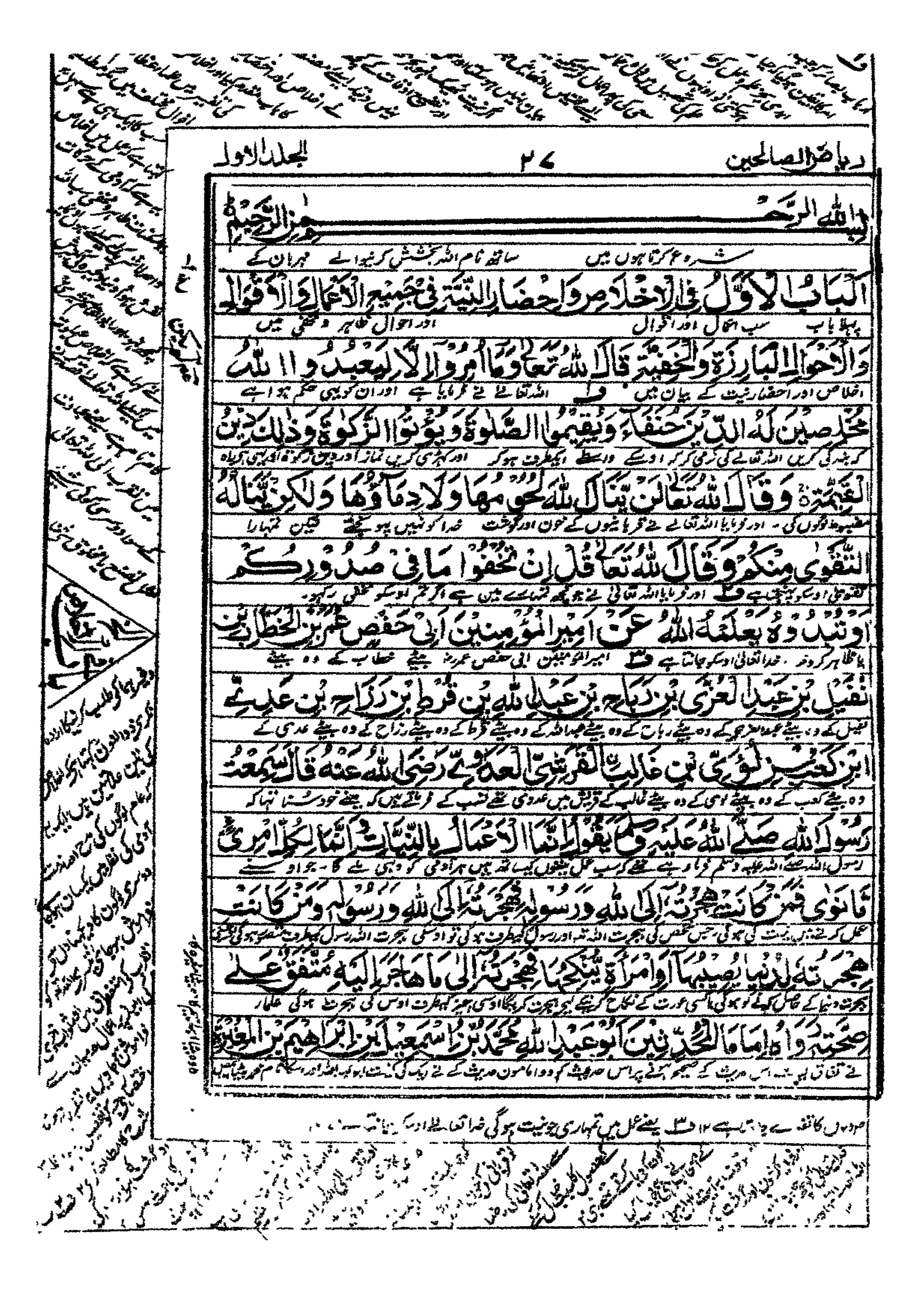
اسکے روبرو اسکے مدح کرنے کی کراہت میں اور جسکے حق میں اس کا خوف نہ ہو اسکی مدح کرنے کے

حقه. الباب الرابع والخمسون بعد المائتين في كراهة الخروج من بلد

جواز میں ۔ باب دوسو چون جس شہر میں وبا

وقع فيه الوباء فرارا منه وكراهة القدوم عليه. الباب الخامس و

پھیلی ہو اس سے بھاگ جانے کی اور باہر سے اس میں آنے کی کراہت کے بیان میں ۔ باب



بسم الله الرحمن الرحيم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

الباب الأول في الإخلاص وإحضار النية في جميع الأعمال والأقوال

پہلا باب سب اعمال اور اقوال اور احوال ظاہر و مخفی میں

والأحوال البارزة والخفية قال الله تعالى وما أمروا إلا ليعبدوا الله

اخلاص اور احضار نیت کے بیان میں ف اللہ تعالے نے فرمایا ہے اور ان کو یہی حکم ہوا ہے

مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة وذلك دين

کہ بندگی کریں اللہ تعالے کی نری کرکر اوسکے واسطے ایکطرف ہوکر اور کھڑی کریں نماز اور دیں زکوۃ اور یہی ہے راہ

القيمة وقال الله تعالى لن ينال الله لحومها ولا دماؤها ولكن يناله

مضبوط لوگوں کی۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے قربانیوں کے خون اور گوشت خدا کو نہیں پہونچتے لیکن تمہارا

التقوى منكم وقال الله تعالى قل إن تخفوا ما في صدوركم

تقوی البتہ اوسکو پہونچتا ہے ف اور فرمایا اللہ تعالی نے جو کچھ تمہارے جی میں ہے اگر تم اوسکو مخفی رکہو

أو تبدوه يعلمه الله عن أمير المؤمنين أبي حفص عمر بن الخطاب بن

یا ظاہر کرو خدا تعالی اوسکو جانتا ہے ف امیر المؤمنین ابی حفص عمرؓ بیٹے خطاب کے وہ بیٹے

نفيل بن عبد العزى بن رياح بن عبد الله بن قرط بن رزاح بن عدي

نفیل کے وہ بیٹے عبد العزی کے وہ بیٹے رباح کے وہ بیٹے عبد اللہ کے وہ بیٹے قرط کے وہ بیٹے رزاح کے وہ بیٹے عدی کے

ابن كعب بن لؤي بن غالب القرشي العدوي رضي الله عنه قال سمعت

وہ بیٹے کعب کے وہ بیٹے لوی کے وہ بیٹے غالب کے قریش میں عدوی تھے نسب کے فرماتے ہیں کہ میں نے خود سنا تھا کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنما الأعمال بالنيات وإنما لكل امرئ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سب عمل نیتوں کیساتھ ہیں ہر آدمی کو وہی ملے گا جو اوسنے

ما نوى فمن كانت هجرته إلى الله ورسوله فهجرته إلى الله ورسوله ومن كانت

عمل کرتے وقت نیت کی ہو گی جس شخص کی ہجرت اللہ اور رسول کیطرف ہو گی تو اوسکی ہجرت اللہ و رسول کیطرف منظور ہو گی اور جسکی

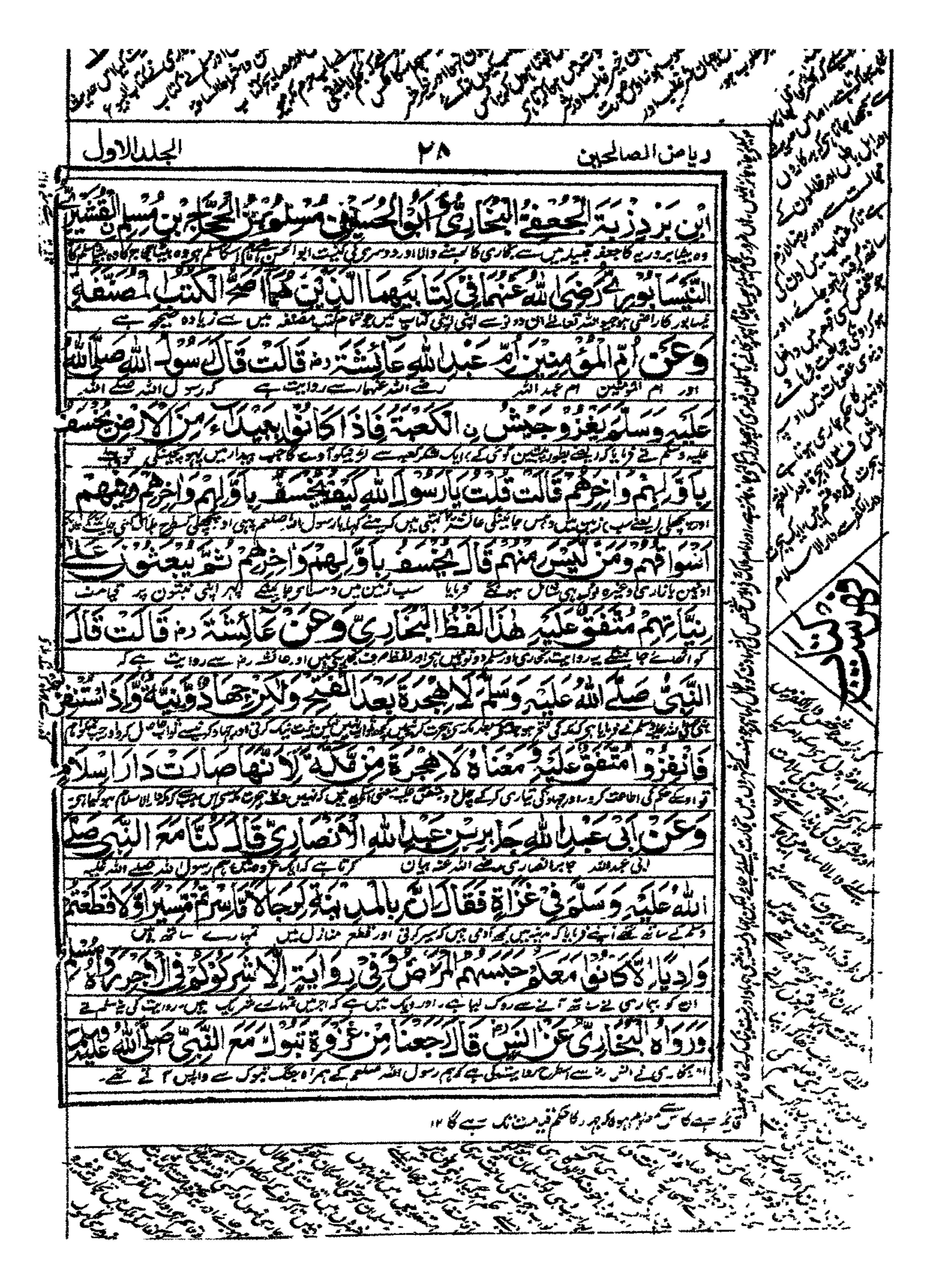
هجرته لدنيا يصيبها أو امرأة ينكحها فهجرته إلى ما هاجر إليه متفق على

ہجرت دنیا کے حاصل کرنے کو ہو گی یا کسی عورت کے نکاح کرنیکے لیے ہجرت کریگا اوسی چیز کیطرف اوس کی ہجرت ہو گی علماء

صحته رواه إماما المحدثين أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة

نے اتفاق کیا ہے اس حدیث کے صحیح ہونے پر اس حدیث کو دو اماموں حدیث کے نے روایت کیا ہے ابو عبد اللہ اور ... محمد ...

... ف یعنے عمل میں تمہاری جو نیت ہو گی خدا تعالے ...



ابن بَرْدِزْبَهْ الجعفي البخاري وابو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري

وہ بیٹا بردزبہ کا جعفی قبیلہ میں سے بخاری کا بسنے والا اور دوسری کی کنیت ابو الحسین ہے اور نام مسلم ہے وہ بیٹا حجاج کا وہ بیٹا مسلم کا

النيسابوري رضي الله عنهما في كتابيهما اللذين هما اصح الكتب المصنفة

نیساپور کا راضی ہو جیو اللہ تعالیٰ ان دو سے اپنی اپنی کتاب میں جو تمام کتب مصنفہ میں سے زیادہ صحیح ہے

وعن ام المؤمنين ام عبد الله عائشة رض قالت قال رسول الله صلى الله

اور ام المؤمنین ام عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم يغزو جيش الكعبة فاذا كانوا ببيداء من الارض يخسف

علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ سے لڑنے کو آوے گا جب بیدا میں پہنچیں گے تو

باولهم وآخرهم قالت قلت يا رسول الله كيف يخسف باولهم وآخرهم وفيهم

اول پچھلے سب زمین میں دھنس جاینگے عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلعم کیونکر اول پچھلے کس طرح [illegible]

اسواقهم ومن ليس منهم قال يخسف باولهم وآخرهم ثم يبعثون على

اور جو بازاری وغیرہ لوگ ہیں شامل ہوں گے فرمایا سب زمین میں دھنسا دیے جائینگے پھر اپنی نیتوں پر قیامت

نياتهم متفق عليه هذا لفظ البخاري وعن عائشة رض قالت قال

کو اٹھائے جائینگے یہ روایت بخاری اور مسلم دونوں میں ہے اور لفظ بخاری کے ہیں اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ

النبي صلى الله عليه وسلم لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونية واذا استنفرتم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ کی فتح ہو جانے کے بعد ہجرت نہیں [illegible] لیکن نیت نیک کرنی اور جہاد کرنا [illegible] جب تم کو

فانفروا متفق عليه ومعناه لا هجرة من مكة لانها صارت دار الاسلام

تو اس کے حکم کی اطاعت کرو اور جہاد کی تیاری کرکے چلو [illegible] مکہ سے ہجرت نہیں اس واسطے کہ دار الاسلام ہو گیا ہے

وعن ابي عبد الله جابر بن عبد الله الانصاري قال كنا مع النبي صلى

ابی عبد اللہ جابر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہے کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم في غزاة فقال ان بالمدينة لرجالا ما سرتم مسيرا ولا قطعتم

وسلم کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا کہ مدینہ میں کچھ آدمی ہیں کہ سیر کرنی اور قطع منازل میں تمہارے ساتھ ہیں

واديا الا كانوا معكم حبسهم المرض وفي رواية الا شركوكم في الاجر رواه مسلم

ان کو بیماری نے [illegible] روک لیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اجر میں تمہارے شریک ہیں یہ روایت [illegible]

ورواه البخاري عن انس قال رجعنا من غزوة تبوك مع النبي صلى الله عليه وسلم

اور بخاری نے انس رض سے اسطرح روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ہمراہ جنگ تبوک سے واپس آتے تھے۔

[illegible] قیامت تک رہے گا ۱۲

فقال إن أقواما خلفنا بالمدينة ما سلكنا شعبا ولا واديا إلا وهم معنا حبسهم

کہ آپ نے فرمایا کہ بیشک لوگوں کو ہم مدینہ میں پیچھے چھوڑ آئے ہیں بسبب عذر کے وہ لوگ ہمارے ساتھ نہیں اسلئے جس گھاٹی پر گذرے ہیں

العذر. وعن أبي يزيد معن بن يزيد بن الأخنس رضي الله عنهم وهو و

نے لوگ ہمارے ساتھ ہیں ابی یزید معن بن یزید بن الاخنس سے روایت ہے اور یہ معن اور

أبوه وجده صحابيون قال كان أبي يزيد أخرج دنانير يتصدق بها

اسکا باپ اور دادا سب صحابی ہیں معن کہتا ہے کہ میرے باپ یزید نے کچھ دینار صدقہ کرنے کو نکالے

فوضعها عند رجل في المسجد فجئت فأخذتها فأتيته بها فقال والله

اور مسجد میں ایک آدمی کے پاس رکھ دیے پس میں آکر وہ دینار لے لئے اور باپ کے پاس لایا باپ نے مجھے کہا اللہ کی قسم ہے

ما إياك أردت فخاصمته إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لك ما

بیٹے تیرا ارادہ کر کے نہیں نکالے تھے میں جھگڑتا ہوا اسکو رسول اللہ صلعم کے پاس لایا۔ حضرت صلعم نے میرے باپ کو فرمایا

نويت يا يزيد ولك ما أخذت يا معن رواه البخاري وعن أبي إسحاق

اے یزید تیرے لیے اسکا ثواب ہو گیا جو تو نے نیت کی تھی۔ اور مجھے فرمایا اے معن جو تو نے لیا ہے تیرا ہو گیا۔ روایت کیا بخاری نے

سعد بن أبي وقاص مالك بن أهيب بن عبد مناف بن زهرة بن كلاب

سعد بن ابی وقاص مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن

بن مرة بن كعب بن لؤي القرشي الزهري أحد العشرة المشهود لهم بالجنة

مرہ بن کعب بن لوئی قرشی زہری رضی اللہ عنہ جو ان دس مردوں میں سے ہیں جنکے لیے جنت کی گواہی دی گئی ہے

قال جاءني رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني عام حجة الوداع من وجع

بیان کرتا ہے کہ میں حجۃ الوداع میں سخت بیمار ہو گیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو

اشتد بي فقلت يا رسول الله إني قد بلغ بي من الوجع ما ترى وأنا ذو مال

تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ دیکھتے ہیں کہ میں سخت بیمار ہوں اور میں مالدار ہوں

ولا يرثني إلا ابنة لي أفأتصدق بثلثي مالي قال لا قلت فالشطر يا

اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں میں دو تہائی اپنے مال میں سے صدقہ کروں حضرت صلعم نے فرمایا نہیں میں نے کہا

رسول الله فقال لا قلت فالثلث يا رسول الله قال الثلث والثلث

صدقہ کر دوں آپ نے فرمایا نہ میں نے پھر گزارش کی کہ مال کی تہائی صدقہ کر دوں۔ فرمایا ہاں تہائی خیرات کے لیئے

كثير أو كبير إنك أن تذر ورثتك أغنياء خير من أن تذرهم عالة يتكففون

بہت یا بڑا ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے بہتر ہے اس سے کہ تو انکو محتاج چھوڑ جائے کہ لوگوں سے ہاتھ



النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا

پھیلاتا پھرے اور جو کچھ تو خدا کی رضامندی کیلئے خرچ کریگا اوسکا ثواب ضرور پاویگا یہانتک کہ جو لقمہ تو اپنی جورو کے

تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ

منہ میں دیگا اوسکا بھی ... اجر ملیگا سعد کہتے ہیں میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں یہاں چھوڑ دیا جاونگا اپنے ساتھیوں کے

تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ

جانیکے بعد فرمایا اگر تو بیماری کی حالت میں مکہ میں چھوڑ دیا جائیگا اور خدا کی رضامندی کیلئے کام کریگا تو اس سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا اور شاید تو

أَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي

چھوڑا جائیگا یہانتک کہ نفع پاوینگے تجھ سے بہت لوگ اور ضرر پاوینگے اور لوگ یا اللہ قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو

هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ

اور نہ پھیر ان کو ایڑیوں پر - لیکن سعد بن خولہ بڑا محتاج ہے راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

صلعم اوسکے مکہ میں فوت ہونے کی بابت غم کرتے تھے متفق علیہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

ابْنِ صَخْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَامِكُمْ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے تمہارے جسم

وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى عَبْدِ اللّٰهِ

اور صورتوں کو نہیں دیکھتا لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے روایت کی یہ مسلم نے ابو موسی عبد اللہ

ابْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ

ابن قیس اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کو کسی نے پوچھا کہ ایک شخص

يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ

شجاعت سے لڑتا ہے اور ایک حمیت سے لڑتا ہے اور ایک دکھلانے کیلیے لڑائی کرتا ہے ان میں سے کسکی لڑائی فی سبیل اللہ ہے -

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي

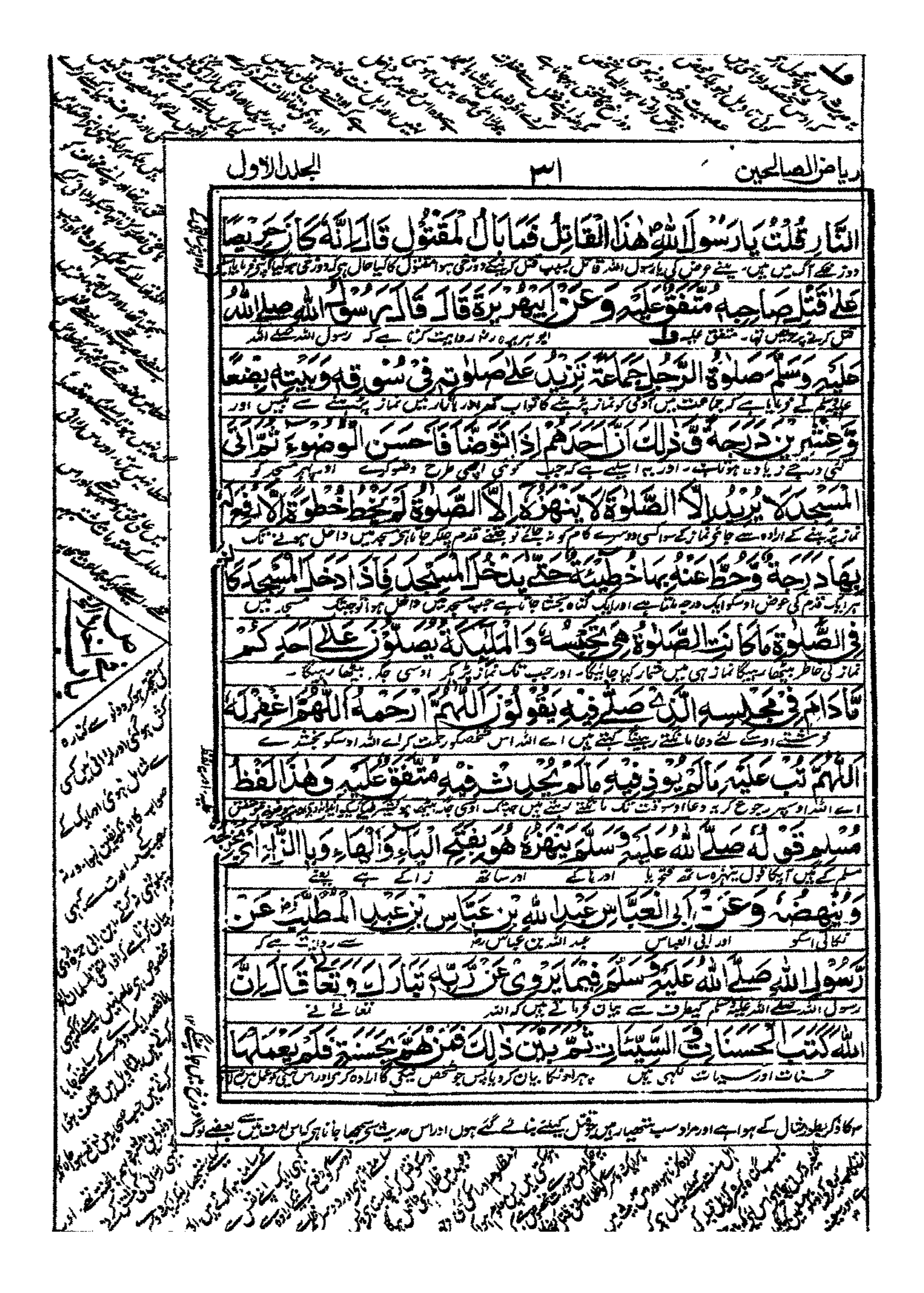
کہ جو شخص اس لیے لڑائی کرتا ہے کہ اللہ تعالی کا دین غالب ہو جاوے اوسکی لڑائی

سَبِيلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ

فی سبیل اللہ ہے روایت کی بخاری اور مسلم نے ابو بکرہ نفیع بن الحارث ثقفی رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي

علیہ وسلم نے فرمایا ... جب دو مسلمان تلوار لیکر ایک دوسرے کے قتل کرنیکے ارادہ سے سامنے آویں تو قاتل اور مقتول



النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا

دوزخ کے آگ میں ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ قاتل قتل کرنے کے سبب دوزخی ہوا مقتول کا کیا حال ہے کہ دوزخی ہو گیا آپ نے فرمایا

عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

قتل کرنے پر حریص تھا۔ متفق علیہ ابو ہریرہ رض روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ جَمَاعَةً تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ وَبَيْتِهٖ بِضْعًا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جماعت میں آدمی کو نماز پڑھنے کا ثواب گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے بیس اور

وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَّذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى

کئی درجے زیادہ ہوتا ہے۔ اور یہ اسلئے ہے کہ جب کوئی اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کو

الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهٗ

نماز پڑھنے کے ارادہ سے جائے نماز کے سوا کسی دوسرے کام کو نہ جائے تو جتنے قدم چلکر جاتا ہے مسجد میں داخل ہونے تک

بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ

ہر ایک قدم کی عوض اوسکو ایک درجہ ملتا ہے اور ایک گناہ بخشا جاتا ہے جب مسجد میں داخل ہوا تو جبتک مسجد میں

فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِيَ تَحْبِسُهٗ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ

نماز کی خاطر بیٹھا رہیگا نماز ہی میں شمار کیا جائیگا۔ اور جب تک نماز پڑھکر اوسی جگہ بیٹھا رہیگا۔

مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ

فرشتے اوسکے لئے دعا مانگتے رہینگے کہتے ہیں اے اللہ اس شخص کو رحمت کر اے اللہ اوسکو بخش دے

اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ

اے اللہ اوسپر رجوع کر یہ دعا اوس وقت تک مانگتے رہتے ہیں جبتک اوسی جگہ بیٹھا ہو کسی کو ایذا نہ دے اور بے وضو نہ ہو متفق

مُسْلِمٍ وَقَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَزُهٗ هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَالْهَاءِ وَبِالزَّاءِ اَيْ يُخْرِجُهٗ

مسلم کے ہیں آپکا قول ینہزہ ساتھ فتح یا اور ہا کے اور ساتھ زا کے ہے یعنے

وَيُنْهِضُهٗ وَعَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ

نکالے اسکو اور ابی العباس عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ

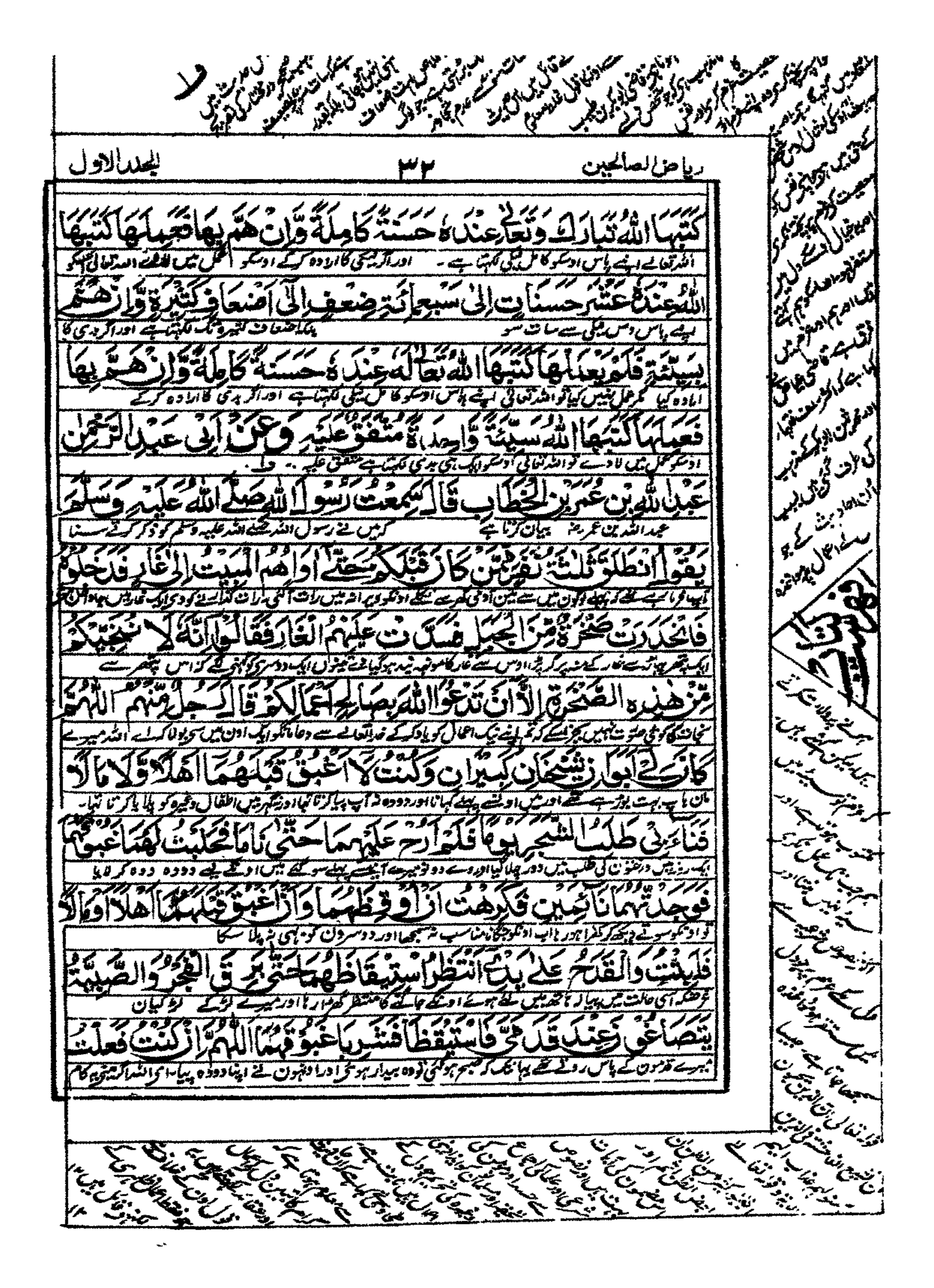
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ اِنَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے نے

اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا

حسنات اور سیئات لکھی ہیں پھر انکا بیان کر دیا پس جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس نیکی کو عمل میں نہ لا

سو کا ذکر بطور مثال کے ہوا ہے اور مراد سب ہتھیار ہیں جو قتل کیلئے بنائے گئے ہوں اور اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ اس امت میں سے بعضے لوگ



كَتَبَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا

اللہ تعالیٰ اپنے پاس اوسکو کامل نیکی لکھتا ہے۔ اور اگر نیکی کا ارادہ کرکے اوسکو عمل میں لائے اللہ تعالیٰ اوسکو

اللّٰهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَإِنْ هَمَّ

اپنے پاس دس نیکی سے سات سو بلکہ اضعاف کثیرہ تک لکھتا ہے اور اگر بدی کا

بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا

ارادہ کیا مگر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس اوسکو کامل نیکی لکھتا ہے اور اگر بدی کا ارادہ کرکے

فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اوسکو عمل میں لادے تو اللہ تعالیٰ اوسکو ایک ہی بدی لکھتا ہے متفق علیہ۔ و

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عمر رض بیان کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے سنا

يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى آوَاهُمُ الْمَبِيتُ إِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوهُ

آپ فرماتے تھے کہ پہلے لوگوں میں سے تین آدمی گھر سے نکلے اونکو راہ میں رات آگئی رات کاٹنے کو ایک غار میں جا داخل ہوئے

فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ

ایک پتھر پہاڑ سے غار کے منہ پر گر پڑا، اوس سے غار کا منہ بند ہوگیا تب تینوں ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ اس پتھر سے

مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ اللّٰهُمَّ

نجات کی کوئی صورت نہیں بجز اسکے کہ تم اپنے نیک اعمال کو یاد کرکے خدا تعالیٰ سے دعا مانگو ایک اون میں سے بولا کہ اے اللہ میرے

كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا

ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میں اونسے پہلے کھانا اور دودھ نہ آپ پیا کرتا تھا اور نہ گھر میں اطفال وغیرہ کو پلایا کرتا تھا

فَنَأَى بِي طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا

ایک روز میں درختوں کی طلب میں دور چلا گیا اور وے دونوں میرے آنے سے پہلے سو گئے تھے اونکے لیے دودھ دوہ کر لایا

فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا

تو اونکو سوتے دیکھ کر کھڑا رہا اب اونکو جگانا مناسب نہ سمجھا اور دوسروں کو بھی نہ پلا سکا

فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ وَالصِّبْيَةُ

غرضکہ اسی حالت میں پیالہ ہاتھ میں لئے ہوئے اونکے جاگنے کا منتظر کھڑا رہا اور میرے لڑکے لڑکیاں

يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ

میرے قدموں کے پاس روتے تھے یہاں تک کہ صبح ہوگئی تو وہ بیدار ہوئے اور انھوں نے اپنا دودھ پیا اے اللہ اگر یہ کام



ذلك ابتغاء وجهك ففرج عنا ما نحن فيه من هذه الصخرة فانفرجت

یہ کام تیری خوشی کیلئے کیا ہے تو یہ پتھر دور کردے پتھر تھوڑا سا ہل گیا

شيئا لا يستطيعون الخروج منه وقال الآخر اللهم إنه كانت لي بنة عم

اور نکلنے کا رستہ نہ ہوا پھر دوسرا بولا کہ اے اللہ مجھے چچا زاد بیٹی سے

كانت أحب الناس إلي وفي رواية كنت أحبها كأشد ما يحب الرجال النساء

بہت زیادہ محبت تھی اور ایک روایت میں ہے کہ میں اوس سے بہت محبت رکھتا تھا جیسا مرد عورتوں سے بہت محبت رکھا کرتے ہیں

فأردتها على نفسها فامتنعت مني حتى ألمت بها سنة من السنين فجاءتني

میں نے اوس سے وصل کی خواہش کی اوس نے منظور نہ کیا تھا ایک قحط سالی میں بسبب محتاجی کے وہ میرے پاس آئی میں نے

فأعطيتها عشرين ومائة دينار على أن تخلي بيني وبين نفسها ففعلت

اوسکو ایک سو بیس دینار وصل کی شرط پر دیدیئے اوس نے منظور کر لیا

حتى إذا قدرت عليها وفي رواية فلما قعدت بين رجليها قالت اتق

تا کہ جب میں اوس پر قادر ہوگیا اور ایک روایت میں ہے جب میں اوسکے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ گیا تو اوس نے مجھے کہا

الله ولا تفض الخاتم إلا بحقه فانصرفت عنها وهي أحب الناس إلي و

ڈر اللہ تعالے سے اور مہر نہ توڑ مگر ساتھ حق کے میں اوسی وقت اوس سے دور ہو گیا حالانکہ وہ مجھے بہت ہی پیاری تھی اور

تركت الذهب الذي أعطيتها اللهم إن كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك

دینار جو اوسکو دیئے تھے وہ بھی چھوڑ دیئے۔ اے اللہ تعالے اگر میں نے یہ عمل تیری خوشی کو کیا ہے

فافرج عنا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة غير أنهم لا يستطيعون الخروج

تو ہمارا رستہ کھول دے پتھر تھوڑا سا سرک گیا مگر نکلنے کا رستہ نہ ہوا

منها وقال الثالث اللهم استأجرت أجراء وأعطيتهم أجرهم غير

پھر تیسرا بولا کہ اے اللہ میں نے کچھ مزدور لگائے تھے اور اونکو مزدوری دیدی مگر

رجل واحد ترك الذي له وذهب فثمرت أجره حتى كثرت منه الأموال

ایک شخص مزدوری چھوڑ کر چلا گیا پس میں نے اوسکی مزدوری بڑھائی تا کہ اوس سے بہت مال بڑھ گیا

فجاءني بعد حين فقال يا عبد الله أد إلي أجري فقلت كل ما ترى من

پس وہی شخص بعد ایک وقت کے میرے پاس آیا اور کہا اے بندہ اللہ کے میری مزدوری مجھے دیدے اوسکو کہا کہ یہ جو تو دیکھتا ہے

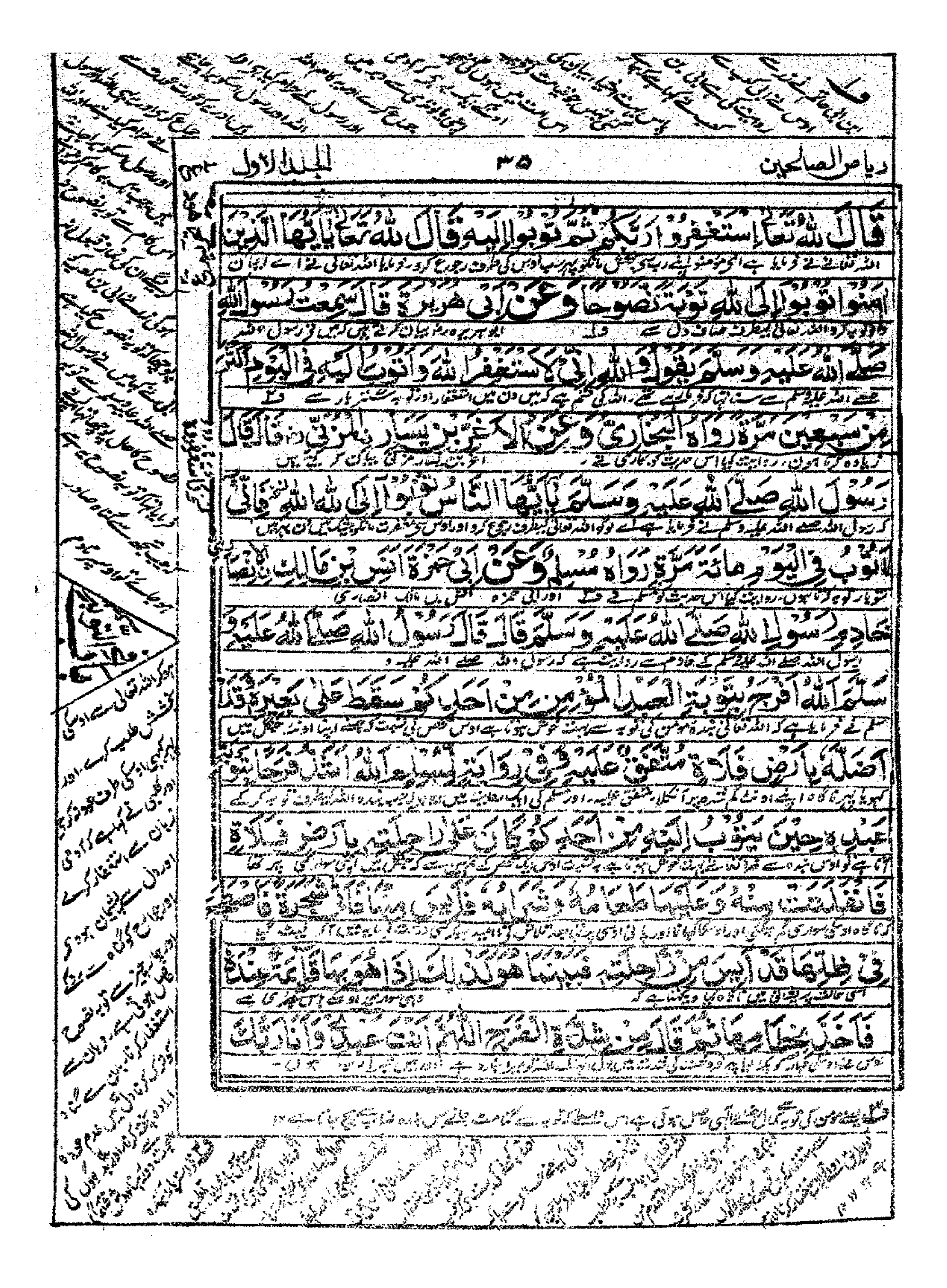
أجرك من الإبل والبقر والغنم والرقيق فقال يا عبد الله لا تستهزئ بي

اونٹ گائے بکری غلام سب تیری مزدوری کے ہیں وہ بولا اسے بندہ اللہ کے تو مجھ سے ہنسی نہ کر

فقلت لا استهزئ بك فأخذه كله فاستاقه فلم يترك منه شيئا اللهم إن كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة فخرجوا يمشون متفق عليه

الباب الثاني في التوبة

قال العلماء التوبة واجبة من كل ذنب فإن كانت المعصية بين العبد وبين الله تعالى لا تتعلق بحق آدمي فلها ثلاثة شروط أحدها أن يقلع عن المعصية والثاني أن يندم على فعلها والثالث أن يعزم على أن لا يعود إليها أبدا فإن فقد أحد الثلاثة لم تصح توبته وإن كانت المعصية تتعلق بآدمي فشروطها أربعة هذه الثلاثة وأن يبرأ من حق صاحبها فإن كانت مالا أو نحوه رده إليه وإن كانت حد قذف ونحوه مكنه منه أو طلب عفوه وإن كانت غيبة استحله منها ويجب أن يتوب من جميع الذنوب فإن تاب من بعضها صحت توبته عند أهل الحق من ذلك الذنب وبقي عليه الباقي وقد تظاهرت دلائل الكتاب والسنة وإجماع الأمة على وجوب التوبة قال الله تعالى وتوبوا إلى الله جميعا أيها المؤمنون لعلكم تفلحون



قال الله تعالى استغفروا ربكم ثم توبوا إليه وقال الله تعالى يا أيها الذين
آمنوا توبوا إلى الله توبة نصوحا وعن أبي هريرة قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول والله إني لأستغفر الله وأتوب إليه في اليوم أكثر
من سبعين مرة رواه البخاري وعن الأغر بن يسار المزني قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أيها الناس توبوا إلى الله فإني
أتوب في اليوم مائة مرة رواه مسلم وعن أبي حمزة أنس بن مالك الأنصاري
خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم الله أفرح بتوبة عبده المؤمن من أحدكم سقط على بعيره وقد
أضله بأرض فلاة متفق عليه وفي رواية لمسلم لله أشد فرحا بتوبة
عبده حين يتوب إليه من أحدكم كان على راحلته بأرض فلاة
فانفلتت منه وعليها طعامه وشرابه فأيس منها فأتى شجرة فاضطجع
في ظلها قد أيس من راحلته فبينما هو كذلك إذا هو بها قائمة عنده
فأخذ بخطامها ثم قال من شدة الفرح اللهم أنت عبدي وأنا ربك



أخطأ من شدة الفرح. وعن أبي موسى عبد الله بن قيس الأشعري رضي الله عنه عن

النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن الله يبسط يده بالليل ليتوب مسيء النهار

ويبسط يده بالنهار ليتوب مسيء الليل حتى تطلع الشمس من مغربها

رواه مسلم. وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه و

روایت کی یہ مسلم نے ... ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

سلم: من تاب قبل أن تطلع الشمس من مغربها تاب الله عليه. رواه مسلم

کہ جو شخص مغرب سے سورج چڑھنے سے پہلے توبہ کریگا اللہ اسکی توبہ قبول فرما دیگا۔ روایت کی یہ مسلم نے

وعن أبي عبد الرحمن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما عن النبي صلى الله

عليه وسلم قال: إن الله عز وجل يقبل توبة العبد ما لم يغرغر. رواه

الترمذي وقال حديث حسن. وعن زر بن حبيش قال: أتيت

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ... زر بن حبیش نے کہا کہ میں

صفوان بن عسال أسأله عن المسح على الخفين فقال: ما جاء بك

يا زر؟ فقلت: ابتغاء العلم، فقال: إن الملائكة تضع أجنحتها لطالب العلم

رضا بما يطلب، فقلت: إنه قد حاك في صدري المسح على الخفين بعد الغائط

والبول، وكنت امرأ من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فجئت أسألك

میں تجھ سے پوچھنے آیا ہوں

هل سمعته يذكر في ذلك شيئا؟ قال: نعم، كان يأمرنا إذا كنا سفرا أو مسافرين

أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ

تین دن اور تین رات موزے نہ نکالا کرو اور پیشاب اور غائط اور نیند سے مسح کر لیا کرو مگر جنابت کی حالت موزہ اتار کر غسل کرنا چاہیے پھر

وَنَوْمٍ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

میں نے اوسکو کہا کہ تو نے محبت کے باب میں بھی کچھ حضرت صلعم سے سنا ہے کہ بیان کرتے تھے اوس نے کہا کہ ہاں ہم ایک سفر میں نبی صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ

وسلم کے ساتھ تھے کہ ناگاہ ایک اعرابی نے بہت بلند آواز سے

يَا مُحَمَّدُ فَأَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمْ فَقُلْتُ

یا محمد کہکر پکارا۔ آپنے اوسکو ویسا ہی بلند آواز سے پکار کر کہا کہ آ گئے تو میں نے اوسکو

لَهُ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ

کہا افسوس ہے آواز آہستہ کر کہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے اور

نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَغْضُضُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ

تو اس سے منع کیا گیا ہے اوسنے مجھے جواب دیا واللہ میں آواز آہستہ نہ کرونگا اعرابی نے کہا کہ آدمی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے اور ابھی

وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اونسے نہیں ملا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن آدمی اپنے پیاروں کے ساتھ ہوگا پھر

فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِنَ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ عَرْضِهِ أَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ

رسول اللہ صلعم ہمسے کچھ ذکر کرتے رہے کہ مغرب کے دروازہ کا ذکر فرمایا کہ مسافت اوسکی چوڑان کا یا یوں کہا کہ سوار اوس دروازہ کی

فِيْ عَرْضِهِ أَرْبَعِيْنَ أَوْ سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ أَحَدُ الرُّوَاةِ قِبَلَ الشَّامِ

عرض کو چالیس یا ستر برس میں طے کر سکتا ہے۔ کہا سفیان راوی نے وہ طرف شام کے ہے

خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ

اوس دروازہ کو خدا تعالیٰ نے اوسدن پیدا کیا ہے جب زمین اور آسمان پیدا کئے ہیں توبہ کے لیے کھلا ہے جب تک سورج کے

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

وہاں سے چڑھنے تک بند نہ کیا جائیگا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن

صَحِيْحٌ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى

صحیح ہے ابو سعید سعد بن مالک بن سنان خدری رض سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلے امتوں میں ایک آدمی تھا۔ اوس نے ننانوے خون کیے تھے۔



فسأل عن أعلم أهل الأرض فدل على راهب فأتاه فقال إنه قتل تسعة
وتسعين نفسا فهل له من توبة فقال لا فقتله فكمل به مائة ثم سأل
عن أعلم أهل الأرض فدل على رجل عالم فقال إنه قتل مائة نفس فهل
له من توبة فقال نعم ومن يحول بينه وبين التوبة انطلق إلى أرض كذا
وكذا فإن بها أناسا يعبدون الله تعالى فاعبد الله معهم ولا ترجع إلى
أرضك فإنها أرض سوء فانطلق حتى إذا نصف الطريق أتاه الموت فا
ختصمت فيه ملائكة الرحمة وملائكة العذاب فقالت ملائكة الرحمة جاء
تائبا مقبلا بقلبه إلى الله تعالى وقالت ملائكة العذاب إنه لم يعمل خيرا قط فأتاهم
ملك في صورة آدمي فجعلوه بينهم فقال قيسوا ما بين الأرضين فإلى
أيتهما كان أدنى فهو له فقاسوا فوجدوه أدنى إلى الأرض التي أراد
فقبضته ملائكة الرحمة متفق عليه وفي رواية في الصحيح فكان إلى القرية
الصالحة أقرب بشبر فجعل من أهلها وفي رواية في الصحيح فأوحى الله
تعالى إلى هذه أن تباعدي وإلى هذه أن تقربي وقال قيسوا ما بينهما فوجد

إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَنَأَى بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا وَعَنْ

ایک بالشت نزدیک تھا اوسکے گناہ مغفور ہوگئے اور ایک روایت میں ہے کہ اوسنے اپنا سینہ اوسکی طرف کر لیا تھا عبد اللہ ابن کعب

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ

بن مالک سے مروی ہے اور کعب جب نابینا ہو گیا تھا تو یہ عبد اللہ اوسکا قائد تھا عبد اللہ کہتا ہے

سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ میں نے اپنے باپ کعب بن مالک سے سنا تھا جب غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے پیچھے رہ گئے تھے تو کہتا تھا کہ میں کسی غزوہ میں سوا غزوہ تبوک اور بدر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ

سے پیچھے نہیں رہا تھا

وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهُ إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

اور بدر سے پیچھے بیٹھنے والوں سے کسی کو عتاب نہیں ہوا بدر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور

الْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ

مسلمان قریش کے قافلہ کا ارادہ کر کے نکلے تھے اللہ تعالیٰ نے بغیر وعدہ کے انکو اور دشمنوں کو

عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ

جمع کر دیا اور میں لیلۃ العقبہ میں جب ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی تھی

حِينَ تَوَافَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ

آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اگرچہ لوگوں میں لیلۃ العقبہ سے بدر کا چرچا

أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بہت تھا لیکن بدر میں نہ حاضر ہونا لیلۃ العقبہ میں حاضر ہونے سے مجھے زیادہ محبوب نہ تھا اور جب میں غزوہ تبوک میں آپ سے

وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي

پیچھے رہا تھا تو میرا یہ حال تھا کہ غزوہ تبوک سے پہلے ایسا قوی اور مالدار نہیں ہوا تھا جیسا اس

تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ

غزوہ میں تھا اور اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹ سواری کے کبھی جمع نہ ہوئے تھے جیسے اس غزوہ میں دو اونٹ سواری کے مجھے میسر ہو گئے

وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ کا ارادہ فرمایا کرتے تھے تو توریہ کیا کرتے جب تک

كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ

غزوہ ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سخت گرمی میں غزوہ کا ارادہ کیا اور سفر

سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا

دراز اور جنگل کو متوجہ ہوئے اور بہت دشمنوں کیسامنا کرنیکو طیار ہو گئے اسلیئے مسلمانوں کو اپنا ارادہ ظاہر فرما دیا تاکہ غزوہ کی

أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

طیاری کا سامان کریں اور انکو اپنے قصد سے اطلاع کیئے اور اسوقت مسلمان لوگ آپکے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ الدِّيوَانَ

ساتھ اس قدر بہت تھے کہ کسی یاد رکھنے والے کی کتاب جمع نہ کر سکتی تھی

قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ

کعب کہتے ہیں کم تھا کہ آدمی مخفی ہونے کا ارادہ کرے مگر یہی ظن کیا جاتا تھا کہ وہ مخفی رہیگا جب تک

يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى وَغَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ

اوسکے حق میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے وحی نازل نہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ کا ارادہ ایسے موسم میں کیا تھا

حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ میوے اور چھاؤں بہت خوش معلوم ہوتی تھی اور میرے دل کا میلان ان چیزوں کیطرف بہت تھا پس رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُ فَأَرْجِعُ وَلَمْ

صلعم نے طیاری کر دی اور مسلمان آپکے ساتھ تھے اور میں بھی طیاری کی خیال میں آتا تھا اور کچھ بھی نہ کرتا اور

أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذٰلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ

پھر جاتا تھا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ مجھے قدرت ہے جب چاہونگا طیاری کر لونگا یہ خیال

ذٰلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مجھے مہلت دیتے چلا گیا کہ لوگ طیار ہو گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ

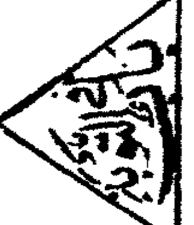
سلم اور مسلمانوں نے کوچ کر دیا اور میں نے کچھ بھی طیاری نہ کی تھی میں باہر گیا

فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادَى حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ

اور واپس آتا اور کچھ بھی نہ کی تھی اسیطرح آتے مجھے دیر ہو گئی اور لوگ کوچ کر گئے اور غزوہ کا وقت

الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ

گذر گیا پس میں نے ارادہ کیا کہ کوچ کر کے ان کو جا ملوں افسوس ہے کہ میں کر لیتا مگر میرے لیے یہ کام مقدر نہ تھا۔



ذٰلِكَ لِيْ فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کوچ کے بعد لوگوں میں جاتا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِيْ اَنِّيْ لَا اَرٰى لِيْ اُسْوَةً اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ

تو مجھے اس بات کا غم ہوتا تھا کہ میں اپنے لئے اچھی حالت نہیں دیکھتا مگر ایسے شخص کی حالت جو نفاق میں ڈوبا ہوا ہو یا

اَوْ رَجُلًا مِّمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ایسے شخص کی حالت جو ضعفاء میں سے ہو جسکو اللہ تعالے نے معذور رکھا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ

علیہ وسلم نے تبوک میں پہونچنے تک مجھے یاد بھی نہ فرمایا تا کہ ایک دن تبوک میں آپ لوگوں میں بیٹھے تھے کہ فرمایا کعب

بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِيْ

ابن مالک کو کیا ہوا ایک آدمی نے بنی سلمہ میں سے کہا یا رسول اللہ صلعم اوسکو دو چادروں نے اور دونوں کندہوں کی طرف دیکھنے

عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا

نے روک لیا معاذ بن جبل نے سنکر کہا کہ تو نے بری بات کہی اللہ تعالے کی قسم یا رسول اللہ ہمنے

عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ

اسپر خیر کے سوا دوسری حالت کوئی نہیں دیکھی آپ خاموش رہے کہ ناگاہ ایک آدمی

عَلٰى ذٰلِكَ رَاٰى رَجُلًا مُّبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سفید پوش سراب میں آپ کو نظر آیا آپنے دیکھ کر فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ

اللہ کرے وہ ابو خیثمہ ہی ہو پس وہی نکلا اور وہ شخص تہا

تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا بَلَغَنِيْ اَنَّ

جو ایک صاع خرما صدقہ لایا تہا اور منافقوں نے اسپر طعنہ کیا تہا کعب کہتا ہے کہ جب مجھے یہ خبر ملی کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِّنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِيْ بَثِّيْ فَطَفِقْتُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس پہرے آتے ہیں مجھے غم نے تنگ کیا اور میں

اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ بِمَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ غَدًا وَاَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ

جھوٹ بولنے کا ارادہ کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ ایسی بات کہوں کہ آپکے غصہ سے بچ جاؤں اور اپنی برادری کے ہر عقلمند سے

ذِيْ رَاْيٍ مِّنْ اَهْلِيْ فَلَمَّا قِيْلَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ

اسمیں اعانت کا طلبگار رہوا جب خبر لگی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے

قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَمْ أَنْجُ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا فِيهِ كَذِبٌ

اوسی وقت مجھ سے یہ کذب دور ہو گیا اور میں نے جان لیا کہ آپکے روبرو جھوٹ بولنے سے مجھے کبھی نجات نہ ہوگی

فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا

پس میں نے سچ بولنے کا ارادہ پختہ کر لیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الصباح مدینہ میں آپہونچے اور جب آپ سفر سے

قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ

آتے تو پہلے مسجد میں نزول فرمایا کرتے تھے آپنے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور لوگوں کے ملاقات کیلئے وہاں

ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعًا وَثَمَانِينَ

ہی بیٹھ گئے پس پیچھے رہنے والے لوگ آئے اور سوگند کھا کھا کر اپنی تخلف کے عذر آپکے سامنے بیان کرنے لگے اور یہ لوگ اسی آدمی سے

رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى

کچھ زیادہ تھے پس رسول اللہ صلعم نے انکا ظاہر قبول فرمایا اور انسے بیعت لی اور انکے لیے استغفار کیا اور انکے باطن

اللّٰهِ تَعَالَى حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ

اللہ تعالی کے سپرد فرمائے حتی کہ میں حاضر ہوا تو آپنے مجھے دیکھکر غضبناک آدمی کیطرح تبسم فرمایا اور مجھے کہا آگے آ میں

فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ

سلام کہہ آپکے آگے بیٹھ گیا پس آپنے مجھے فرمایا کہ تو کس سبب پیچھے رہ گیا کیا تو نے سواری خرید نہیں لی

ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ

تھی میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم مجھے خدا تعالے کی قسم ہے کہ اگر آج میں آپ کے سوا کسی دنیا دار آدمی کے

مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ لَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا

روبرو ہوتا تو خدا نے مجھے کلام میں ایسی فصاحت عطا کی ہے کہ آپ دیکھتے کہ میں عذر بیان کرکے اوسکے غصہ سے نکل جاتا

وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى

لیکن میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج جھوٹ بول کر آپ کو خوش بھی کر لونگا

عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ يُسْخِطُكَ عَلَيَّ وَإِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ

تو عنقریب خدا تعالی آپ کو مجھ پر غضبناک کر دے گا اور اگر آج میں نے آپکے روبرو سچ کہا تو بیشک آپ مجھ

عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عُقْبَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللّٰهِ

پر غضبناک ہونگے مگر خدا تعالی سے مجھے عاقبت حمیدہ کی امید ہے خدا تعالی کی قسم ہے کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں

مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

تخلف کے وقت جیسا قوی اور خوشحال تھا ... آپنے فرمایا

صلى الله عليه وسلم أما هذا فقد صدق فقم حتى يقضي الله فيك و

کہ اوٹھ کھڑا ہوا اور چلا جا تاکہ خدا تعالے تیرے حق میں فیصلہ کرے اور بنی سلمہ میں سے کچھ

ثار رجال من بني سلمة فاتبعوني وقالوا لي والله ما علمناك أذنبت

آدمی میرے پیچھے ہولئے اور مجھے کہنے لگے خدا تعالے کی قسم ہے ہم نہیں جانتے کہ تو نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو

ذنبا قبل هذا لقد عجزت في أن لا تكون اعتذرت إلى رسول الله صلى

آج تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ویسے ہی عذر کیوں نہ کیے

الله عليه وسلم بما اعتذر إليه المخلفون فقد كان كافيك ذنبك استغفار

جیسے دوسرے متخلفون نے کیے تیرے گناہ کے لئے

رسول الله صلى الله عليه وسلم لك قال فوالله ما زالوا يؤنبونني حتى أردت

رسول اللہ صلعم کا استغفار کافی تھا کہتے ہیں مجھ خدا کی قسم ہے کہ وے لوگ ایسے میرے پیچھے ہو کر اونکے کہنے سے میں نے بھی ارادہ کر لیا کہ لوٹ

أن أرجع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأكذب نفسي ثم قلت لهم هل

کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں اپنے پہلی تقریر کی تکذیب کروں پھر میں نے اون سے پوچھا کہ اس کام میں میرے ساتھ کوئی

لقي هذا معي من أحد قالوا نعم لقيه معك رجلان قالا مثل ما قلت وقيل

اور بھی ہے انہوں نے کہا ہاں دو آدمی نے تیری جیسی تقریر کی ہے اور اون کو بھی رسول اللہ

لهما مثل ما قيل لك قال قلت من هما قالوا مرارة بن ربيعة العامري

صلعم نے ویسا ہی فرمایا ہے جیسا تجھے فرمایا ہے میں نے کہا وہ دو تو کون کون ہیں لوگوں نے کہا ایک مرارہ بن ربیعہ عامری اور

وهلال بن أمية الواقفي قال فذكروا لي رجلين صالحين قد شهدا

دوسرا ہلال بن امیہ واقفی ہے وہ کہتا ہے کہ لوگوں نے ایسے دو آدمی صالح کا نام لیا کہ بدر میں

بدرا فيهما أسوة قال فمضيت حين ذكروهما لي ونهى رسول الله صلى

حاضر ہوئے تھے اور جنکا اقتدا کرنا چاہیئے تھا کہتا ہے جب اونہوں نے میرے روبرو ان دونو کا ذکر کیا تو میں چلا گیا اور رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم عن كلامنا أيها الثلاثة من بين من تخلف عنه قال

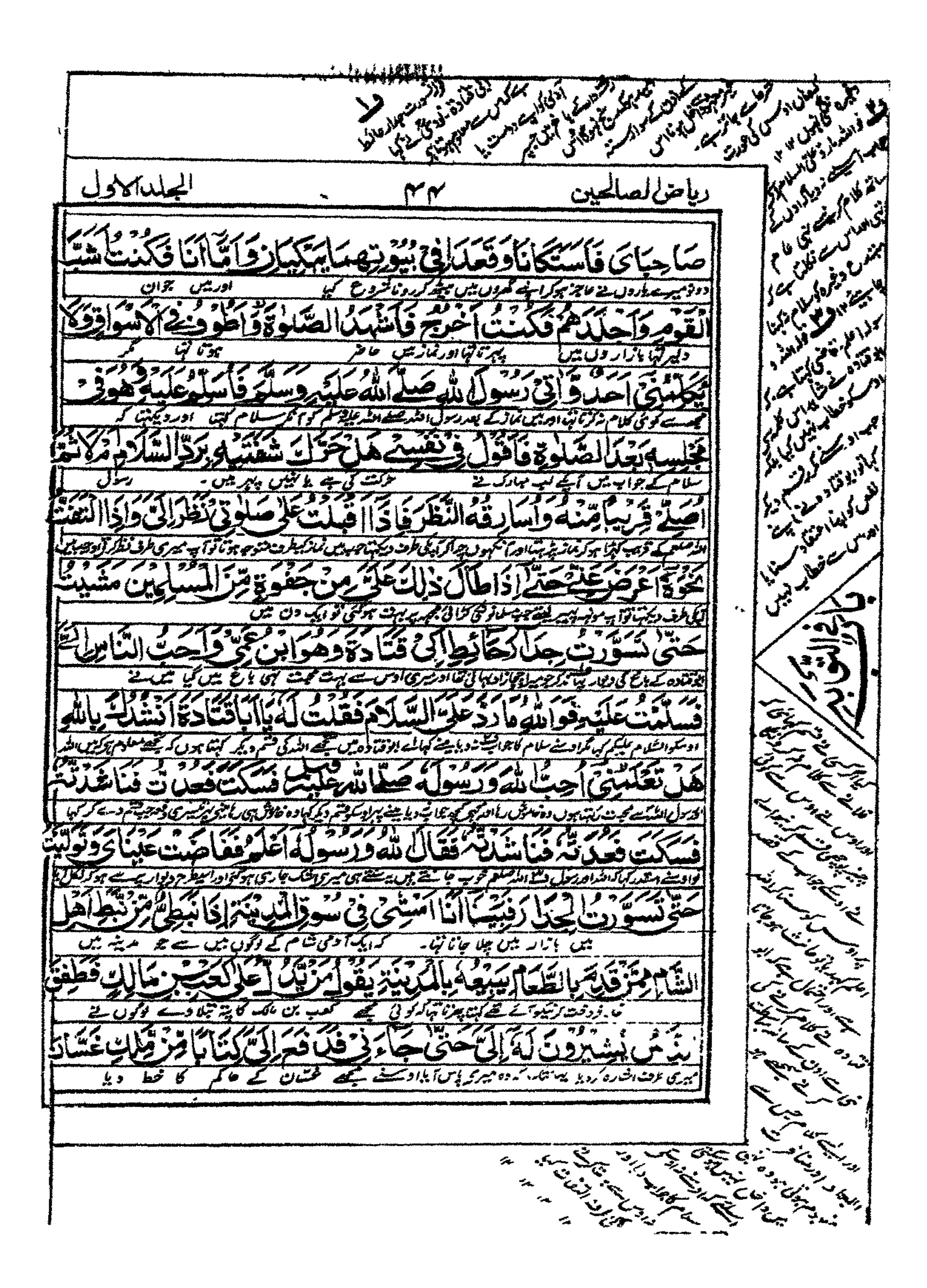
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متخلفین میں سے ان تینوں آدمی سے کوئی کلام نہ کرے کہتا ہے کہ لوگ

فاجتنبنا الناس وقال تغيروا لنا حتى تنكرت لي في نفسي الأرض

ہم سے اجتناب کر گئے یا کہا کہ لوگ ہمسے متغیر ہوگئے تاکہ وہ زمین بھی مجھے بدی معلوم دینے لگی

فما هي بالأرض التي أعرف فلبثنا على ذلك خمسين ليلة فأما

گویا وہ زمین ہی نہیں جسکو میں پہچانتا تھا پس ہم پچاس رات اسی حال میں مبتلا رہے اور ان



صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ

دونوں میرے یاروں نے عاجز ہو کر اپنے گھروں میں بیٹھ کر رونا شروع کیا اور میں جوان

الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلٰوةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا

دلیر تھا بازاروں میں پھرتا تھا اور نماز میں حاضر ہوتا تھا مگر

يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي

مجھ سے کوئی کلام نہ کرتا تھا اور میں نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر سلام کہتا اور دیکھتا کہ

مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا ثُمَّ

سلام کے جواب میں آپ کے لب مبارک نے حرکت کی ہے یا نہیں پھر میں رسول

أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلٰوتِي نَظَرَ إِلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ

اللہ صلعم کے قریب کھڑا ہو کر نماز پڑھتا اور آنکھوں چرا کر آپکی طرف دیکھتا جب میں نماز کیطرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف نظر کرتے اور جب میں

نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتّٰى إِذَا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ

آپکی طرف دیکھتا تو آپ منہ پھیر لیتے جب مسلمانوں کی کنارہ کشی مجھ پر بہت ہوگئی تو ایک دن میں

حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پھاند کر جو میرا چچازاد بھائی تھا اور میری اوس سے بہت محبت تھی باغ میں گیا میں نے

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ

اوسکو السلام علیکم کہا مگر اوسنے سلام کا جواب نہ دیا میں نے کہا اے ابو قتادہ میں تجھے اللہ کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ تجھے معلوم ہے کہ میں اللہ

هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ

اور رسول اللہ سے محبت رکھتا ہوں وہ خاموش رہا میں نے دوبارہ اوسکو قسم دیکر کہا وہ خاموش ہی رہا تیسری دفعہ قسم دے کر کہا

فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ

تو اوسنے صرف کہا کہ اللہ اور رسول صلعم خوب جانتے ہیں یہ سنتے ہی میری آنکھ جاری ہوگئی اور اسی طرح دیوار پر سے ہو کر نکل آیا

حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ أَهْلِ

میں بازار میں چلا جاتا تھا کہ ایک آدمی شام کے لوگوں میں سے جو مدینہ میں

الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ

غلہ فروخت کرنے آئے تھے کہتا پھرتا تھا کہ کوئی مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتلا دے لوگوں نے

النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتّٰى جَاءَنِي فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ

میری طرف اشارہ کر دیا یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور اوسنے مجھے غسان کے حاکم کا خط دیا

وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ

اور چونکہ میں لکھا پڑھا تھا میں نے وہ خط پڑھا اوس میں لکھا تھا اما بعد ہمکو خبر پہونچی ہے کہ تیرے صاحب نے تجھ پر

جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضِيعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ

ظلم کیا اور خدا تعالے نے تجھے ذلیل و ضائع نہیں کیا تو ہمارے پاس چلا آ ہم تیری پرورش کرینگے خط پڑھکر میں نے دل میں

فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا وَهٰذِهٖ أَيْضًا مِّنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهَا حَتّٰى

خیال کیا کہ یہ بھی ایک بلا آئی کہ کفار کو ہماری طرف طمع ہوگئی پھر میں نے اس خط کو تنور میں جلا دیا جب اس

إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ فَإِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حال کو چالیس روز ہوگئے تو ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ يَأْتِيْنِيْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ

علیہ وسلم کا بھیجا ہوا آیا اور مجھے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو اپنی عورت سے

امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ فَقَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا

علیحدہ ہو جا میں نے کہا کہ آپ نے طلاق دینے کو فرمایا ہے یا کیا اوس نے کہا طلاق کو نہیں فرمایا مجامعت سے منع فرمایا ہے

وَأَرْسَلَ إِلٰى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِيْ بِأَهْلِكِ فَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ

اور دوسرے دو نو میرے یاروں کو بھی یہی کہلا بھیجا میں نے اپنی عورت کو کہا کہ جب تک خدا تعالی کی طرف سے

حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

فیصلہ کا حکم نہیں آتا تو اپنے ماں باپ کے گھر چلی جا اور ہلال بن امیہ کی عورت نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ

صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ ہلال بن امیہ بوڑھا ناکارہ ہے اوسکا خادم کوئی

لَيْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَّا يَقْرَبَنَّكِ فَقَالَتْ

نہیں کیا آپ اوسکی خدمت کرنے سے مجھے منع فرماتے ہیں آپنے فرمایا نہیں بلکہ وہ تجھ سے مقاربت نکرے اوس نے عرض کی کہ خدا

إِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا بِهٖ حَرَكَةٌ إِلٰى شَيْءٍ وَّوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهٖ مَا كَانَ

تعالی کی قسم ہے وہ اس کام کے لائق ہی نہیں خدا کی قسم جس روز سے اس حال میں مبتلا ہوا ہے آج تک

إِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا فَقَالَ لِيْ بَعْضُ أَهْلِيْ لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

دنرات روتا ہی رہتا ہے بعضے لوگوں نے مجھے کہا کہ تو بھی اپنی عورت کی بابت رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهٗ فَقُلْتُ

علیہ وسلم سے اجازت طلب کر جیسے ہلال کی عورت نے آپسے اوسکی خدمت کرنے کا اذن لے لیا ہے میں نے کہا

لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْنِي مَاذَا يَقُولُ

اگر میں اس امر میں آپ سے عرض کروں معلوم نہیں آپ کیا جواب دیں

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ

جب میں اجازت مانگوں اور میں جوان آدمی ہوں تا کہ دس رات

بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمَلَ لَنَا بِذٰلِكَ خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنِ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا

اور گزر گئیں اور ہمارے اس حال کو پچاس رات ہو گئی

ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا

پچاسویں رات کی صبح کو میں فجر کی نماز اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر پڑھ کر اور میں

أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ وَضَاقَتْ

حالت میں بیٹھا تھا جیسے خدا تعالے نے قرآن میں ہماری خبر دی ہے اور میرا دم بسبب غم کے بند ہو رہا تھا اور

عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفٰى عَلٰى سَلْعٍ يَقُولُ

زمین باوجود کشادگی کے مجھ پر تنگ ہو رہی تھی کہ میں نے ایک آدمی کی آواز سنی کہ پہاڑ سلع پر

بِأَعْلٰى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ

باواز بلند کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن مالک تجھے بشارت ہو میں سنتے ہی سجدہ میں گر پڑا اور جان لیا کہ خدا تعالے کیطرف سے

قَدْ جَاءَ فَرَجٌ فَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا

کشائش آگئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھتے ہی لوگوں کو ہماری توبہ کے

حِيْنَ صَلَّى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ

قبول ہونے کی خبر کر دی لوگ ہمکو بشارت دینے میں شروع ہوگئے اور وہ تو میرے یاروں کے پاس یہی

مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قِبَلِيْ وَأَوْفٰى عَلَى

بشارت دینے والے ہوئے اور ایک آدمی گھوڑا دوڑا کر میری طرف آیا اور ایک آدمی نے بنی اسلم میں سے پہاڑ پر چڑھ کر

الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ

آواز کی تو گھوڑے کی سواری سے پہلے پہنچی جب وہ شخص جسکی میں نے آواز سنی تھی میرے پاس آیا

يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا

تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اوتار کر بشارت کے عوض جب اوسکو پہنا دیئے مجھے اللہ تعالی کی قسم ہے کہ اوس روز میرے پاس وہی کپڑے تھے

يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ أَتَأَمَّمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

جو دے دیئے تھے اور میں نے دو کپڑے عاریۃً لیکر پہن لیے اور رسول اللہ صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُونَنِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونیکا ارادہ کرکے چلا راستہ میں جگہ جگہ سے ملتے تھے اور توبہ کی قبولیت کی تہنیت دیتے اور کہتے تھے

لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللهِ عَلَيْكَ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ قبول فرمائی یہانتک کہ میں مسجد میں پہنچا وہاں لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَ

کے گرد جمع تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھے دیکھکر کھڑا ہوگیا اور دوڑ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور

هَنَّأَنِي وَاللهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا

تہنیت دی واللہ مہاجرین میں سے اسکے سوا دوسرا میری خاطر کوئی کھڑا نہیں ہوا کعب طلحہ کے اس کام کو ہمیشہ

لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ

یاد کیا کرتا تھا کعب کہتا ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آن کر سلام کیا اوس وقت آپکا

يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ

چہرہ مبارک خوشی سے دمکتا تھا آپنے فرمایا تجھے بشارت ہو ایسے دن کی جب سے تو ماں سے جنا ہے اوس دن سے بہتر نہیں آیا

فَقُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَ

میں نے گزارش کی کہ بشارت آپکی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کیطرف سے فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے اور

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّ وَجْهَهُ

تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی کیوقت ایسا روشن ہو جایا کرتا تھا کہ گویا

قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ

چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس حالت کو پہچانتے تھے میں نے آپکے سامنے بیٹھکر گزارش کی کہ یا رسول اللہ

اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ

میری توبہ میں سے ہے کہ میں اپنا مال صدقہ کردوں فرمایا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے لیے رکھ لے کہ یہ تیرے حق میں بہتر ہے میں نے عرض کی

فَقُلْتُ إِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ تَعَالَى إِنَّمَا

کہ خیبر کے غنیمت میں سے جو مجھے حصہ ملا تھا وہ میں اپنے لئے رکھتا ہوں میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے

أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ

مجھے صدق کے سبب نجات دی ہے اور یہ بھی میری توبہ میں سے ہے کہ آئندہ کو میں اپنی زندگی میں سچ کے سوا کوئی بات نہ کروں



فوالله ما علمت احدا من المسلمين ابلاه الله تعالى في صدق الحديث منذ

مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ جس دن سے میں نے یہ بات رسول اللہ صلعم سے عرض کی ہے

ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم احسن مما ابلاني الله

اوس دن سے کسی مسلمان پر اللہ تعالیٰ نے ایسا انعام نہیں کیا جیسا صدق کے مجھے انعام کیا ہے

ووالله ما تعمدت كذبة منذ ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم

اور اوس دن سے آج تک کبھی جھوٹ نہیں کہا اور امید ہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ کو بھی بچائے

الى يومي هذا واني لارجو ان يحفظني الله تعالى فيما بقي قال فانزل الله تعالى لقد

جھوٹ سے محفوظ رکھے گا کعب کہتے ہے کہ خدا تعالیٰ نے اللہ

تاب الله على النبي والمهاجرين والانصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة

مہربان ہوا نبی پر اور وطن چھوڑنے والوں پر اور مدد دینے والوں پر جنہوں نے پیروی اوس کی بیچ وقت سختی کے

حتى بلغ انه بهم رؤف رحيم وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت

یہاں تک کہ پہنچے شفقت کرنیوالا مہربان تک اور اون تین شخص پر جنکو پیچھے رکھا تھا یہاں تک کہ جب تنگ ہوئی اون پر

عليهم الارض بما رحبت وضاقت عليهم انفسهم حتى بلغ اتقوا الله و

زمین ساتھ اسکے کہ کشادہ ہے اور تنگ ہوئی انپر اپنی جان یہاں تک کہ پہنچے اور ڈرو اللہ سے

كونوا مع الصادقين قال كعب والله ما انعم الله علي من نعمة قط بعد اذ

اور ہو ساتھ سچوں کے تک اس حال میں نازل فرمائی ہے کعب کہتا ہے واللہ جس دن سے میں مسلمان ہوا

هداني الله للاسلام اعظم في نفسي من صدقي لرسول الله صلى الله عليه

ہوں اس سچ سے بڑی کوئی نعمت مجھے اللہ تعالیٰ نے انعام نہیں فرمائی

وسلم ان لا اكون كذبته فاهلك كما هلك الذين كذبوا ان الله تعالى قال

کہ میں آپکے روبرو جھوٹ نہیں بولا کہ ہلاک ہو جاتا جیسے جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے بیشک اللہ تعالیٰ نے

للذين كذبوا حين انزل الوحي شر ما قال لاحد فقال الله تعالى سيحلفون

جھوٹ بولنے والوں کو قرآن میں ایسا برا کہا ہے کہ کسیکو نہ کہا ہو گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم

بالله لكم اذا انقلبتم اليهم لتعرضوا عنهم فاعرضوا عنهم انهم رجس وماواهم

واپس اونکے پاس جاؤ گے تو تمہارے روبرو اللہ کی قسمیں کہائینگے تاکہ تم اون سے اعراض کرجاؤ تکو مناسب ہے کہ اونسے اعراض کرو

جهنم جزاء بما كانوا يكسبون يحلفون لكم لترضوا عنهم فان ترضوا

دوزخ ہے اون کاموں کی بدولت جو انہوں نے کمائیں تمہارے روبرو قسم کہائینگے تاکہ تم اونسے خوش ہو جاؤ اگر تم اونسے خوش بھی ہو گئے



عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا

تو خدا تعالیٰ ان سے کبھی خوش نہ ہوگا بیشک اللہ تعالیٰ فاسقوں سے خوش نہیں ہوتا کعب کہتا ہے کہ ہم تینوں آدمی

الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

ان لوگوں سے جنہوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا

قسمیں کھاکر عذر کیا اور رسول اللہ صلعم نے ان کا عذر قبول کر لیا اور ان سے بیعت کی اور انکے لیے استغفار کیا پیچھے کر دیا رسول اللہ صلعم نے

حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا وَ

تا کہ خدا تعالیٰ نے خود فیصلہ فرمایا اسی حال میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان تین آدمیوں کے جو پیچھے چھوڑے گئے

لَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَ

اور اس آیت میں غزوہ سے ہمارے تخلف کا ذکر نہیں کیا ہے صرف تخلف کرنیوالوں اور عذر کرنیوالوں سے پیچھے

إِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

ہماری توبہ کا تاخر کر دیا عذر آپنے قبول فرمائے تھے ہے متفق علیہ اور ایک

رِوَايَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَ

روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو جمعرات کے دن چڑھائی فرمائی تھی اور

كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي رِوَايَةٍ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا

یہ آپکو محبوب تھا کہ جمعرات کے دن نکلا کریں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ سفر سے جب تشریف لاتے تھے تو دن

نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ

کو ہی تشریف لایا کرتے تھے اور جب آتے تو پہلے مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھکر وہاں ہی جلوس فرماتے

وَعَنْ أَبِي نُجَيْدٍ بِضَمِّ النُّونِ وَفَتْحِ الْجِيمِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيِّ

ابو نجید (ساتھ پیش نون کے اور زبر جیم کے) عمران بن حصین خزاعی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

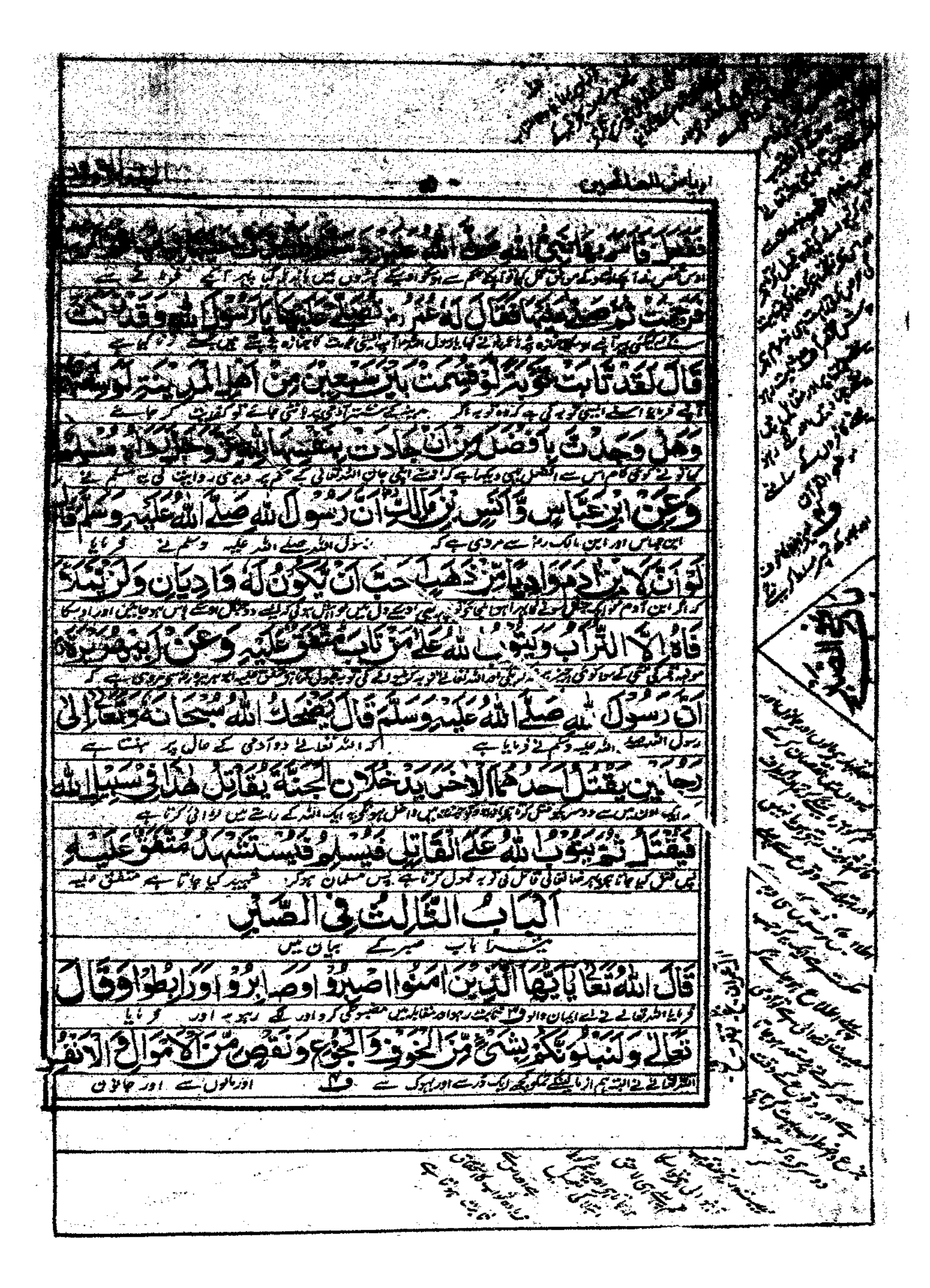
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ جہینہ میں سے جو زنا سے حاملہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی

وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ

اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر زنا کی حد لازم ہو گئی آپ مجھ پر حد قائم کریں رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي

اللہ صلعم نے اوسکے ولی کو بلوا کر فرمایا کہ اوس سے احسان کر اور جب حمل وضع کرے تو اسکو میرے پاس حاضر کر



فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا

فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ وَقَدْ زَنَتْ

قَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ

وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ

لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ

فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ يَضْحَكُ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى إِلَى

رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللهِ

فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُسْتَشْهَدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي الصَّبْرِ

تیسرا باب صبر کے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَقَالَ

تَعَالَى وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُ

وقال تعالى وبشر الصابرين وقال تعالى إنما يوفى الصابرون أجرهم

بغير حساب وقال تعالى ولمن صبر وغفر إن ذلك لمن عزم الأمور

وقال تعالى استعينوا بالصبر والصلوة وقال تعالى ولنبلونكم حتى نعلم

المجاهدين منكم والصابرين والآيات في الأمر بالصبر وبيان فضله

كثيرة معروفة وعن أبي مالك الحارث بن عاصم الأشعري رض

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطهور شطر الإيمان والحمد لله

تملأ الميزان وسبحان الله والحمد لله تملآن أو تملأ ما بين السموات و

الأرض والصلوة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرآن حجة

لك أو عليك كل الناس يغدو فبائع نفسه فمعتقها أو موبقها رواه

مسلم وعن أبي سعيد سعد بن مالك بن سنان الخدري رض أن ناسا من

الأنصار سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاهم ثم سألوه فأ

عطاهم حتى نفد ما عنده فقال لهم حين أنفق كل شيء بيده ما يكن عندي

من خير فلن أدخره عنكم ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن



يغنه الله ومن يتصبر يصبره الله وما أعطي أحد عطاء خيرا وأوسع من

سے بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص صبر کرے گا اللہ اوسکو صبر دیگا اور کسی کو صبر سے بہتر اور کشادہ

الصبر متفق عليه وعن أبي يحيى صهيب بن سنان رضي الله عنه قال

صبر کی نعمت نہیں ملی متفق علیہ ابی یحییٰ صہیب بن سنان سے روایت ہے کہ رسول اللہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجبا لأمر المؤمن إن أمره كله له خير

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کا عجیب حال ہے بیشک اوسکا سب حال اوسکے لیے بہتر ہے اور

وليس ذلك لأحد إلا للمؤمن إن أصابته سراء شكر فكان خيرا له وإن

یہ بات مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں اگر اوسکو خوشی ہو تو شکر کرے اور اوسکے حق میں بہتر ہے اور اگر

أصابته ضراء صبر فكان خيرا له رواه مسلم وعن أنس قال لما ثقل

اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اوسکے حق میں بہتر ہے انس رض سے مروی ہے کہ جب نبی

النبي صلى الله عليه وسلم جعل يتغشاه الكرب فقالت فاطمة رضي الله

صلے اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہوئے اور موت کی تکلیف آپ پر غالب ہوئی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا

عنها واكرب أبتاه فقال ليس على أبيك كرب بعد اليوم فلما مات قالت

نے کہا ہائے سختی میرے باپ کی رسول اللہ نے فرمایا آج کے بعد تیرے باپ پر کوئی تکلیف نہ ہوگی جب رسول اللہ صلعم فوت ہوگئے تو فاطمہ نے کہا

يا أبتاه أجاب ربا دعاه يا أبتاه جنة الفردوس مأواه يا أبتاه إلى جبريل

اے باپ میرے قبول کیا اپنے رب کا جب بلایا اے باپ تیرا بہشت فردوس میں ٹھکانا ہے اے باپ جبرئیل کو خبر موت [illegible]

ننعاه فلما دفن قالت فاطمة رض أطابت أنفسكم أن تحثوا على رسول الله

جب آپکا جسم مبارک دفن کیا گیا تو فاطمہ رض نے لوگوں کو کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنے پر تمہارے دلوں نے کیسے گوارا کیا؟

صلى الله عليه وسلم التراب رواه البخاري وعن أبي زيد أسامة بن زيد

یہ روایت کی بخاری نے ابی زید اسامہ بن زید ابن حارثہ رسول

بن حارثة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم وحبه وابن حبه رضي الله عنهما

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کئے ہوئے اور آپکے پیارے اور آپکے پیارے کے بیٹے رض سے مروی ہے

قال أرسلت بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم إن ابني قد احتضر

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی نے آپکو کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا نزع کی حالت میں ہے

فاشهدنا فأرسل يقرئ السلام ويقول إن لله ما أخذ وله ما أعطى و

آپ اسوقت ہمارے یہاں تشریف لاویں آپ نے سلام کے بعد کہلا بھیجا کہ بیشک اللہ کی ہے وہ چیز جو لے لی اور اسی کی ہے جو اسنے عطا کی اور

كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ

اوسکے نزدیک ہر ایک چیز کی مدت مقرر ہے تمکو مناسب ہے کہ صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو اوس نے دوبارہ پھر قسم دیکر کہلا بھیجا

لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَ

کہ آپ ضرور ہی تشریف لاویں آپ تشریف لیگئے اور سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

زید بن ثابت اور کچھ اور آدمی آپکے ساتھ تھے وہ لڑکا اوسی حالت میں اٹھا کر آپکے پاس حاضر

وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ فَأَقْعَدَهُ فِي حِجْرِهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ

کیا آپ نے اوسکو گود میں بٹھا لیا اور اسکا دم مضطرب ہو رہا تھا اوسکو دیکھکر آپکی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے سعد نے کہا

سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ

یا رسول اللہ یہ کیا آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے کہ خدا تعالے نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور ایک روایت میں ہے

وَفِي رِوَايَةٍ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

اپنے بندوں میں سے جن لوگوں کے دلوں میں چاہا ہے پیدا کرتا ہے اور خدا تعالے اپنے بندوں میں سے رحمت کرنیوالوں پر ہی رحمت کرتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَى تَقَعْقَعُ تَتَحَرَّكُ وَتَضْطَرِبُ وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

متفق علیہ۔ اور تقعقع کے معنے ہیں متحرک کرتا تھا اور ہلتا تھا صہیب رضی اللہ

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اور اوسکے

وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا

پاس ایک ساحر تھا جب ساحر بوڑھا ہوگیا تو اوس نے بادشاہ کو کہا کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو میرے پاس ایک لڑکا بھیجئے

أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ وَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ

جسکو میں سحر سکھاؤں بادشاہ نے ایک لڑکا سحر سیکھنے کو اوسکے پاس بھیج دیا جس رستے لڑکا ساحر کے پاس جایا کرتا تھا اوس رستے پر ایک راہب رہتا تھا

فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ وَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ

لڑکا اوسکو دیکھکر ایکروز اوسکے پاس بیٹھ گیا اور اوسکے کلام سنے اور آئندہ کو جب ساحر کے پاس جاتا تو اوس درویش کے پاس بیٹھتا اور

فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ

ساحر سبب دیر کے اوسکو مارتا تو لڑکے نے ایکدن راہب کے پاس اوس کی شکایت کی راہب نے کہا کہ جب تجھے ساحر کا خوف ہو اگر

فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى

تو اوسکو کہدیا کر کہ مجھے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے ڈر ہو تو کہدیا کر کہ مجھے ساحر نے روک رکھا تھا وہ لڑکا اسی طور

ذلك إذ أتى على دابة عظيمة قد حبست الناس فقال اليوم أعلم الساحر

کیا کرتا ایک دن رستہ میں جاتا ہوا کیا دیکھتا ہے کہ ایک چوپایہ بہت بڑے نے رستہ میں لوگوں کو روک رکھا ہے لڑکے نے اوسکو دیکھ کر کہا کہ آج

أفضل أم الراهب أفضل فأخذ حجرا فقال اللهم إن كان أمر الراهب

میں امتحان کرتا ہوں کہ ساحر افضل ہے یا راہب اوسنے ایک پتھر ہاتھ میں لیکر کہا کہ یا اللہ اگر راہب کا کام تجھے

أحب إليك من أمر الساحر فاقتل هذه الدابة حتى يمضي الناس فرماها

ساحر کے کام سے زیادہ محبوب ہے تو اس چوپایہ کو قتل کر دے تاکہ لوگوں کا رستہ کھل جائے یہ کہکر

فقتلها ومضى الناس فأتى الراهب فأخبره فقال له الراهب أي بني

پتھر مارا اور اوسکو قتل کر دیا اور لوگ اپنے اپنے رستہ چلے گئے اور اوسنے راہب کے پاس اسکا ذکر کیا راہب نے اوسکو کہا بیٹا

أنت اليوم أفضل مني قد بلغ من أمرك ما أرى وإنك ستبتلى فإن

اب تو مجھ سے افضل ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ تو بڑی رتبہ کو پہنچ گیا ہے اور تو عنقریب ابتلا کیا جائیگا اگر تو گرفتار ہو گیا تو میرا نام

ابتليت فلا تدل علي وكان الغلام يبرئ الأكمه والأبرص ويداوي الناس

نہ لینا اور وہ لڑکا نابینے اور مجذوموں کو تندرست کیا کرتا تھا اور لوگوں کی سب بیماریوں کی دوا کیا کرتا۔

من سائر الأدواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فأتاه بهدايا كثيرة

لائق تھا بادشاہ کا ایک مصاحب کہ نابینا ہو گیا تھا یہ خبر سنکر بہت سے تحائف لیکر لڑکے کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ

فقال ما ههنا لك إن أنت شفيتني قال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله تعالى

اگر تو مجھے تندرست کردے تو یہ مال سب تیرا ہے لڑکے نے کہا میں کسیکو تندرست نہیں کرتا اللہ تعالی اپنے فضل سے تندرستی عطا کرتا ہے اگر تو

فإن آمنت بالله تعالى دعوت الله لك فشفاك فآمن بالله فشفاه الله تعالى

اللہ تعالی پر ایمان لائے تو میں خدا تعالی سے دعا کرونگا خدا تجھے شفا عطا کریگا فوراً اللہ پر ایمان لایا اللہ تعالی نے اوسکو شفا عطا کردی

فأتى الملك فجلس إليه كما كان يجلس فقال له الملك من رد عليك بصرك

وزیر بادشاہ کے دربار میں پہلے کی طرح حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکو کہا کہ تجھے کس نے بینا کر دیا اوسنے

قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فأخذه فلم يزل

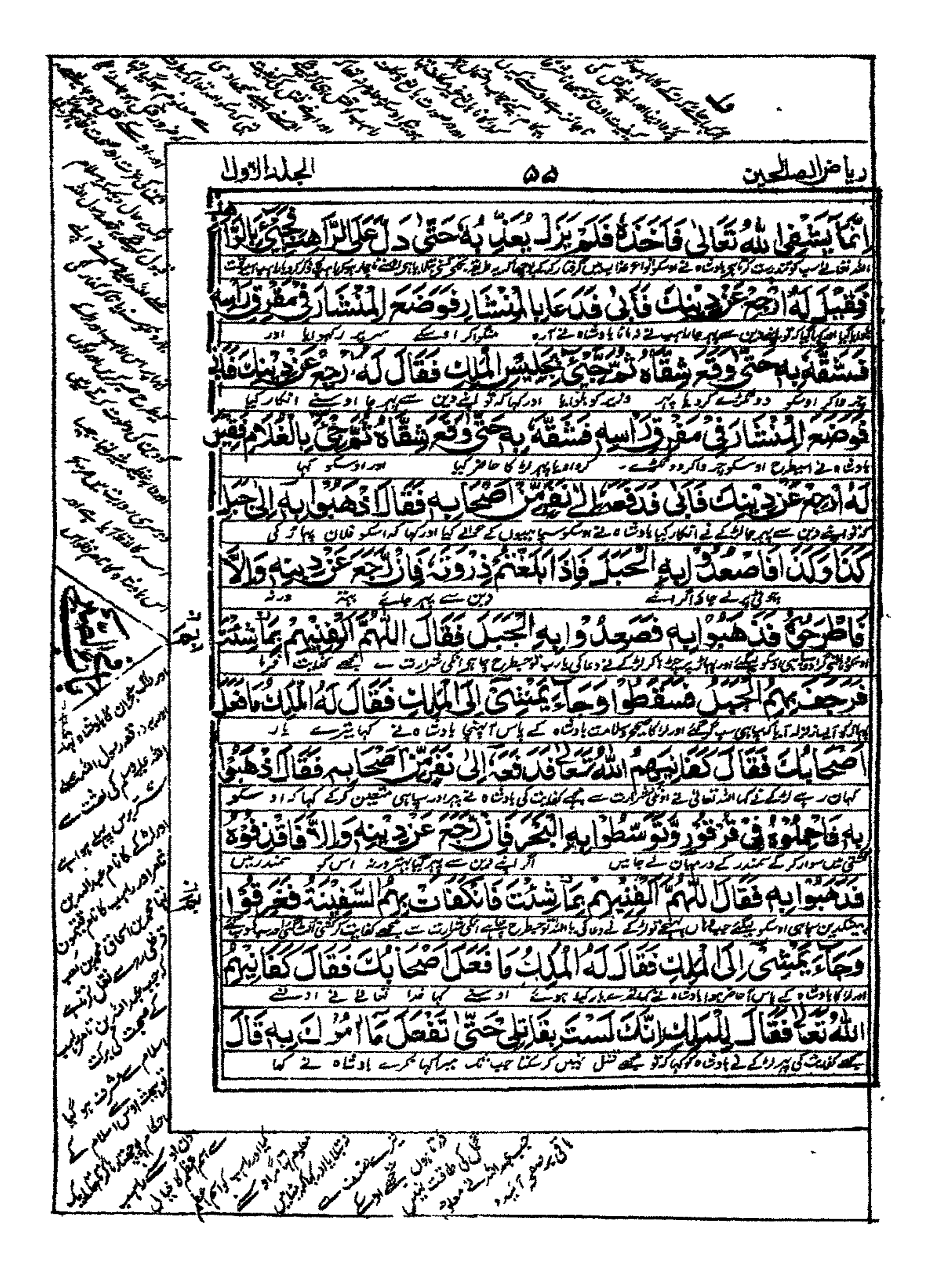
کہا میرے رب نے بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کوئی دوسرا رب بھی ہے اوسنے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے بادشاہ نے اسکو

يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك أي بني قد

انواع و اقسام عذاب میں مبتلا کیا اور پوچھتا کہ تجھے یہ طریقہ کس نے سکھلایا [illegible] لڑکے کا نام بتلا دیا [illegible]

بلغ من سحرك ما تبرئ الأكمه والأبرص وتفعل وتفعل فقال إني لا أشفي

تو سحر میں ایسا کامل ہو گیا ہے کہ تو نابیناؤں اور مبروصوں کو تندرست کرتا ہے [illegible] لڑکے نے کہا میں کسی کو تندرست نہیں کرتا۔



إنما يشفي الله تعالى فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الراهب فجيء بالراهب

فقيل له ارجع عن دينك فأبى فدعا بالمنشار فوضع المنشار في مفرق رأسه

فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بجليس الملك فقال له ارجع عن دينك فأبى

فوضع المنشار في مفرق رأسه فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل

له ارجع عن دينك فأبى فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال اذهبوا به إلى جبل

كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فإذا بلغتم ذروته فإن رجع عن دينه وإلا

فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت

فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل

أصحابك فقال كفانيهم الله تعالى فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال اذهبوا

به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فإن رجع عن دينه وإلا فاقذفوه

فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة فغرقوا

وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك فقال كفانيهم

الله تعالى فقال للملك إنك لست بقاتلي حتى تفعل ما آمرك به قال



مَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا

وہ کیا ہے فرمایا کہ لوگوں کو ایک میدان وسیع میں جمع کرو اور مجھے سولی پر چڑھاؤ پھر میرے تیردان میں سے ایک تیر لے کر

مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ

کمان میں رکھ کر بسم اللہ رب الغلام کہہ کر مجھے تیر مار

ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ

جب تو یہ کام کرے گا میں قتل ہو جاؤں گا بادشاہ نے میدان وسیع میں لوگ جمع کئے اور

وَصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ

اوسکو سولی پر چڑھا کر اوس کے تیردان میں سے ایک تیر لیا

ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ

اور بسم اللہ رب الغلام کہہ کر اوسکو مارا تیر اوس کی کنپٹی میں لگا لڑکا

يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ

اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھ کر مرگیا سب حاضرین حقیقت آگاہ ہو کر بولے آمنا برب الغلام پس بادشاہ کو کہا گیا

لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ

کہ جس کام سے تو ڈرتا تھا وہی تجھ پر نازل ہوا لوگ مسلمان ہو گئے

فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ فِيهَا النِّيرَانَ وَقَالَ مَنْ

بادشاہ نے حکم دیا کہ ہر محلہ کی سری پر خندقیں کھودوائی جاویں حسب حکم بادشاہ کے خندقیں کھدوا کر اونمیں آگ جلائی گئی اور بادشاہ نے حکم دیا

لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَقْحِمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى جَاءَتِ

کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے اوسکو خندق میں گرا دے یا اوسکو کہا جائے کہ تو آپ ہی کود پڑ لوگ اسکی تعمیل میں مشغول تھے کہ ایک

امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهْ

عورت گود میں لڑکا حاضر کیگئی عورت آگ میں گرنے سے ڈر کر رک گئی لڑکا بولا اے ماں صبر

اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ذِرْوَةُ الْجَبَلِ أَعْلَاهُ وَهِيَ بِكَسْرِ الذَّالِ

کر تو حق پر ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ ذروہ ذال معجمہ کے زیر اور پیش سے

الْمُعْجَمَةِ وَضَمِّهَا وَالْقُرْقُورُ بِضَمِّ الْقَافَيْنِ نَوْعٌ مِنَ السُّفُنِ وَالصَّعِيدُ هُنَا

ذروۃ الجبل پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں۔ اور قرقور دونوں قاف مضموم سے کشتی کے ایک قسم کا نام ہے صعید

الْأَرْضُ الْبَارِزَةُ وَالْأُخْدُودُ الشُّقُوقُ فِي الْأَرْضِ كَالنَّهْرِ الصَّغِيرِ وَأَضْرَمَ

زمین صاف میدان اخدود زمین میں جو نہر کی طرح گڑھے کھودے جائیں اضرم

أَوْ قَدْ وَانْكَفَأَتْ أَيْ تَقَلَّبَتْ وَتَقَاعَسَتْ تَوَقَّفَتْ وَجَبُنَتْ وَعَنْ أَنَسٍ

جلائی گئی انکفأت یعنے الٹ گئی اور تقاعست یعنے اوسنے توقف کیا اور کم دل ہوگئی۔ انس سے مروی ہے

قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو قبر پر روتے دیکھکر فرمایا کہ اللہ تعالے سے ڈر اور

اصْبِرِي فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ

صبر کر وہ آپ کو کہنے لگی کہ تو مجھ سے دور ہوجا کیونکہ میری جیسی مصیبت نہیں پہنچی اور اوسنے آپکو نہ پہچانا تھا لوگوں نے

لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ

اوسکو کہا کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے یہ آنحضرت صلعم کے دروازہ پر آئی وہاں

تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

دربان نہ تھے رسول اللہ صلعم کو اوسنے کہا کہ میں نے آپ کو پہچانا نہ تھا آپنے فرمایا کہ صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ

متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اپنے لڑکے پر رو رہی تھی ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ

حضرت صلعم نے فرمایا خدا تعالے فرماتا ہے کہ بہشت کے سوا میرے ایماندار بندے کا

عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ رَوَاهُ

کوئی بدلا نہیں جبکہ میں نے دنیا کے لوگوں میں سے اوسکا پیارا لے لیا پھر اوسنے ثواب کی امید پر صبر کیا روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

بخاری نے عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ اوس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وبا کا

الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ

حال پوچھا آپنے اوسکو بتایا کہ یہ عذاب تھا کہ اللہ تعالے نے اس کو بھیجا ہے جس پر چاہتا ہے سو خدا تعالے نے اوسکو

اللّٰهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ فِي الطَّاعُونِ فَيَمْكُثُ

ایمانداروں کیواسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کسی وبا میں گرفتار ہو جاتے اور وہ وہاں ہی

فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ

ٹھہرا رہے شہر سے نہ نکلے ثواب کی امید پر صبر کرے دل میں یقین رکھے ہوئے کہ بلا صدمہ بدون تقدیر الٰہی کے اوسکو نہ پہنچیگا تو اسکو

مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

شہید کے برابر ثواب ملیگا روایت کی یہ بخاری نے۔ انس رضہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول



اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو دو دوستوں سے کہ

بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ

مصیبت میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اوس پر صبر کرتا ہے تو میں اون دو کی عوض میں اوسکو جنت عطا کرتا ہوں روایت کی یہ بخاری نے اور

عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ

عطاء بن ابی رباح رض کہتا ہے کہ مجھے عبد اللہ بن عباس رض نے کہا کہ میں تجھے ایک

امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ

عورت اہل جنت میں سے دکھلاؤں میں نے کہا کہ ہاں دکھلائیے ایک عورت کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ عورت سیاہ فام تھی

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ تَعَالَى لِي

صلعم کے پاس آئی اور کہا کہ مجھے مرگی کی مرض ہے اور اوسوقت میں ننگی ہو جاتی ہوں آپ میرے لیے اللہ تعالے سے دعا کیجیے

قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ

آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجھکو بہشت ملے گی اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اللہ تجھکو صحت عطا کر دیوے

فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا

اوس عورت نے کہا میں صبر کرتی ہوں مگر آپ دعا کیجیے کہ اوس حالت میں میرا بدن منکشف نہوا کرے آپ نے اوسکے لیے دعا فرمائی

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ كَأَنِّي

متفق علیہ ابی عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود رض کہتا ہے گویا میں

أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جب آپ انبیاء میں سے ایک نبی کی حکایت کرتے تھے

وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ

کہ اوس کی قوم نے اوسکو مار کر خون آلودہ کر دیا اور وہ اپنے چہرہ مبارک سے خون پونچھتا تھا اور

يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ

کہتا تھا اے اللہ میری قوم کو بخش دے کہ یہ لوگ انبیا کی قدر نہیں جانتے - متفق علیہ - ابو سعید اور ابو ہریرہ سے مروی ہے

أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو کوئی مرض نہیں پہنچتی اور نہ ماندگی اور نہ رنج

وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللهُ

اور نہ ہم اور نہ حزن اور نہ ایذا اور نہ غم تا کہ کانٹا جو اوسکے لگ جاوے مگر خدا تعالے اوسکے



بها من خطاياه. متفق عليه. والوصب: المرض. وعن ابن مسعود رضي الله

گناہوں کا کفارہ کرتا ہے متفق علیہ۔ اور وصب بیماری کو کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ

عنه قال: دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يوعك فقلت: يا

عنہ بیان کرتا ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ کو تپ چڑھا ہوا تھا پس میں نے کہا یا رسول اللہ

رسول الله إنك توعك وعكا شديدا، قال: أجل إني أوعك كما يوعك رجلان

آپ کو بڑا سخت تپ چڑھ رہا ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا بخار ہے جیسا دو آدمی کو ہو

منكم، قلت: ذلك أن لك أجرين؟ قال: أجل، ذلك كذلك، ما من مسلم يصيبه

میں نے گزارش کی اسلیے کہ آپ کو دوچند اجر ہے آپ نے فرمایا ہاں کوئی مسلمان نہیں کہ اوسکو

أذى شوكة فما فوقها إلا كفر الله بها سيئاته كما تحط الشجرة ورقها. متفق

کانٹے یا اوس سے زیادہ کا دکھ پہنچے مگر اوسکے گناہ اوس سے گر جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے گر جاتے ہیں متفق

عليه. والوعك: مغث الحمى، وقيل: الحمى. وعن أبي هريرة قال: قال رسول الله

علیہ اور وعک اصل میں زہردار چینٹے کے لپٹنے کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا بخار کو اور ابو ہریرہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم: من يرد الله به خيرا يصب منه. رواه البخاري. وضبطوا

صلعم نے فرمایا ہے کہ جس سے خدا تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے مصیبت پہونچایا جاتا ہے روایت کی بخاری نے اور یصب

يصب بفتح الصاد وكسرها. وعن أنس قال: قال رسول الله صلى الله

صاد کی فتح اور کسرہ دونوں سے ضبط کیا ہے انس رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم: لا يتمنين أحدكم الموت لضر أصابه، فإن كان لا بد فاعلا

نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو کوئی رنج لاحق ہو جائے تو موت کی خواہش نہ کیا کرے اور اگر ضرور کرنی ہی ہو

فليقل: اللهم أحيني ما كانت الحياة خيرا لي، وتوفني ما كانت الوفاة خيرا

تو اس طرح کہا کرے یا اللہ جبتک میرے حق میں زندگی بہتر ہے تب تک مجھے زندہ رکھ اور جب میرے حق میں فوت ہونا بہتر ہو تو مجھے فوت کر

لي. متفق عليه. وعن أبي عبد الله خباب بن الأرت قال: شكونا إلى

متفق علیہ ابو عبد اللہ خباب بن الارت رض سے مروی ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة له في ظل الكعبة فقلنا: ألا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر کو تکیہ لیے ہوئے تھے ہم نے آپ کے پاس کفار کی ایذا رسانی کی شکایت کی

تستنصر لنا، ألا تدعو لنا؟ فقال: قد كان من قبلكم يؤخذ الرجل فيحفر له

اور عرض کیا آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے نصرت کیوں نہیں مانگتے اور ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے ... آدمی پکڑا جاتا تھا



في الأرض فيجعل فيها ثم يؤتى بالمنشار فيوضع على رأسه فيجعل نصفين

ويمشط بأمشاط الحديد ما دون لحمه وعظمه ما يصده ذلك عن دينه

والله ليتمن الله هذا الأمر حتى يسير الراكب من صنعاء إلى حضرموت لا

يخاف إلا الله والذئب على غنمه ولكنكم تستعجلون رواه البخاري و

في رواية وهو متوسد بردة وقد لقينا من المشركين شدة وعن ابن

مسعود قال لما كان يوم حنين آثر رسول الله صلى الله عليه وسلم ناسا

في القسمة فأعطى الأقرع بن حابس مائة من الإبل وأعطى عيينة بن حصن

مثل ذلك وأعطى ناسا من أشراف العرب وآثرهم يومئذ في القسمة فقال

رجل والله إن هذه قسمة ما عدل فيها وما أريد فيها وجه الله فقلت

والله لأخبرن رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتيته فأخبرته بما قال

فتغير وجهه حتى كان كالصرف ثم قال فمن يعدل إذا لم يعدل الله

ورسوله ثم قال يرحم الله موسى قد أوذي بأكثر من هذا فصبر فقلت

لا جرم لا أرفع بعدها إليه حديثا متفق عليه وقوله كالصرف هو بكسر



الصاد المهملة وهو صبغ احمر وعن انس رض قال قال رسول الله

زیرہ سے ایک رنگ سرخ ہے انس رضہ سے مروی ہے رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله بعبده الخير عجل له العقوبة في الدنيا

واذا اراد الله بعبده الشر امسك عنه بذنبه حتى يوافي به يوم القيمة

وقال النبي صلى الله عليه وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان

الله تعالى اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضي فله الرضى ومن سخط فله السخط

رواه الترمذي وقال حديث حسن وعن انس رض قال كان ابن لابي

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث حسن ہے انس رضہ بیان کرتا ہے کہ ابو طلحہ کا

طلحة يشتكي فخرج ابو طلحة فقبض الصبي فلما رجع ابو طلحة قال ما

فعل ابني قالت ام سليم وهي ام الصبي هو اسكن ما كان فقربت اليه

لڑکا کیسا ہے ام سلیم لڑکے کی ماں نے کہا کہ پہلے سے اب آرام میں ہے یہ کہہ کر

العشاء فتعشى ثم اصاب منها فلما فرغ قالت واروا الصبي فلما اصبح

ابو طلحة اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال اعرستم الليلة فقا

نعم قال اللهم بارك لهما فولدت غلاما فقال لي ابو طلحة احمله حتى

تاتي به النبي صلى الله عليه وسلم وبعث معه بتمرات فقال امعه شي

قال نعم تمرات فاخذها النبي صلى الله عليه وسلم فمضغها ثم



أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نکال کر اوسکے منہ میں ڈالدیئے اور اسکا نام عبد اللہ مقرر فرمایا۔ متفق علیہ

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے ابن عیینہ بیان کرتا ہے کہ ایک انصاری کہتا ہے کہ میں نے

تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَؤُوا الْقُرْآنَ يَعْنِي مِنْ أَوْلَادِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَوْلُودِ وَفِي

اوسکی اولاد سے یعنے اس عبد اللہ کی اولاد سے جنکا یہاں ذکر ہے، نو لڑکے دیکھے ہیں کہ سب نے قرآن شریف پڑھا ہوا تھا اور مسلم

رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوا

کی ایک روایت میں ہے کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا ام سلیم کے پیٹ سے تھا وہ فوت ہو گیا ام سلیم نے اپنے گھر کے سب لوگوں کو روک دیا کہ میرے

أَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أُحَدِّثُهُ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ عَشَاءً

سوا کوئی اس کی موت کی ابو طلحہ کو خبر نہ کرے پھر جب ابو طلحہ گھر آیا تو پہلے ام سلیم نے رات کا کھانا اوسکے آگے حاضر کیا۔

فَأَكَلَ وَشَرِبَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَتْ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ

جب کھانا پینا فارغ ہوا تو اوسکے پہلے سے زیادہ زیور وغیرہ سے اپنی آرائش کی ابو طلحہ نے اوس سے

بِهَا فَلَمَّا أَنْ رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ

جماع کیا جب عورت نے دیکھا کہ کھانے وغیرہ سے فارغ ہو گیا تو اوسکو کہا کہ اگر کوئی

لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ أَلَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ

شخص کسیکو کوئی چیز عاریۃ دے پھر پیچھے وہ مالک اپنی چیز طلب کرے تو اونکو جائز ہے کہ واپس نہ دیں

قَالَ لَا فَقَالَتْ فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ تَرَكْتِنِي حَتَّى إِذَا تَلَطَّخْتُ

اوسنے کہا نہیں عورت نے کہا اپنے بیٹے پر صبر کر راوی کہتا ہے کہ ابو طلحہ سنکر غصہ ہوا اور کہا کہ جب میں جنابت میں آلودہ ہو گیا

ثُمَّ أَخْبَرْتِنِي بِابْنِي فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو اب تو نے اوسکے موت کی خبر دی یہ کہکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا

فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ فِي لَيْلَتِكُمَا

اور حال بیان کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمہاری رات برکت والی کرے

قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ وَ

راوی کہتا ہے وہ عورت حاملہ ہو گئی اور رسول اللہ صلعم سفر میں تھے ساتھ تھی جب آپ سفر سے

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا

مدینہ کو واپس آئے اور جب آپ سفر سے آیا کرتے تھے تو رات کو شہر میں داخل نہ ہوا کرتے تھے

طُرُوقًا فَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ وَ

جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو اوسکو درد زہ شروع ہوا ابو طلحہ اس سبب سے اوسکے پاس رک گیا اور

انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کو تشریف لے چلے راوی کہتا ہے ابو طلحہ نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے

إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخُلَ

کہ میرے دل کو اس سے خوشی ہے کہ میں آپکے ساتھ ہی مدینہ سے نکلوں اور جب مدینہ میں داخل ہوں

مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرَى تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَجِدُ الَّذِي

تو آپکے ساتھ ہی داخل ہوں اور یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں اس سبب سے رک گیا ہوں اوس وقت ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ جو درد مجھے ہوتا تھا۔

كُنْتُ أَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا

اب نہیں ہوتا اب تو بھی چل پس ہم دونوں نے سفر کو کوچ کر دیا جب مدینہ میں ہم پہنچ گئے تو پھر اوسکو درد زہ شروع ہوا اور لڑکا تولد ہوا

فَقَالَتْ لِي أُمِّي يَا أَنَسُ لَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ

میری ماں نے مجھے کہا کہ اے انس اس لڑکے کو دودھ کوئی نہ دے تاکہ اسکو رسول اللہ صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا جب صبح ہوئی تو میں اوس لڑکے کو آپ کے پاس لایا

وَسَلَّمَ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور آخر تک حدیث ذکر کی ابو ہریرہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ

وسلم نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑے حقیقت میں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت

عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالصُّرَعَةُ بِضَمِّ الصَّادِ وَفَتْحِ الرَّاءِ وَأَصْلُهُ عِنْدَ

اپنی جان پر قابو رکھے۔ متفق علیہ اور صرعہ ساتھ ضمہ صاد اور فتحہ را کے اور عرب کے استعمال میں۔

الْعَرَبِ مَنْ يَصْرَعُ النَّاسَ كَثِيرًا وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ

اس لفظ کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو کشتی میں دوسروں کو بہت گرا دے اور سلیمان بن صرد بیان کرتے ہیں کہ میں

جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ وَأَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَّ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے اور ایک کا چہرہ

وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ

سرخ اور گردن کی رگیں پھول گئیں تھیں اوس وقت آپ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں



كلمة لو قالها لذهب عنه ما يجد لو قال أعوذ بالله من الشيطان الرجيم
ذهب عنه ما يجد فقالوا له إن النبي صلى الله عليه وسلم قال تعوذ
بالله من الشيطان الرجيم متفق عليه وعن معاذ بن أنس أن النبي
صلى الله عليه وسلم قال من كظم غيظا وهو قادر على أن ينفذه دعاه
الله سبحانه على رؤوس الخلائق يوم القيامة حتى يخيره من الحور
ما شاء رواه أبو داود والترمذي وقال هذا حديث حسن وعن
أبي هريرة أن رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم أوصني قال لا
تغضب فردد مرارا قال لا تغضب رواه البخاري وعن أبي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال البلاء بالمؤمن والمؤمنة في نفسه
وولده وماله حتى يلقى الله تعالى وما عليه خطيئة رواه الترمذي وقال
حديث حسن صحيح وعن ابن عباس قال قدم عيينة بن حصن
فنزل على ابن أخيه الحر بن قيس وكان من النفر الذين يدنيهم عمر
رضي الله عنه وكان القراء أصحاب مجلس عمر ومشاورته كهولا كانوا

أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ

خواہ جوان عیینہ نے اپنے بھتیجے کو کہا کہ اس امیر کے دربار میں تیری عزت ہے

فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ

اس امیر سے میرے لئے اذن مانگ حر رضی نے اذن طلب کر کے عمر رضی سے اذن مانگا عمر رضی نے اذن دیا جب عیینہ دربار میں آیا تو بولا کہ اے خطاب کے بیٹے

فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ فِينَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ رض حَتَّى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ

واللہ نہ تو نے کبھی ہمکو کوئی عطا دی ہے اور نہ تو ہم میں عدالت کرتا ہے عمر رض اس بات پر غضبناک ہوگئے اور ارادہ کیا کہ اس سے لڑائی کرے

بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حر نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ

وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ

علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ عفو کو اپنی عادت کر اور نیکی کا امر کر اور جاہلوں سے اعراض کر اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے واللہ

وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى رَوَاهُ

جب حر نے یہ آیت پڑھی تو عمر رضی اس سے تجاوز نہ کیا اور کتاب اللہ پر عمر بہت ہی توقف کیا کرتا تھا روایت کی

الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا

یہ بخاری نے۔ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں کو فرمایا

سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا

کہ میرے بعد تم پر دوسروں کو تقدیم ہوگی اور ایسے کام ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے یاروں نے کہا یا رسول اللہ پھر آپ ہمکو کیا حکم کرتے ہیں

قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت نے فرمایا کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہے اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو متفق علیہ

وَالْأَثَرَةُ الْاِنْفِرَادُ بِالشَّيْءِ عَمَّنْ لَهُ فِيهِ حَقٌّ وَعَنْ أَبِي يَحْيَى أُسَيْدِ بْنِ

اور اثرہ کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز میں کہ جسکا حق ہو حقدار کو محروم کرکے خود تنہا حاکم آپ ہی اسکا متصرف ہو جائے یا جسکو چاہے دیدے ابو یحییٰ اسید

حُضَيْرٍ رض أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ

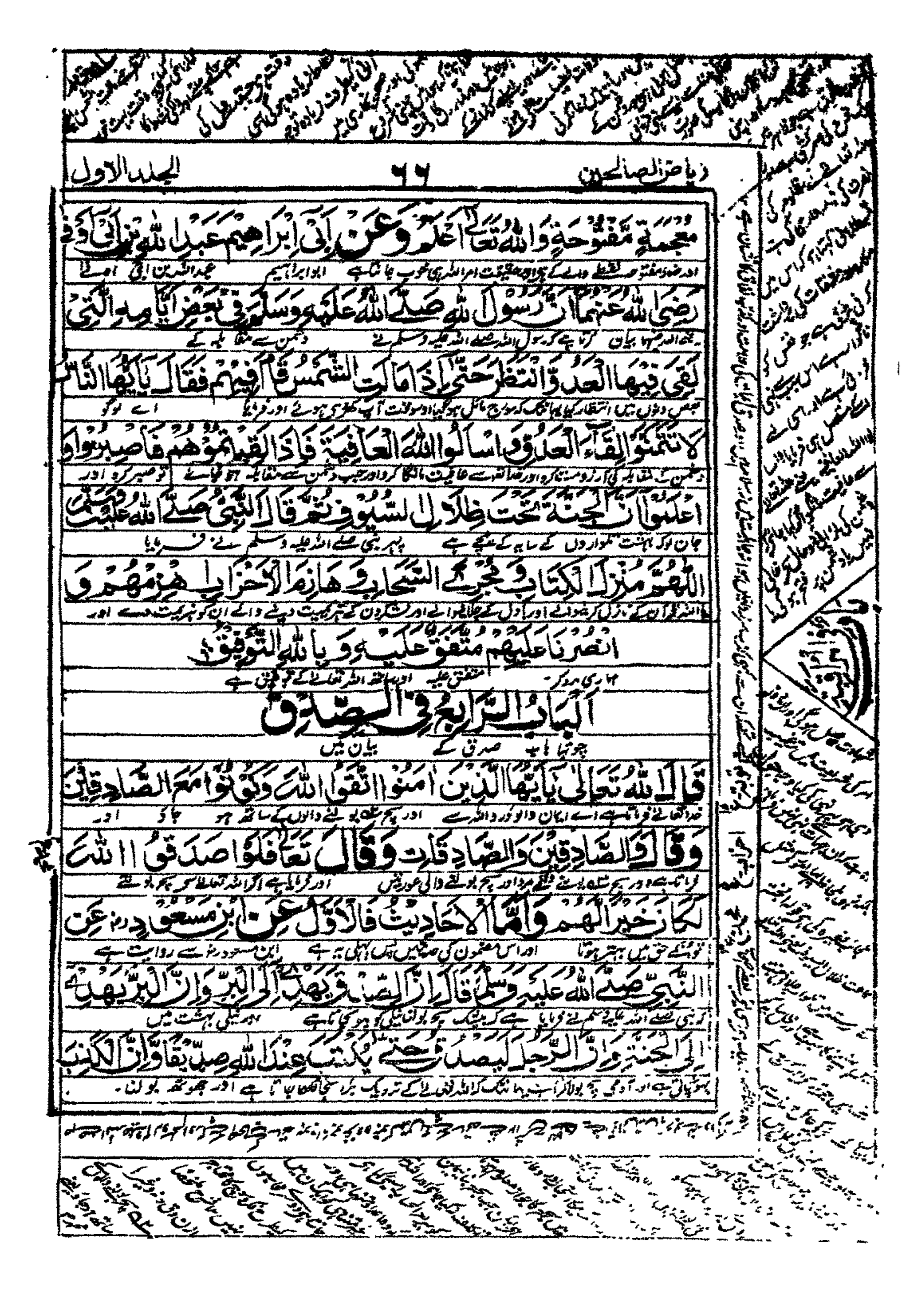
بن حضیر بیان کرتا ہے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ صلعم کو کہا آپ نے جیسا فلاں شخص کو عامل بنایا ہے دیسا ہی مجھے بھی عامل

فُلَانًا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

بنائیں آپ نے فرمایا کہ تم میرے بعد دیکھو گے اثرہ کو پس صبر کرو تا کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأُسَيْدٌ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَحُضَيْرٌ بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ مَضْمُومَةٍ وَضَادٍ

متفق علیہ اور اسید ساتھ ضمہ ہمزہ کے ہے اور حضیر ساتھ حاء مہملہ مضمومہ کے اور ضاد

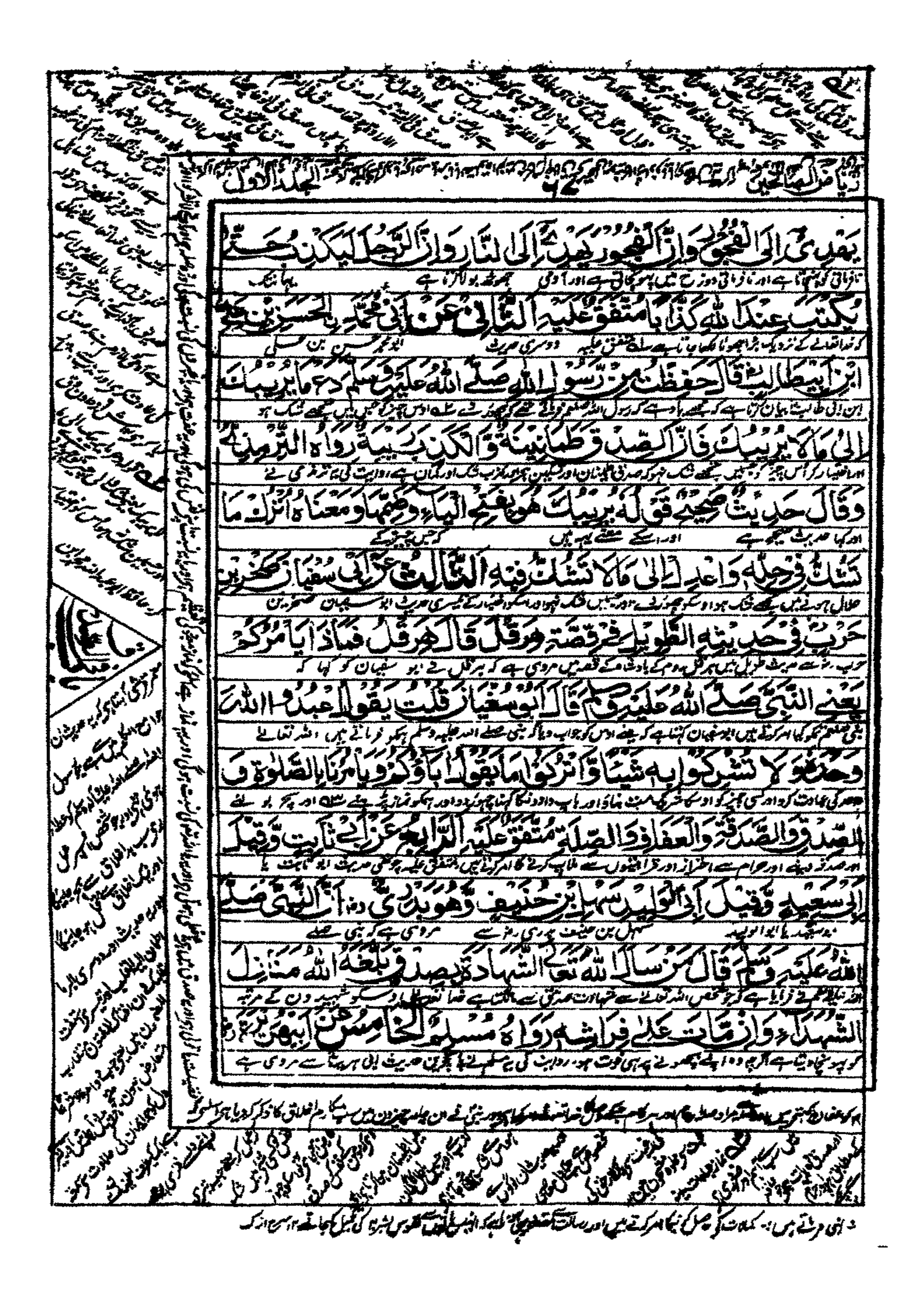


معجمة مفتوحة والله تعالى أعلم. وعن أبي إبراهيم عبد الله بن أبي أوفى رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض أيامه التي لقي فيها العدو انتظر حتى إذا مالت الشمس قام فيهم فقال يا أيها الناس لا تتمنوا لقاء العدو واسألوا الله العافية فإذا لقيتموهم فاصبروا واعلموا أن الجنة تحت ظلال السيوف ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم منزل الكتاب ومجري السحاب وهازم الأحزاب اهزمهم وانصرنا عليهم متفق عليه وبالله التوفيق

الباب الرابع في الصدق

چوتھا باب صدق کے بیان میں

قال الله تعالى يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين وقال والصادقين والصادقات وقال تعالى فلو صدقوا الله لكان خيرا لهم وأما الأحاديث فالأول عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الصدق يهدي إلى البر وإن البر يهدي إلى الجنة وإن الرجل ليصدق حتى يكتب عند الله صديقا وإن الكذب



يهدي إلى الفجور وإن الفجور يهدي إلى النار وإن الرجل ليكذب حتى
يكتب عند الله كذابا متفق عليه. الثاني عن أبي محمد الحسن بن علي
ابن أبي طالب قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم دع ما يريبك
إلى ما لا يريبك فإن الصدق طمأنينة والكذب ريبة رواه الترمذي
وقال حديث صحيح قوله يريبك هو بفتح الياء وضمها ومعناه اترك ما
تشك في حله واعدل إلى ما لا تشك فيه. الثالث عن أبي سفيان صخر بن
حرب في حديثه الطويل في قصة هرقل قال هرقل فماذا يأمركم
يعني النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو سفيان قلت يقول اعبدوا الله
وحده لا تشركوا به شيئا واتركوا ما يقول آباؤكم ويأمرنا بالصلوة و
الصدق والصدقة والعفاف والصلة متفق عليه. الرابع عن أبي ثابت وقيل
أبي سعيد وقيل أبي الوليد سهل بن حنيف وهو بدري رضي الله عنه أن النبي صلى
الله عليه وسلم قال من سأل الله تعالى الشهادة بصدق بلغه الله منازل
الشهداء وإن مات على فراشه رواه مسلم. الخامس عن أبي هريرة رضي الله عنه



قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غزا نبي من الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم فقال لقومه لا يتبعني رجل ملك بضع امرأة وهو يريد ان يبني بها ولما يبن بها ولا احد بنى بيوتا لم يرفع سقوفها ولا احد اشترى غنما او خلفات وهو ينتظر اولادها فغزا فدنا من القرية صلوة العصر او قريبا من ذلك فقال للشمس انك مأمورة وانا مأمور اللهم احبسها علينا فحبست حتى فتح الله عليه فجمع الغنائم فجاءت يعني النار لتاكلها فلم تطعمها فقال ان فيكم غلولا فليبايعني من كل قبيلة رجل فلزقت يد رجل بيده فقال فيكم الغلول فلتبايعني قبيلتك فلزقت يد رجلين او ثلثة بيده فقال فيكم الغلول فجاؤا براس مثل راس بقرة من الذهب فوضعها فجاءت النار فاكلتها فلم تحل الغنائم لاحد قبلنا ثم احل الله لنا الغنائم لما راى ضعفنا وعجزنا فاحلها لنا متفق عليه

الخلفات بفتح الخاء المعجمة وكسر اللام جمع خلفة وهي الناقة الحامل

عن ابي خالد حكيم بن حزام رض قال قال رسول الله صلى الله



عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا فان صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بائع اور مشتری جب تک اپنی مجلس سے متفرق نہیں ہوتے اس وقت تک انکو اختیار ہے اگر دونوں سچ بولیں اور بیان کر دیں تو

وان كتما وكذبا محقت بركة بيعهما متفق عليه.

اور اگر دونوں نے چھپایا اور جھوٹ بولے تو انکے سودے کی برکت زائل کی جاتی ہے متفق علیہ

الباب الخامس في المراقبة

باب پانچواں مراقبہ کے بیان میں

قال الله تعالى وتوكل على العزيز الرحيم الذي يراك حين تقوم و

اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور بھروسا کر اوس زبردست رحم والے پر جو دیکھتا ہے تجھکو جب تو اوٹھتا ہے اور

تقلبك في الساجدين وقال تعالى وهو معكم اينما كنتم وقال

نمازیوں میں تیرا پھرنا اور فرمایا وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں ہو اور فرمایا

تعالى ان الله لا يخفى عليه شيء في الارض ولا في السماء وقال

بے شک اللہ پر کوئی شے مخفی نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں اور فرمایا ہے

تعالى ان ربك لبالمرصاد وقال تعالى يعلم خائنة الاعين وما

تیرا رب لگا ہے گھات میں اور فرمایا ہے جانتا ہے آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ

تخفي الصدور والآيات في الباب كثيرة معلومة واما الاحاديث

دلوں میں مخفی ہے اور اس باب میں آیتیں بہت ہیں مشہور ہیں اور حدیثیں یہ ہیں

فالاول عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال بينما نحن جلوس عند

پہلی حدیث عمر بن الخطاب رض سے مروی ہے کہ ایک دن ہم

رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم اذ طلع علينا رجل شديد بياض

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا جسکے کپڑے بہت ہی

الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى

سفید اور بال بہت ہی سیاہ تھے مجلس میں آیا نہ اوس پر سفر کا اثر نظر آتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اوسکو پہچانتا تھا۔

جلس الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه

اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے گھٹنے آپکے گھٹنوں سے ملاکر اور اپنے دونوں ہاتھ

على فخذيه وقال يا محمد اخبرني عن الاسلام فقال رسول الله صلى

اپنے دونوں زانوں پر رکھکر بیٹھ گیا اور رسول اللہ صلعم کو کہا کہ آپ مجھے اسلام کی حقیقت بتائیں رسول اللہ صلے



الله عليه وسلم الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول

الله وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت إن استطعت

إليه سبيلا قال صدقت فعجبنا له يسأله ويصدقه قال فأخبرني عن

الإيمان قال أن تؤمن بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الآخر و

تؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فأخبرني عن الإحسان

قال أن تعبد الله كأنك تراه فإن لم تكن تراه فإنه يراك قال فأخبرني

عن الساعة قال ما المسئول عنها بأعلم من السائل قال فأخبرني عن

أماراتها قال أن تلد الأمة ربتها وأن ترى الحفاة العراة العالة رعاء

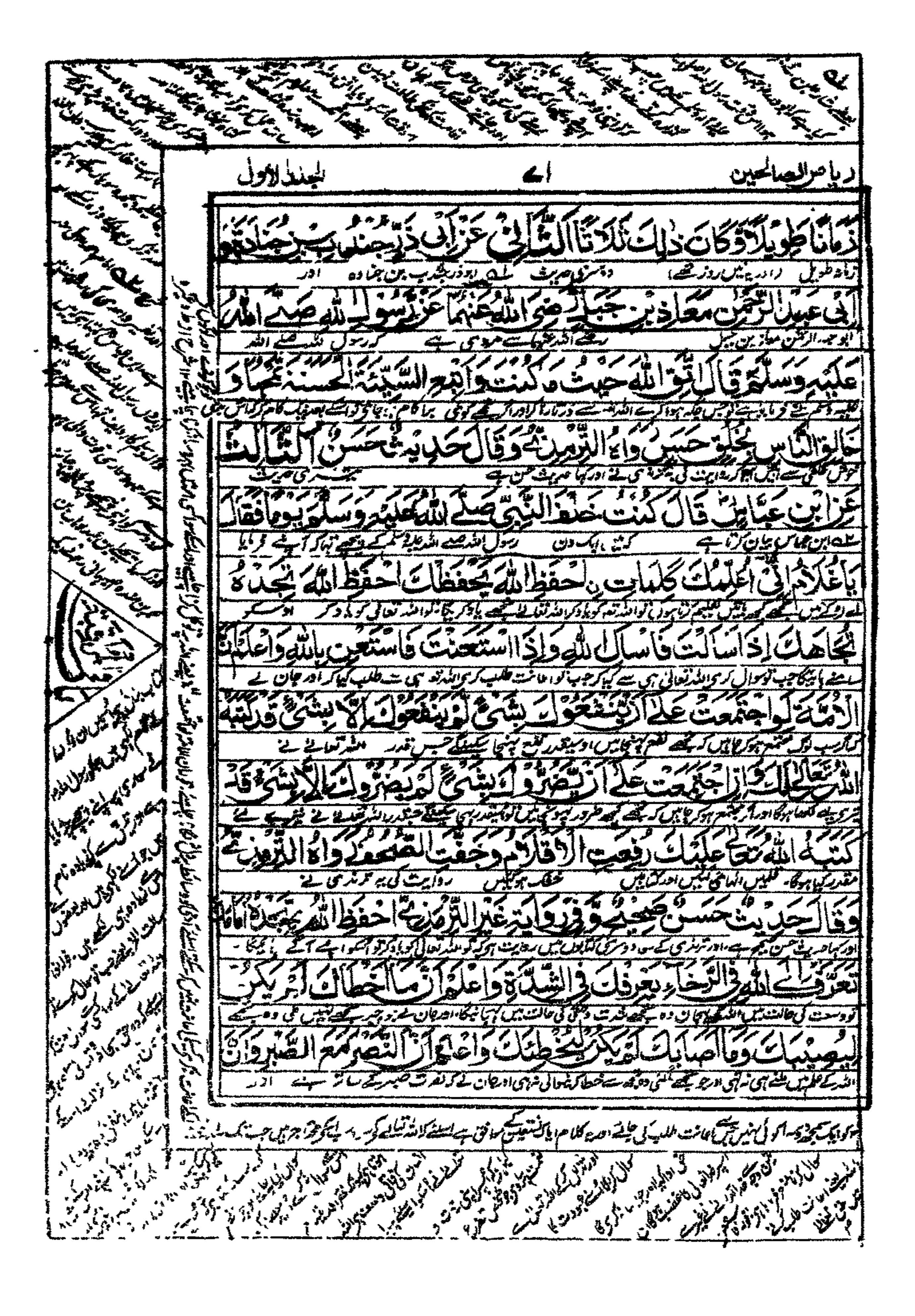
الشاء يتطاولون في البنيان ثم انطلق فلبثت مليا ثم قال يا عمر

أتدري من السائل قلت الله ورسوله أعلم قال فإنه جبريل أتاكم

يعلمكم أمر دينكم رواه مسلم ومعنى تلد الأمة ربتها أي سيدتها

ومعناه أن تكثر السراري حتى تلد الأمة السرية بنتا لسيدها وبنت

السيد في معنى السيدة وقيل غير ذلك والعالة الفقراء وقوله مليا أي



زمانا طويلا وكان ذلك ثلاثا. الثاني عن ابي ذر جندب بن جنادة و
ابي عبد الرحمن معاذ بن جبل رضي الله عنهما عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال اتق الله حيثما كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها و
خالق الناس بخلق حسن رواه الترمذي وقال حديث حسن. الثالث
عن ابن عباس قال كنت خلف النبي صلى الله عليه وسلم يوما فقال
يا غلام اني اعلمك كلمات احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده
تجاهك اذا سألت فاسأل الله واذا استعنت فاستعن بالله واعلم ان
الامة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشيء لم ينفعوك الا بشيء قد كتبه
الله تعالى لك وان اجتمعت على ان يضروك بشيء لم يضروك الا بشيء قد
كتبه الله تعالى عليك رفعت الاقلام وجفت الصحف رواه الترمذي
وقال حديث حسن صحيح وفي رواية غير الترمذي احفظ الله تجده امامك
تعرف الى الله في الرخاء يعرفك في الشدة واعلم ان ما اخطأك لم يكن
ليصيبك وما اصابك لم يكن ليخطئك واعلم ان النصر مع الصبر وان



الفرج مع الكرب وأن مع العسر يسرا الرابع عن أنس قال إنكم لتعملون

أعمالا هي أدق في أعينكم من الشعر كنا نعدها على عهد رسول الله

صلى الله عليه وسلم من الموبقات رواه البخاري وقال الموبقات المهلكات

الخامس عن أبي هريرة رضي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن

الله تعالى يغار وغيرة الله تعالى أن يأتي المرء ما حرم الله عليه متفق

عليه والغيرة بفتح الغين وأصلها الأنفة السادس عن أبي هريرة

أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول إن ثلاثة من بني إسرائيل

أبرص وأقرع وأعمى أراد الله أن يبتليهم فبعث إليهم ملكا فأتى الأبرص

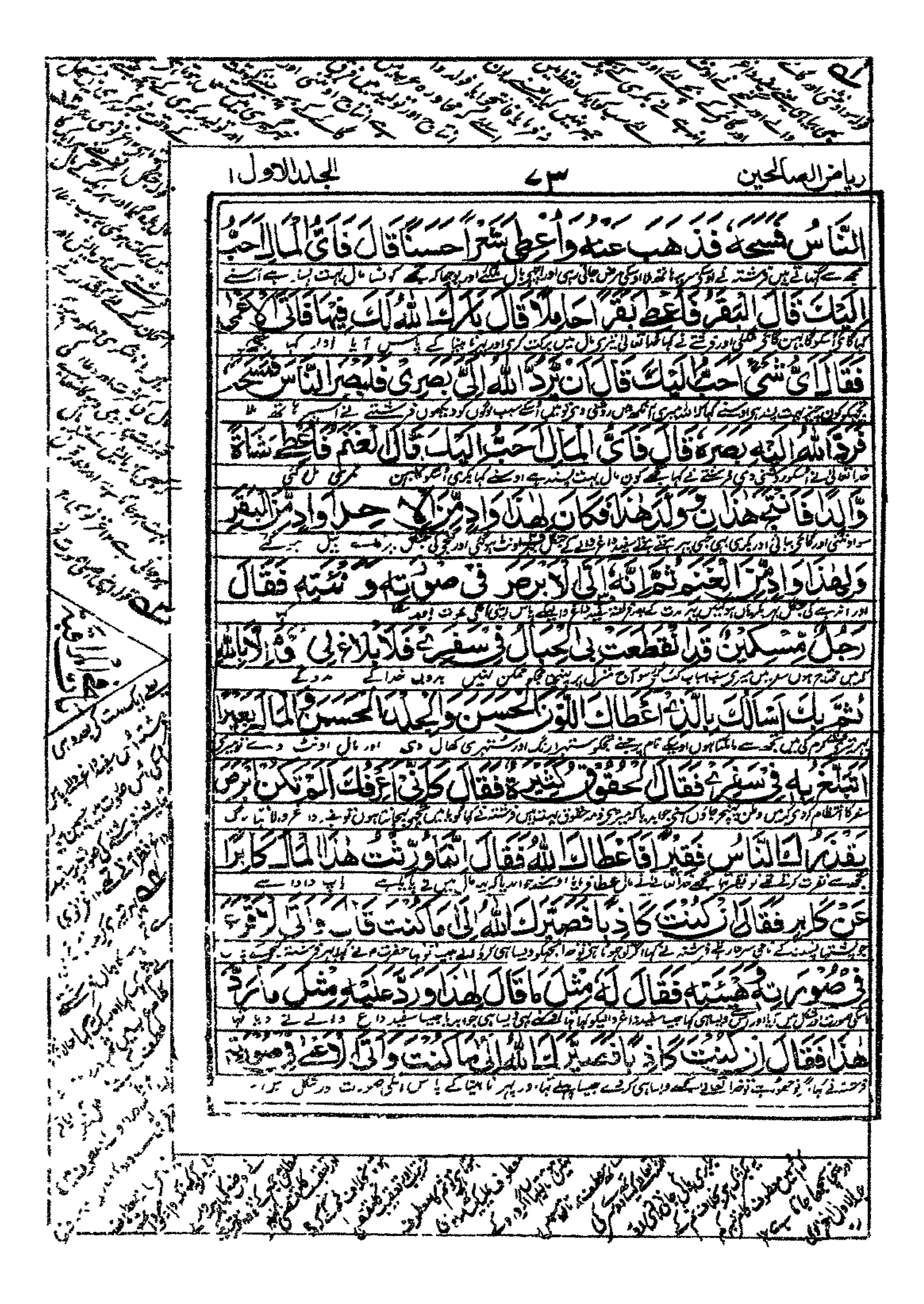
فقال أي شيء أحب إليك قال لون حسن وجلد حسن ويذهب

عني الذي قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه قذره وأعطي لونا

حسنا قال فأي المال أحب إليك قال الإبل أو قال البقر شك الراوي

قال فأعطي ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها فأتى الأقرع فقال

أي شيء أحب إليك قال شعر حسن ويذهب عني هذا الذي قذرني



الناس فمسحه فذهب عنه وأعطي شعرا حسنا قال فأي المال أحب

إليك قال البقر فأعطي بقرة حاملا قال بارك الله لك فيها فأتى الأعمى

فقال أي شيء أحب إليك قال أن يرد الله إلي بصري فأبصر الناس فمسحه

فرد الله إليه بصره قال فأي المال أحب إليك قال الغنم فأعطي شاة

والدا فأنتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الإبل ولهذا واد من البقر

ولهذا واد من الغنم ثم إنه أتى الأبرص في صورته وهيئته فقال

رجل مسكين قد انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي اليوم إلا بالله

ثم بك أسألك بالذي أعطاك اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعيرا

أتبلغ به في سفري فقال الحقوق كثيرة فقال كأني أعرفك ألم تكن أبرص

يقذرك الناس فقيرا فأعطاك الله فقال إنما ورثت هذا المال كابرا

عن كابر فقال إن كنت كاذبا فصيرك الله إلى ما كنت قال وأتى الأقرع

في صورته وهيئته فقال له مثل ما قال لهذا ورد عليه مثل ما رد

هذا فقال إن كنت كاذبا فصيرك الله إلى ما كنت وأتى الأعمى في صورته

وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي

گیا اور کہا میں مسکین و مسافر ہوں سفر میں میرے سب اسباب تمام ہو گئے اور مجھ باقی نہیں رہا

فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً

آج اللہ تعالیٰ کی مدد سے پھر تیری مدد سے پہنچ سکتا ہوں میں اُس ذات پاک کے ذریعہ تجھ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے بینائی عطا کی ایک بکری

أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ

دے تاکہ میں سفر کا انتظام کر لوں اس نے کہا میں بیشک نابینا تھا خدا تعالیٰ نے مجھے بینائی عطا کی جس قدر تیری خوشی ہو اس مال میں سے لے جا

وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ أَمْسِكْ

اور جس قدر تیرا جی چاہے چھوڑ جا آج جو کچھ تو لیتا جائیگا میں تجھکو ہرگز منع نہ کرونگا فرشتے نے کہا تو اپنا مال

مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ

اپنے پاس رکھ صرف تمہارا امتحان کیا گیا تھا اللہ تعالیٰ تجھ سے خوش ہوا اور دونوں تیرے یاروں پر غضبناک ہے متفق علیہ

عَلَيْهِ وَالنَّاقَةُ الْعُشَرَاءُ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الشِّينِ وَبِالْمَدِّ هِيَ الْحَامِلُ قَوْلُهُ

اور الناقۃ العشراء کا لفظ ساتھ ضمہ عین اور فتح الشین اور الف ممدودہ کے ہے گابھن اونٹنی کو کہتے ہیں اور قول آپ کا

أَنْتَجَ وَفِي رِوَايَةٍ فَنَتَجَ مَعْنَاهُ تَوَلَّى نِتَاجَهَا وَالنَّاتِجُ لِلنَّاقَةِ كَالْقَابِلَةِ لِلْمَرْأَةِ

انتج اور ایک روایت میں فنتج ہے بچہ جننے کے وقت خبرگیری کی اور ناتج کا استعمال اونٹنی میں ہے جیسا کہ قابلہ کا استعمال عورت میں ہے

وَقَوْلُهُ وَلَّدَ هٰذَا هُوَ بِتَشْدِيدِ اللَّامِ أَيْ تَوَلَّى وِلَادَتَهَا وَهُوَ بِمَعْنَى نَتَجَ فِي

اور یہ قول ولد ساتھ تشدید لام کے ہے یعنی بچہ جننے کے وقت خبرگیری کی اور وہ اس نتج کے ہم معنی ہے جو اونٹنی کے حق میں

النَّاقَةِ فَالْمُوَلِّدُ وَالنَّاتِجُ وَالْقَابِلَةُ بِمَعْنًى لٰكِنْ هٰذَا لِلْحَيَوَانِ وَذَاكَ

استعمال ہوتا ہے غرض کہ مولد اور ناتج اور قابلہ ہم معنے ہیں لیکن لفظ قابلہ کا انسان کے حق میں مختص ہے اور ناتج وغیرہ حیوان [illegible]

لِغَيْرِهِ وَقَوْلُهُ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ أَيِ الْأَ

اور یہ قول آپ کا انقطعت بی الحبال ساتھ حاء بغیر نقطہ کے اور باء ایک نقطہ کے مراد اس سے اسباب ہے اور یہ قول

سْبَابُ وَقَوْلُهُ لَا أَجْهَدُكَ مَعْنَاهُ لَا أَشُقُّ عَلَيْكَ فِي رَدِّ شَيْءٍ تَأْخُذُهُ أَوْ تَطْلُبُهُ

نہ بینا کا لا اجہدک مطلب اس سے یہ ہے کہ میں تجھ پر تنگی نہیں کرتا اس چیز کو واپس کرنے میں کہ تو اللہ کے واسطے لیوے اور مانگے میرے

مِنْ مَالِي وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ لَا أَحْمَدُكَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمِيمِ وَمَعْنَاهُ لَا

مال سے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں ہے لا احمدک ساتھ حاء بے نقطہ اور میم کے مطلب اس سے یہ ہے کہ میں

أَحْمَدُكَ بِتَرْكِ شَيْءٍ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ كَمَا قَالُوا لَيْسَ عَلَى طُولِ الْحَيٰوةِ نَدَمٌ أَيْ عَلَى

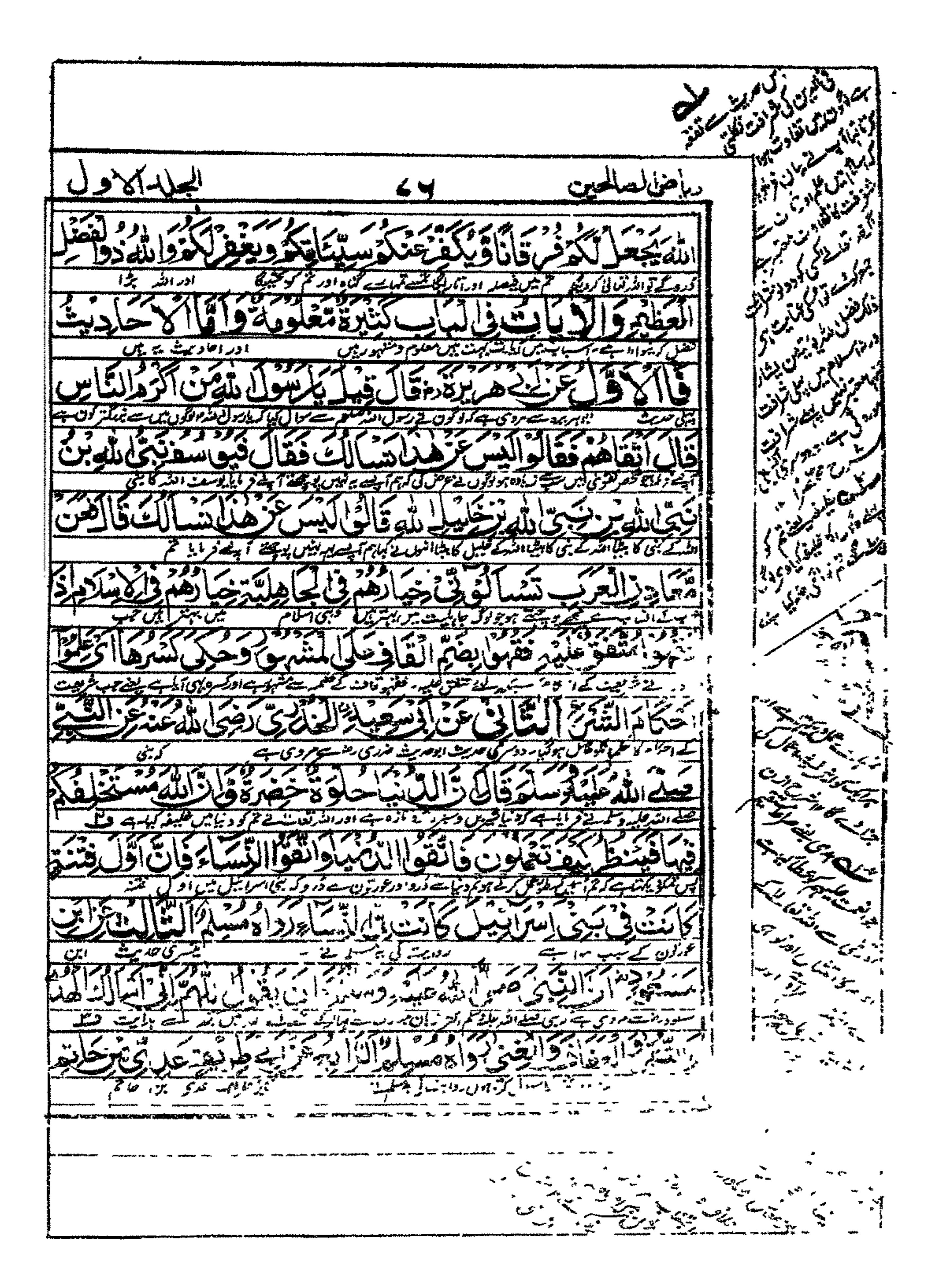
تیری تعریف نہیں کرتا اس بات پر کہ تو کسی ایسی چیز کو چھوڑ دیوے جس کی طرف تو محتاج ہو جیسا کہ عرب کہتے ہیں زندگی کے طول پر کچھ افسوس نہیں [illegible]



فوات طولها. السابع عن ابي يعلى شداد بن اوس عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من
اتبع نفسه هواها وتمنى على الله رواه الترمذي وقال حديث حسن قال
الترمذي وغيره من العلماء معنى دان نفسه حاسبها الثامن عن
ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حسن اسلام
المرء تركه ما لا يعنيه حديث حسن رواه الترمذي وغيره التاسع عن
عمر رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يسأل الرجل فيم ضرب امرأته رواه ابو
داود وغيره

الباب السادس في التقوى

قال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته وقال
الله تعالى فاتقوا الله ما استطعتم وهذه الآية مبينة للمراد من الاولى
وقال تعالى يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا و
الآيات في الامر بالتقوى كثيرة معلومة وقال تعالى ومن يتق الله
يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب وقال تعالى ان تتقوا



الله يجعل لكم فرقانا ويكفر عنكم سيئاتكم ويغفر لكم والله ذو الفضل

العظيم والآيات في الباب كثيرة معلومة وأما الأحاديث

فالأول عن أبي هريرة رض قال قيل يا رسول الله من أكرم الناس

قال أتقاهم فقالوا ليس عن هذا نسألك فقال فيوسف نبي الله ابن

نبي الله ابن نبي الله ابن خليل الله قالوا ليس عن هذا نسألك قال فعن

معادن العرب تسألوني خيارهم في الجاهلية خيارهم في الإسلام إذا

فقهوا متفق عليه فقهوا بضم القاف على المشهور وحكي كسرها أي علموا

أحكام الشرع الثاني عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي

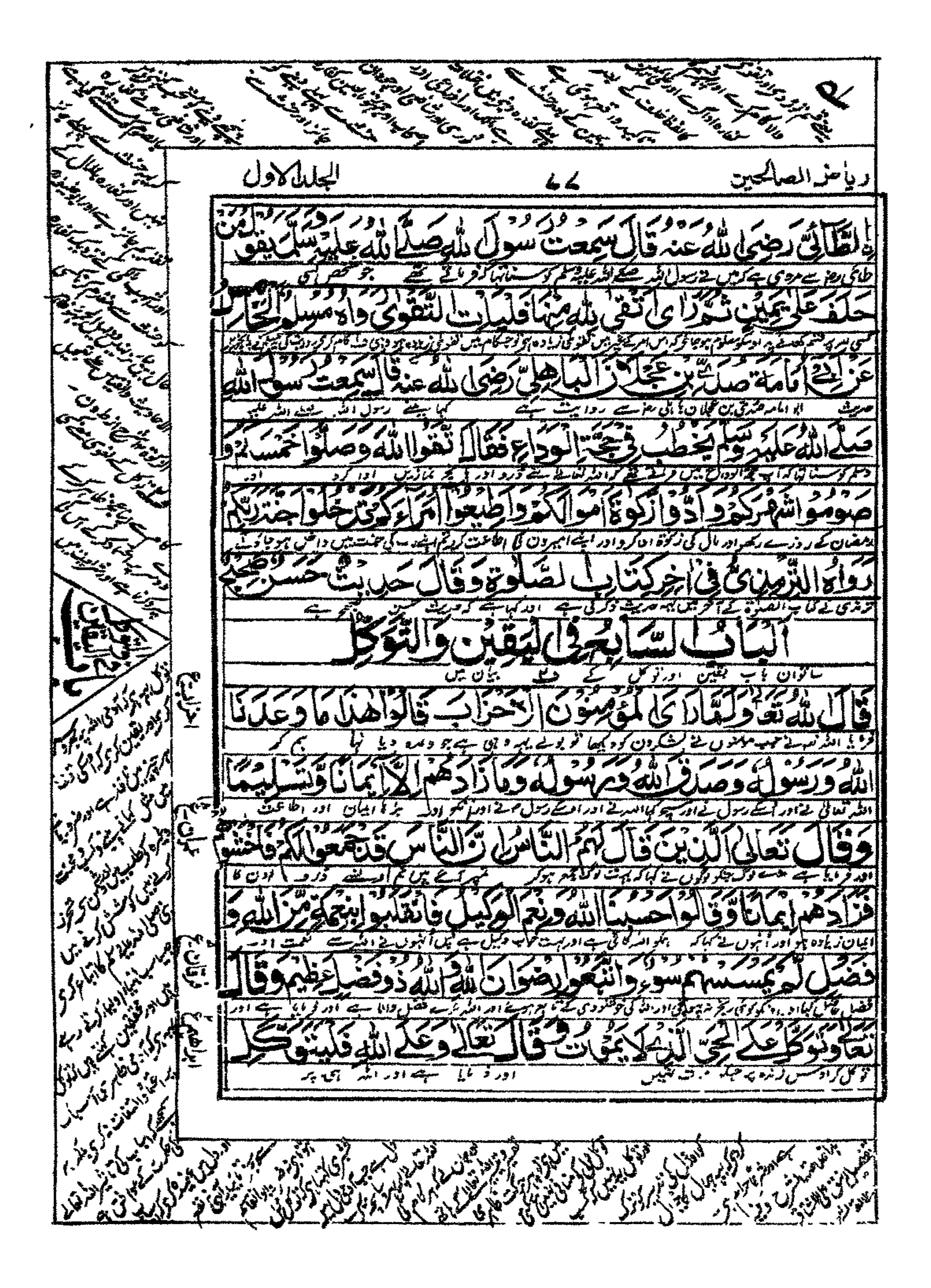
صلى الله عليه وسلم قال إن الدنيا حلوة خضرة وإن الله مستخلفكم

فيها فينظر كيف تعملون فاتقوا الدنيا واتقوا النساء فإن أول فتنة

كانت في بني إسرائيل كانت في النساء رواه مسلم الثالث عن ابن

مسعود رض أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم إني أسألك الهدى

والتقى والعفاف والغنى رواه مسلم الرابع عن أبي طريف عدي بن حاتم



الطائي رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حلف على يمين ثم رأى أتقى لله منها فليأت التقوى رواه مسلم

عن أبي أمامة صدي بن عجلان الباهلي رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب في حجة الوداع فقال اتقوا الله وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وأدوا زكاة أموالكم وأطيعوا أمراءكم تدخلوا جنة ربكم رواه الترمذي في آخر كتاب الصلاة وقال حديث حسن صحيح

الباب السابع في اليقين والتوكل

ساتواں باب یقین اور توکل کے بیان میں

قال الله تعالى ولما رأى المؤمنون الأحزاب قالوا هذا ما وعدنا الله ورسوله وصدق الله ورسوله وما زادهم إلا إيمانا وتسليما وقال تعالى الذين قال لهم الناس إن الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم إيمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم يمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله والله ذو فضل عظيم وقال تعالى وتوكل على الحي الذي لا يموت وقال تعالى وعلى الله فليتوكل



المؤمنون وقال تعالى فاذا عزمت فتوكل على الله ان الله يحب

المتوكلين والآيات في الامر بالتوكل كثيرة معلومة وقال تعالى

ومن يتوكل على الله فهو حسبه اي كافيه وقال تعالى انما المؤمنون

الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا تليت عليهم آياته زادتهم

ايمانا وعلى ربهم يتوكلون والآيات في فضل التوكل كثيرة معروفة

واما الاحاديث فالاول عن ابن عباس قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم عرضت علي الامم فرأيت النبي ومعه الرهط و

رأيت النبي ومعه الرهيط والنبي ومعه الرجل والرجلان والنبي وليس

معه احد اذ رفع لي سواد عظيم فظننت انهم امتي فقيل لي هذا موسى

وقومه ولكن انظر الى الافق فنظرت فاذا هو سواد عظيم فقيل لي

انظر الى الافق الآخر فاذا هو سواد عظيم فقيل هذه امتك ومعهم

سبعون الفا يدخلون الجنة بغير حساب ولا عذاب ثم نهض فدخل

منزله فخاض الناس في اولئك الذين يدخلون الجنة بلا حساب ولا عذاب



فقال بعضهم فلعلهم الذين صحبوا رسول الله صلى الله عليه وسلم و

کسی نے کہا شاید یہ وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے ہیں اور

قال بعضهم فلعلهم الذين ولدوا في الإسلام فلم يشركوا بالله وذكروا أشياء

کسی نے کہا شاید یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا اور لوگوں نے کچھ باتیں کہیں

فخرج عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما الذي تخوضون فيه

فأخبروه فقال هم الذين لا يرقون ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى

ربهم يتوكلون فقام عكاشة بن محصن الأسدي فقال ادع الله أن يجعلني

منهم فقال أنت منهم ثم قام رجل آخر فقال ادع الله أن يجعلني منهم

فقال سبقك بها عكاشة متفق عليه الرهيط بضم الراء تصغير رهط و

هم دون عشرة أنفس والأفق الناحية والجانب وعكاشة بضم العين

وتشديد الكاف وبتخفيفها والتشديد أفصح الثاني عن ابن عباس

أيضا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم لك أسلمت وبك

آمنت وعليك توكلت وإليك أنبت وبك خاصمت اللهم أعوذ بعزتك

لا إله إلا أنت أن تضلني أنت الحي الذي لا يموت والجن و

الإنس يموتون متفق عليه وهذا لفظ مسلم واختصره البخاري الثالث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَيْضًا قَالَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَهَا

ابن عباس رض سے مروی ہے کہ ابراہیم ع جب آگ میں ڈالے گئے تھے تو اس وقت انہوں نے حسبنا اللہ

اِبْرَاهِيْمُ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوْا اِنَّ

ونعم الوکیل کہا تھا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہا تھا جب لوگوں نے آپ کو کہا تھا

النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ

کہ لوگ تمہارے لیے جمع ہوگئے ہیں تم ان سے خوف کرو تو انکا ایمان زیادہ ہوا اور انہوں نے کہا ہمکو اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا

الْوَكِيْلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ اٰخِرُ قَوْلِ

کارساز ہے یہ روایت کی ہے بخاری نے اور بخاری کی ایک روایت میں ابن عباس رض سے مروی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام

اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ الرَّابِعُ

آگ میں ڈالے گئے تھے تو ان کا آخر قول یہ تھا حسبی اللہ ونعم الوکیل چوتھی حدیث ابو ہریرہ رض سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ

مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہت لوگ ایسے بہشت میں داخل ہونگے کہ ان کے دل

اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قِيْلَ مَعْنَاهُ مُتَوَكِّلُوْنَ وَقِيْلَ قُلُوْبُهُمْ رَقِيْقَةٌ

پرندوں کے دلوں جیسے ہونگے روایت کی یہ مسلم نے بعضوں نے کہا ہے کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ پرندوں کی طرح توکل کرنیوالے ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ ان کے دل

الْخَامِسُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ

نرم ہونگے پانچویں حدیث جابر رض سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں نجد کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا

فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُمْ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس تشریف لائے تو میں بھی ساتھ تھا ایک جنگل جھاڑیوں والے میں آپ کو

فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ

دوپہر ہوگئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کیکر کے درخت کے نیچے نزول فرمایا اور لوگ درختوں کے سایہ

يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا

میں متفرق ہوکر اتر پڑے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس درخت کے نیچے اترے تھے آپ نے تلوار

سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَاِذَا

اس درخت سے لٹکا دی اور ہم سب سو گئے ناگاہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو آواز دی جب ہم آئے تو

عِنْدَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ

ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا تھا فرمایا اس نے میری تلوار مجھ پر کھینچی اور میں سویا ہوا تھا میں بیدار ہوا تو تلوار

فِیْ يَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ

اسکے ہاتھ میں ننگی ہوئی تھی اور اُسنے مجھے کہا کہ اب مجھ سے تجھے کون بچا سکیگا یعنے تین بار کہا کہ اللہ بچا ئیگا اور آپ نے اسکو سزا نہ دی اور بیٹھ گئے

عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ

کی بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں جو جابر رضہ کہتا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع میں ہم آپ کے ساتھ تھے جب

فَإِذَا أَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ

ہم درخت سایہ دار کے نیچے آئے تو ہم نے وہ درخت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کو چھوڑ دیا ایک آدمی

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهٗ

مشرکوں میں سے آیا اور آپ کی تلوار جو درخت سے معلق تھی اُسنے وہی نکال لی اور کہا تو مجھ سے

فَقَالَ تَخَافُنِیْ فَقَالَ لَا فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّیْ قَالَ اللّٰهُ وَفِیْ رِوَايَةِ أَبِیْ بَكْرٍ نِ الْإِسْمَاعِيْلِیِّ

ڈرتا ہے یعنے کہا نہیں پھر اُسنے کہا اب مجھ سے تجھ کو کون بچا سکتا آپ نے کہا اللہ اور ابو بکر اسمٰعیلی اپنی

فِیْ صَحِيْحِهٖ قَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّیْ قَالَ اللّٰهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ

صحیح میں اس طرح روایت کرتا ہے کہ اسنے کہا اب مجھ سے تجھ کو کون بچا ئیگا آپ نے کہا اللہ پھر اُسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی

يَدِهٖ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّیْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تلوار لے کر فرمایا کہ اب مجھ سے تجھ کو کون بچائے گا اُسنے کہا کہ

فَقَالَ كُنْ خَيْرَ آخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِّیْ

تو بہتر تلوار لینے والوں میں سے ہو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی توحید اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اُسنے کہا نہیں مگر میں

أُعَاهِدُكَ عَلٰى أَنْ لَّا أُقَاتِلَكَ وَلَا أَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُّقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَأَتٰى

عہد کرتا ہوں کہ تجھ سے لڑائی نہ کروں گا اور جو لوگ تجھ سے لڑائی کرینگے انکی ہمراہی بھی نہ کرونگا رسول اللہ نے اسکو چھوڑ دیا وہ

أَصْحَابَهٗ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِّنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ قَوْلُهٗ قَفَلَ أَیْ رَجَعَ وَالْعِضَاهُ الشَّجَرُ

اپنے یاروں کے پاس گیا اور انکو کہا کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو سب لوگوں سے بہتر ہے قفل یعنے واپس پھرا اور عضاہ درخت

الَّذِیْ لَهٗ شَوْكٌ وَالسَّمُرَةُ بِفَتْحِ السِّيْنِ وَضَمِّ الْمِيْمِ الشَّجَرَةُ مِنَ الطَّلْحِ وَهِیَ الْعِظَامُ مِنْ

خاردار کو کہتے ہیں سمرہ سین کی زبر اور میم کی پیش سے درخت خاردار میں سے جو بڑا

شَجَرِ الْعِضَاهِ وَاخْتَرَطَ السَّيْفَ أَیْ سَلَّهٗ وَفِیْ يَدِهٖ صَلْتًا أَیْ مَسْلُوْلًا وَهُوَ

ہو اسکو کہتے ہیں یعنے کیکر اور اخترط السیف یعنے تلوار کو میان سے نکالا اور فی یدہ صلتا یعنے ننگی تلوار اور صلتا ساتھ

بِفَتْحِ الصَّادِ وَضَمِّهَا السَّادِسُ عَنْ عُمَرَ رضہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

فتح صاد اور ضمہ کے ہے چھٹی حدیث عمر رضہ کہتا ہے کہ میں نے سنا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیه وسلم یقول لو أنکم تتوکلون علی الله حق توکله لرزقکم کما یرزق الطیر

علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر پورا پورا توکل کرو تو تم کو ایسا رزق دیا جاوے جیسا پرندوں کو دیا جاتا ہے

تغدو خماصا وتروح بطانا رواه الترمذی وقال حدیث حسن معناه

کہ دن نکلتے بھوکے جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر آتے ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اس حدیث کا یہ ہے کہ صبح

تذهب أول النهار خماصا أی ضامرة البطون من الجوع وترجع آخر النهار بطانا

دن کے شروع میں جب نکلتے ہیں تو بھوکے پیٹ ... اور دن کے آخر میں جب لوٹتے ہیں تو پیٹ بھرے ہوئے۔

أی ممتلئة البطون السابع عن أبی عمارة البراء بن عازب قال قال

یعنی پیٹ بھرے ہوئے آتے ہیں ساتویں حدیث براء بن عازب سے مروی ہے کہ کہا رسول اللہ

رسول الله صلی الله علیه وسلم یا فلان إذا أویت إلی فراشک فقل اللهم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فلانے جب تو رات کو بچھونے پر لیٹے تو اس وقت کہا کر اے اللہ میں نے

إنی أسلمت نفسی إلیک ووجهت وجهی إلیک وفوضت أمری إلیک وألجأت

اپنا نفس تیری سپرد کیا اور اپنا منہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا کام میں نے تیری سپرد کیا اور میں نے اپنی

ظهری إلیک رغبة ورهبة إلیک لا ملجأ ولا منجا منک إلا إلیک آمنت

پشت کو تیری طرف جھکا دیا تیری رغبت اور تیرے خوف کے ... اور تیرے سوا کوئی ملجا اور منجا نہیں میں ایمان لایا

بکتابک الذی أنزلت وبنبیک الذی أرسلت فإنک إن مت من لیلتک

اس کتاب پر جو تو نے نازل کی اور ایمان لایا تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا اگر یہ کلمات کہہ کر تو رات میں مر جائیگا

مت علی الفطرة وإن أصبحت أصبت خیرا متفق علیه وفی روایة فی

تو فطرت پر مریگا اور اگر تو صبح کرے گا تو بھلائی حاصل ہوگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور صحیحین کی ایک روایت میں

الصحیحین عن البراء قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا أتیت

براء سے یوں مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنی خوابگاہ میں

مضجعک فتوضأ وضوءک للصلوة ثم اضطجع علی شقک الأیمن وقل

آئے تو وضو کر جیسا نماز کیلئے وضو کیا کرتا ہے پھر داہنی پہلو پر لیٹ جا اور منہ سے

وذکر نحوه ثم قال واجعلهن آخر ما تقول الثامن عن أبی بکر

کلمات مذکورہ کہا کر پھر فرمایا یہ کلمات اپنے سب کلام سے پیچھے کہا کر آٹھویں حدیث ابوبکر صدیق

الصدیق ... وهو عبد الله بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن

... بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن

سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ الْقُرَشِيِّ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب قرشی تیمی سے رضی اللہ

عَنْهُ وَهُوَ وَأَبُوْهُ وَأُمُّهُ صَحَابَةٌ رضي الله عنهم قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ وَنَحْنُ

عنہ اور وہ اور اسکا باپ اور ماں سب صحابی ہیں وہ کہتا ہے کہ ہیں غار میں مشرکون کے قدموں کو

فِي الْغَارِ وَهُمْ عَلَى رُؤُوْسِنَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ

دیکھتا تھا میں وقت اسکے ہمارے سر پر کھڑے تھے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف نظر کرے

لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. التَّاسِعُ

تو ضرور ہمکو دیکھ لے آپ نے فرمایا کہ تیرا کیا گمان ہے اے ابابکر ان دو شخص سے جنکا تیسرا اللہ ہے نقل کی اسکو بخاری اور مسلم نے۔ نوین حدیث

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ أَبِيْ أُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ الْمَخْزُوْمِيَّةِ

ام المؤمنین ام سلمہ رضی سے مروی ہے اور انکا نام ہند ابو امیہ حذیفہ کی بیٹی مخزومیہ ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلا کرتے تھے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے بسم اللہ یعنے اللہ کے نام پر توکل کیا

عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ

اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیرے ساتھ اس سے کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا لغزش کروں یا لغزش کرایا جاؤں

أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا بِأَسَانِيْدَ

یا مجھ سے جاہلانہ معاملہ کیا جائے۔ حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ نے صحیح اسنادوں

صَحِيْحَةٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا لَفْظُ أَبِيْ دَاوُدَ. الْعَاشِرُ

سے ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔ دسوین حدیث

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِيْ إِذَا خَرَجَ

انس بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص گھر سے نکلتے

مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ

کہا کرے بسم اللہ توکلت علے اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اسکو کہا جاتا ہے تو ہدایت کیا گیا

وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

اور تو کفایت کیا گیا اور تو بچایا گیا ہے اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے

وَغَيْرُهُمْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ زَادَ أَبُوْ دَاوُدَ فَيَقُوْلُ يَعْنِي الشَّيْطَانَ

وغیرہم نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ابوداؤد نے زیادہ کیا پس شیطان

لِشَيْطَانٍ آخَرَ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ كُفِيَ وَوُقِيَ وَهُدِيَ وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ

شیطان کو کہتا ہے دوسرا شیطان تو اس آدمی کو کیا کر سکتا ہے جو کفایت کیا گیا اور بچایا گیا اور ہدایت کیا گیا۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہے کہ

كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے ایک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا اور

وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

دوسرا کمایا کرتا تھا حرفہ کرنے والے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھائی کی شکایت کی آپ نے

لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ يَحْتَرِفُ يَكْتَسِبُ وَيَتَسَبَّبُ

اسکو جواب میں فرمایا کہ شاید تو اسکی طفیل رزق دیا جاتا ہو روایت کی ہے ترمذی نے اسناد صحیح سے بخاری کی شرط پر

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِي الْاِسْتِقَامَةِ

آٹھواں باب استقامت کے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالٰى فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَقَالَ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو فرمایا ہے تو استقامت کر جیسا تجھے حکم کیا گیا ہے۔ اور فرمایا ہے جن لوگوں نے کہا

رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا

ہمارا پروردگار صرف اللہ ہے پھر انہوں نے اسپر استقامت کی انپر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم کچھ خوف نہ کرو اور نہ

وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اور جس جنت کا تم کو وعدہ کیا گیا ہے اسکی بشارت ہو اور ہم دنیا اور آخرت میں تمہارے

وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ نُزُلًا مِنْ

دوست ہیں اور بہشت میں تمہارے لیے وہ چیزیں موجود ہیں جو تمہارے جی خواہش کریں اور تمہارے لئے اس میں وہ چیزیں ہیں جو تم مانگو

غَفُورٍ رَحِيمٍ وَقَالَ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا

یہ اللہ غفور رحیم کی طرف سے مہمانی ہے۔ اور فرمایا ہے جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر انہوں نے استقامت کی

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِينَ فِيهَا

انپر کچھ خوف نہیں اور نہ وہ غمناک ہونگے یہ لوگ جنتی ہیں جنت میں ہمیشہ رہیں گے

جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو وَقِيلَ أَبِي عَمْرَةَ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه

ان عملوں کے عوض جو انہوں نے دنیا میں کمائے۔ ابو عمرو اور کہا گیا ہے ابو عمرہ سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ

کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے اسلام میں آپ ایسی بات فرمائیں کہ آپکے سوا کسی کو مجھے پوچھنے کی حاجت نہ رہے

قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضه قَالَ قَالَ

آپ نے فرمایا کہ تو آمنت باللہ کہہ پھر اس پر مستقیم ہو جا روایت کی یہ مسلم نے ۔ ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَنْجُوَ أَحَدٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میانہ روی اختیار کرو اور اللہ کی عبادت پر استقامت کرو اور جان لو کہ کوئی تم میں سے عمل کے سبب

مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ

ہرگز نجات نہ پائے گا لوگوں نے کہا اور نہ آپ اے رسول اللہ آپ نے فرمایا اور نہ میں مگر یہ کہ خدا تعالے اپنی رحمت اور فضل میں

بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْمُقَارَبَةُ الْقَصْدُ الَّذِي لَا غُلُوَّ فِيهِ وَ

مجھے مستور و مستغرق کرلے روایت کی یہ مسلم نے ۔ مقاربہ میانہ روی ہے جس میں زیادتی نہ

لَا تَقْصِيرَ وَالسَّدَادُ الِاسْتِقَامَةُ وَالْإِصَابَةُ وَيَتَغَمَّدَنِي يُلْبِسُنِي وَيَسْتُرُنِي

کمی ہو اور سداد استقامت اور اصابت ہے اور یتغمدنی کے معنے ہیں مجھے چھپالے

قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَى الِاسْتِقَامَةِ لُزُومُ طَاعَةِ اللهِ تَعَالَى قَالُوا وَهِيَ مِنْ جَوَامِعِ

علماء نے کہا ہے استقامت سے اللہ کی عبادت کو اپنے ذمہ لازم کرنا مراد ہے کہتے ہیں اور یہ جوامع

الْكَلِمِ وَهِيَ نِظَامُ الْأُمُورِ وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ

الکلم سے ہے اور یہ امور کا انتظام ہے وباللہ التوفیق

اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِي التَّفَكُّرِ فِي عَظِيمِ مَخْلُوقَاتِ اللهِ تَعَالَى وَ

نواں باب اللہ تعالے کی مخلوق کی عظمت میں فکر کرنے اور

فَنَاءِ الدُّنْيَا وَأَهْوَالِ الْآخِرَةِ وَسَائِرِ أُمُورِهَا وَتَقْصِيرِ النَّفْسِ وَتَهْذِيبِهَا

دنیا کے فنا ہونے اور آخرت کے ہول وغیرہ کے اور نفس کی تقصیر اور اسکی تہذیب

وَحَمْلِهَا عَلَى الِاسْتِقَامَةِ قَالَ اللهُ تَعَالَى قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ

اور نفس کو استقامت پر ترغیب دینے کے بیان میں تو کہہ میں تو ایک ہی نصیحت کرتا ہوں تم کو کہ

تَقُومُوا لِلهِ مَثْنَى وَفُرَادَى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

اٹھ کھڑے ہو اللہ کے کام پر دو دو اور ایک ایک پھر فکر کرو اور فرمایا ہے بیشک آسمان اور زمین اور

وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ

رات دن کے اختلاف میں داناؤں کیلئے نشانیاں ہیں جو یاد کرتے ہیں

اللهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پہ لیٹے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں



رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْآيَاتِ وَ

اور کہتے ہیں اے ہمارے رب تو نے یہ عبث نہیں بنایا تو پاک ہے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے آیتوں کے آخر تک اور

قَالَ تَعَالٰى أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ

فرمایا ہے بھلا کیا نہیں نگاہ کرتے اونٹوں پر کیسے بنائے ہیں اور آسمان پر کیسا

رُفِعَتْ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ فَذَكِّرْ

بلند کیا ہے اور پہاڑوں پر کیسے کھڑے کیے ہیں اور زمین پر کیسی صاف بچھائی ہے سو تو سمجھا

إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ وَقَالَ تَعَالٰى أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا الْآيَةَ وَ

تیرا کام یہی ہے سمجھانا اور فرمایا ہے کیا زمین میں چلتے پھرتے نہیں پس نظر کریں الآیۃ اور

الْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ وَمِنَ الْأَحَادِيثِ الْحَدِيثُ السَّابِقُ

آیتیں اس مضمون کی بہت ہیں اور حدیثوں میں سے ایک یہ حدیث سابق ہے

الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

دانا وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے محاسبہ کرے اور موت کے بعد کیلئے عمل کرے

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِي الْمُبَادَرَةِ إِلَى الْخَيْرَاتِ وَحَثِّ مَنْ تَوَجَّهَ

دسواں باب خیرات و نیک اعمال کی طرف مسابقت کرنی اور جو شخص نیک عمل پر

لِخَيْرٍ عَلَى الْإِقْبَالِ عَلَيْهِ بِالْجِدِّ مِنْ غَيْرِ تَرَدُّدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاسْتَبِقُوا

توجہ کرے اسکی ترغیب میں کہ بلا تردد نیک عمل کیطرف دل سے متوجہ ہو جائے۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہے خیرات کی طرف

الْخَيْرَاتِ وَقَالَ تَعَالٰى وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

سبقت کرو۔ اور فرمایا ہے مسارعت کرو اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف جسکا عرض آسمان اور زمین کے

وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

برابر ہے پرہیزگاروں کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اور احادیث میں سے پہلی یہ ہے ابو ہریرہ رضی سے مروی ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَسَتَكُونُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اندھیری رات کے ٹکڑوں جیسے فتنوں کے آنے سے پہلے اعمال صالحہ کیطرف

فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَ

مبادرت و سبقت کرو وہ فتنے ایسے ہونگے کہ آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جاویگا اور اگر شام کو مومن ہوگا تو صبح

يُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلثَّانِي عَنْ أَبِي سِرْوَعَةَ

کو کافر ہو جائیگا اپنے دین کو دنیا کے اسباب کے عوض فروخت کر دیگا روایت کی یہ مسلم نے۔ دوسری حدیث راویہ سروعہ

بكسر السين المهملة وفتحها عقبة بن الحارث قال صليت وراء النبي صلى

اسا تھ زیر سین بے نقطہ کے اور اسکی زبر کے عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ پڑھی مدینہ میں نماز رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم بالمدينة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطى رقاب الناس الى

اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی آپ نے نماز سے سلام پھیر کر جلدی اور کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی گردنوں پر سے

بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج عليهم فرأى انهم قد عجبوا من

پھلانگتے ہوئے گھر کو تشریف لے گئے آپ کی جلدی دیکھ کر لوگ گھبرا گئے پھر آپ جلدی واپس آگئے اور دیکھا کہ لوگ آپ کی جلدی کر جانے سے

سرعته فقال ذكرت شيئا من تبر عندنا فكرهت ان يحبسني فامرت بقسمته

تعجب کرتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے یاد آیا تھا کہ ایک ٹکڑا چاندی یا سونے کا گھر میں پڑا ہے مجھے مکروہ معلوم ہوا کہ مجھے روک رکھے سو میں نے اسکے تقسیم کرنے کا

رواه البخاري وفي رواية له كنت خلفت في البيت تبرا من الصدقة فكرهت

حکم دیا یہ حدیث کی ہے بخاری نے اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا میں گھر میں صدقہ کا ایک ٹکڑا چاندی یا سونے کا چھوڑ آیا تھا مجھے مکروہ معلوم ہوا

ان ابيته التبر قطع من ذهب او فضة الثالث عن جابر رض قال قال رجل

کہ رات بھر پڑا رہے تبر سونے اور چاندی کے ٹکڑے کو کہتے ہیں تیسری حدیث جابر رضہ سے روایت ہے کہ احد کے دن ایک آدمی

للنبي صلى الله عليه وسلم يوم احد ارأيت ان قتلت فاين انا قال في الجنة

نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ مجھے بتائیں کہ اگر میں قتل ہوگیا تو میں کس جگہ جاؤنگا آپ نے فرمایا جنت میں اسکے ہاتھ

فالقى تمرات كن في يده ثم قاتل حتى قتل متفق عليه الرابع عن ابي هريرة رض

میں کچھ چھوہارے تھے یہ بات سنتے ہی ان کو ہاتھ سے پھینک دیا پھر ایسی لڑائی کی کہ اسی میں قتل ہوگیا متفق علیہ چوتھی حدیث کہ ایک

قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اي الصدقة

آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کونسا صدقہ اجر میں

اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحيح شحيح تخشى الفقر وتامل الغنى

بڑا ہے آپ نے فرمایا کہ اس صدقہ کا بڑا اجر ہے جو تو ایسے حال میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور تجھے حرص بخل ہو تو مفلسی سے ڈرتا ہو اور

ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان

اور تو اس وقت تک مہلت دے کہ جب روح حلقوم میں آ جاوے اس وقت کہنے لگے یہ چیز فلانے کی ہے اور یہ فلانے کی حالانکہ وہ مال انکا ہو ہی چکا

متفق عليه الحلقوم مجرى النفس والمريء مجرى الطعام والشراب الخامس

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے حلقوم سانس کے نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور مری کھانے پینے کے داخل ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں پانچویں حدیث انس

عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ سيفا يوم احد فقال من

سے روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا کہ کون شخص

يأخذ مني هذا فبسطوا أيديهم كل إنسان منهم يقول أنا أنا قال فمن يأخذه

مجھ سے یہ تلوار لیتا ہے سب نے ہاتھ پھیلائے ہر ایک آدمی کہتا تھا کہ میں لونگا میں لونگا آپ نے فرمایا کہ اسکا حق ادا کرنے کیلئے

بحقه فأحجم القوم فقال أبو دجانة رضه أنا آخذه بحقه فأخذه ففلق به

کون لیتا ہے سب لوگ رک گئے ابو دجانہ نے کہا میں اسکا حق ادا کرنے کیلئے اسکو لینے والا ہوں انہوں نے تلوار لے کر اس سے

هام المشركين رواه مسلم اسم أبي دجانة سماك بن خرشة قوله أحجم

مشرکوں کے سر توڑ دیے روایت کی مسلم نے نام ابی دجانہ کا سماک بن خرشہ ہے قول راوی کا احجم

القوم أي توقفوا وفلق به أي شق وهام المشركين أي رؤوسهم السادس

القوم اسکا معنی ہے توقف کیا اور فلق کا معنی ہے توڑا اور ہام المشرکین سے مراد سر ان کے ہیں چھٹی حدیث

عن الزبير بن عدي قال أتينا أنس بن مالك فشكونا إليه ما نلقى من الحجاج

زبیر بن عدی رض سے روایت ہے کہ ہم نے انس بن مالک کے پاس ان تکالیف کی شکایت کی جو ہم کو حجاج سے پہنچتی تھی

فقال اصبروا فإنه لا يأتي زمان إلا والذي بعده شر منه حتى تلقوا

انس رض نے کہا تم صبر کرو بیشک جو زمانہ آئیگا بعد اسکے وہ اس سے بھی برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب کی ملاقات

ربكم سمعته من نبيكم صلى الله عليه وسلم رواه البخاري السابع عن أبي

کرو گے سنی یہ بات تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہ بخاری نے ۔ ساتویں حدیث ۔ ابو

هريرة رضه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالأعمال سبعا

ہریرہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال کی طرف سبقت کرو

هل تنتظرون إلا فقرا منسيا أو غنى مطغيا أو مرضا مفسدا أو هرما

تم نہیں انتظار کرتے مگر فقر کی جو تم کو سب کچھ فراموش کرا دینے والا ہے یا دولتمندی کی جو سرکش بنانیوالی ہو یا بیماری کی جو فساد کرنیوالی ہو

مفندا أو موتا مجهزا أو الدجال فشر غائب ينتظر أو الساعة فالساعة

یا بڑھاپا جو سست کرنیوالا ہو یا موت کی جو جلدی آنیوالی ہو یا دجال کو تو برا غائب ہے جو انتظار کیا گیا ہے یا قیامت کو اور قیامت

أدهى وأمر رواه الترمذي وقال حديث حسن الثامن عنه أن

بڑی آفت اور بڑی تلخ ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ۔ آٹھویں حدیث ۔ اسی سے مروی ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر لأعطين هذه الراية رجلا يحب

خیبر کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ علم میں ایسے شخص کو دونگا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول سے

الله ورسوله يفتح الله على يديه قال عمر رضه ما أحببت الإمارة إلا يومئذ

محبت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھ پر فتح کریگا عمر رض نے کہا کہ مجھے سرداری کی خواہش کبھی نہیں ہوئی مگر اس روز

فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعَى لَهَا فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ

میری بھی خواہش ہوئی کہ شاید مجھے عطا ہو [illegible] پھر رسول اللہ نے علی بن

أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَسَارَ

ابی طالب کو بلا کر علم عطا کیا اور ان کو فرمایا کہ جا اور کسی طرف التفات مت کر تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ کو عطا کرے فتح پس علی کچھ

عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ

تھوڑا سا چل کر کھڑا ہو گیا اور التفات نہ کیا پس رسول اللہ کو زور سے پکار کر کہا کہ میں ان لوگوں سے کس بات پر قتال کروں آپ نے

قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِذَا

فرمایا کہ تو ان سے قتال کر یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں جب انہوں نے

فَعَلُوا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى

یہ کام کر لیا تو انہوں نے اپنی جانیں اور مال تجھ سے بچا لیے مگر ان کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ پر ہے

اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ فَتَسَاوَرْتُ هُوَ بِالسِّينِ الْمُهْمَلَةِ أَيْ وَثَبْتُ مُتَطَلِّعًا

یہ حدیث مسلم نے روایت کی۔ قول عمرؓ کا فتساورت سا تھ سین [illegible] کے لیے

الْبَابُ الْحَادِيَ عَشَرَ فِي الْمُجَاهَدَةِ

گیارھواں باب مجاہدہ میں یعنی عبادت اور دین میں کوشش اور محنت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سوجھا دیں گے ان کو اپنی راہیں اور بے شک اللہ ساتھ ہے

الْمُحْسِنِينَ وَقَالَ تَعَالَى وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ وَقَالَ

نیکی والوں کے۔ اور فرمایا ہے اور تو اپنے رب کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھے موت آ جائے۔ اور فرمایا ہے

تَعَالَى وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا أَيِ انْقَطِعْ إِلَيْهِ وَقَالَ تَعَالَى

اپنے رب کا نام یاد کر اور سب سے اس کی طرف منقطع ہو جا۔ یعنی یکسو ہو جا۔ اور فرمایا ہے

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَقَالَ تَعَالَى وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ

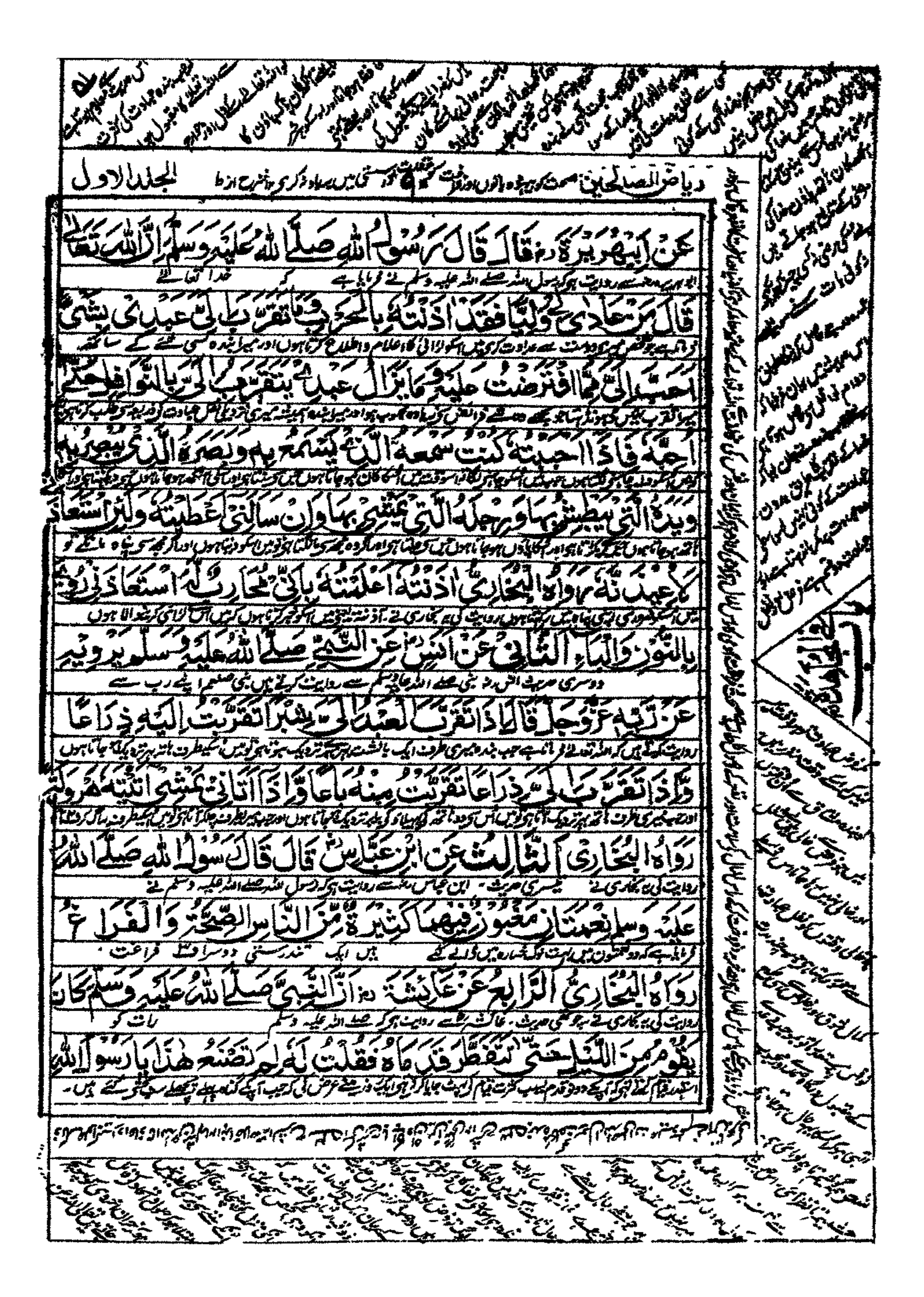
جو شخص ایک ذرہ نیکی کرے گا اس کو دیکھ لے گا۔ اور فرمایا ہے اور جو بھیجو گے اپنے واسطے

خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا وَقَالَ تَعَالَى وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ

کوئی نیکی اس کو اللہ کے پاس پاؤ گے بہتر اور ثواب میں زیادہ۔ اور فرمایا ہے اور جو نیکی تم کرو گے

خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ

اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔ اور اس باب کی مضمون میں آیات بہت ہیں اور معلوم ہیں۔ پہلی حدیث



عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى

قال من عادى لي وليا فقد اذنته بالحرب وما تقرب الي عبدي بشيء

احب الي مما افترضت عليه وما يزال عبدي يتقرب الي بالنوافل حتى

احبه فاذا احببته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به

ويده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها وان سالني اعطيته ولئن استعاذني

لاعيذنه رواه البخاري اذنته اعلمته باني محارب له استعاذني روي

بالنون والباء الثاني عن انس رض عن النبي صلى الله عليه وسلم يرويه

عن ربه عز وجل قال اذا تقرب العبد الي شبرا تقربت اليه ذراعا

واذا تقرب الي ذراعا تقربت منه باعا واذا اتاني يمشي اتيته هرولة

رواه البخاري الثالث عن ابن عباس رض قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس الصحة والفراغ

رواه البخاري الرابع عن عائشة رض ان النبي صلى الله عليه وسلم كان

يقوم من الليل حتى تتفطر قدماه فقلت له لم تصنع هذا يا رسول الله



وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا

تو پھر آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں بندہ شکر کرنے والا

شَكُورًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَنَحْوُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ

نہ ہوں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یہ بخاری کے لفظ ہیں اور صحیحین میں مغیرہ بن شعبہ کی روایت

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ الْخَامِسُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

اسی کی نقل ہے۔ پانچویں حدیث۔ عائشہ رضی سے روایت ہے کہ جب عشرہ آتا تو رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَى اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ

صلے اللہ علیہ وسلم رات کو زندہ ولیل کرتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بیدار کرتے اور عبادت میں کوشش کرتے اور تہبند مضبوط کر کے باندھتے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْمِئْزَرُ الْإِزَارُ وَهُوَ

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے عشرہ سے پچھلا عشرہ رمضان کا مراد ہے اور میزر تہبند کو کہتے ہیں اور یہ

كِنَايَةٌ عَنِ اعْتِزَالِ النِّسَاءِ وَقِيلَ الْمُرَادُ تَشْمِيرُهُ لِلْعِبَادَةِ يُقَالُ شَدَدْتُ

عورتوں سے کنارہ کرنے سے کنایہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ عبادت کی طرف متوجہ ہونا مراد ہے کہا جاتا ہے اس کام کے لئے

لِهٰذَا الْأَمْرِ مِئْزَرِي أَيْ تَشَمَّرْتُ وَتَفَرَّغْتُ لَهُ السَّادِسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

میں نے اپنا تہبند اونچا کر لیا اور اسکے لئے میں فارغ ہوا چھٹی حدیث۔ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ

کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوی اور مضبوط ایماندار بہتر اور بہت پیارا ہے خدا تعالیٰ کو

مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ

ضعیف و سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار میں خواہ قوی ہو خواہ ضعیف بہتری ہے حرص کر تو اس پر جو تجھے نفع دے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ

وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ

اور اپنا عجز ظاہر مت کر اور اگر پہنچے کوئی رنج یا مصیبت پہنچے تو یہ مت کہا کر کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن

قُلْ قَدَّرَ اللهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یوں کہا کر کہ یہ خدا نے تقدیر میں لکھا تھا اور اس نے جو چاہا سو کیا اس لئے کہ اگر کہنا شیطان کے کام کا دروازہ کھولتا ہے روایت کی یہ مسلم نے

السَّابِعُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِا

ساتویں حدیث۔ اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوزخ شہوات اور لذات میں

لشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حُفَّتْ

مجوب و مخفی کیا گیا ہے اور جنت مکارہ اور تکلیفوں میں مجوب و مخفی کی گئی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں جنت کے

بدا لك تحجبت وهو معناه اى بينه وبينها هذا الحجاب فاذا فعله دخلها

الثامن عن ابى عبد الله حذيفة بن اليمان قال صليت مع النبى صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فافتتح البقرة فقلت يركع عند المائة ثم مضى فقلت يصلى بها فى ركعة فمضى فقلت يركع بها ثم افتتح النساء فقرأها ثم افتتح آل عمران فقرأها يقرأ مترسلا اذا مر باية فيها تسبيح سبح واذا مر بسؤال سال واذا مر بتعوذ تعوذ ثم ركع فجعل يقول فى ركوعه سبحان ربى العظيم فكان ركوعه نحوا من قيامه ثم قال سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد ثم قام قياما طويلا قريبا مما ركع ثم سجد فقال سبحان ربى الاعلى فكان سجوده قريبا من قيامه رواه مسلم

التاسع عن ابن عباس رضى الله عنه قال صليت مع النبى صلى الله عليه وسلم ليلة فاطال القيام حتى هممت بامر سوء قيل وما هممت به قال هممت ان اجلس وادعه متفق عليه

العاشر عن انس رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يتبع الميت ثلث اهله وماله

وعمله فيرجع اثنان ويبقى واحد يرجع اهله وماله ويبقى عمله متفق عليه

پس اس کے گھر والے واپس آجاتے ہیں اور ایک اسکے ساتھ رہتا ہے یعنی اس کے اہل اور مال واپس آجاتے ہیں اور عمل اسکے ساتھ رہتا ہے متفق علیہ ہے

الحادي عشر عن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله

گیارہویں حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہشت

عليه وسلم الجنة اقرب الى احدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك رواه البخاري

تمہاری جوتی کے تسمہ سے زیادہ تمہارے نزدیک ہے اور دوزخ بھی ایسا ہی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے

الثاني عشر عن ابي فراس ربيعة بن كعب الاسلمي خادم رسول الله صلى الله

بارہویں حدیث۔ ابو فراس ربیعہ بن کعب اسلمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم سے

عليه وسلم ومن اهل الصفة قال كنت ابيت مع رسول الله صلى الله عليه

روایت ہے اور یہ شخص اصحاب صفہ میں سے ہے کہا کہ میں آپ کے پاس رات کو رہا کرتا تھا۔

فآتيته بوضوئه وحاجته فقال سلني فقلت اسألك مرافقتك في الجنة

اور وضو کا پانی وغیرہ اور آپ کی حاجت ظاہر کیا تو ایک بار آپ نے مجھے فرمایا کہ تو مجھ سے سوال کر کہا کہ میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں

فقال او غير ذلك قلت هو ذاك قال فاعني على نفسك بكثرة السجود رواه

آپ نے فرمایا کچھ اور مانگ لے کہا کہ یہی ہے آپ نے فرمایا سجدوں کی کثرت سے اپنے نفس پر میری اعانت کر۔ روایت کی یہ مسلم نے

مسلم الثالث عشر عن ابي عبد الله ويقال ابو عبد الرحمن ثوبان بن

تیرہویں حدیث ابو عبد اللہ یا ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجدد

بجدد مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کیے ہوئے غلام سے مروی ہے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم يقول عليك بكثرة السجود فانك لن تسجد لله سجدة الا

کو یہ کہتے سنا کہ سجدوں کی کثرت کو اپنے پر لازم کر کہ جو سجدہ تو اللہ تعالے کو کرے گا اللہ تعالے اس کی برکت

رفعك الله بها درجة وحط عنك بها خطيئة رواه مسلم الرابع عشر

سے تیرا ایک درجہ بلند کریگا اور تیرا ایک گناہ دور کریگا روایت کی یہ مسلم نے چودھویں حدیث

عن ابي صفوان عبد الله بن بسر الاسلمي قال قال رسول الله صلى الله

ابو صفوان عبد اللہ بن بسر اسلمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم خير الناس من طال عمره وحسن عمله رواه الترمذي وقال حديث

فرمایا ہے وہ آدمی سب سے بہتر ہے جس کی عمر دراز ہو اور عمل نیک ہو۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن بُسْر بضم الباء وبالسين المهملة. الخامس عشر: عن أنس رضي

الله عنه قال: غاب عمي أنس بن النضر رضي الله عنه عن قتال بدر، فقال:

يا رسول الله غبت عن أول قتال قاتلت المشركين، لئن الله أشهدني قتال

المشركين ليرين الله ما أصنع، فلما كان يوم أحد انكشف المسلمون، فقال:

اللهم أعتذر إليك مما صنع هؤلاء -يعني أصحابه- وأبرأ إليك مما صنع

هؤلاء -يعني المشركين- ثم تقدم فاستقبله سعد بن معاذ، فقال: يا سعد بن

معاذ، الجنة ورب النضر، إني لأجد ريحها من دون أحد، فقال سعد:

فما استطعت يا رسول الله ما صنع، قال أنس: فوجدنا به بضعا وثمانين

ضربة بالسيف، أو طعنة بالرمح، أو رمية بسهم، ووجدناه قد قتل ومثل

به المشركون فما عرفه أحد إلا أخته ببنانه. قال أنس: كنا نرى أو نظن

أن هذه الآية نزلت فيه وفي أشباهه: ﴿من المؤمنين رجال صدقوا ما

عاهدوا الله﴾ إلى آخرها. متفق عليه. قوله: «ليرين الله» روي بضم الياء وكسر الراء

أي ليظهرن الله ذلك للناس، وروي بفتحهما ومعناه ظاهر، والله أعلم.



السَّادِسَ عَشَرَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ
سولہویں حدیث ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ عَلَى ظُهُورِنَا فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ
ہے کہ جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی اس وقت ہم پشت پر بوجھ اٹھاتے تھے (مزدوری کیا کرتے تھے) پس ایک آدمی آیا اور بہت کچھ
بِشَيْءٍ كَثِيرٍ فَقَالُوا مُرَاءٍ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوا إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ
صدقہ کیا لوگوں نے (منافقوں نے) کہا یہ ریاکار ہے اور دوسرا آیا اور ایک صاع صدقہ کیا لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کے
عَنْ صَاعِ هٰذَا فَنَزَلَتْ اَلَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ
صاع سے غنی ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات
وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ الْآيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَنُحَامِلُ بِضَمِّ النُّونِ وَبِالْحَاءِ
والذین لا یجدون الا جہدہم الآیۃ ۔ نقل کی ہے اسے بخاری اور مسلم نے اور نحامل نون مضموم اور حاء مہملہ سے ہے
الْمُهْمَلَةِ أَيْ يَحْمِلُ أَحَدُنَا عَلَى ظَهْرِهِ بِالْأُجْرَةِ فَيَتَصَدَّقُ بِهَا السَّابِعَ عَشَرَ
یعنی ہم لوگ اپنی پشت پر بوجھ اٹھا کر مزدوری حاصل کر کے صدقہ کرتے تھے سترہویں حدیث
عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ
روایت ہے سعید بن عبد العزیز سے وہ روایت کرتا ہے ربیعہ بن یزید سے وہ ابو ادریس خولانی سے
عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وہ ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آں حضرت ص
فِيمَا يَرْوِي عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى
اللہ تعالیٰ سے جو روایت کرتے ہیں کہ فرماتا ہے اسے میرے بندو بیشک اپنی ذات پر ظلم حرام کیا ہے
نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ
اور تم پر بھی ظلم حرام کیا ہے تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں نے راہ بتلائی
فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي
تم مجھ سے ہدایت مانگو کہ تم کو سیدھا راہ بتلاؤں اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں نے کھلایا تم مجھ سے کھانا مانگو کہ
أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي
تم کو کھلاؤں اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں نے پہنایا تم مجھ سے لباس مانگو کہ تم کو پہناؤں اے میرے بندو
إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ
تم دن رات گناہ کیا کرتے ہو اور میں سب گناہ بخشتا ہوں تم مجھ سے بخشش مانگو کہ تم کو بخشوں



يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا

اے میرے بندو تم ہرگز مجھ کو ضرر نہیں پہنچا سکتے کہ مجھ کو ضرر پہنچاؤ اور نہ ہی مجھ کو فائدہ پہنچا سکتے ہو کہ مجھ کو فائدہ پہنچاؤ اے میرے

عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ

بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم میں سے ایک مرد کے سب سے زیادہ متقی دل والے کی مثل ہو جائیں تو یہ

مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ

تقویٰ اور پرہیزگاری میری سلطنت میں کچھ نہیں بڑھا سکتی اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی

وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا

اور جن تم میں سے ایک مرد نہایت بڑے گنہگار دل والے کی مثل ہو جائیں تو یہ سب کا فسق اور گناہ میری بادشاہی کو کچھ کم نہیں کر سکتا

يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ

اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان میں کھڑے ہوں اور مجھ سے اپنے اپنے سوال

فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا

کریں اور میں ہر ایک آدمی کو اس کی مانگی چیز دوں تو یہ دینا اس سے کچھ نہیں گھٹاتا جو میرے پاس ہے مگر جیسے سوئی

يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا عَلَيْكُمْ

گھٹاتی ہے جبکہ اسکو سمندر میں داخل کیا جائے اے میرے بندو یہ تمہارے ہی عمل ہیں جنکو تمہارے لئے شمار کرتا رہتا ہوں

ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا

پھر تم کو ان اعمال کا پورا پورا بدلہ دوں گا سو جو شخص بہتر بدلہ پائے تو چاہئے کہ خدا کا شکر کرے اور جس کو اس کے سوا بدلہ ملے

يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

تو وہ اپنی جان کے سوا کسی کو ملامت نہ کرے سعید نے کہا کہ ابو ادریس جب یہ حدیث سنایا کرتا تھا تو اپنے گھٹنوں

جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرُوِّينَا عَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

کے بل بیٹھ جایا کرتا تھا روایت کی مسلم نے اور امام احمد بن حنبل سے روایت ہے کہ

قَالَ لَيْسَ لِأَهْلِ الشَّامِ حَدِيثٌ أَشْرَفُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ

اہل شام کے پاس اس حدیث سے اشرف کوئی حدیث نہیں

الْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِي الْحَثِّ عَلَى الِازْدِيَادِ مِنَ الْخَيْرِ فِي أَوَاخِرِ الْعُمُرِ

بارہواں باب آخیر عمر میں نیک اعمال کے زیادہ کرنے کی ترغیب میں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں نصیحت پکڑنے والا نصیحت پکڑ سکے اور تمہارے پاس ڈرانے والا آیا



قال ابن عباس رضي الله عنهما والمحققون معناه أولم نعمركم ستين سنة

ابن عباس رض نے اور محققوں نے اسکے معنی ایسے کئے ہیں کیا نہیں ہم نے تم کو ساٹھ برس کی عمر نہیں دی تھی

ويؤيده الحديث الذي سنذكره إن شاء الله تعالى وقيل معناه ثماني عشرة

اور اس معنی کی تائید میں ہم حدیث بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اٹھارہ برس

سنة وقيل أربعين سنة قاله الحسن والكلبي ومسروق ونقل عن

مراد ہیں اور بعضے چالیس برس کہتے ہیں حسن رح اور کلبی رح اور مسروق رح کا یہی قول ہے اور ابن عباس رض سے

ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أيضا ونقلوا أن أهل المدينة كانوا إذا بلغ

بھی یہی مروی ہے اور علماء نے نقل کیا ہے کہ مدینہ کے لوگ جب

أحدهم أربعين سنة تفرغ للعبادة وقيل هو البلوغ وقوله تعالى وجاءكم

چالیس برس کی عمر کو پہنچتے تو عبادت کیلئے فارغ ہو جاتے اور بعضوں نے بالغ ہونیکا وقت مراد لیا ہے اور قولہ وجاءکم النذیر

النذير قال ابن عباس رضي الله عنهما والجمهور هو النبي صلى الله عليه

اسکی تفسیر میں ابن عباس اور جمہور کہتے ہیں کہ ڈرانے والے سے نبی صلے اللہ علیہ

وسلم وقيل الشيب قاله عكرمة وابن عيينة وغيرهما والله أعلم وأما

وسلم مراد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ بڑھاپا مراد ہے عکرمہ رح اور ابن عیینہ رح وغیرہما کا یہی قول ہے - لیکن

الأحاديث فالأول عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

حدیثیں پس پہلی حدیث ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

أعذر الله إلى امرئ أخر أجله حتى بلغ ستين سنة رواه البخاري قال العلماء

کہ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی عمر کو پہنچا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسکے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا روایت کی یہ بخاری نے علماء نے

معناه لم يترك له عذرا إذ أمهله هذه المدة يقال أعذر الرجل إذا بلغ

اسکے معنی کہتے ہیں کہ جب آدمی کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر مہلت دی اب بھی اگر وہ نہ سمجھے تو اب اسکا عذر مسموع نہ ہوگا

الغاية في العذر الثاني عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان عمر

اعذر الرجل اس وقت کہتے ہیں جب آدمی کا عذر ختم ہو جاوے دوسری حدیث ابن عباس سے روایت ہے کہ عمر رض مجھے

يدخلني مع أشياخ بدر فكأن بعضهم وجد في نفسه فقال لم تدخل

بدر کے بوڑھوں کے ساتھ اپنی مجلس میں داخل کیا کرتے تھے اور ان میں سے بعضے دل میں برا جانتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ تم اسکو ہمارے

هذا معنا ولنا أبناء مثله فقال عمر إنه من حيث علمتم فدعاني ذات يوم

ساتھ کیوں بلاتے ہو یہ تو ہمارے بچوں کی برابر ہے عمر رض نے کہا یہ جہاں سے تم جانتے ہو پس ایک دن اسکو بلایا

فادخلني معهم فما رأيت أنه دعاني يومئذ إلا ليريهم قال ما تقولون في

قول الله تعالى إذا جاء نصر الله والفتح فقال بعضهم أمرنا نحمد الله ونستغفره

إذا نصرنا وفتح علينا وسكت بعضهم فلم يقل شيئا فقال لي أكذلك

تقول يا ابن عباس فقلت لا قال فما تقول قلت هو أجل رسول الله

صلى الله عليه وسلم أعلمه قال إذا جاء نصر الله والفتح وذلك علامة

أجلك فسبح بحمد ربك واستغفره إنه كان توابا فقال عمر ما أعلم منها

إلا ما تقول رواه البخاري الثالث عن عائشة رضي الله عنها قالت ما

جانتا ہوں جو تو نے کہا روایت کی یہ بخاری نے۔ تیسری حدیث عائشہ رض سے روایت ہے کہا

صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة بعد أن نزلت عليه إذا جاء نصر

الله والفتح إلا يقول فيها سبحانك ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي متفق عليه

وفي رواية في الصحيحين عنها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر

أن يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي

يتأول القرآن أي يعمل ما أمر به في القرآن في قوله تعالى فسبح بحمد

ربك واستغفره وفي رواية لمسلم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

يكثر أن يقول قبل أن يموت سبحانك وبحمدك أستغفرك وأتوب إليك

فوت ہونے سے پہلے سبحانک وبحمدک استغفرک واتوب الیک بہت کہا کرتے تھے

قالت عائشة رض فقلت يا رسول الله ما هذه الكلمات التي أراك أحدثتها

عائشہ رض کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا کلمے ہیں جو میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ کہا کرتے

تقولها قال جعلت لي علامة في أمتي إذا رأيتها قلتها إذا جاء نصر الله

ہو۔ آپ نے فرمایا میرے لیے میری امت میں ایک علامت کی گئی ہے جب میں اوسکو دیکھوں تو یہ کلمات کہا کروں اذا جاء نصر اللہ والفتح

والفتح إلى آخر السورة وفي رواية له كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر من

آخر تک اور اسی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

قول سبحان الله وبحمده أستغفر الله وأتوب إليه قالت قلت يا رسول

سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہا کرتے تھے عائشہ رض کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ

الله أراك تكثر من قول سبحان الله وبحمده أستغفر الله وأتوب إليه فقال

میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہتے ہیں جو آپ نے فرمایا

أخبرني ربي أني سأرى علامة في أمتي فإذا رأيتها أكثرت من قول سبحان

مجھے میرے رب نے خبر دی ہے کہ میں اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا جب وہ علامت دیکھوں تو سبحان اللہ

الله وبحمده أستغفر الله وأتوب إليه فقد رأيتها إذا جاء نصر الله والفتح

وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہوں بیشک میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح

فتح مكة ورأيت الناس يدخلون في دين الله أفواجا فسبح بحمد ربك

یعنی مکہ کی فتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک

واستغفره إنه كان توابا الرابع عن أنس رض قال إن الله عز وجل تابع

واستغفرہ انہ کان توابا چوتھی حدیث انس سے روایت ہے کہ کہا تحقیق اللہ عز وجل نے

الوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل وفاته حتى توفي أكثر ما

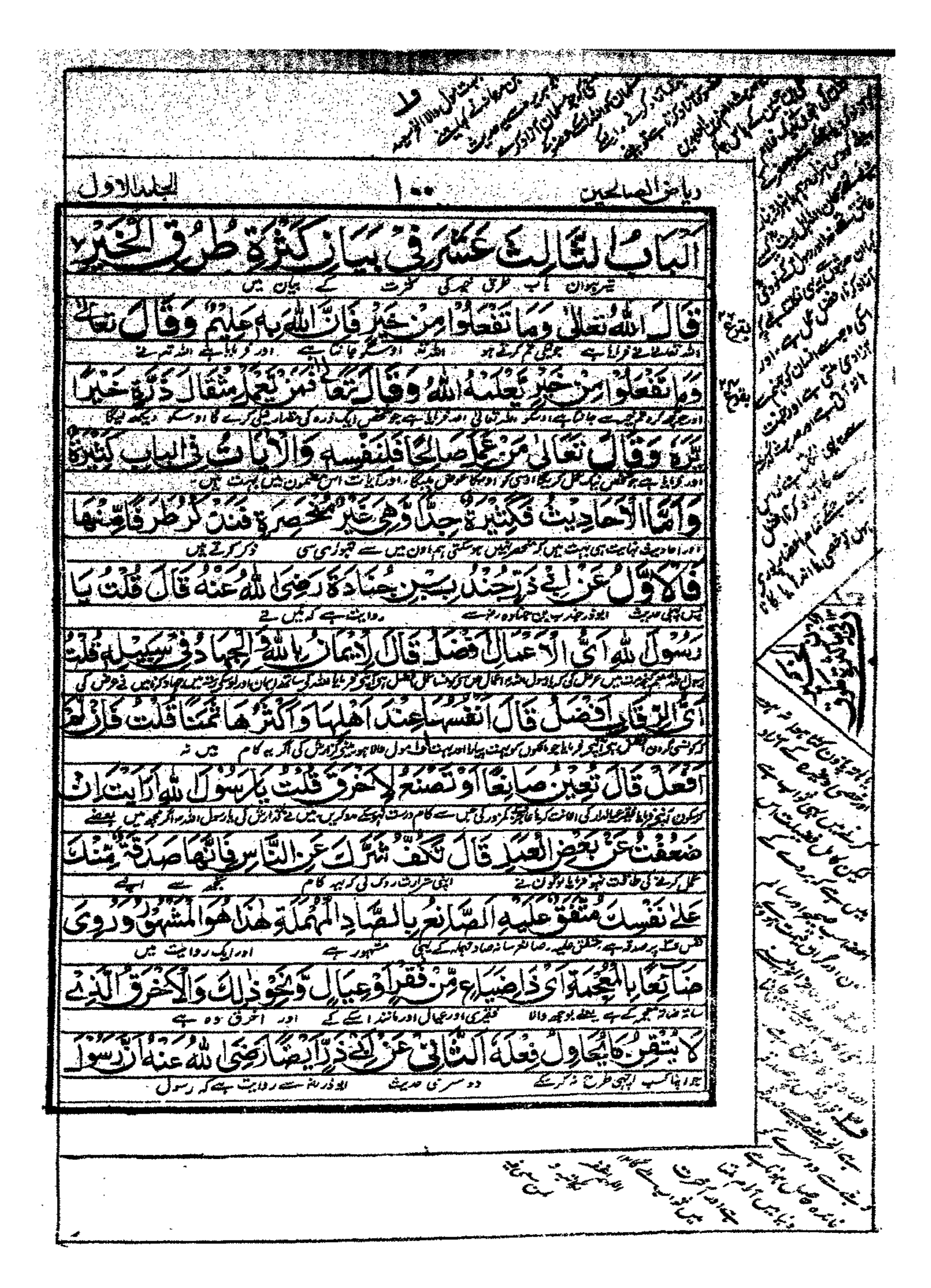
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر آپکی وفات سے پہلے وحی متواتر بھیجی یہانتک کہ آپکا انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ وحی

كان الوحي عليه متفق عليه الخامس عن جابر رضي الله عنه قال قال

بہ نسبت سابق کے بہت نازل ہوتی متفق علیہ پانچویں جابر رض سے روایت ہے کہتے ہیں

النبي صلى الله عليه وسلم يبعث كل عبد على ما مات عليه رواه مسلم

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر آدمی جس حال پر مریگا اوسی پر اوٹھایا جائیگا روایت کی یہ مسلم نے



الباب الثالث عشر في بيان كثرة طرق الخير

تیرھواں باب طرق خیر کی کثرت کے بیان میں

قال الله تعالى وما تفعلوا من خير فان الله به عليم وقال تعالى
وما تفعلوا من خير يعلمه الله وقال تعالى فمن يعمل مثقال ذرة خيرا
يره وقال تعالى من عمل صالحا فلنفسه والآيات في الباب كثيرة
وأما الأحاديث فكثيرة جدا وهي غير منحصرة فنذكر طرفا منها
فالأول عن أبي ذر جندب بن جنادة رضي الله عنه قال قلت يا
رسول الله أي الأعمال أفضل قال الايمان بالله والجهاد في سبيله قلت
أي الرقاب أفضل قال أنفسها عند أهلها وأكثرها ثمنا قلت فان لم
أفعل قال تعين صانعا أو تصنع لأخرق قلت يا رسول الله أرأيت ان
ضعفت عن بعض العمل قال تكف شرك عن الناس فانها صدقة منك
على نفسك متفق عليه الصانع بالصاد المهملة هذا هو المشهور وروي
ضائعا بالمعجمة أي ذا ضياع من فقر أو عيال ونحو ذلك والأخرق الذي
لا يتقن ما يحاول فعله الثاني عن أبي ذر أيضا رضي الله عنه ان رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کے ہر ایک عضو پر صدقہ ہے ہر

تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ

تسبیح صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے اور ہر تکبیر

صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ

صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور لوگوں کو برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب اعمال کی

رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ السُّلَامَى بِضَمِّ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَ

عوض ضحی کی دو رکعت نماز پڑھ لینی کفایت کرتی ہے ۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ سلامی ساتھ ضمہ سین مہملہ

تَخْفِيفِ اللَّامِ وَفَتْحِ الْمِيمِ هِيَ الْمَفْصِلُ الثَّالِثُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اور تخفیف لام اور فتح میم کے جوڑ کو کہتے ہیں تیسری حدیث اوسی سے مروی ہے کہ رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی نیک اور بد عمل میرے سامنے کئے گئے اونکے نیک اعمال میں

فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا

اذی کی جو راستہ میں سے دور کی جائے مجھے نظر آئے اور اونکے بری اعمال میں

النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الرَّابِعُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوا

حلق کا بلغم جو مسجد میں گرا کر دفن نہ کیا جائے مجھے معلوم ہوا ۔ روایت کی یہ مسلم نے چوتھی حدیث اوسی سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے

يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ

رسول اللہ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ دولتمند لوگ تو بہت ثواب حاصل کر لیگئے جیسی ہم نماز پڑھتے ہیں ویسی ہی نماز پڑھتے ہیں اور ویسے ہی

كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ

روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور اپنی حاجات کے بعد بچے مالوں کو صدقہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو وہ نہیں دیا جو تم صدقہ کرو

مَا تَصَدَّقُونَ بِهِ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ

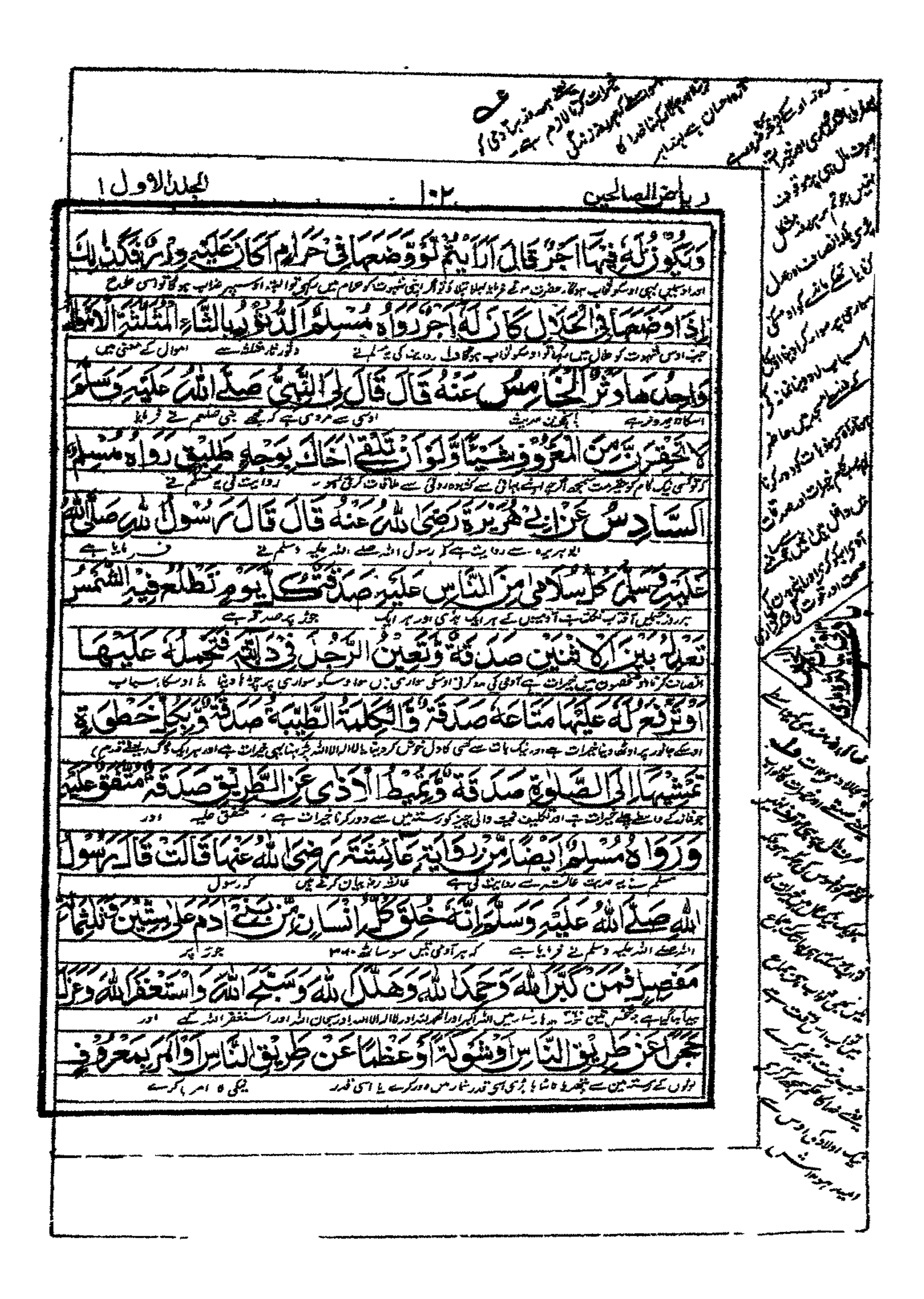
البتہ ہر ایکبار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے

صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ

اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور برے کام سے روکنا

وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ

صدقہ ہے اور تمہارا عورت سے جماع کرنے میں صدقہ ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت کا کام کرے ۔



ويكون له فيها أجر قال أرأيتم لو وضعها في حرام أكان عليه وزر فكذلك

إذا وضعها في الحلال كان له أجر رواه مسلم الدثور بالثاء المثلثة الأموال

واحدها دثر الخامس عنه قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم

لا تحقرن من المعروف شيئا ولو أن تلقى أخاك بوجه طليق رواه مسلم

السادس عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم كل سلامى من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس

تعدل بين الاثنين صدقة وتعين الرجل في دابته فتحمله عليها

أو ترفع له عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة وبكل خطوة

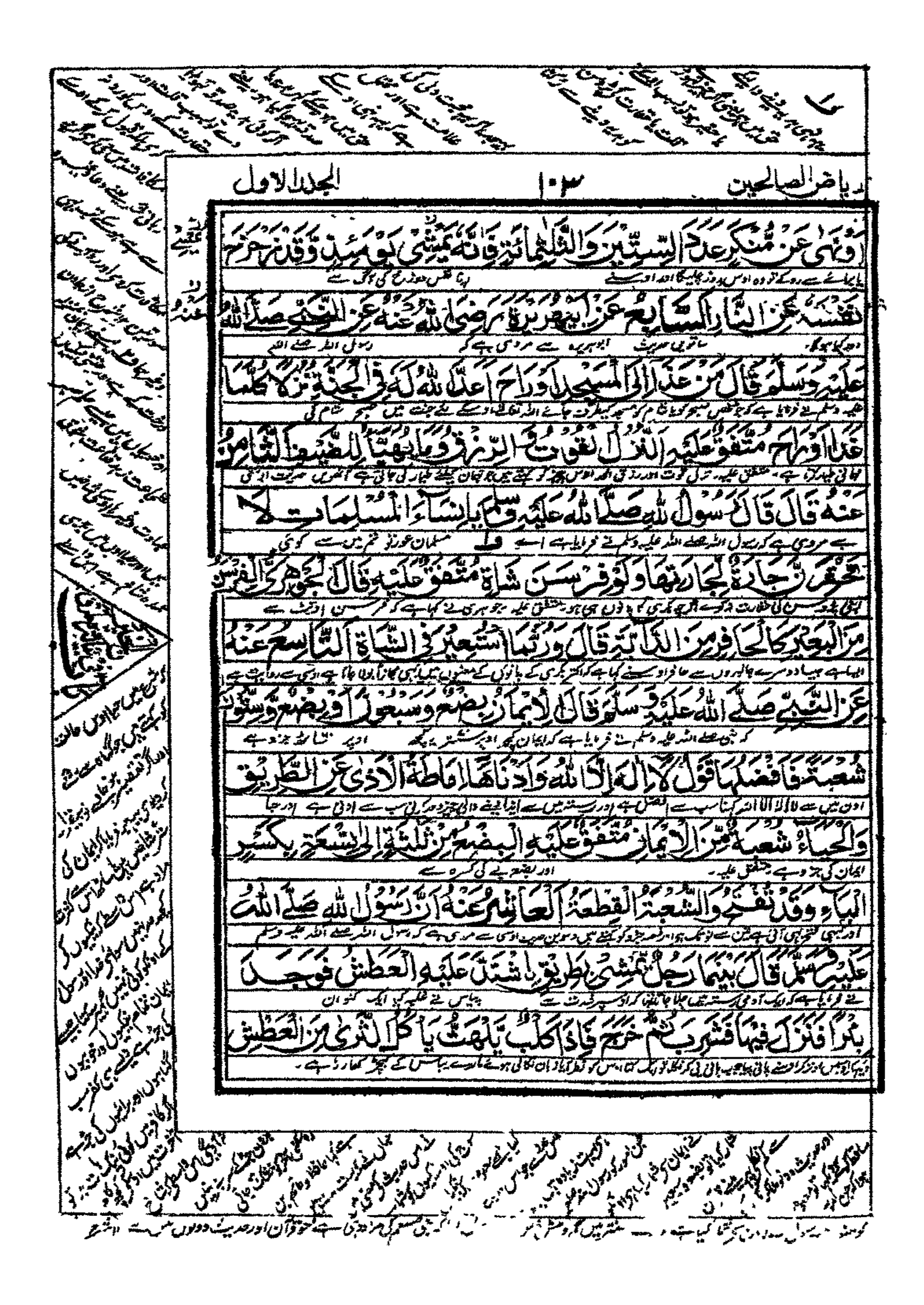
تمشيها إلى الصلوة صدقة وتميط الأذى عن الطريق صدقة متفق عليه

ورواه مسلم أيضا من رواية عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم إنه خلق كل إنسان من بني آدم على ستين وثلثمائة

مفصل فمن كبر الله وحمد الله وهلل الله وسبح الله واستغفر الله وعزل

حجرا عن طريق الناس أو شوكة أو عظما عن طريق الناس وأمر بمعروف



ونهى عن منكر عدد الستين والثلثمائة فانه يمشي يومئذ وقد زحزح

نفسه عن النار السابع عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله

عليه وسلم قال من غدا الى المسجد او راح اعد الله له في الجنة نزلا كلما

غدا او راح متفق عليه النزل القوت والرزق وما يهيأ للضيف الثامن

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا نساء المسلمات لا

تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة متفق عليه قال الجوهري الفرسن

من البعير كالحافر من الدابة قال وربما استعير في الشاة التاسع عنه

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الايمان بضع وسبعون او بضع وستون

شعبة فافضلها قول لا اله الا الله وادناها اماطة الاذى عن الطريق

والحياء شعبة من الايمان متفق عليه البضع من ثلثة الى تسعة بكسر

الباء وقد تفتح والشعبة القطعة العاشر عنه ان رسول الله صلى الله

عليه وسلم قال بينما رجل يمشي بطريق اشتد عليه العطش فوجد

بئرا فنزل فيها فشرب ثم خرج فاذا كلب يلهث يأكل الثرى من العطش

فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّي

اوسنے دل میں خیال کیا کہ پیاس نے جیسا میرا حال کیا تھا ویسا ہی اس کا بھی حال ہو رہا ہے

فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ

کنوئیں میں اترکر اپنا موزہ پانی سے بھر کر منہ سے پکڑ کر کنوئیں سے نکل کر کتے کو پانی پلایا خدا تعالیٰ نے

اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ

اس عمل کی برکت سے اوسکو بخش دیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کو بہائم کی خدمت میں بھی اجر ہے فرمایا ہر جاندار سے

رَطْبَةٍ أَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَأَدْخَلَهُ

نیکی کرنے میں اجر ہے متفق علیہ۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے اوسکا عمل قبول کرکے اوسکو بخشدیا اور جنت میں داخل کیا

الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ

اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک کتا کنوئیں کے گرد پھرتا تھا اور قریب تھا کہ پیاس اوسکو قتل کردے بنی اسرائیل

إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَغُفِرَ لَهَا

کی بدکار عورتوں میں سے ایک بدکار عورت نے اوسکو دیکھا اور اپنا موزہ نکال کر اوس سے اسکو پانی پلایا اس عمل کی برکت سے وہ عورت بخشی گئی

بِهِ الْمُوقُ الْخُفُّ وَيُطِيفُ يَدُورُ حَوْلَ رَكِيَّةٍ فَهِيَ الْبِئْرُ الْحَادِي عَشَرَ

موق موزہ کو کہتے ہیں۔ اور یطیف یعنی پھر رہا ہے۔ درکیہ کے معنے کنواں گیارھویں حدیث اوسی

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے ایک آدمی بہشت میں سیر کرتا دیکھا

فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي

اس عمل کے ثواب میں کہ ایک درخت رستہ میں مسلمانوں کو ایذا دیتا تھا اوسنے وہ درخت کاٹ کر اوسکی ایذا سے مسلمانوں کو بچایا روایت کی یہ مسلم نے اور ایک

رِوَايَةٍ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا

روایت میں یہ ہے کہ ایک آدمی نے رستہ پر ایک درخت کی شاخ دیکھی اور اوسنے کہا کہ میں اسکو مسلمانوں کے

عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي

رستہ سے کنارہ کردونگا تاکہ اونکو ایذا نہ دے اس عمل کی برکت سے وہ شخص بہشت میں داخل کیا گیا اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی رستہ میں چلا

بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ

جاتا تھا اوسنے رستہ میں ایک کانٹے کی شاخ دیکھ کر رستہ سے پیچھے کردی خدا تعالیٰ نے اوسکا یہ عمل قبول کرکے اوسکو بخشدیا

الثَّانِي عَشَرَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ

بارھویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسلمان کر وضو کرکے



فأحسن الوضوء ثم أتى الجمعة فاستمع وأنصت غفر له ما بينه وبين الجمعة

جمعہ کی نماز میں حاضر ہو کر خاموش بیٹھ کر خطبہ سنے اوسکے دونوں جمعے کے مابین کے گناہ

وزيادة ثلاثة أيام ومن مس الحصا فقد لغا رواه مسلم الثالث عشر عنه

اور تین دن زیادہ کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور جس شخص نے کنکریوں کو چھوا یا اوسنے لغو کام کیا اس روایت کی مسلم نے تیرھویں حدیث

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا توضأ العبد المسلم أو المؤمن

اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مسلمان یا مومن وضو کرتا ہے

فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر إليها بعينيه مع الماء أو

اور مونھ دھو لیتا ہے تو اوسکے مونھ سے سب گناہ جو آنکھوں سے بد نظری کی تھی پانی کے ساتھ یا

مع آخر قطر الماء فإذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها

پانی کے پچھلے قطرہ کیساتھ نکل جاتے ہیں اور جب ہاتھ دھو لیتا ہے تو سب گناہ نکل جاتے ہیں جن کو ہاتھ سے پکڑ کے

يداه مع الماء أو مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب فإذا غسل

کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے پچھلے قطرہ کے ساتھ اور جب اپنے دونوں پاؤں

رجليه خرجت كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء أو مع آخر قطر الماء حتى

دھوتا ہے تو نکل جاتے ہیں سب گناہ جنکو دونوں پاؤں سے چلکر کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے پچھلے قطرہ کیساتھ یہانتک

يخرج نقيا من الذنوب رواه مسلم الرابع عشر عنه عن رسول الله

گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے اس روایت کی مسلم نے چودھویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے

رمضان مكفرات ما بينهن إذا اجتنبت الكبائر رواه مسلم الخامس عشر

رمضان تک درمیان کے گناہ اتار دیتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے روایت کی یہ مسلم نے پندرھویں حدیث

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أدلكم على ما يمحو الله

اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں تم کو بتلاؤں وہ چیز جس سے خدا تعالیٰ گناہوں کو

به الخطايا ويرفع به الدرجات قالوا بلى يا رسول الله قال إسباغ الوضوء

مٹاتا ہے اور درجے بلند کرتا ہے اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ضرور بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ سختی کے وقتوں میں

على المكاره وكثرة الخطى إلى المساجد وانتظار الصلاة بعد الصلاة

پورا وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف کثرت سے آمد و رفت کرنا اور ایک وقت کی نماز کے بعد دوسرے وقت کی نماز کا انتظار کرنا



فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ‌‌السَّادِسَ عَشَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى

یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے سولھویں حدیث ابو موسی

الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ

اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دو نمازیں ٹھنڈی پڑھے جنت میں

الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْبَرْدَانِ الصُّبْحُ وَالْعَصْرُ ‌‌السَّابِعَ عَشَرَ عَنْهُ قَالَ قَالَ

داخل ہوگا۔ متفق علیہ بردان سے مراد صبح اور عصر کی نماز ہے سترھویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا وہ کرتا

يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ‌‌الثَّامِنَ عَشَرَ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ

وطن میں اور صحت کی حالت میں کرتا تھا روایت کی یہ بخاری نے۔ اٹھارھویں حدیث جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہے روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی یہ

مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ رض ‌‌التَّاسِعَ عَشَرَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

مسلم نے حذیفہ رض سے انیسویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً

نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کوئی درخت لگائے مگر کہ جو چیز اوس سے کھائی جاویگی سو اسکے لیئے خیرات ہوگی

وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ فَلَا يَغْرِسُ

اور جو کوئی اوس میں کمی کریگا اسکے لئے خیرات ہوگی اور نقصان کریگا کوئی اس درخت سے مگر کہ اسکے لیے خیرات ہوگی روایت کی یہ مسلم نے اور اوسی کی ایک

الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلَى

روایت میں ہے کہ مسلمان جو درخت لگاتا ہے تمام حیوان چوپایہ یا پرندہ جو پھل وغیرہ اوس سے کھاتے قیامت تک لگانے والے

يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ

کیلئے صدقہ ہوگا اور اوسی کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان جو درخت لگاتا ہے یا زراعت کاشت کرتا ہے اوس میں سے انسان

إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً وَرَوَيَاهُ جَمِيعًا مِنْ رِوَايَةِ أَنَسٍ رض

یا چوپایہ یا کوئی اور شئے کھاتے تو اوسکے لیے صدقہ ہوتا ہے اور دونوں یعنے بخاری مسلم نے اس حدیث کو انس سے روایت کیا ہے

يَرْزَؤُهُ أَيْ يَنْقُصُهُ ‌‌الْعِشْرُونَ عَنْهُ قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا

یرزؤہ کا معنے ہے کم کرتا ہے اوسکو بیسویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ بنی سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب

قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّهُ قَدْ

سکونت پذیر ہوں یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی آپ نے انکو فرمایا مجھے خبر لگی ہے

بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ

کہ تم مسجد کے قریب سکونت پذیر ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ ہم نے

أَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ

یہ ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں سکونت کرو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں اے بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں سکونت کرو تمہارے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ أَيْضًا بِمَعْنَاهُ

روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر ایک قدم کیساتھ درجہ ملتا ہے۔ اور بخاری نے بھی یہ مضمون

مِنْ رِوَايَةِ أَنَسٍ وَبَنُوْ سَلِمَةَ بِكَسْرِ اللَّامِ قَبِيْلَةٌ مَعْرُوْفَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ

انس رضہ سے روایت کیا ہے اور بنو سلمہ لام کی کسرہ سے انصار میں سے ایک قبیلہ معروف ہے اور

آثَارُهُمْ خُطَاهُمْ الْحَادِي وَالْعِشْرُوْنَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ

آثارہم کا معنے نشان قدم ان کے ہیں۔ اکیسویں حدیث ابو منذر ابی بن کعب سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ

کہ ایک شخص کا گھر مسجد سے ایسا دور تھا کہ مجھے معلوم نہیں کہ کسی اور آدمی کا گھر اسکے گھر سے زیادہ مسجد سے دور ہو اور اس سے کوئی نماز مسجد سے

صَلَاةٌ فَقِيْلَ لَهُ أَوْ فَقُلْتُ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ

خطا نہ ہوتی تھی پس اسکو کہا گیا یا میں نے اسکو کہا کہ تو ایک گدھا سواری کیلئے خرید لے کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آیا کرے

فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ

اس نے کہا مجھے خوش نہیں آتا کہ میرا گھر مسجد سے قریب ہو میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چلکر جانا

إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور واپس گھر کو آنا لکھا جاوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ الرَّمْضَاءُ

کہ تیرے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سب جمع کر دیئے ہیں روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی یہ ہے کہ تیرے واسطے ہے جو تو نے چاہا اور رمضاء

الْأَرْضُ الَّتِي أَصَابَهَا الْحَرُّ الشَّدِيْدُ وَالْعِشْرُوْنَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ

اس زمین کو کہتے ہیں جسکو سخت گرمی پہنچی ہو بائیسویں حدیث ابو محمد

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُوْنَ

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چالیس

خَصْلَةً اَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا

خصلتیں ہیں ان میں سب سے اعلیٰ دودھ دینے والی بکری کا عاریۃً دینا ہے کوئی ایسا عامل نہیں جو عمل کرے کسی خصلت پر ان میں سے امید رکھتا ہوا اس کے ثواب کی

وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اَلْمَنِيْحَةُ

اور سچا جانتے ہوئے وعدہ کو مگر داخل کرے گا اللہ اس کے سبب جنت میں روایت کی بخاری نے منیحہ

اَنْ يُّعْطِيَهُ اِيَّاهَا لِيَاْكُلَ لَبَنَهَا ثُمَّ يَرُدَّهَا اِلَيْهِ اَلثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

یہ کہ دودھ والی بکری دیوے تو وہ دودھ پی کر واپس کر دیوے تیئیسویں حدیث

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا

يَقُوْلُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا عَنْهُ قَالَ قَالَ

فرماتے تھے کہ دوزخ کی آگ سے بچاؤ کرو اگرچہ ایک خرما کے ٹکڑے کے ساتھ ہو متفق علیہ اور دونوں کی ایک روایت میں اسی راوی سے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ بے واسطہ کلام کرے گا

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ

کہ اس کے اور اس کے درمیان مترجم نہیں ہوگا پس ہر ایک اپنی دائیں طرف نظر کرے گا تو اس کو عمل نظر آئیں گے جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے اور جب بائیں طرف

فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا

دیکھے گا تو اس کو وہی اعمال دکھائی دیں گے جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے اور جب آگے دیکھے گا تو اس کو اپنے سامنے دوزخ کی آگ نظر آئے گی

النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ اَلرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ عَنْ

پس تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہو سکے جس کو یہ میسر نہ ہو سکے تو خوش کلامی سے جواب دینا اس کے لیے بچاؤ کا صدقہ ہے

اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے

عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

اس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے اور جب کچھ پیوے تو الحمد للہ کہے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْاَكْلَةُ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ هِيَ الْغَدْوَةُ اَوِ الْعَشْوَةُ اَلْخَامِسُ وَ

روایت کی یہ مسلم نے اکلہ ساتھ فتح ہمزہ کے مراد اس سے صبح یا شام کا کھانا ہے پچیسویں حدیث

الْعِشْرُوْنَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے



قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ

نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ

قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوِ الْخَيْرِ قَالَ أَرَأَيْتَ

إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اَلْبَابُ الرَّابِعَ عَشَرَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الطَّاعَةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى طٰهٰ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى وَقَالَ تَعَالَى يُرِيدُ

اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ هٰذِهِ

فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتَّى تَمَلُّوا

وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَهْ كَلِمَةُ نَهْيٍ وَزَجْرٍ

وَمَعْنَى لَا يَمَلُّ اللّٰهُ لَا يَقْطَعُ ثَوَابَهُ عَنْكُمْ وَجَزَاءَ أَعْمَالِكُمْ وَيُعَامِلُكُمْ مُعَامَلَةَ

الْمَالِّ حَتَّى تَمَلُّوا فَتَتْرُكُوا فَيَنْبَغِي لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مَا تُطِيقُونَ الدَّوَامَ عَلَيْهِ

لِيَدُومَ ثَوَابُهُ لَكُمْ وَفَضْلُهُ عَلَيْكُمْ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ

ثلاثة رهط إلى بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم يسألون عن عبادة

کہ تین آدمی آئے رسول اللہ صلعم کے گھر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے آپکی عبادت کا

النبي صلى الله عليه وسلم فلما أخبروا كأنهم تقالوها وقالوا أين نحن من

حال پوچھا جب انکو آپکی عبادت کی خبر دی گئی تو انہوں نے اسکو تھوڑا تصور کیا اور کہا کہ ہم کہاں اور

النبي صلى الله عليه وسلم وقد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر قال أحدهم

نبی صلعم کہاں آپکے گناہ اگلے اور پچھلے سب بخشے گئے ایک بولا

أما أنا فأصلي الليل أبدا وقال الآخر وأنا أصوم الدهر أبدا ولا أفطر

کہ میں ہمیشہ تمام رات نماز پڑھا کرونگا اور دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھونگا افطار نہ کرونگا

وقال الآخر وأنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبدا فجاء رسول الله صلى الله

تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے کنارہ کرونگا اور کبھی نکاح نہ کرونگا اونکے پاس رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم إليهم فقال أنتم الذين قلتم كذا وكذا أما والله إني لأخشاكم

علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا تم ہی ہو جو ایسی ایسی باتیں کہتے ہو سنو اللہ کی قسم ہے کہ میں تم سے بہت زیادہ

لله وأتقاكم له لكني أصوم وأفطر وأصلي وأرقد وأتزوج النساء فمن

اللہ سے ڈرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح

رغب عن سنتي فليس مني متفق عليه وعن ابن مسعود رضي الله عنه أن النبي

بھی کرتا ہوں اور جو شخص میری سنت سے منہ پھیرے وہ میری امت میں سے نہیں متفق علیہ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال هلك المتنطعون قالها ثلاثا رواه مسلم المتنطعون المتعمقون

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تشدد کرنیوالے ہلاک ہوگئے یہ کلمہ آپنے تین بار زبان مبارک سے فرمایا روایت کی یہ مسلم نے

المشددون في غير موضع التشديد وعن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم

یعنی جو لوگ خلاف شرع اور سنت کے عبادات میں تشدد کرتے ہیں ابو ہریرہ رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

قال إن الدين يسر ولن يشاد الدين أحد إلا غلبه فسددوا وقاربوا و

کہ فرمایا دین آسان ہے اور جو شخص دین میں تشدد کرتا ہے وہ مغلوب ہو جاتا ہے اور صراط مستقیم کو مضبوط پکڑو اور میانہ روی اختیار کرو

أبشروا واستعينوا بالغدوة والروحة وشيء من الدلجة رواه البخاري

اور بشارت دو اور اول دن کے اور آخر دن کے اور کچھ رات میں عبادت کیساتھ اعانت طلب کرو روایت کی یہ بخاری نے

وفي رواية له سددوا وقاربوا واغدوا وروحوا وشيء من الدلجة القصد القصد

اور انکی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ صراط مستقیم کو مضبوط پکڑو اور میانہ روی پکڑو اور اول دن اور آخر دن اور کچھ رات عبادت کرو میانہ روی پکڑو



القصد تبلغوا" قوله "الدين" هو مرفوع على ما لم يسم فاعله وروي منصوبا وروي "لن يشاد الدين أحد" وقوله صلى الله عليه وسلم: "إلا غلبه" أي غلبه الدين وعجز ذلك المشاد عن مقاومة الدين لكثرة طرقه و"الغدوة" سير أول النهار و"الروحة" آخر النهار و"الدلجة" آخر الليل وهذا استعارة وتمثيل ومعناه استعينوا على طاعة الله عز وجل بالأعمال في وقت نشاطكم وفراغ قلوبكم بحيث تستلذون العبادة ولا تسأمون وتبلغون مقصودكم كما أن المسافر الحاذق يسير في هذه الأوقات ويستريح هو ودابته في غيرها فيصل المقصود بغير تعب والله أعلم. وعن أنس رضي الله عنه قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم فإذا حبل ممدود بين الساريتين فقال ما هذا الحبل قالوا هذا حبل لزينب فإذا فترت تعلقت به فقال النبي صلى الله عليه وسلم حلوه ليصل أحدكم نشاطه فإذا فتر فليرقد متفق عليه.

وعن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا نعس أحدكم وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فإن أحدكم

إذا صلى وهو ناعس لا يدري لعله يذهب يستغفر فيسب نفسه متفق

اونگھتا ہوا نماز پڑھے تو نہیں جانتا کہ شاید استغفار کی جگہ اپنے نفس کو گالیاں دے متفق

عليه وعن أبي عبد الله جابر بن سمرة رضي الله عنهما قال كنت أصلي مع

علیہ ابو عبد اللہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول

النبي صلى الله عليه وسلم الصلوات فكانت صلاته قصدا وخطبته قصدا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھتا تھا آپ کی نماز بھی میانہ ہوا کرتی تھی اور آپ کا خطبہ بھی میانہ ہوا کرتا تھا روایت کی

رواه مسلم قوله قصدا أي بين الطول والقصر وعن أبي جحيفة وهب بن

اسے مسلم نے یعنی طول اور قصر کے درمیان ہوا کرتی تھی ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عبد الله قال آخى النبي صلى الله عليه وسلم بين سلمان وأبي الدرداء فزار سلمان

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درداء کو ایک دوسرے کے بھائی بنایا تو سلمان ایک

أبا الدرداء فرأى أم الدرداء متبذلة فقال لها ما شأنك قالت أخوك أبو الدرداء

ابو الدرداء کی ملاقات کو ان کے مکان پر گیا دیکھا کہ ام الدرداء خراب صورت میں ہیں سلمان نے ان کو کہا کہ تمہارا کیا حال ہے وہ بولیں تیرے بھائی

ليس له حاجة في الدنيا فجاء أبو الدرداء فصنع له طعاما فقال له كل فإني صائم

ابو الدرداء کو دنیا کی کچھ حاجت نہیں پھر ابو الدرداء آیا اور سلمان کے لیے کھانا تیار کیا اور کہا کہ تو کھا لے میں روزہ سے ہوں

قال ما أنا بآكل حتى تأكل فأكل فلما كان الليل ذهب أبو الدرداء يقوم فقال له

سلمان نے کہا کہ جب تک تو نہیں کھائے گا میں نہیں کھاؤں گا پس دونوں نے کھانا کھایا جب رات ہوئی تو ابو الدرداء نماز کو کھڑا ہو گیا سلمان نے اسکو کہا کہ سو جا

نم فنام ثم ذهب يقوم فقال له نم فلما كان من آخر الليل قال سلمان قم الآن

وہ سو گیا پھر اٹھ کر نماز کو کھڑا ہوا سلمان نے پھر کہا کہ سو جا وہ سو گیا جب پچھلی رات ہوئی تو سلمان نے اسکو کہا کہ اب اٹھ پس دونوں نے نماز پڑھی

فصليا جميعا فقال له سلمان إن لربك عليك حقا وإن لنفسك عليك حقا و

پھر سلمان تیرے رب کا تجھ پر حق ہے اور تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے اور تیری عورت کا بھی تجھ پر حق ہے

لأهلك عليك حقا فأعط كل ذي حق حقه فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال

تو ہر ایک حقدار کا حق ادا کیا کر ابو الدرداء نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آکر اسکا ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

النبي صلى الله عليه وسلم صدق سلمان رواه البخاري وعن أبي محمد عبد الله

فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا روایت کی یہ بخاری نے ابو محمد عبد اللہ

ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال أخبر النبي صلى الله عليه وسلم أني

ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے اس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ میں

أَقُولُ وَاللّٰهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

میں کہتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو نماز پڑھا کروں گا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو نے ایسا ایسا کہا ہے میں نے عرض کی کہ میری ماں باپ آپ پر

أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ

فدا ہوں ہاں میں نے بیشک کہا ہے آپ نے فرمایا کہ تجھے اس کی طاقت نہیں تو روزہ بھی رکھا کر اور افطار بھی کیا کر اور سویا کر اور نماز بھی پڑھا کر

وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ

اور ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر کہ حسنات کا اجر دس گنے تک ملتا ہے اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مثل ہے

الدَّهْرِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ

میں نے عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھا کر اور دو دن افطار کر

قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ

گزارش کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھا کر اور ایک دن افطار کیا کر یہ

دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَفِي رِوَايَةٍ هُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ

داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب روزوں سے بہتر ہیں اور ایک روایت میں افضل روزوں کی ہیں۔ میں نے

فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا کہ مجھے اس سے افضل کی طاقت ہے آپ نے فرمایا

لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ

کہ اس سے افضل کوئی نہیں اور مجھے تین دن قبول کر لیتے جو رسول اللہ صلعم نے فرمائے تھے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي وَفِي رِوَايَةٍ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ

اپنے مال اور عیال سے زیادہ محبوب ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کیا مجھے خبر نہیں دی گئی کہ تو

تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ

دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز پڑھتا ہے میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کر روزہ رکھ اور افطار بھی کر سویا کر

وَنَمْ وَقُمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ

اور رات کو نماز بھی پڑھا کر کیونکہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے اور تیری عورت کا تجھ پر حق ہے اور تیری

حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ

زیارت کرنے والوں کا تجھ پر حق ہے اور تجھے کافی ہے کہ تو ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرے کہ ہر

بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَإِذًا ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ

کہ ہر نیکی دس گنی ہو جایا کرتی ہے پس اس صورت میں صیام الدہر کا ثواب ہو جائے گا پس میں نے تشدید کیا پس مجھ پر تشدید کیا گیا بیٹھے

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ صُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ

عرض کی یا رسول اللہ میں اس کی قوت دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ داؤد نبی کی مانند روزہ رکھا کر اور اس سے زیادہ مت کر بیٹھے

قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ بَعْدَ

عرض کی کہ داؤد نبی کے روزے کیسے تھے آپ نے فرمایا نصف الدہر پس عبد اللہ جب

مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ

بوڑھا ہو گیا تو کہا کرتا تھا کہ کاش میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے

أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ

فرمایا کہ میں خبر دیا گیا کہ تو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور رات کو قرآن پڑھتا ہے میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ اور

وَلَمْ أُرِدْ بِذٰلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ

میں اس سے نیکی کا ارادہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ داؤد نبی کی مثل روزہ رکھا کر کہ وہ لوگوں سے زیادہ عبادت کرنے والا تھا۔

النَّاسِ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ

اور ہر مہینے میں ایک قرآن ختم کیا کر میں نے گزارش کی کہ یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا

قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ

بیس دن میں قرآن ختم کیا کر میں نے عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا دس دن میں

فِي كُلِّ عَشْرٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ

ختم کیا کر میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر

سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ وَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہفتہ میں ختم کیا کر اور اس سے زیادہ مت کر پس میں نے تشدد کیا مجھ پر تشدد کیا گیا اور نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمُرٌ قَالَ فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ

وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو نہیں جانتا شاید خدا تعالےٰ تیری عمر زیادہ کرے میں اب جیسا

لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی عمر کا ہو گیا ہوں جب میں بوڑھا ہو گیا تو اب مجھے محبوب دکھائی دیتا ہے کہ میں

نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ وَإِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَفِي رِوَايَةٍ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا تیرے فرزند کا بھی تجھ پر حق ہے اور ایک روایت میں ہے

لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ ثَلَاثًا وَفِي رِوَايَةٍ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صِيَامُ دَاوُدَ

آپ نے تین بار فرمایا جو ہمیشہ روزہ رکھے اس نے روزہ ہی نہیں رکھا اور ایک روایت میں ہے کہ داؤد کے روزے خدا تعالیٰ کو سب روزوں سے زیادہ محبوب ہیں

وَأَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ

اور داؤد کی نماز خدا تعالیٰ کو سب نمازوں سے زیادہ محبوب ہے وہ آدھی رات سویا کرتے تھے اور رات کا تیسرا حصہ نماز پڑھا کرتے تھے

ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى وَفِي رِوَايَةٍ

اور چھٹا حصہ سویا کرتے تھے اور ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے اور جب دشمن کے مقابل ہوتے تو بھاگتے نہ تھے اور ایک روایت میں ہے

قَالَ أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ أَيِ امْرَأَةَ وَلَدِهِ فَيَسْأَلُهَا

وہ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے ایک شریف عورت سے میرا نکاح کر دیا اور اپنی بہو کی خبر گیری کیا کرتے تھے پس اس عورت سے خاوند کا

عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُولُ لَهُ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا

حال پوچھا کرتے تو وہ عورت اس سے کہتی بہت خوب آدمی ہے بستر پر پاؤں نہیں رکھا اور نہ ہمارا پردہ کھولا جب سے ہم اس کے پاس آئے ہیں ہمارے

مُنْذُ أَتَيْنَاهُ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

حال کی تفتیش نہیں کی جب اس حال کو دیر ہو گئی تو انہوں نے نبی صلعم کے پاس اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا

الْقَنِي بِهِ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَقُلْتُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَخْتِمُ

کہ اس کو میرے پاس حاضر کر جب میں خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھا کرتا ہے میں نے عرض کی ہر روز فرمایا ختم کس طرح کیا کرتا ہے

قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ وَذَكَرَ نَحْوَ مَا سَبَقَ وَكَانَ يَقْرَأُ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبُعَ الَّذِي يَقْرَؤُهُ

میں نے گذارش کی ہر رات ختم کرتا ہوں اور سب حال کہہ سنایا جیسا گذر چکا کہا راوی نے اور جو منزل رات کو پڑھا کرتا تھا دن میں اپنے

يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوّٰى أَفْطَرَ

اہل میں سے بعض کو سنایا کرتا تھا تاکہ رات کو آسان ہو جاوے اور جب قوت حاصل کرنے کا ارادہ کرتا تو کئی

أَيَّامًا وَأَحْصٰى وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهَةَ أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ عَلَيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى

دن پے در پے افطار رکھتا اور افطار رکھے دنوں کو شمار میں رکھتا اور اسی قدر پے در پے روزے رکھتا واسطے کراہت اس امر کے کہ جس پر نبی صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ صَحِيحَةٌ مُعْظَمُهَا فِي الصَّحِيحَيْنِ وَقَلِيلٌ مِنْهَا

علیہ وسلم کی مفارقت کی ہے ان باتوں میں سے کچھ ترک ہو جاوے یہ سب روایتیں صحیح ہیں اور اکثر صحیحین میں ہیں اور ان روایات میں سے تھوڑی

فِي أَحَدِهِمَا وَعَنْ أَبِي رِبْعِيٍّ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأُسَيْدِيِّ الْكَاتِبِ أَحَدِ

ایک ان دونوں میں سے ایک میں ہیں ابو ربعی حنظلہ بن ربیع اسیدی کاتب سے روایت ہے

كُتَّابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ

جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھا کہا اس نے ایک بار ابو بکر مجھ سے رستہ میں ملا اور مجھ سے



كيف أنت يا حنظلة قلت نافق حنظلة قال سبحان الله ما تقول قلت
نكون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكرنا بالجنة والنار كأنا
رأي عين فإذا خرجنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم عافسنا الأزواج
والأولاد والضيعات نسينا كثيرا قال أبو بكر رضي الله عنه فوالله إنا
لنلقى مثل هذا فانطلقت أنا وأبو بكر حتى دخلنا على رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقلت نافق حنظلة يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وما ذاك قلت يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالنار والجنة كأنا رأي
عين فإذا خرجنا من عندك عافسنا الأزواج والأولاد والضيعات نسينا
كثيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده أن لو
تدومون على ما تكونون عندي وفي الذكر لصافحتكم الملائكة على فرشكم
وفي طرقكم ولكن يا حنظلة ساعة وساعة ثلاث مرات رواه مسلم قوله
ربعي بكسر الراء والأسيدي بضم الهمزة وفتح السين وبعدها ياء
مشددة مكسورة وقوله عافسنا هو بالعين والسين المهملتين أي عالجنا



ولا عبثا ولتفتيحات لمعايش وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم يخطب اذا هو برجل قائم فسأل عنه فقالوا ابو اسرائيل نذر ان يقوم في الشمس ولا يقعد ولا يستظل ولا يتكلم ويصوم فقال النبي صلى الله عليه وسلم مروه فليتكلم وليستظل وليقعد وليتم صومه رواه البخاري

الباب الخامس عشر في المحافظة على الاعمال

پندرہواں باب اعمال کی محافظت کرنے کے بیان میں

قال الله تعالى الم يأن للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق ولا يكونوا كالذين اوتوا الكتاب من قبل فطال عليهم الامد فقست قلوبهم وقال تعالى وقفينا بعيسى ابن مريم وآتيناه الانجيل وجعلنا في قلوب الذين اتبعوه رأفة ورحمة ورهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم الا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعايتها وقال تعالى ولا تكونوا كالتي نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا وقال تعالى واعبد ربك حتى يأتيك اليقين واما الاحاديث فمنها حديث عائشة رضي الله عنها وكان احب الدين اليه ما داوم صاحبه عليه وقد سبق في الباب قبله

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ

عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص رات کے وظیفہ کو ترک کر کے

مِنَ اللَّيْلِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا

سو جائے یا کسی قدر اوسکا وظیفہ رہ جائے پھر اوسکو فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لے تو گویا اوسنے

قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي

رات کو ہی پڑھا (ف) روایت کی یہ مسلم نے اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا مجھے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِّثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ

رسول اللہ صلعم نے اے عبد اللہ تو فلانے شخص کی مثل مت ہو کہ تہجد پڑھا کرتا تھا

فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پھر اوسنے تہجد پڑھنا ترک کر دیا متفق علیہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ اگر کسی

إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ

درد یا کسی سبب سے رسول اللہ صلعم سے رات کی نماز فوت ہو جاتی تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیا کرتے تھے روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ السَّادِسَ عَشَرَ فِي الْأَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَآدَابِهَا

سولھواں باب سنت اور اوسکے آداب کی محافظت کے امر میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَقَالَ تَعَالٰى

اللہ تعالی نے فرمایا ہے جو کچھ تم کو دیوے رسول اسکو لے لو اور جس چیز سے تم کو رسول روک دے اوس سے رک جاؤ اور فرمایا اللہ تعالی نے اور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوٰى ذُو مِرَّةٍ

اپنے نفس کی خواہش سے نہیں بولتا وہ نہیں مگر وحی جو بھیجی جاتی ہے اوسکو سکھلایا ہے سخت قوتوں والے نے صاحب قوت نے

فَاسْتَوٰى وَقَالَ تَعَالٰى قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

پس پورا نظر آیا۔ اور فرمایا تو کہہ اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تم سے اللہ محبت کرے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور فرمایا البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کی پیروی اچھی واسطے

لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَقَالَ تَعَالٰى فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

اوس شخص کے جو امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے دن کی۔ اور فرمایا ہے پس تیرے رب کی قسم ہے وہ لوگ مومن نہ ہوں گے

حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ

جب تک کہ حکم بنا دیں تجھ کو اوس چیز میں جو جھگڑا ہوا ان میں پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی

وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا وَقَالَ تَعَالَى فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَ

اور خوب طرح قبول کرلیں مان لیں، اور فرمایا ہے پھر اگر تم کسی چیز میں آپس میں جھگڑو تو پس اوسکو پھیر دو اللہ اور

الرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَاهُ إِلَى

رسول کی طرف اگر تم اللہ اور آخرت کے ساتھ ایمان لاتے ہو علماء نے کہا ہے اسکے معنی یہ ہیں یعنی

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ تَعَالَى مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَقَالَ

قرآن اور حدیث کیطرف اور فرمایا اللہ تعالی نے جس نے تابعداری کی رسول کی پس تحقیق اوسنے تابعداری کی اللہ کی اور فرمایا

تَعَالَى إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ وَقَالَ تَعَالَى فَلْيَحْذَرِ

بیشک تو سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے جو راہ اللہ کی ہے اور فرمایا چاہیے کہ ڈریں

الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

وے لوگ جو خلاف کرتے ہیں اوسکے حکم سے اس سے کہ پہونچے اونکو فتنہ یا پہونچ جاوے اونکو عذاب درد دینے والا

وَقَالَ تَعَالَى وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ

اور فرمایا یاد کرو جو کچھ پڑھا جاتا ہے تمہارے گھروں میں آیتیں اللہ کی

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور حکمت کی باتوں کو اور اس باب میں آیات بہت ہیں اور لیکن حدیثیں پس پہلی حدیث ابی ہریرہ رضہ سے مروی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا أَهْلَكَ

ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم مجھے چھوڑ دو جبتک میں تم کو چھوڑے رکہوں تم سے پہلے لوگ اسی سبب ہلاک ہوئے ہیں

مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ

کہ اپنے نبیوں پہ سوال اور اختلاف بہت کیا کرتے تھے جب میں تمکو کسی شئے سے منع کروں تو

فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ

اوس سے اجتناب کرو اور جب میں تم کو کوئی امر کروں.

مَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الثَّانِي عَنْ أَبِي نَجِيحٍ الْعِرْبَاضِ

تو جہانتک تم کو طاقت ہو اوسکی تکمیل کرو متفق علیہ ابو نجیح عرباض

بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن ساریہ رضہ سے روایت ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو

مَوْعِظَةً بَلِيغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقُلْنَا

موعظت بلیغ وعظ فرمائی کہ اوس سے دل ڈر گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے ہم نے عرض کی



يَا رَسُولَ اللهِ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا قَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَ

رسول اللہ گویا یہ وداع کرنے والے کی نصیحت ہے آپ ہم کو وصیت فرمائیے فرمایا میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى

سمع اور طاعت کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر غلام حبشی امیر ہو جائے اور جو شخص زندہ رہے گا بہت

اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا

اختلاف دیکھے گا تم میری سنت اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کی متابعت کرو اور اس کو

عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ

داڑھوں سے خوب مضبوط پکڑو اور نئے کاموں سے دور رہو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے روایت کی ہے

أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ النَّوَاجِذُ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ

ابوداؤد اور ترمذی نے اور ترمذی نے اس کو حدیث حسن صحیح کہا ہے۔ نواجذ ساتھ ذال نقطے والے کے

الْأَنْيَابُ وَقِيلَ الْأَضْرَاسُ الثَّالِثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ

کچلیاں ہیں اور بعض نے کہا ڈاڑھیں۔ تیسری حدیث ابوہریرہ سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے انکار کیا

قِيلَ وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى رَوَاهُ

[illegible]

الْبُخَارِيُّ الرَّابِعُ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ وَقِيلَ أَبِي إِيَاسٍ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَكْوَعِ

[illegible]

أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ

[illegible]

فَقَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ

[illegible]

رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْخَامِسُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ

[illegible]

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ

[illegible]

بين وجوهكم متفق عليه وفي رواية لمسلم كان رسول الله صلى الله عليه

مخالفت ڈال دے گا متفق علیہ۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يسوي صفوفنا حتى كأنما يسوي بها القداح حتى إذا رأى أنا قد عقلنا عنه

ہمارے صفوں کو ایسا برابر کیا کرتے گویا اونسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے یہانتک کہ آپ جان گئے کہ ہم صفوں کو برابر کرنا آپ سے سمجھ گئے ہیں

ثم خرج يوما فقام حتى كاد أن يكبر فرأى رجلا باديا صدره فقال عباد

پھر ایک روز آپ نکلے جب کھڑے ہوکر تکبیر کہنے کو ہوئے تو ایک آدمی آپ کو نظر آیا کہ اوسکی چھاتی آگے کو نکلی ہوئی تھی آپ نے فرمایا ہے

الله لتسون صفوفكم أو ليخالفن الله بين وجوهكم السادس

اللہ کے بندو تم اپنی صفوں کو برابر کرو یا اللہ تمہارے دلوں کو مخالف کردے گا چھٹی حدیث

عن أبي موسى قال احترق بيت بالمدينة على أهله من الليل فلما حدث

ابوموسی رضی سے روایت ہے کہ مدینہ میں رات کو ایک گھر کو آگ لگ گئی اور گھروالے اوس میں جل گئے جب

رسول الله صلى الله عليه وسلم بشأنهم قال إن هذه النار عدو لكم

رسول اللہ صلعم کے پاس اونکا حال ذکر کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے

فإذا نمتم فأطفئوها عنكم متفق عليه السابع عنه قال قال رسول

تم اسکو سوتے وقت بجھا دیا کرو۔ متفق علیہ ساتویں حدیث اوسی سے مروی ہے کہ رسول خدا

الله صلى الله عليه وسلم إن مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو ہدایت کی باتیں اور علم خداتعالی نے مجھکو دیکر بھیجا ہے وہ مثل

غيث أصاب أرضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء فأنبتت الكلأ و

اوس مینہ کے ہے جو ایک زمین میں برسا اوس زمین میں سے ایک قطعہ بہت خوب تھا اوسنے پانی کو قبول کیا اور گھاس اور

العشب الكثير وكان منها أجادب أمسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا

دوسری خوب اوگائی اور ایک قطعہ اوس میں کا سخت تھا اوسنے پانی کو تھام رکھا اللہ تعالی نے اوس سے لوگوں کو نفع پہونچایا لوگوں نے اوس سے

منها وسقوا وزرعوا وأصاب طائفة منها أخرى إنما هي قيعان لا تمسك

خود پیا اور چوپاؤں اور زراعت کو پلایا اور ایک قطعہ صاف میدان تھا اوسنے پانی

ماء ولا تنبت كلأ فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه ما بعثني

نہ تھام رکھا اور نہ گھاس اوگائی یہ مثال اوس شخص کی ہے جو اللہ کے دین میں سمجھدار ہوگیا اور اللہ نے اسکو نفع دیا اوس چیز سے

الله به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك رأسا ولم يقبل هدى الله

جو مجھکو دیکر بھیجا ہے پس اوسنے خود علم حاصل کیا اور لوگوں کو سکھایا اور اوس شخص کی مثال ہے جسنے سر اوٹھا کر اسکی طرف نظر بھی نہ کی [illegible]

الذي أُرسلت به متفق عليه، فقه بضم القاف على المشهور وقيل بكسرها
أي صار فقيها الناس. عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثلكم كمثل رجل أوقد نارا فجعل الجنادب
والفراش يقعن فيها وهو يذبهن عنها وأنا آخذ بحجزكم عن النار وأنتم
تفلتون من يدي رواه مسلم. الجنادب نحو الجراد والفراش هذا
هو المعروف الذي يقع في النار والحجز جمع حجزة وهي معقد الإزار و
السراويل. وعنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بلعق
الأصابع والصحفة وقال إنكم لا تدرون في أيه البركة رواه مسلم
وفي رواية له إذا وقعت لقمة أحدكم فليأخذها فليمط ما كان بها
من أذى وليأكلها ولا يدعها للشيطان ولا يمسح يده بالمنديل حتى
يلعق أصابعه فإنه لا يدري في أي طعامه البركة وفي رواية له إن
الشيطان يحضر أحدكم عند كل شيء من شأنه حتى يحضره عند طعامه
فإذا سقطت من أحدكم اللقمة فليمط ما كان بها من أذى فليأكلها

وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ ۔ اَلْعَاشِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ

اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے ۔ دسواں حدیث ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکبار ہمکو کھڑے ہوکر وعظ سنانے میں فرمایا اے لوگو تم خدا تعالی کے روبرو ننگے

تَعَالَى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا

ننگے بدن بے ختنہ کئے جمع کئے جاؤگے جیسا ہمنے پہلی بار پیدا کیا تھا ویسا ہی پھر اعادہ کرینگے یہ وعدہ ہے جسکو ہم

فَاعِلِينَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پورا کرنیوالے ہیں خبردار سب خلقت میں سے پہلے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائیگا

وَسَلَّمَ أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ

خبردار میری امت میں سے کچھ آدمی وہاں حاضر کئے جاینگے اور انکو بائیں ہاتھ والوں میں پکڑا جائیگا میں عرض کروں گا

يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ

اے رب یہ میرے اصحاب ہیں پھر کہا جائیگا تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے پیچھے کیا کیا بدعتیں نکال لی ہیں میں

الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ

بندہ صالح کی مانند جواب دونگا جب تک میں انکے درمیان تھا تو انکا حال جانتا تھا ۔ العزیز

الْحَكِيمُ فَيُقَالُ لِي إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

الحکیم تک پھر مجھے کہا جائیگا کہ یہ لوگ تیرے جدا ہونے کے بعد سے مرتد ہوتے چلے گئے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ غُرْلًا أَيْ غَيْرَ مَخْتُونِينَ ۔ الْحَادِي عَشَرَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ اللّٰهِ

متفق علیہ ۔ غرلا یعنی بے ختنہ کئے ۔ گیارہویں حدیث ۔ ابو سعید عبد اللہ

ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ

ابن مغفل رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ یہ

لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ

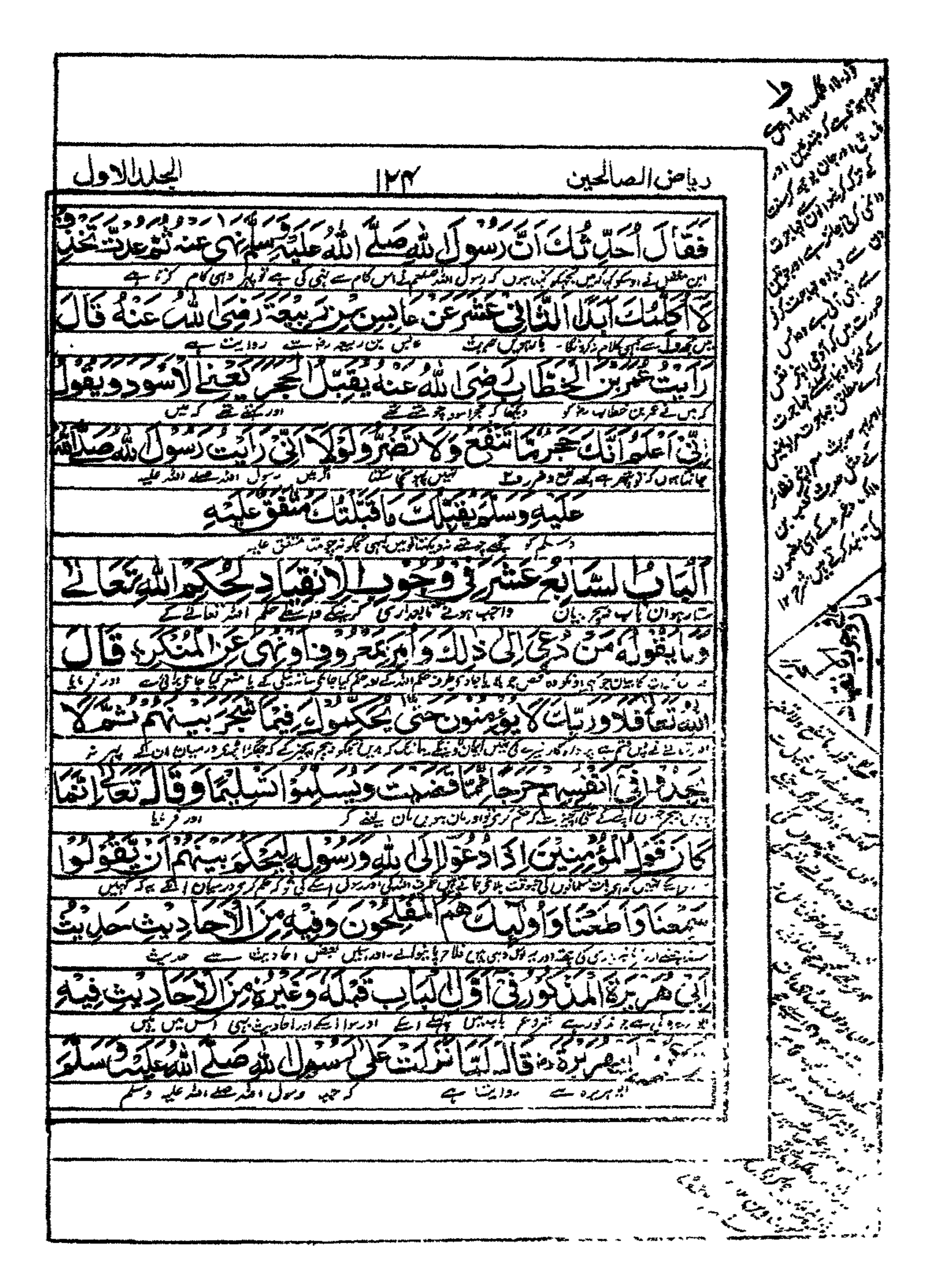
نہ شکار مارتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کرتا اور بیشک آنکھ پھوڑتا ہے اور دانت توڑتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ قَرِيبًا لِابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ

متفق علیہ اور ایک روایت ہے کہ ابن مغفل کے ایک رشتہ دار نے وہی کام کیا ابن مغفل نے اسکو منع کیا اور کہا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَصِيدُ صَيْدًا ثُمَّ عَادَ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہی کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ شکار نہیں مارتا اور اس شخص نے پھر وہی کام کیا ۔



فقال أحدثك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنه ثم عدت تخذف

ابن مغفل نے اوسکو کہا کہ میں تجھکو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلعم نے اس کام سے منع کی ہے تو پھر وہی کام کرتا ہے

لا أكلمك أبدا الثاني عشر عن عابس بن ربيعة رضي الله عنه قال

میں تجھ سے کبھی کلام نہ کرونگا - بارہواں حدیث عابس بن ربیعہ رضہ سے روایت ہے

رأيت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقبل الحجر يعني الأسود ويقول

کہ میں نے عمر بن خطاب رضہ کو دیکھا کہ حجر اسود چومتے تھے اور کہتے تھے کہ میں

إني أعلم أنك حجر ما تنفع ولا تضر ولولا أني رأيت رسول الله صلى الله

جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ نفع دے اور نہ ضرر پہنچا سکتا اگر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ

عليه وسلم يقبلك ما قبلتك متفق عليه

وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھتا تو میں بھی تجھکو نہ چومتا متفق علیہ

الباب السابع عشر في وجوب الانقياد لحكم الله تعالى

سترہواں باب اس چیز کے بیان میں کہ واجب ہونے تابعداری کرنیکے واسطے حکم اللہ تعالے کے

وما يقوله من دعي إلى ذلك وأمر بمعروف أو نهي عن منكر قال

اور اس بات کا بیان جو کہے وہ شخص جو بلایا جاوے طرف حکم اللہ کے اور حکم کیا جاوے ساتھ نیکی کے یا منع کیا جاوے برائی سے اور فرمایا

الله تعالى فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا

اور تیرے رب کی قسم ہے وہ ایمان والے نہ ہونگے جب تک کہ تجھکو حکم نہ کریں اس جھگڑے میں جو ان کے درمیان ہے پھر نہ

يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما وقال تعالى إنما

پاویں اپنے جی میں تنگی اس چیز سے کہ تو نے حکم کیا اور مان لیویں مان لینے کر اور فرمایا

كان قول المؤمنين إذا دعوا إلى الله ورسوله ليحكم بينهم أن يقولوا

سوائے اس کے نہیں کہ ہے بات مسلمانوں کی جب وقت بلائے جاتے ہیں طرف اللہ اور رسول اسکے کی تو کہ حکم کرے درمیان ان کے یہ کہ کہیں

سمعنا وأطعنا وأولئك هم المفلحون وفيه من الأحاديث حديث

سنا ہم نے اور فرمانبرداری کی ہم نے اور یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانیوالے اور اس میں بعض احادیث سے حدیث

أبي هريرة المذكور في أول الباب قبله وغيره من الأحاديث فيه

ابو ہریرہ کی ہے جو مذکور ہے شروع باب میں پہلے اسکے اور سوا اسکے اور احادیث بھی اس میں ہیں

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال لما نزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

لله ما في السموت وما في الأرض وإن تبدوا ما في أنفسكم أو تخفوه يحاسبكم

لله ما في السموات وما في الارض وان تبدوا ما في انفسكم اور تخفوه يحاسبكم

به الله الآية اشتد ذلك على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتوا

به الله الآية نازل ہوئی تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر گراں وسخت گذری

رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم بركوا على الركب فقالوا أي رسول الله كلفنا

آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل آکر بیٹھ گئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو ان عملوں کی

من الأعمال ما نطيق الصلوة والجهاد والصيام والصدقة وقد أنزلت

تکلیف دی گئی ہے جنکے کرنیکی ہمکو طاقت ہے جیسے نماز اور جہاد اور روزے اور صدقہ اور اب

عليك هذه الآية ولا نطيقها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتريدون

آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے جسکی ہم طاقت نہیں رکھتے آپنے فرمایا تم چاہتے ہو

أن تقولوا كما قال أهل الكتابين من قبلكم سمعنا وعصينا بل قولوا

کہ ویسا ہی بولو جیسا پہلے دونوں کتابوں والوں نے بولا تھا یعنے سمعنا وعصينا بلکہ تم کہو

سمعنا وأطعنا غفرانك ربنا وإليك المصير فلما اقترأها القوم وذلت

سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر جب قوم نے یہ آیت پڑھی اور ان کی

بها ألسنتهم أنزل الله في إثرها آمن الرسول بما أنزل إليه من ربه و

زبانیں اس سے نرم ہو گئیں اللہ تعالی نے اسکے پیچھے یہ آیت نازل فرمائی رسول ایمان لایا اسپر جو اسکی طرف اسکے رب سے نازل

المؤمنون كل آمن بالله وملائكته وكتبه ورسله لا نفرق بين أحد من

ہوئی اور مومن بھی اسپر ایمان لائے سب اللہ تعالی پر ایمان لائے اور اسکے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور ہم اسکے رسولوں میں

رسله وقالوا سمعنا وأطعنا غفرانك ربنا وإليك المصير فلما فعلوا ذلك

فرق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا ہمنے سنا اور اطاعت کی اے ہمارے رب ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اور تیری طرف ہی پھر کر آنا ہے جب انہوں

نسخها الله تعالى فأنزل الله عز وجل لا يكلف الله نفسا إلا وسعها لها ما كسبت

تو اللہ تعالی نے اسکو منسوخ فرمایا کہ یہ آیت نازل فرمائی اللہ تعالی کسیکو تکلیف نہیں دیتا مگر اسکی طاقت پر اسکیلئے ہے جو اس نے کمایا

وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا إن نسينا أو أخطأنا قال نعم ربنا ولا

اور اسی پر ہے جو اس نے کمایا اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا ہم خطا کریں تو ہمکو مت پکڑ فرمایا ہاں

تحمل علينا إصرا كما حملته على الذين من قبلنا قال نعم ربنا ولا تحملنا

اور ہم پر بوجھ مت ڈال جیسا تونے ہم سے پہلوں پر بوجھ ڈالا، فرمایا ہاں اے ہمارے رب اور ہم پر ایسا بوجھ مت ڈال

مالا طاقة لنا به قال نعم واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت

جسکی ہم کو طاقت نہیں فرمایا ہاں اور ہمکو عفو کر اور مغفرت کر اور ہم پر رحمت کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو

مولانا فانصرنا على القوم الكافرين قال نعم رواه مسلم

کافروں پر ہماری مدد کر فرمایا ہاں روایت کیا اس کو مسلم نے

الباب الثامن عشر في النهي عن البدع ومحدثات الامور

اٹھارہواں باب بدعتوں اور نئے کاموں سے نہی کرنے کے بیان میں

قال الله تعالى فماذا بعد الحق الا الضلال وقال تعالى ما فرطنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے اور فرمایا نہیں کم کیا ہم نے

في الكتاب من شيء وقال تعالى فان تنازعتم في شيء فردوه الى

کتاب میں کچھ بھی چیز اور فرمایا ہے اگر کسی امر میں باہم تنازع کرو تو

الله والرسول اي الكتاب والسنة وقال تعالى وان هذا صراطي مستقيما

اللہ اور رسول کی طرف رد کرو یعنی قرآن اور حدیث کی طرف اور فرمایا یہ میرا رستہ ہے سیدھا

فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله وقال تعالى قل

اسکی پیروی کرو اور بہت رستوں کی تابعداری مت کرو کہ تم کو اللہ تعالیٰ کے رستہ سے متفرق کر دینگے اور فرمایا ہے کہہ

ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والآيات

اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تم کو دوست رکھیگا اور تمہارے گناہ بخشدے گا۔ اور اس مضمون میں

في الباب كثيرة معلومة فنقتصر على طرف منها واما الاحاديث فكثيرة جدا

آیتیں بہت مشہور ہیں اور حدیثیں بھی بہت اور مشہور ہیں عائشہ سے مروی ہے کہ

وهي مشهورة فعن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد متفق عليه وفي رواية لمسلم

جو شخص اس ہمارے دین میں نئی بات نکالے جو اس میں سے نہیں وہ بات مردود ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک

من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد وعن جابر رضي الله عنه قال

روایت میں ہے جو شخص وہ عمل کرے جس پر ہمارا امر نہیں وہ رد ہے جابر سے مروی ہے

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب احمرت عيناه

کہ رسول اللہ صلعم جب خطبہ پڑھا کرتے تھے تو آپکی دونوں آنکھیں سرخ ہو جایا کرتی تھیں۔

وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ

اور آپکی آواز بلند ہو جاتی اور آپکا غصہ سخت ہو جاتا گویا آپ کسی لشکر سے ڈرانے والے ہیں کہتے کہ صبح کو یا شام کو وہ لشکر تم پر آ جائیگا

وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرِنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ

آجائیگا اور فرماتے ہیں میں اور قیامت ان دونوں کی مثل بھیجے گئے ہیں اور اپنی سبابہ

وَالْوُسْطٰى وَيَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ

اور وسطے کو ملاتے اور فرماتے اما بعد بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ

هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ

محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق ہے اور بدترین کاموں سے محدثات ہیں اور سب بدعت

ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهِ

گمراہی ہے پھر فرماتے ہیں ہر مومن سے اوسکے نفس کی زیادہ نزدیک ہوں جو شخص مال چھوڑ کر مر جائے وہ اوسکے وارثوں کا ہے اور جو شخص

وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ

اپنے ذمہ قرض چھوڑ کر مر جائے یا لڑکے بالے یا متعلقین چھوڑ جائے وہ میرے ذمہ ہے اور مجھ پر ہے روایت کیا اسکو مسلم نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ سے مروی ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثُهُ السَّابِقُ فِيْ بَابِ الْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ

وہ حدیث جو محافظت علی السنۃ کے باب میں گزری ہے

اَلْبَابُ التَّاسِعَ عَشَرَ فِيْمَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَيِّئَةً

انیسواں باب اوس شخص کے بیان میں جو رسم نیک یا بد نکالے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا (فرقان)

اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب دے ہمکو ہماری عورتوں اور اولاد سے

قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا وَقَالَ تَعَالٰى وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً (انبیاء)

آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمکو متقیوں کا امام کر اور فرمایا ہے اور ہمنے انکو امام بنایا

يَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَعَنْ اَبِيْ عَمْرٍو جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا فِيْ صَدْرِ

جو ہمارے امر سے لوگوں کو ہدایت کرتے۔ ابو عمرو جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم دوپہر کے

النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ

وقت رسول اللہ صلعم کے پاس تھے کہ آپکے پاس کچھ لوگ ایسے آئے جو بدن سے ننگے اون کے کپڑے پہنے

اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِّنْ مُّضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِّنْ مُّضَرَ فَتَمَعَّرَ

تلواریں گردنوں میں لٹکائے ہوئے اکثر مضر سے تھے بلکہ سب مضر سے تھے آپکے چہرہ کا حال دیکھ کر

وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوگیا آپ گھر میں آئے پھر

خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا

گھر سے نکلے اور بلال کو فرمایا وہ اذان دی اقامت کہی پھر نماز پڑھائی پھر خطبہ پڑھا خطبہ میں فرمایا اے لوگو اپنے رب سے

رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

ڈرو جسنے تم کو ایک جان سے پیدا کیا آخر تک ان اللہ کان علیکم

رَقِيْبًا وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الْحَشْرِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ

رقیبا۔ اور دوسری آیۃ سورت حشر کے آخر کی پڑھی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ہر ایک آدمی خیال کرے

مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ

کہ اوسنے قیامت کیلئے کیا بھیجا ہے لوگوں نے دینار اور درہم اور کپڑے اور گیہوں اور

بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ

چھوہاروں کے صاع صدقہ میں دیئے تاکہ آپنے فرمایا اگرچہ خرما کا ایک ٹکڑا ہو تو وہی صدقہ کرو ایک انصاری ایک ایسی بڑی تھیلی لایا

كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ

کہ اوسکا ہاتھ اوسکے اوٹھانے سے عاجز تھا۔ پھر لوگ متواتر صدقہ لانے لگے تاکہ

كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کپڑے اور غلہ کے دو انبار میں نے دیکھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ

يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي

فرحت سے درخشاں ہوگیا گویا سونا چمکتا تھا پھر آپنے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں

الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ

رسم نیک نکالے اوسکو اوسکا اجر ملے گا۔ اور اسکے بعد جو شخص اوسپر عمل کریگا اوسکو ملے گا

اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ

اور عمل کرنیوالوں کے اجر میں کچھ نقصان نہو گا اور جو شخص اسلام میں بری رسم نکالے اوسکا

عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ

گناہ اوسپر ہوگا اور جو لوگ اوسکے بعد اوسپر عمل کرینگے اونکا گناہ بھی اوسپر ہوگا اور اونکے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہوگی روایت کی یہ

مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ مُجْتَابِي النِّمَارِ هُوَ بِالْجِيْمِ وَبَعْدَ الْاَلِفِ بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَالنِّمَارُ

مسلم نے۔ قولہ مجتابی النمار ساتھ جیم کے اور الف کے بعد ایک نقطہ والی بار ہے اور نمار



جمع نمرة وهي كساء من صوف مخطط ومعنى مجتابيها لابسيها قد خرقوها

في رؤوسهم والجوب القطع ومنه قوله تعالى وثمود الذين جابوا الصخر

بالواد اي نحتوه وقطعوه وقوله تمعر هو بالعين المهملة اي تغير

قوله رأيت كومين بفتح الكاف وضمها اي صبرتين وقوله كأنه مذهبة

هو بالذال المعجمة وفتح الهاء والباء الموحدة قاله القاضي عياض وغيره

وصحفه بعضهم فقال مدهنة بدال مهملة وضم الهاء والنون وكذا

ضبطه الحميدي والصحيح المشهور هو الاول والمراد به على الوجهين الصفاء

والاستنارة وعن ابن مسعود رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم

قال ليس من نفس تقتل ظلما الا كان على ابن آدم الاول كفل

من دمها لانه كان اول من سن القتل متفق عليه

الباب التاسع عشر في الدلالة على خير والدعاء الى

هدى او ضلالة قال الله تعالى وادع الى ربك وقال تعالى ادع الى

سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وقال تعالى و

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ

بر اور تقوی پر ایک دوسرے کی اعانت کرو۔ اور فرمایا اور تم میں سے ایک جماعت نیکی کیطرف بلایا کرے

وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رض سے روایت ہے کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ

کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نیکی بتلا دے اوسکو اوس نیکی کر نیوالوں کی مثل اجر ملتا ہے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت کی یہ مسلم نے اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ

وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہدایت کیطرف بلاوے اوسکو اوسکی متابعت کرنیوالوں کی مثل اجر ملتا ہے اور اونکے

ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ

اجر سے کچھ کم نہیں ہوتا اور جو شخص ضلالت کیطرف بلاوے اوسپر اوسکی متابعت کرنیوالوں کے برابر گناہ

مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ

ہوتے ہیں اور اونکے گناہوں سے کچھ کم نہیں ہوتا روایت کی یہ مسلم نے ابو العباس سہل

ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابن سعد ساعدی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

خیبر کے دن فرمایا کہ میں کل کو نشان ایک شخص کو دونگا کہ اللہ تعالے اوسکے ہاتھ پر فتح کریگا وہ شخص اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے

وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا

اور اللہ اور رسول اوس سے محبت رکھتے ہیں پس اوس رات کو اس بات کا نام تذکرہ کرتے رہے کہ کل کو نشان کسکو ملتا ہے جب

أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ أَنْ يُّعْطَاهَا

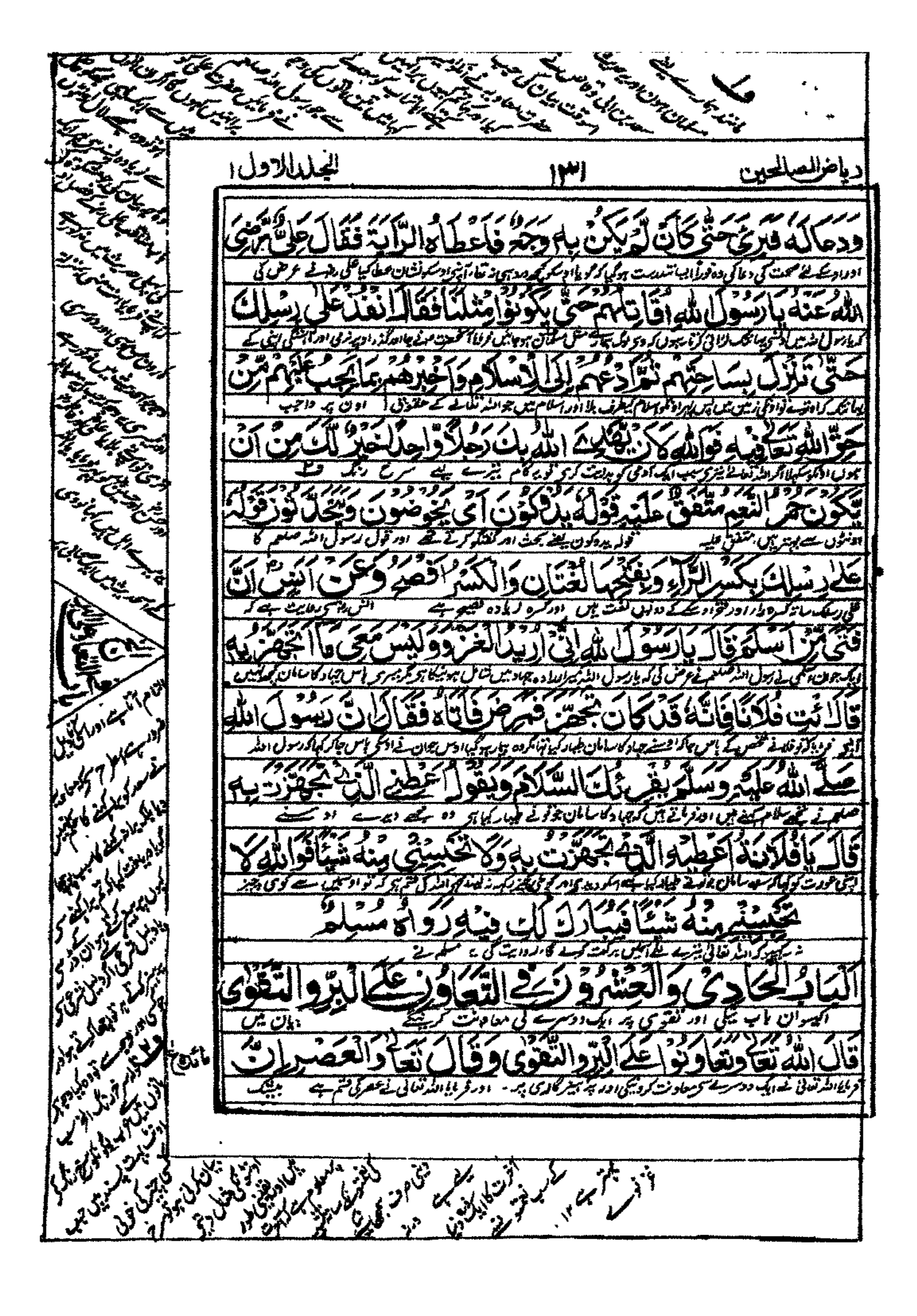
صبح ہوئی تو سب لوگ نشان کے ملنے کی امید پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے

فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ

آپنے فرمایا علی بن ابی طالب رض کہاں ہیں کہا کسی نے کہ وہ یا رسول اللہ شکایت رکھتے ہیں اپنی آنکھوں کی

قَالَ فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ

فرمایا آنحضرت صلعم نے پس بھیجو انکیطرف اونکے کہ بلا لاوے اوسکو پس لائے گئے علی رض آپنے اونکی آنکھوں میں لب دہن ڈال دیا



ودعا له فبرئ حتى كأن لم يكن به وجع فأعطاه الراية فقال علي رضي

الله عنه يا رسول الله أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا فقال انفذ على رسلك

حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم إلى الإسلام وأخبرهم بما يجب عليهم من

حق الله تعالى فيه فوالله لأن يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك من أن

يكون لك حمر النعم متفق عليه قوله يدوكون أي يخوضون ويتحدثون قوله

على رسلك بكسر الراء وبفتحها لغتان والكسر أفصح وعن أنس أن

فتى من أسلم قال يا رسول الله إني أريد الغزو وليس معي ما أتجهز به

قال ائت فلانا فإنه قد كان تجهز فمرض فأتاه فقال إن رسول الله

صلى الله عليه وسلم يقرئك السلام ويقول أعطني الذي تجهزت به

قال يا فلانة أعطيه الذي تجهزت به ولا تحبسي منه شيئا فوالله لا

تحبسي منه شيئا فيبارك لك فيه رواه مسلم

الباب الحادي والعشرون في التعاون على البر والتقوى

اکیسواں باب نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی معاونت کرنے کے بیان میں

قال الله تعالى وتعاونوا على البر والتقوى وقال تعالى والعصر إن

فرمایا اللہ تعالی نے ایک دوسرے کی معاونت کرو نیکی اور پرہیزگاری پر۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے عصر کی قسم ہے بیشک

الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ كَلَامًا مَعْنَاهُ أَنَّ النَّاسَ أَوْ أَكْثَرَهُمْ

فِي غَفْلَةٍ عَنْ تَدَبُّرِ هٰذِهِ السُّورَةِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ

غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ

كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

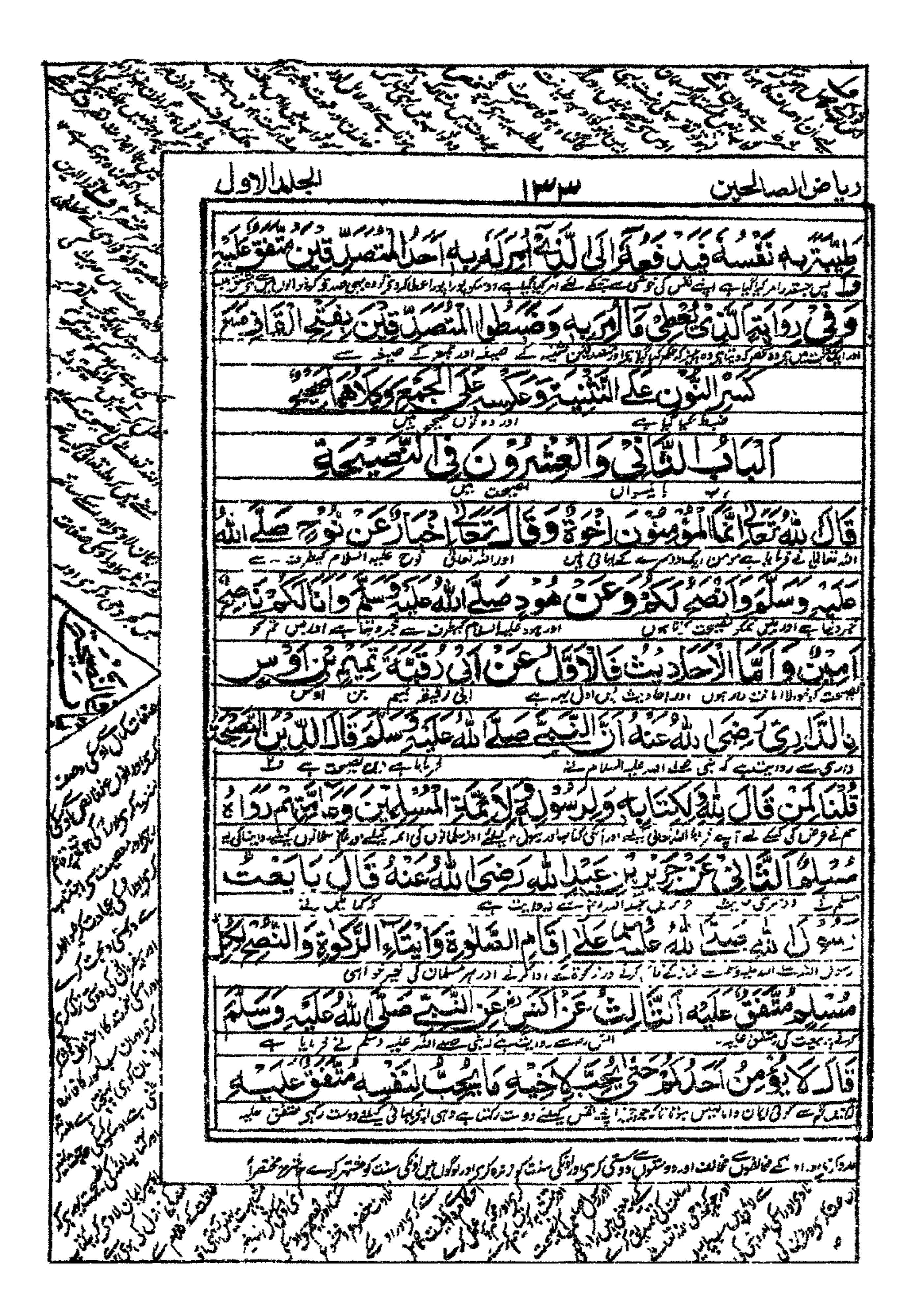
اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ

مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ

امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنَفِّذُ مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا



طيبة به نفسه فيدفعه الى الذي امر له به احد المتصدقين متفق عليه

وفي رواية الذي يعطي ما امر به وضبطوا المتصدقين بفتح القاف مع

كسر النون على التثنية وعكسه على الجمع وكلاهما صحيح

الباب الثاني والعشرون في النصيحة

قال الله تعالى انما المؤمنون اخوة وقال تعالى اخبارا عن نوح صلى الله

عليه وسلم وانصح لكم وعن هود صلى الله عليه وسلم وانا لكم ناصح

امين واما الاحاديث فالاول عن ابي رقية تميم بن اوس

الداري رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الدين النصيحة

قلنا لمن قال لله ولكتابه ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم رواه

مسلم الثاني عن جرير بن عبد الله رضي الله عنه قال بايعت

رسول الله صلى الله عليه وسلم على اقام الصلوة وايتاء الزكوة والنصح لكل

مسلم متفق عليه الثالث عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه متفق عليه



الباب الثالث والعشرون في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر

تیئسواں باب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بیان میں

قال الله تعالى ولتكن منكم أمة يدعون إلى الخير ويأمرون بالمعروف

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلاویں اور نیکی کا امر کیا کریں

وينهون عن المنكر وأولئك هم المفلحون وقال تعالى كنتم خير أمة

اور برائی سے منع کیا کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں اور فرمایا تم ہو سب سے بہتر امت

أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وقال تعالى

لوگوں سے جو پیدا ہوئی ہیں لوگوں میں حکم کرتے ہو پسند بات کا اور منع کرتے ہو ناپسند سے اور فرمایا

خذ العفو وأمر بالعرف وأعرض عن الجاهلين وقال تعالى والمؤمنون

عفو کو اپنی عادت کر اور نیکی کا امر کر اور جاہلوں سے منہ پھیر اور فرمایا مومن مرد

والمؤمنات بعضهم أولياء بعض يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر

اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں نیکی کا امر کرتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں

وقال تعالى لعن الذين كفروا من بني إسرائيل على لسان داود

اور فرمایا لعنت کیا کافروں کو بنی اسرائیل میں سے داؤد کی زبان پر

وعيسى ابن مريم ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون كانوا لا يتناهون عن

اور عیسیٰ بن مریم کے یہ اس سبب سے کہ گنہگار تھے اور حد سے بڑھ جاتے تھے آپس میں منع نہ کرتے تھے

منكر فعلوه لبئس ما كانوا يفعلون وقال تعالى وقل الحق من ربكم

برے کام سے جو کرتے تھے کیسا برا کام ہے جو کرتے تھے اور فرمایا اور تو کہہ حق تمہارے رب سے ہے

فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر وقال تعالى فاصدع بما تؤمر

جس کی خواہش ہو ایمان لاوے اور جس کی خواہش ہو کافر ہو جاوے اور فرمایا سو تو کھول کر سنا دے جس چیز کا تجھ کو امر کیا گیا ہے

وقال تعالى أنجينا الذين ينهون عن السوء وأخذنا الذين ظلموا

اور فرمایا ہم نے بچا لیا ان کو جو منع کرتے تھے برے کام سے اور پکڑا گنہگاروں کو

بعذاب بئيس بما كانوا يفسقون والآيات في الباب كثيرة معلومة

برے عذاب میں بدلے ان کی بے حکمی کا اور اس مضمون میں آیتیں بہت اور معلوم ہیں

وأما الأحاديث فالأول عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه

اور حدیثیں اس باب میں جو ذکر کی جاتی ہیں پہلی حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ

کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ جو شخص تم میں سے برا کام دیکھے

بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ

اسکو ہاتھ سے بدلدے اگر طاقت نہ ہو تو زبان ہی سے منع کرے اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ شخص

أَضْعَفُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الثَّانِي عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضـ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

ضعیف تر ایمان والا ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ دوسری حدیث ابن مسعود رضـ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ سے پہلے اللہ تعالےٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں کیا مگر

كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ

اوسکی امت میں سے اوسکے مددگار اور اصحاب ہوتے ہیں جو اوسکی سنت کو پکڑیں اور اوسکے امر کی

بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ

پیروی کریں پھر اونکے بعد ناخلف پیدا ہوتے ہیں جو خود نہیں کرتے اور کرتے ہیں وہ کام جو

مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ

اونکو امر نہیں کیا گیا جو شخص اونکے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو شخص زبان سے اونکے ساتھ جہاد کرے

فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ

وہ مومن ہے اور جو دل سے اونکے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے اور اوسکے سوا ایک

الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الثَّالِثُ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عُبَادَةَ ابْنِ

رائی کے برابر ایمان نہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ تیسری حدیث ابو الولید عبادہ

الصَّامِتِ رضـ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَ

ابن صامت رضـ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تنگی اور

الطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا

آسانی اور خوشی اور رنج میں سمع اور طاعت کا عہد کیا اور اسپر عہد کیا کہ

نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى فِيهِ بُرْهَانٌ

اگر انعام وغیرہ سے ہمارا حق ہم کو نہ ملے تو اس پر صبر کریں اور اسپر کہ خلافت کے کام میں اوسکے لائقوں سے تنازع نہ کریں مگر یہ کہ تم کفر صریح

وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور اسپر کہ ہم ہر جگہ حق کہا کریں اور اللہ تعالےٰ کے حکم میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں۔ متفق علیہ

الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ بِفَتْحِ مِيمِهِمَا أَيْ فِي السَّهْلِ وَالصَّعْبِ وَالْأَثَرَةُ الِاخْتِصَاصُ

بِالْمُشْتَرَكِ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهَا بَوَاحًا بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَبَعْدَهَا وَاوٌ ثُمَّ

أَلِفٌ ثُمَّ حَاءٌ مُهْمَلَةٌ أَيْ ظَاهِرًا لَا يَحْتَمِلُ تَأْوِيلًا الرَّابِعُ عَنِ النُّعْمَانِ

بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ فِي

حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ

أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا وَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ

مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا

فَإِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا

جَمِيعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْقَائِمُ فِي حُدُودِ اللهِ تَعَالَى مَعْنَاهُ الْمُنْكِرُ لَهَا الْقَائِمُ

فِي دَفْعِهَا وَإِزَالَتِهَا الْمُرَادُ بِالْحُدُودِ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ وَاسْتَهَمُوا اقْتَرَعُوا

الْخَامِسُ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ هِنْدِ بِنْتِ أَبِي أُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ

أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ

رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ

اونکے کاموں سے خوش ہوا اور اونکی متابعت کی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم ان سے لڑائی نہ کریں آپ نے فرمایا نہ جبتک تم میں نماز قائم رکھیں

رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعْنَاهُ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ إِنْكَارًا بِيَدٍ وَلَا لِسَانٍ فَقَدْ

روایت کی یہ مسلم نے اسکے معنے یہ ہیں کہ جو شخص اپنے دل سے کراہت کریگا اور ہاتھ اور زبان سے انکار کرنیکی اوسکو طاقت نہ ہو وہ

بَرِئَ مِنَ الْإِثْمِ وَأَدّٰى وَظِيفَتَهُ وَمَنْ أَنْكَرَ بِحَسَبِ طَاقَتِهِ فَقَدْ سَلِمَ

گناہ سے بچ گیا اور اوسنے اپنا وظیفہ ادا کردیا اور جو اپنی طاقت کے موافق انکار کرے وہ بھی معصیت سے بچ گیا

مِنْ هٰذِهِ الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَتَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِي السَّادِسُ

اور جو اونکے فعل سے خوش ہوکر اونکے تابع ہو وہ عاصی ہے چھٹی حدیث

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ الْحَكَمِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ

ام المؤمنین ام الحکم زینب بنت جحش رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ

صلے اللہ علیہ وسلم بیقراری کی حالت میں اونکے ہاں لا الہ الا اللہ ویل للعرب

مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَ

من شر قد اقترب فرماتے ہوئے تشریف لائے کہ سخت عذاب قریب ہے عرب کے لوگوں کیلئے آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنی کھل گئی ہے اور

حَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا

آپ نے اپنے انگوٹھے اور اوسکے متصل کی انگلی کو حلقہ کرکے دکھلایا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ باوجود اسکے کہ ہم میں

الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ السَّابِعُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

صالح لوگ موجود ہیں پھر بھی ہم ہلاک ہوجاینگے آپ نے فرمایا ہاں جب نجاست بہت ہو جاے متفق علیہ۔ ساتویں حدیث ابو سعید

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ

خدری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے رستوں میں بیٹھنے سے

فِي الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا

احتراز کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو مجالس میں باتوں کیلئے بیٹھنا ضروری ہے

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ

آپنے فرمایا اگر تم کو مجالس میں بیٹھنا ایسا ہی ضروری ہے تو رستہ کا حق

حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذٰى وَ

ادا کیا کرو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ رستہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا آنکھ نیچے کرنا اور ایذا دینے والی چیز کو روکنا اور سلام

السلام والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه الثامن عن ابن

عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى خاتماً من

ذهب في يد رجل فنزعه فطرحه وقال يعمد أحدكم إلى جمرة من

نار فيجعلها في يده فقيل للرجل بعد ما ذهب رسول الله صلى الله عليه

وسلم خذ خاتمك انتفع به قال لا والله لا آخذه أبداً وقد طرحه رسول

الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم التاسع عن أبي سعيد الحسن البصري

أن عائذ بن عمرو دخل على عبيد الله بن زياد فقال أي بني إني سمعت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن شر الرعاء الحطمة فإياك أن تكون

منهم فقال له اجلس فإنما أنت من نخالة أصحاب محمد صلى الله عليه و

سلم فقال وهل كانت لهم نخالة إنما كانت النخالة بعدهم وفي غيرهم

رواه مسلم العاشر عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه

وسلم قال والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر

أو ليوشكن الله أن يبعث عليكم عقاباً منه ثم تدعونه فلا يستجاب لكم

رواه الترمذي وقال حديث حسن الحادي عشر عن أبي سعيد الخدري

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے گیارہویں حدیث ابو سعید

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أفضل الجهاد كلمة عدل

خدری رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر جہاد ظالم بادشاہ کے رو برو

عند سلطان جائر رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن

عدل کی بات کہنی ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الثاني عشر عن أبي عبد الله طارق بن شهاب البجلي الأحمسي رضي

بارہویں حدیث ابو عبداللہ طارق بن شہاب بجلی احمسی رض سے مروی ہے

الله عنه أن رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم وقد وضع رجله في

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے اور آپ نے پاؤں رکاب میں رکھا تھا

الغرز أي الجهاد أفضل قال كلمة حق عند سلطان جائر رواه النسائي

پوچھا کون سا جہاد افضل ہے فرمایا کہ ظالم بادشاہ کے رو برو سچ کہنا روایت کی یہ نسائی نے

بإسناد صحيح الغرز بغين معجمة مفتوحة ثم راء ساكنة ثم زاي وهو ركاب

اسناد صحیح سے غرز غین معجمہ مفتوحہ کے پھر راء ساکنہ کے پھر زاء کے اور وہ رکاب ہے

كور الجمل إذا كان من جلد أو خشب وقيل لا يختص بجلد وخشب

اونٹ کے زین کی جب وہ لکڑی یا چمڑے سے ہو اور بعض نے کہا چمڑے اور لکڑی سے خاص نہیں

الثالث عشر عن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

تیرہویں حدیث ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

إن أول ما دخل النقص على بني إسرائيل أنه كان الرجل يلقى الرجل

کہ بنی اسرائیل میں پہلے جب نقصان داخل ہوا تھا کہ آدمی دوسرے کو ملتا

فيقول يا هذا اتق الله ودع ما تصنع فإنه لا يحل لك ثم يلقاه من الغد

اور کہتا اے فلانے اللہ سے ڈر اور جو کرتا ہے چھوڑ دے کیونکہ یہ کام تجھ پر حلال نہیں پھر دوسرے دن جب

وهو على حاله فلا يمنعه ذلك أن يكون أكيله وشريبه وقعيده

اسکو اسی حال میں دیکھتا تو منع نہ کرتا کھانے پینے بیٹھنے میں اسکے ساتھ ہو جاتا

فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهم ببعض ثم قال لعن الذين

جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالی نے انکے دل یکساں کر دیئے ایک دوسرے پر پھر یہ آیت پڑھی

كُفِرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَٰلِكَ بِمَا

داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر لعنت کی گئی بسبب اسکے

عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَا

کہ گناہ کرتے تھے اور حد سے بڑھ جاتے تھے جو گناہ کرتے تھے اوس سے ایک دوسرے کو روکتے نہ تھے وہ لوگ برا کام کرتے تھے

يَفْعَلُونَ تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ

تو اونمیں سے بہتوں کو دیکھیگا کہ کافروں کو دوستی کرتے ہیں برا ہے جو اونکے نفسوں کے لیے آگے بھیجا ہے

إِلَىٰ قَوْلِهِ فَاسِقُونَ ثُمَّ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنكَرِ

فاسقون تک اپنے پہر ... پھر فرمایا اللہ کی قسم تم ضرور نیکی کا امر کرو اور ضرور برائی سے منع کرو اور ضرور

وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَىٰ يَدِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا

ظالم کا ہاتھ پکڑو اور اوسکو حق کیطرف پھیر کر لاؤ اوسکو حق پر بند کرو یا اللہ تعالیٰ

أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

تمہارے دلوں کو ایک دوسرے سے ملا دیگا ... یکساں کر دیگا پھر اللہ تم کو لعنت کریگا جیسے اونپر لعنت کی ... روایت کی ابو

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ هَٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے یہ ابو داؤد کے لفظ ہیں اور ترمذی کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل معاصی میں مبتلا ہوگئے علماء نے اونکو منع کیا

فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ

وہ نہ رکے، علماء بھی اونکے ہمنشین ہوگئے اور کھانے پینے میں اونکے ساتھ شامل ہوگئے پس خدا تعالیٰ نے اونکے دل

بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا

یکساں کر دیے اور بسبب اونکے عصیان اور حد پر قائم نہ رہنے کے خدا تعالیٰ نے

وَكَانُوا يَعْتَدُونَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ

داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر اونکو لعنت کی آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے جب یہ ذکر کرنے لگے ... اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا

لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّىٰ تَأْطُرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا قَوْلُهُ تَأْطُرُوهُمْ أَيْ تَعْطِفُوهُمْ

مجھے اوس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میری جان ہے کہ تم اونکو حق کیطرف پھیرو یہ قول آپکا تأطروهم یعنی پھیر کر لاؤ اونکو

وَلَتَقْصُرُنَّهُ أَيْ لَتَحْبِسُنَّهُ الرَّابِعَ عَشَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رض قَالَ

اور تقصرونہ یعنی البتہ روکو گے اسکو چودھویں حدیث ابو بکر صدیق رض سے روایت ہے کہ کہا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ

کہ اے لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو اے ایمان والو تم اپنے نفسوں کا فکر کرو

لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب تم خود ہدایت پر ہو گئے تو جو لوگ گمراہ ہو گئے ان کی گمراہی تم کو کچھ ضرر نہ دیگی اور میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ

يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ

آپ فرماتے تھے کہ لوگ جب ظالم کو ظلم کرتے دیکھیں اور اسکے ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے

يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ

اللہ تعالیٰ اپنی عذاب عام نازل کریگا روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے اسانید صحیحہ سے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ فِي عُقُوبَةِ مَنْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ

چوبیسواں باب امر معروف اور نہی منکر کرنیوالے کی عقوبت کے بیان میں

أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ وَخَالَفَ قَوْلُهُ فِعْلَهُ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ

جب اوسکا فعل اوسکے قول کے مخالف ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا تم لوگوں کو

بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ وَقَالَ

نیکی کا امر کرتے ہو اور اپنے نفسوں کو فراموش کیا ہے حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تم ہوش نہیں کرتے اور فرمایا

تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ

اے ایمان والو تم کیوں امر کرتے ہو اس کام کا جو تم خود نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت

أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ وَقَالَ تَعَالَى إِخْبَارًا عَنْ شُعَيْبٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

غضب کی بات ہے کہ تم کہو وہ کام جو تم خود نہیں کرتے۔ اور خدا تعالیٰ نے شعیب علیہ السلام سے خبر دی ہے

سَلَّمَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أُسَامَةَ بْنِ

اور میں ارادہ نہیں کرتا کہ میں تم سے مخالف ہو کر وہ کام کروں جو تمکو اوس سے نہی کرتا ہوں۔ ابو زید اسامہ بن

زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

زید بن حارثہ رض سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا

سَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ

کہ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک آدمی حاضر کیا جائیگا اور دوزخ میں گرایا جائیگا وہاں اوسکے پیٹ میں سے انتڑی

بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَا فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ

نکل پڑیگی اور وہ اوسکے گرد اسطرح پھریگا جیسا گدہا چکی کے گرد پھرتا ہے لوگ اسکو دیکھکر جمع ہو جائینگے

فيقولون يا فلان ما لك الم تكن تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر فيقول

اور کہینگے اسے فلانی تجھ کیا ہوا کیا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کیا کرتا تھا وہ جواب دے گا

بلى كنت آمر بالمعروف ولا آتيه وانهى عن المنكر وآتيه متفق عليه قوله

کہ ہاں میں لوگوں کو نیکی کا امر کیا کرتا تھا اور خود اوسپر عمل نہیں کرتا تھا اور لوگوں کو برائی سے منع کیا کرتا تھا اور خود وہ کام کرلیا کرتا تھا قول

تندلق هو بالدال المهملة ومعناه تخرج والاقتاب الامعاء واحدها قتب

تندلق ساتھ دال مہملہ کے یعنی نکلینگے اور اقتاب آنتوں کو کہتے ہیں مفرد اوسکا قتب ہے

الباب الخامس والعشرون في الامر باداء الامانة

پچیسواں باب امانت کے ادا کرنیکے حکم کے بیان میں

قال الله تعالى ان الله يامركم ان تؤدوا الامانات الى اهلها

اللہ تعالی نے فرمایا ہے بیشک اللہ تعالی تمکو امر کرتا ہے کہ امانتوں کو ادا کرو انکے مالکوں کے پاس پہونچا دو

وقال انا عرضنا الامانة على السموات والارض والجبال فابين ان

اور فرمایا ہم نے دکھائی امانت آسمانوں کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پس سب نے قبول نہ کیا کہ

يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه كان ظلوما جهولا وعن

اوسکو اوٹھاویں اور ڈر گئے اوس سے اور اوٹھالیا اوسکو انسان نے تحقیق وہ ہے بڑا ظالم نادان

ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال آية المنافق

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منافق کی

ثلث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان متفق

تین نشانیاں ہیں جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اوسکے پاس امانت رکھی جاوے تو خیانت کرتا ہے

عليه وفي رواية وان صام وصلى وزعم انه مسلم وعن حذيفة ابن

علیہ اور ایک روایت میں ہے اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور زعم کرے کہ میں مسلمان ہوں حذیفہ ابن

اليمان رضي الله عنه قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثين

یمان سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو دو باتیں سنائی تھیں

قد رأيت احدهما وانا انتظر الآخر حدثنا ان الامانة نزلت في جذر

اون دونوں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسری کے دیکھنے کا منتظر ہوں آپ نے ہم کو فرمایا تھا امانت مردوں کے

قلوب الرجال ثم نزل القرآن فعلموا من القرآن وعلموا من السنة ثم

دلوں کی جڑ میں نازل ہوئی پھر قرآن نازل ہوا پس انہوں نے قرآن اور سنت سے علم حاصل کیا پھر

حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ

آپنے امانت کے اوٹھ جانیکا ذکر کیا اور فرمایا کہ سو جاویگا جب بیدار ہوگا تو امانت کی صفت دل سے

قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ

دل سے قبض ہوگی اور اوسکا اثر داغ کی مثل رہجاویگا پھر دوسری بار سو جاویگا پھر اوسکے دل سے امانت قبض کی جاویگی

فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا

اور اسکا اثر آبلہ کی مثل باقی رہجاویگا جیسا کہ آگ کا ایک انگارا اپنے پاؤں پر لڑھکا دے اور اوس سے آبلہ پڑجاوے تو اوسکو ابھرا ہوا دیکھے

وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ فَيُصْبِحُ النَّاسُ

اور اوسکے درمیان کچھ نہیں پھر ایک کنکر لیکے پاؤں پر لڑھکا کے دکھلایا پھر لوگ باہم خرید و فروخت کر کرینگے

يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ

اور کوئی ایسا نہ ہوگا کہ امانت ادا کرے یہاں تک کہا جاویگا کہ بنی فلان میں

رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ مَا أَظْرَفَهُ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ

ایک مرد امانت دار ہے اور کسی آدمی کو کہا جاویگا کہ فلان شخص بڑا بہادر ہے فلان بڑا ہوشیار ہے فلان بڑا عقلمند ہے حالانکہ اوسکے دل میں

مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ

ایک رائی کے دانہ کی برابر ایمان نہو گا اور بیشک مجھ پر ایک زمانہ ایسا گذرا ہے کہ میں اوس میں ہر کسی سے لین دین

بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا

کیا کرتا تھا اگر مسلمان ہوگا تو اس اعتماد پر کہ وہ اپنے دین کے خیال سے میرے حق کو واپس کریگا اور اگر نصرانی یا یہودی ہوگا

لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا

تو اوسکا حاکم اوس سے میرا حق دلوا دیگا لیکن اب مجھکو کسی پر اعتماد نہیں رہا میں تم میں سے کسی سے لین دین نہیں کرتا مگر فلان فلان سے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ جَذْرٌ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَإِسْكَانِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ أَصْلُ الشَّيْءِ

متفق علیہ یہ قول آپکا جذر ساتھ فتح جیم اور سکون ذال معجمہ کے ہے اور وہ جڑ کو کہتے ہیں

وَالْوَكْتُ بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقُ الْأَثَرُ الْيَسِيرُ وَالْمَجْلُ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَإِسْكَانِ

اور وکت ساتھ تاء دو نقطوں والی کے تھوڑے سے اثر کو کہتے ہیں اور مجل ساتھ فتح میم اور سکون

الْجِيمِ وَهُوَ تَنَفُّطٌ فِي الْيَدِ وَنَحْوِهَا مِنْ أَثَرِ عَمَلٍ وَغَيْرِهِ قَوْلُهُ مُنْتَبِرًا مُرْتَفِعًا

جیم کے ہاتھ وغیرہ میں کام کاج سے چھالہ پڑ جانیکو کہتے ہیں قول منتبرا ابھرنے والی چیز کو کہتے ہیں

قَوْلُهُ سَاعِيهِ الْوَالِي عَلَيْهِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

قول ساعیہ یعنی اسکا حاکم حذیفہ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے



قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع الله تبارك وتعالى الناس

فيقوم المؤمنون حتى تزلف لهم الجنة فيأتون آدم صلوات الله عليه

فيقولون يا أبانا استفتح لنا الجنة فيقول وهل أخرجكم من الجنة إلا خطيئة

أبيكم لست بصاحب ذلك اذهبوا إلى ابني إبراهيم خليل الله قال فيقول

إبراهيم لست بصاحب ذلك إنما كنت خليلا من وراء وراء اعمدوا إلى

موسى الذي كلمه الله تكليما فيأتون موسى فيقول لست بصاحب ذلك

اذهبوا إلى عيسى كلمة الله وروحه فيقول عيسى لست بصاحب ذلك

فيأتون محمدا فيقوم فيؤذن له وترسل الأمانة والرحم فيقومان جنبتي

الصراط يمينا وشمالا فيمر أولكم كالبرق قلت بأبي وأمي أي شيء كمر

البرق قال ألم تروا كيف يمر ويرجع في طرفة عين ثم كمر الريح ثم كمر

الطير وشد الرحال تجري بهم أعمالهم ونبيكم قائم على الصراط يقول

رب سلم سلم حتى تعجز أعمال العباد حتى يجيء الرجل لا يستطيع السير

إلا زحفا وفي حافتي الصراط كلاليب معلقة مأمورة تأخذ من أمرت به

فمخدوش ناج ومكردس في النار والذي نفس أبي هريرة بيده إن قعر

[illegible]

جهنم لسبعين خريفا رواه مسلم قوله وراء وراء هو بالفتح فيهما

جہنم کا گہراؤ ستر برس کی راہ ہے روایت کی یہ مسلم نے قول آپکا وراء وراء یہ دونوں فتح کے ساتھ ہے

وقيل بالضم بلا تنوين ومعناه لست بتلك الدرجة الرفيعة

اور بعض نے ضمہ کے ساتھ بغیر تنوین کے کہا ہے یعنے میں اس بلند مرتبہ کا نہیں ہوں

وهي كلمة تذكر على سبيل التواضع وقد بسطت معناها في شرح

اور یہ کلمہ بطور تواضع ذکر کیا جاتا ہے اور میں نے شرح مسلم میں اسکے معنے

صحيح مسلم والله أعلم وعن أبي خبيب بضم الخاء المعجمة عبد الله

کھولدیئے ہیں روایت ہے ابو خبیب ساتھ ضمہ خا کے نقطہ دار کے عبد اللہ

ابن الزبير رضي الله عنهما قال لما وقف الزبير يوم الجمل دعاني

ابن زبیر سے کہ جب جنگ جمل کے دن زبیر رضی کھڑے ہوکر مجھے بلایا

فقمت إلى جنبه فقال يا بني إنه لا يقتل اليوم إلا ظالم أو

میں اوسکے پہلو میں جا کھڑا ہوا اوسنے مجھے کہا اے بیٹا آج نہ قتل کیا جاویگا مگر ظالم یا

مظلوم وإني لا أراني إلا سأقتل اليوم مظلوما وإن من أكبر همي

مظلوم اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں آج مظلوم قتل کیا جاؤنگا اور مجھے اپنے قرض کا بڑا

لديني أفترى ديننا يبقي من مالنا شيئا ثم قال يا بني بع مالنا و

غم ہے تیرے خیال میں کیا ہمارا مال قرض سے کچھ بچ جاویگا پھر کہا اے بیٹا ہمارا مال فروخت کرکے

اقض ديني وأوصى بالثلث وثلثه لبنيه يعني عبد الله بن الزبير

قرض ادا کر اور ثلث کی وصیت کی اور عبد اللہ ابن زبیر کے بیٹوں کے واسطے

يقول ثلث الثلث فإن فضل من مالنا بعد قضاء

تہائی کی وصیت کی [illegible] اور اگر قرض سے کچھ مال

الدين شيء فثلثه لبنيك قال هشام وكان بعض ولد عبد الله

بچ رہا تو اوسکی تہائی تیری لڑکوں کو وصیت دیجائے کہا ہشام راوی نے کہ بعضے بیٹے عبد اللہ

قد وازى بعض بني الزبير خبيب وعباد وله يومئذ تسعة

ابن زبیر کے [illegible] خبیب اور عباد [illegible] ان دنوں میں نو

بَنِينَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ يَا

بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ عبد اللہ کہتا ہے کہ مجھے قرض کے ادا کرنے کی وصیت کرتا تھا اور کہتا تھا

بُنَيَّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِمَوْلَايَ قَالَ فَوَاللهِ مَا

اے بیٹا اگر قرض میں سے کچھ ادا نہ کر سکو تو میرے مولی سے مدد مانگیو۔ عبد اللہ کہتا ہے کہ مجھے قسم ہے

دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ يَا أَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ اللهُ قَالَ فَوَاللهِ مَا

میری سمجھ میں نہ آیا تا کہ میں نے کہا کہ ابا حضور آپ کا مولی کون ہے اوسنے کہا کہ اللہ۔ عبد اللہ کہتا ہے مجھے قسم ہے

وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ

کہ اوسکا قرض ادا کرنے میں مجھے کوئی سختی پیش نہ آئے مگر میں نے کہا اے زبیر کے مولی اوسکا قرض ادا کر

فَيَقْضِيهِ قَالَ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِينَ

پس خدا اوسکی ادائی کی کوئی سبیل نکال دیتا تھا وہ کہتا ہے کہ زبیر قتل ہو گیا اور درہم دینار اوسنے کچھ نہیں چھوڑا مگر چند زمینیں چھوڑیں

مِنْهَا الْغَابَةُ وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا

جنمیں سے ایک غابہ تھا اور گیارہ حویلی مدینہ میں اور دو حویلی بصرہ میں اور دو

بِالْكُوفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ

کوفہ میں اور ایک مصر میں اور اوس کا قرض اسطرح کا تھا کہ لوگ اوسکے پاس

كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ لَا وَلَكِنْ هُوَ سَلَفٌ

مال ودیعت کے طور رکھنے کو لاتے تھے زبیر اونکو کہا کرتا کہ ودیعت نہیں یہ میرے ذمہ قرض ہوا

إِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةً وَلَا خَرَاجًا وَلَا

اسلئے کہ مجھے ضائع ہو جانے کا خوف ہے اور وہ کہیں امارت کا متولی نہیں ہوا تھا اور نہ اوسنے کبھی رشوت اور نہ خراج اور نہ

شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَ

کسی دوسری صورت سے مال حاصل کیا تھا صرف یہ صورت تھی کہ رسول اللہ صلعم اور ابوبکر اور

عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَحَسَبْتُ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ

عمر اور عثمان رض کے ساتھ جہاد میں شامل رہا کرتا تھا عبد اللہ کہتا ہے کہ میں نے اوسکے قرض کا

فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِرَامٍ عَبْدَ اللهِ

حساب کیا تو بائیس لاکھ نکلا حکیم بن حزام عبد اللہ

ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمْتُهُ وَقُلْتُ مِائَةُ أَلْفٍ

ابن زبیر سے ملا اور پوچھا کہ اے بھتیجے میرے بھائی کا قرض کسقدر ہے عبد اللہ کہتا ہے میں نے مخفی رکھا اور کہدیا کہ ایک لاکھ

فقال حكيم والله ما ارى اموالكم تسع هذه فقال عبد الله ارايتك

حکیم نے کہا مجھے اللہ تعالی کی قسم ہے کہ تمہارے مال اسقدر قرض کی گنجائش نہیں رکھتے عبد اللہ نے کہا

إن كانت ألفي ألف ومائتي ألف قال ما أراكم تطيقون هذا فإن عجزتم

اگر بائیس لاکھ ہو حکیم نے کہا میں نہیں دیکھتا کہ تم کو اسکی طاقت ہو اگر تم قرض کے ادا کرنے سے

عن شيء منه فاستعينوني قال وكان الزبير قد اشترى الغابة بسبعين

عاجز ہو جاؤ تو مجھ سے اعانت طلب کرو عبد اللہ کہتے ہیں کہ زبیر نے غابہ

ومائة ألف فباعها عبد الله بألف ألف وستمائة ألف ثم قام

ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدا تھا عبد اللہ نے سولہ لاکھ کو فروخت کر دیا پھر

فقال من كان له على الزبير شيء فليوافنا بالغابة فأتاه عبد الله

لوگوں میں منادی کر دی کہ زبیر پر جس شخص کا قرض ہو وہ غابہ میں ہمارے پاس آجائے عبد اللہ

ابن جعفر وكان له على الزبير أربعمائة ألف فقال لعبد الله إن شئتم

ابن جعفر آیا اور زبیر پر اوسکا چار لاکھ قرض تھا ابن جعفر نے عبد اللہ بن زبیر کو کہا کہ اگر تم چاہو

تركتها لكم قال عبد الله لا قال فإن شئتم جعلتموها فيما تؤخرون

تو میں تم کو چھوڑ دوں عبد اللہ نے کہا نہیں اوسنے کہا اگر تم چاہو تو اوسکے ادا کرنے میں تاخیر کر دو

إن أخرتم فقال عبد الله لا قال فاقطعوا لي قطعة قال عبد الله

عبد اللہ نے کہا نہیں اوسنے کہا میرے لئے ایک قطعہ علیحدہ کر دو عبد اللہ نے کہا

لك من ههنا إلى ههنا فباع عبد الله منها فقضى دينه فأوفاه و

یہاں سے یہاں تک تیرا ہے عبد اللہ نے غابہ میں سے بعض فروخت کرکے اوسکا سب قرض ادا کر دیا اور

بقي منها أربعة أسهم ونصف فقدم على معاوية وعنده عمرو بن

ساڑھے چار حصے بچ رہے پھر عبد اللہ معاویہ کے پاس آیا اور اوسوقت اوسکے پاس عمرو بن

عثمان والمنذر بن زبير وابن زمعة فقال له معاوية كم قومت

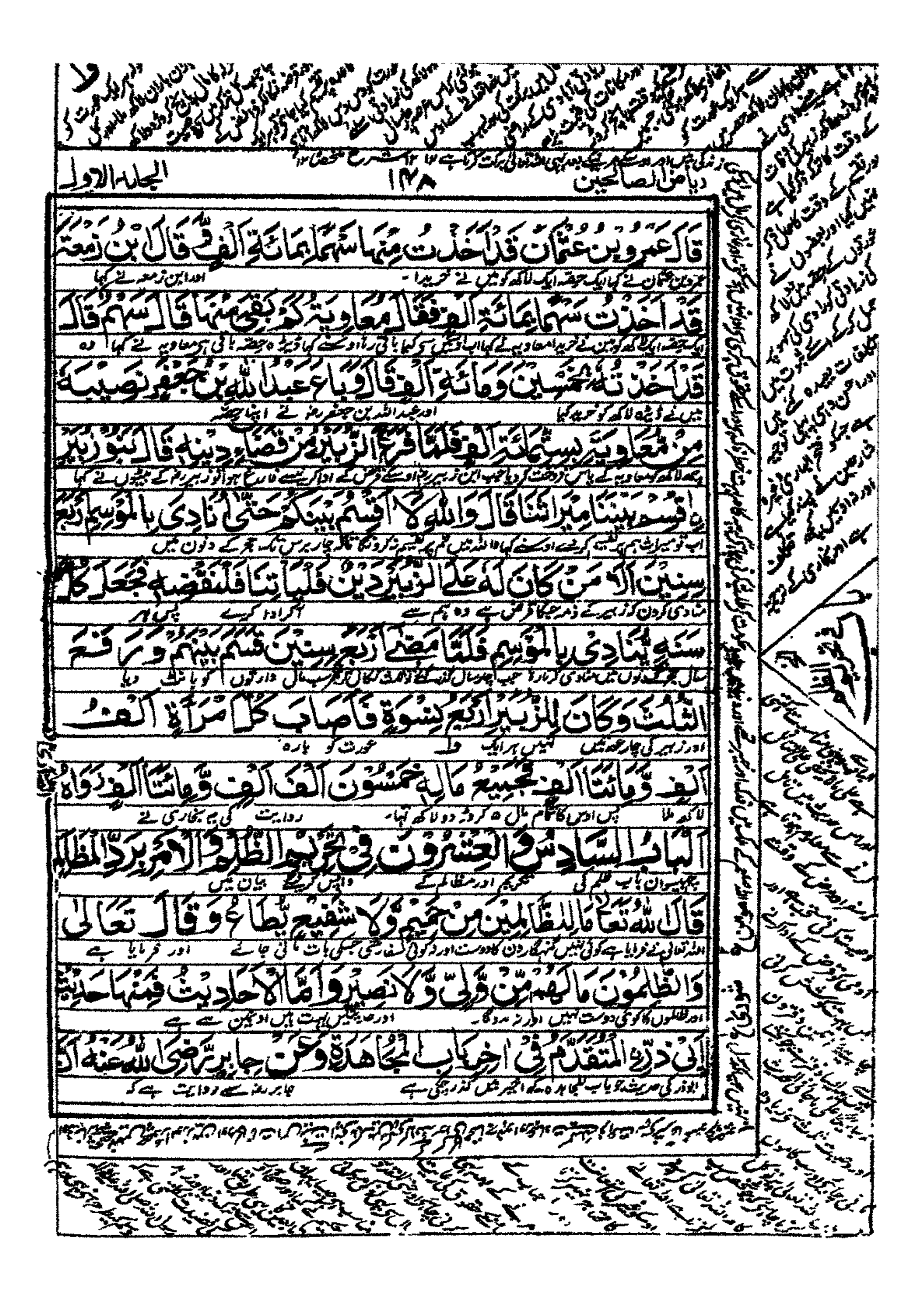
عثمان اور منذر بن زبیر اور ابن زمعہ بیٹھے تھے معاویہ نے اوسکو کہا کہ غابہ کی

الغابة قال كل سهم بمائة ألف قال كم بقي منها قال أربعة أسهم

کیا قیمت ہوئی اوسنے کہا فی حصہ ایک لاکھ معاویہ نے کہا اوس میں سے کیا باقی رہا اوسنے کہا ساڑھے چار

ونصف فقال المنذر بن زبير قد أخذت منها سهما بمائة ألف

حصے منذر بن زبیر نے کہا میں نے ایک حصہ ایک لاکھ کو اوس میں سے خرید کیا اور



قال عمرو بن عثمان قد اخذت منها سهما بمائة الف قال ابن زمعة
عمرو بن عثمان نے کہا ایک حصہ ایک لاکھ کو میں نے خرید لیا۔ اور ابن زمعہ نے کہا

قد اخذت سهما بمائة الف فقال معاوية كم بقي منها قال سهم ونصف قال
ایک حصہ ایک لاکھ کو میں نے خرید لیا معاویہ نے کہا اب کتنے حصے باقی رہ گئے اوسنے کہا ڈیڑھ حصہ باقی ہے معاویہ نے کہا

قد اخذته بخمسين ومائة الف قال وباع عبد الله بن جعفر نصيبه
میں نے ڈیڑھ لاکھ کو خرید لیا اور عبداللہ بن جعفر رضی نے اپنا حصہ

من معاوية بستمائة الف فلما فرغ ابن الزبير من قضاء دينه قال بنو الزبير
چھ لاکھ کو معاویہ کے پاس فروخت کر دیا جب ابن زبیر رضی اوسکے قرض کے ادا کرنے سے فارغ ہوا تو زبیر رضی کے بیٹوں نے کہا

اقسم بيننا ميراثنا قال والله لا اقسم بينكم حتى انادي بالموسم اربع
اب تو میراث ہم میں تقسیم کر دے اوسنے کہا واللہ میں تم میں تقسیم نہ کرونگا تا چار برس تک حج کے دنوں میں

سنين الا من كان له على الزبير دين فليأتنا فلنقضه فجعل كل
منادی کر دوں کہ زبیر کے ذمہ جسکا قرض ہو وہ ہم سے آکر ادا کر لے پس ہر

سنة ينادي بالموسم فلما مضى اربع سنين قسم بينهم ودفع
سال حج کے دنوں میں منادی کرتا رہا جب چار سال گزر گئے تقسیم کر دیا اور تہائی وارثوں کو بانٹ دیا

الثلث وكان للزبير اربع نسوة فاصاب كل امرأة الف
اور زبیر کی چار عورتیں تھیں ہر ایک عورت کو بارہ لاکھ ملا

الف ومائتا الف فجميع ماله خمسون الف الف ومائتا الف رواه البخاري
پس اوس کا تمام مال ۵ کروڑ دو لاکھ تھا روایت کی یہ بخاری نے

الباب السادس والعشرون في تحريم الظلم والامر برد المظالم
چھبیسواں باب ظلم کی تحریم اور مظالم کے واپس کرنے کے بیان میں

قال الله تعالى ما للظالمين من حميم ولا شفيع يطاع وقال تعالى
اللہ تعالی نے فرمایا ہے کوئی نہیں گنہگاروں کا دوست اور نہ کوئی سفارشی جسکی بات مانی جائے اور فرمایا ہے

والظالمون ما لهم من ولي ولا نصير واما الاحاديث فمنها حديث
اور ظالموں کا کوئی دوست نہیں اور نہ مددگار اور حدیثیں بہت ہیں اونمیں سے ہے

ابي ذر المتقدم في آخر باب المجاهدة وعن جابر رضي الله عنه ان
ابوذر کی حدیث جو باب المجاہدہ کے اخیر میں گذر چکی ہے جابر رضی سے روایت ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتقوا الظلم فإن الظلم ظلمات يوم

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ظلم سے ڈرو بیشک ظلم قیامت کے دن اندھیرے

القيمة واتقوا الشح فإن الشح أهلك من كان قبلكم حملهم على أن سفكوا

ہونگے اور بخل سے بچو کہ بخل نے ہلاک کیا ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے اونکو برانگیختہ کیا اوپر اسکے انہوں نے

دماءهم واستحلوا محارمهم رواه مسلم وعن أبي هريرة رض أن رسول الله

خون کئے اور حرام کو انہوں نے حلال کیا روایت کی یہ مسلم نے ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال لتؤدن الحقوق إلى أهلها يوم القيمة حتى يقاد

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حقداروں کے حقوق ضرور ادا کئے جائینگے تا کہ

للشاة الجلحاء من الشاة القرناء رواه مسلم وعن ابن عمر رض قال كنا

بینڈی بکری کا سینگ والی بکری سے بدلا دلایا جائیگا روایت کی یہ مسلم نے روایت ہے ابن عمر رض سے کہا انہوں نے کہ ہم

نتحدث عن حجة الوداع والنبي صلى الله عليه وسلم بين أظهرنا ولا

حجۃ الوداع کی باتیں کیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہوتے تھے اور ہم

ندري ما حجة الوداع حتى حمد الله رسول الله صلى الله عليه وسلم و

جانتے نہ تھے کہ حجۃ الوداع کیا ہے تا آنکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و

أثنى عليه ثم ذكر المسيح الدجال فأطنب في ذكره وقال ما بعث الله

ثنا کی پھر مسیح دجال کا ذکر مبالغہ سے بیان کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو

من نبي إلا أنذره أمته أنذره نوح والنبيون من بعده وإنه إن يخرج

نبی بھیجا ہے اوسنے اپنی امت کو اوس سے ڈرایا ہے نوح نے اوس سے ڈرایا اور اونکے بعد دوسری انبیا نے بھی ڈرایا جو دجال

فيكم فما خفي عليكم من شأنه فليس يخفى عليكم أن ربكم ليس

دجال کا تم پر مخفی ہے در اصل پوشیدہ نہیں تمہارا رب کانا

بأعور وإنه أعور عين اليمنى كأن عينه عنبة طافية ألا إن الله

نہیں اور اوسکی داہنی آنکھ کانی ہے گویا اوسکی آنکھ انگور کا دانہ ہے ابھرا ہوا اللہ تعالیٰ نے

حرم عليكم دماءكم وأموالكم كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا

تمپر تمہارے خون اور مال حرام کئے ہیں مثل حرمت اس دن تمہارے کے اس شہر تمہارے میں

في شهركم هذا ألا هل بلغت قالوا نعم قال اللهم اشهد ثلاثا ويلكم

اس مہینے تمہارے میں خبردار کیا میں نے پہنچا دیا لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہیو دو سے تم کو



أو ويحكم انظروا لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض

وائے تم کو دیکھو میرے بعد پھر کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگ جاؤ

رواه البخاري وروى مسلم بعضه وعن عائشة رضي الله عنها أن

روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے اسکا بعض روایت کیا عائشہ رض سے روایت ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ظلم قيد شبر من الأرض طوقه

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک بالشت بھر زمین ظلم سے چھین لے تو سات

من سبع أرضين متفق عليه وعن أبي موسى قال قال رسول الله

زمینوں تک اس کی گردن میں سات زمین کا طوق ڈالا جائیگا متفق علیہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

صلى الله عليه وسلم إن الله ليملي للظالم فإذا أخذه لم يفلته ثم قرأ وكذلك

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب پکڑتا ہے تو اسکو نہیں چھوڑتا پھر یہ آیت پڑھی اور ایسی ہی

أخذ ربك إذا أخذ القرى وهي ظالمة إن أخذه أليم شديد متفق

تیرے رب کی پکڑ ہے جب گاؤں کو پکڑتا ہے اور وہ ظلم کرنے والے ہوں بیشک اسکی پکڑ سخت دکھ دینے والی ہے متفق

عليه وعن معاذ رضي الله عنه قال بعثني رسول الله صلى الله عليه و

علیہ روایت ہے معاذ رض سے کہ بھیجا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

سلم فقال إنك تأتي قوما من أهل الكتاب فادعهم إلى شهادة أن

تو فرمایا کہ تو اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جاتا ہے سو انکو سب سے پہلے دعوت کر گواہی دینے کی

لا إله إلا الله وأني رسول الله فإن هم أطاعوا لذلك فأعلمهم أن

کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں اگر انہوں نے تیری اس بات کو مان لیا تو انکو خبر کر

الله قد افترض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة فإن هم أطاعوا

کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر انہوں نے تیری یہ بات

لذلك فأعلمهم أن الله قد افترض عليهم صدقة تؤخذ من أغنيائهم

مان لی تو انکو خبر کر کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے کہ وہ انکے مالداروں سے لیکر

فترد على فقرائهم فإن هم أطاعوا لذلك فإياك وكرائم أموالهم و

انکے فقیروں کو دیا جائیگا اگر انہوں نے تیری یہ بات بھی مان لی تو انکے عمدہ مالوں سے احتراز کر اور

اتق دعوة المظلوم فإنه ليس بينها وبين الله حجاب متفق عليه

مظلوم کی بددعا سے خوف کر کہ اسکی دعا میں اور اللہ تعالیٰ میں کچھ پردہ نہیں متفق علیہ

وعن أبي حميد عبد الرحمن بن سعد الساعدي رضي الله عنه قال

ابو حمید عبد الرحمن بن سعد ساعدی رضی سے روایت ہے

استعمل النبي صلى الله عليه وسلم رجلا من الأزد يقال له ابن اللتبية

کہ نبی صلعم نے ایک آدمی کو قبیلہ ازد میں سے جسکو ابن لتبیہ کہا جاتا ہے

على الصدقة فلما قدم قال هذا لكم وهذا أهدي إلي فقام

صدقہ تحصیل کرنے کو عامل مقرر فرمایا جب وہ صدقہ تحصیل کرکے لایا تو کہنے لگا کہ یہ مال تمہارا ہے اور یہ مجھ کو ہدیہ دیا گیا ہے پس رسول

رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا

أما بعد فإني أستعمل الرجل منكم على العمل مما ولاني الله فيأتي فيقول

اما بعد میں تم میں سے ایک آدمی کو عامل بناتا ہوں ان چیزوں کا جنپر اللہ تعالیٰ نے مجھے متولی بنایا ہے پھر وہ آکر کہتا ہے

هذا لكم وهذا هدية أهديت لي أفلا جلس في بيت أبيه وأمه حتى

یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے تو وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھ جاتا تاکہ

تأتيه هديته إن كان صادقا والله لا يأخذ أحد منكم شيئا بغير حقه

اگر سچا ہے تو اوسکو گھر بیٹھے ہدیہ آجایا کرے واللہ تم میں سے اگر کوئی کچھ ناحق لے گا

إلا لقي الله تعالى يحمله يوم القيامة فلا أعرفن أحدا منكم لقي الله يحمل بعيرا

تو قیامت کے دن اوس چیز کو اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا اور میں پہچانونگا تم میں سے اوس شخص کو

له رغاء أو بقرة لها خوار أو شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رئي بياض

کہ اونٹ آواز کرتا ہوا یا گائے [illegible] یا بکری [illegible] اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا پھر رسول اللہ صلعم نے دونوں ہاتھ اٹھائے

إبطيه فقال اللهم هل بلغت متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله

یہاں تک کہ بغلوں کی سفیدی نظر آئی پھر فرمایا یا اللہ کیا میں نے احکام پہنچا دیئے متفق علیہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كانت عنده مظلمة

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے ذمہ اپنے بھائی کی کوئی ایسی چیز ہو

لأخيه من عرضه أو من شيء فليتحلله منه اليوم من قبل أن لا يكون

جو ظلم سے اوس کی آبرو یا کسی اور شے سے متعلق ہو تو اوسکو لازم ہے کہ دنیا ہی میں اوس سے معاف کرالے اوس دن سے پہلے کہ

دينار ولا درهم إن كان له عمل صالح أخذ منه بقدر مظلمته وإن

دینار ہوگا نہ درہم اگر اوسکے عمل صالح ہونگے تو اوسکے حق کی مقدار اوسکے اعمال میں سے عوض دلایا جائے گا اور اگر

لم يكن له حسنات أخذ من سيئات صاحبه فحمل عليه رواه البخاري

عمل صالح نہ ہونگے تو حقدار کے گناہ اوس پر ڈالے جاینگے ۔ روایت کی یہ بخاری نے

وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما عن النبي صلى الله

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عليه وسلم قال المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے

هجر ما نهى الله عنه متفق عليه وعنه قال كان على ثقل النبي صلى

جو چھوڑ دے اون چیزوں کو جنسے خدا نے منع کیا ہے ۔ متفق علیہ ۔ اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلے

الله عليه وسلم رجل يقال له كركرة فمات فقال رسول الله صلى الله

اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر ایک شخص متعین تھا اوسکو کرکرہ کہا جاتا تھا وہ فوت ہوگیا اور رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم هو في النار فذهبوا ينظرون إليه فوجدوا عباءة

علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے پس لوگ اوسکی طرف نظر کرنے لگے سو انہوں نے ایک کمل پایا

قد غلها رواه البخاري وعن أبي بكرة نفيع بن الحارث عن النبي

جو اوسنے اسباب میں سے چرا لیا تھا ۔ روایت کی یہ بخاری نے ۔ ابو بکرہ نفیع بن حارث سے روایت ہے کہ فرمایا نبی

صلى الله عليه وسلم قال إن الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ زمانہ لوٹ کر آگیا ہے مثل اوس صورت کے جس دن پیدا کیا اللہ تعالی نے

السموات والأرض السنة اثنا عشر شهرا منها أربعة حرم ثلث متواليات

آسمانوں اور زمین کو برس بارہ مہینے کا ہے اونمیں سے چار حرام ہیں تین متوالی ہیں

ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذي بين جمادى و

ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم اور رجب مضر کا جو جمادی الاخری اور

شعبان أي شهر هذا قلنا الله ورسوله أعلم فسكت حتى ظننا أنه

شعبان کے درمیان ہے پھر کہا یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہیں آپ خاموش ہو گئے یہانتک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ

سيسميه بغير اسمه قال أليس ذا الحجة قلنا بلى قال فأي بلد هذا

اسکا کوئی اور نام رکھینگے ۔ فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہم نے کہا ہاں ہے ۔ فرمایا یہ کونسا شہر ہے

قلنا الله ورسوله أعلم فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه قال

ہم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہیں ۔ پھر آپ خاموش ہو گئے یہانتک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اسکا کوئی اور نام رکھینگے ۔ آپ نے فرمایا

أليس البلدة قلنا بلى قال فأي يوم هذا قلنا الله ورسوله أعلم فسكت

کیا یہ بلدہ نہیں ہے ہم نے کہا ہاں ہے آپ نے فرمایا یہ کون دن ہے ہم نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں پھر آپ خاموش رہے۔

حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه فقال أليس يوم النحر قلنا بلى قال

یہاں تک کہ ہمیں ظن ہوا کہ اس دن کا بھی کوئی اور نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا ہاں ہے

فإن دماءكم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا

آپ نے فرمایا کہ تمہارے خون اور مال اور عزت تم پر حرام ہیں مثل حرام ہونے اس دن کے اس

في بلدكم هذا في شهركم هذا وستلقون ربكم فيسألكم عن أعمالكم

شہر میں اس مہینہ میں اور تم عنقریب اپنے رب کی ملاقات کروگے اور خدا تعالیٰ تم سے تمہارے اعمال پوچھے گا

ألا فلا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض ألا ليبلغ

خبردار میرے بعد تم نے منکر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگ جاؤ خبردار جو

الشاهد الغائب فلعل بعض من يبلغه أن يكون أوعى له من بعض

حاضر ہیں غائبوں کو پہنچا دیں شاید بعض ان لوگوں میں سے جن کو احکام پہنچا دیں بعض سننے والے سے زیادہ

من سمعه ثم قال ألا هل بلغت قلنا نعم قال اللهم اشهد متفق عليه

یاد رکھنے والا ہو پھر آپ نے فرمایا خبردار میں نے احکام پہنچا دیئے ہم نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ متفق علیہ

وعن أبي أمامة إياس بن ثعلبة الحارثي رضي الله عنه أن رسول الله

اور ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضہ سے روایت ہے کہ رسول

صلى الله عليه وسلم قال من اقتطع حق امرئ مسلم بيمينه فقد

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کا حق قسم کھا کر چھین لیگا بیشک

أوجب الله له النار وحرم عليه الجنة فقال له رجل وإن كان شيئا يسيرا

اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے دوزخ کی آگ واجب کر دی اور بہشت اس پر حرام کر دی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو

يا رسول الله فقال وإن كان قضيبا من أراك رواه مسلم وعن

آپ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ٹہنی ہو روایت کی یہ مسلم نے روایت ہے

عدي بن عميرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

عدی بن عمیرہ رضہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

وسلم يقول من استعملناه منكم على عمل فكتمنا مخيطا فما فوقه كان

کہ فرماتے تھے جس کو ہم تم میں سے کسی عمل پر مقرر کریں پھر وہ ایک سوئی یا سوئی سے زیادہ ہم سے چھپا دے تو وہ

غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي

خیانت ہو قیامت کے دن اوسکو لیکر خدا تعالےٰ کے سامنے حاضر ہوگا۔ ایک شخص سیاہ فام انصار میں سے گویا میں

أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ

اوسکو دیکھتا ہوں کھڑا ہوکر کہنے لگا یا رسول اللہ اپنا عمل مجھ سے واپس کرو آپنے فرمایا تجھے کیا ہوا اوسنے کہا میں نے آپ کو

تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ

ایسی ایسی باتیں کہتے سنا ہے آپنے فرمایا میں ابھی یہی کہتا ہوں کہ جس شخص کو ہم عامل بنائیں اوسکو لازم ہے کہ

بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تھوڑا بہت جو کچھ ہو حاضر کرے جو کچھ اوسمیں سے اوسکو دیا جائے لیلیوے اور جس سے روکا جائے رک جاوے روایت کی مسلم نے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ

عمر بن خطاب رضہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ وَفُلَانٌ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں سے ایک جماعت آکر کہنے لگی کہ فلانا شہید ہے اور فلانا

شَهِيدٌ حَتّٰى مَرُّوا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شہید ہے تا ایک وقت آدمی پر گذرے اونہوں نے اوسکا نام لے کر کہا کہ فلانا شہید ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

نہیں میں نے اوسکو بسبب خیانت کرنے اور چرانے ایک چادر یا کمل کے دوزخ کی آگ میں دیکھا ہے روایت کی مسلم نے۔ ابو

قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ

قتادہ حارث بن ربعی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا

فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

بیچ صحابہ کے پس ذکر کیا واسطے اونکے یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان اللہ تعالےٰ کیساتھ سب عملوں سے افضل ہیں

فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ

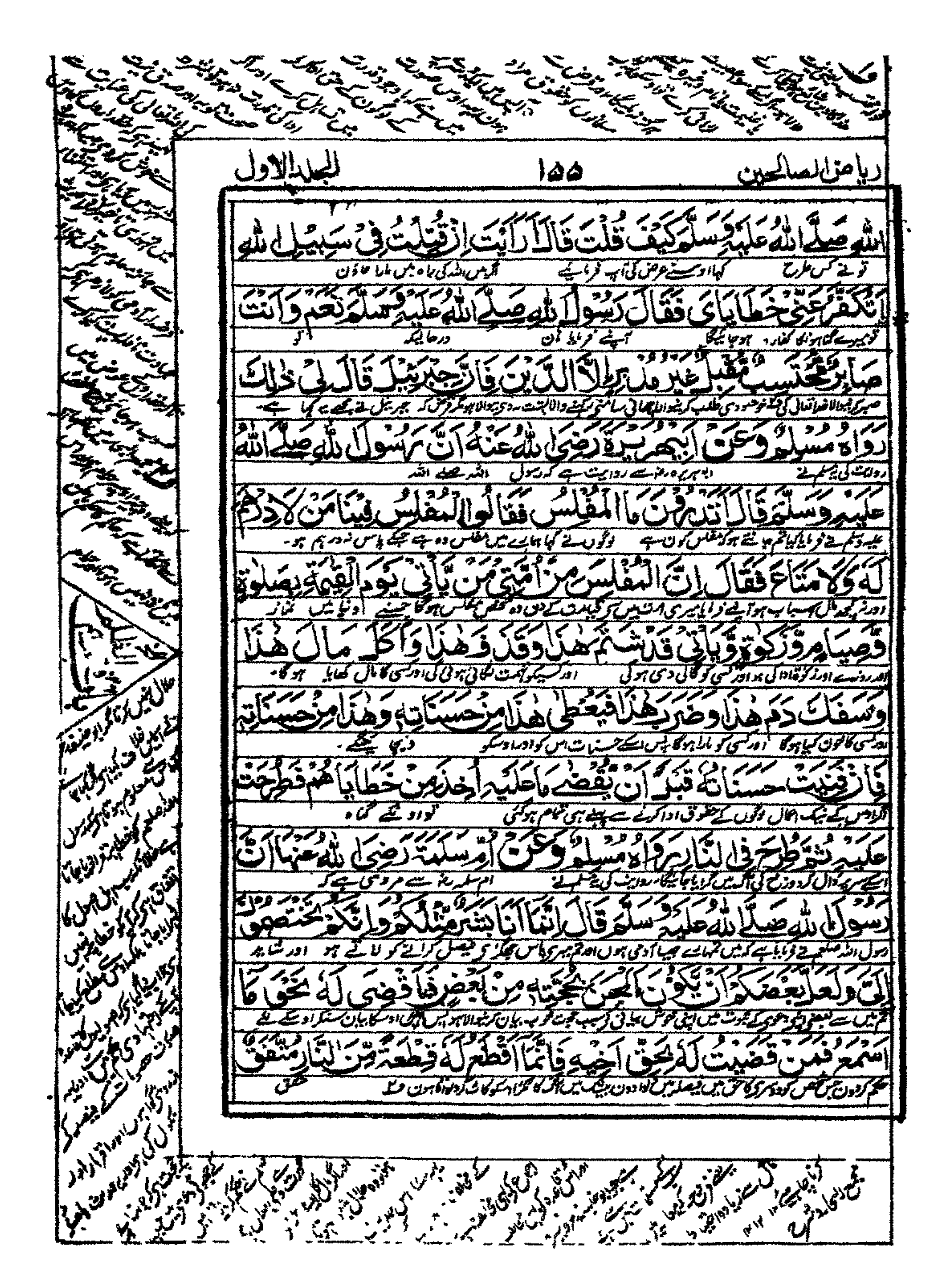
ایک آدمی نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ آپ فرمایئے اگر میں فی سبیل اللہ مارا جاؤں تو میرے

عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ

گناہ کا کفارہ ہو جاسکتے آپنے فرمایا ہاں اگر تو اللہ کی

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

[illegible] صبر کرنے والا ... نیت کرنیوالا ... دینے والا ... فرمایا



الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال أرأيت إن قتلت في سبيل الله

تو نے کس طرح کہا اوسنے عرض کی آپ فرمایئے اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں

أتكفر عني خطاياي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم وأنت

تو میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا آپنے فرمایا ہاں درحالیکہ تو

صابر محتسب مقبل غير مدبر إلا الدين فإن جبريل قال لي ذلك

صبر کرنیوالا اللہ تعالی کی خوشنودی طلب کرنیوالا سامنے رہنے والا نہ پیٹھ پھیرنے والا ہو مگر قرض کہ جبرئیل نے مجھے یہ کہا ہے

رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله

روایت کی مسلم نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم قال أتدرون ما المفلس فقالوا المفلس فينا من لا درهم

علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے لوگوں نے کہا ہمارے میں مفلس وہ ہے جسکے پاس نہ درہم ہو

له ولا متاع فقال إن المفلس من أمتي من يأتي يوم القيامة بصلوة

اور نہ کچھ مال اسباب ہو آپنے فرمایا میری امت میں سے قیامت کے دن وہ شخص مفلس ہوگا جسنے دنیا میں نماز

وصيام وزكوة ويأتي قد شتم هذا وقذف هذا وأكل مال هذا

اور روزے اور زکوۃ ادا کی ہو اور کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی کو تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا

وسفك دم هذا وضرب هذا فيعطى هذا من حسناته وهذا من حسناته

اور کسی کا خون کیا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا پس اسکے حسنات اس کو اور اسکو دیئے جاینگے

فإن فنيت حسناته قبل أن يقضى ما عليه أخذ من خطاياهم فطرحت

اگر اوس کے نیک اعمال لوگوں کے حقوق ادا کرنے سے پہلے ہی تمام ہو گئے تو اونکے گناہ

عليه ثم طرح في النار رواه مسلم وعن أم سلمة رضي الله عنها أن

اسکے سر پر ڈال کر دوزخ کی آگ میں گرایا جائیگا روایت کی مسلم نے ام سلمہ رضہ سے مروی ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما أنا بشر مثلكم وإنكم تختصمون

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے جیسا آدمی ہوں اور تم میرے پاس جھگڑے فیصلہ کرانے کو لاتے ہو اور شاید

إلي ولعل بعضكم أن يكون ألحن بحجته من بعض فأقضي له بنحو ما

تم میں سے بعضے اپنے دعوے کے ثبوت میں اپنی خوش بیانی کے سبب حجت کو خوب بیان کرنیوالا ہو پس اوسکا بیان سنکر اوسکے لئے

أسمع فمن قضيت له بحق أخيه فإنما أقطع له قطعة من النار متفق

حکم کر دوں جس شخص کو دوسرے کا حق میں فیصلہ کر دوں تو بیشک میں آگ کا ٹکڑا اوسکو کاٹ کر دیتا ہوں متفق

عَلَيْهِ الْحَسَنُ اَیْ اَعْلَمُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

الحسن یعنے اونکی حکمت کو خوب جاننے والا ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِیْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن ہمیشہ دین کی طرف سے کشادگی میں ہے جبتک خون حرام کو نہ پہنچے

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَامِرٍ الْاَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ امْرَاَةُ حَمْزَةَ

حدیث کی یہ بخاری نے خولہ بنت ثامر انصاریہ سے جو حمزہ کی بیوی ہے روایت ہے

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا

کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ بہت آدمی

يَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اللہ کے مال میں سے ایسا ناحق تصرف کرتے ہیں جسمیں ان کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ قیامت کے دن اونکے لئے دوزخ ہے یہ حدیث بخاری نے

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ تَعْظِيْمِ حُرُمَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ

ستائیسواں باب مسلمانوں کی حرمتیں

وَبَيَانِ حُقُوْقِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالرَّحْمَةِ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ

اور حقوق اور اونپر شفقت اور رحمت کرنیکے بیان میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے جو شخص

يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ يُّعَظِّمْ

اللہ تعالی کی حرمات کی تعظیم کرے اللہ کے نزدیک اوسکے لئے یہہ کام بہتر ہے اور فرمایا اور

شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ وَقَالَ تَعَالٰى وَاخْفِضْ

جو شخص اللہ تعالے کے احکام کی تعظیم کرے بیشک یہہ دلوں کے تقوی سے ہے اور فرمایا تو مومنوں کیلئے

جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ

اپنے بازو جھکا دے اور فرمایا جو شخص کسی نفس کو بغیر کسی قصاص کے

اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا

یا بغیر فساد کے زمین میں قتل کرے گا اوسنے سب آدمی قتل کر دیئے اور جو شخص اوسکو زندہ رکھے گویا

اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اوسنے سب آدمی زندہ رکھے ابی موسی رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن ایک دوسرے کیلئے دیوار کی طرح ہے کہ اوسکا بعض دوسرے بعض کو

بعضًا متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

مضبوط کرتا ہے۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

من مرّ في شيء من مساجدنا أو أسواقنا ومعه نبل فليمسك أو

جو شخص ہماری مسجدوں یا بازاروں میں گذرے اور اوسکے پاس تیر ہوں اوسکو لازم ہے کہ بند کرے یا

ليقبض على نصالها بكفه أن يصيب أحدًا من المسلمين منها بشيء متفق

ہاتھ سے اونکی نوک پکڑ لے واسطے بچاؤ کے اس سے کہ کسی مسلمان کو تیر کی نوک زخم لگ جائے۔ متفق

عليه وعن النعمان بن بشير رضي الله عنهما قال قال رسول

علیہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم

اللہ صلعم نے فرمایا کہ مومن ایک دوسرے سے دوستی کرنے اور ترحم کرنے اور عطوفت کرنے میں ایک بدن کی مثل

مثل الجسد إذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر

ہیں جب ایک عضو بدن میں سے بیمار ہو جاتا ہے تو باقی بدن کے اعضاء بیخوابی اور

والحمى متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قبّل النبي صلى

تپ میں شریک ہو جاتے ہیں متفق علیہ۔ روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہا رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم الحسن بن علي رضي الله عنهما وعنده الأقرع بن حابس

علیہ وسلم نے حسن بن علی رض کو بوسہ دیا۔ اور آپکے پاس اقرع بن حابس موجود تھا۔

فقال الأقرع إن لي عشرة من الولد ما قبلت منهم أحدًا فنظر إليه

اقرع نے کہا کہ میرے دس فرزند ہیں میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من لا يرحم لا يرحم متفق عليه

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف دیکھکر فرمایا کہ جو رحم نہ کرے وہ رحم نہیں کیا جاتا متفق علیہ

وعن عائشة رضي الله عنها قالت قدم ناس من الأعراب على

روایت ہے عائشہ رض سے کہ کچھ گنوار لوگ

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا أتقبلون صبيانكم فقالوا نعم

رسول اللہ صلعم کے پاس آئے اور کہا کہ تم اپنے لڑکوں کو بوسہ دیا کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں

فقالوا لكنا والله ما نقبل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أو أملك

وسے انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہے ہم تو بوسہ نہیں دیتے رسول اللہ صلعم نے فرمایا



ان كان الله نزع منكم الرحمة متفق عليه وعن جرير بن عبد الله

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لا يرحم

الناس لا يرحمه الله متفق عليه وعن ابي هريرة رض قال ان

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا صلى احدكم للناس فليخفف

فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير واذا صلى احدكم لنفسه فليطول

ما شاء متفق عليه وفي رواية وذا الحاجة وعن عائشة رض قالت

ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدع العمل وهو يحب ان

يعمل به خشية ان يعمل به الناس فيفرض عليهم متفق عليه و

عنها قالت نهاهم النبي صلى الله عليه وسلم عن الوصال رحمة لهم

فقالوا انك تواصل فقال اني لست كهيئتكم اني يطعمني ربي و

يسقيني متفق عليه ومعناه يجعل فيّ قوة من اكل وشرب

وعن ابي قتادة الحارث بن ربعي رضي الله عنه قال قال

ابو قتادہ حارث بن ربعی رض سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاقوم الى الصلوة واريد

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نماز کو کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں

أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ

کہ چاہتا ہوں کہ دراز کروں پس سنتا ہوں لڑکے کا رونا تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں واسطے مکروہ جاننے اس بات کی کہ اوسکی ماں پر

عَلَى أُمِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

تکلیف ڈالوں اس روایت کی بخاری نے اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ رضہ سے کہ کہا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے صبح کی پس وہ بیچ ذمہ

اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ

اللہ کے ہے پس نہ طلب کرے تم سے اللہ واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پس وہ جسکو کہ طلب کرے واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے

يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

پا لیگا اوسکو پھر گرا دیگا اوسکو اوپر منہ اوسکے کے دوزخ کی آگ میں روایت کی یہ مسلم نے ابن عمر رضہ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوسپر ظلم کرے اور نہ

مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ

اوسکو ہلاکت میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں ہو اللہ تعالیٰ اوسکی حاجت روائی میں ہوتا ہے اور جو شخص مسلمان کی کوئی رنج دور کرے

عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اللہ تعالیٰ قیامت کے رنجوں میں سے اوسکے رنج دور کریگا اور جو شخص مسلمان پر پردہ ڈالے قیامت کو خدا تعالیٰ اوسپر پردہ ڈالے گا۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

متفق علیہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ

نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خیانت کرے اوسکی اور نہ جھوٹ بولے اوس سے اور نہ ترک مدد کرے اوسکی

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوَى هٰهُنَا بِحَسْبِ

مسلمان کے سب اشیا مسلمان پر حرام ہیں آبرو اور مال اور خون اس کا تقویٰ یہاں ہے آدمی کے لئے

امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

یہی برائی کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی حقارت کرے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا

حسن ہے اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے پر حسد مت کرو

وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَ

اور نجش مت کرو اور ایک دوسرے سے بغض مت رکھو اور ایک دوسرے کی طرف پشت مت کرو اور تم میں کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے

كُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ

اللہ کے بندو ایک دوسرے کے بھائی ہو جاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ ظلم کرے اوس پر اور نہ رسوا کرے اوسکو اور حقیر نہ جانے اوسکو تقوی یہاں

اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيرُ إِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ أَنْ يَّحْقِرَ

ہے اور تین مرتبہ نبی صلعم نے اپنی چھاتی کی طرف اشارہ کیا آدمی کیلئے یہی برائی کافی ہے

أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ مسلمان بھائی کی اہانت کرے ہر چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے اوسکا خون اور اوسکا مال اور اوسکی عزت سب حرام ہے روایت کی ہے مسلم نے

اَلنَّجْشُ أَنْ يَّزِيْدَ فِيْ ثَمَنِ سِلْعَةٍ يُّنَادٰى عَلَيْهَا فِي السُّوْقِ وَنَحْوِهٖ وَلَا رَغْبَةَ

نجش اسکو کہتے ہیں کہ بازار وغیرہ میں کوئی چیز بکتی ہو اور والی اوسکو خریدتا ہو دوسرا اپنا نیت خریدنے کے صرف

لَهٗ فِيْ شِرَائِهَا بَلْ يَقْصِدُ أَنْ يَّغُرَّ غَيْرَهٗ وَهٰذَا حَرَامٌ وَالتَّدَابُرُ أَنْ يُّعْرِضَ عَنِ

اوسکو فریب دینے کو اوسکی قیمت بڑھاوے یہ حرام ہے تدابر یہ ہے کہ آدمی دوسرے بھائی سے منہ پھیرے اور اوس سے

الْإِنْسَانِ وَيَهْجُرَهٗ وَيَجْعَلَهٗ كَالشَّيْءِ الَّذِيْ وَرَاءَ الظَّهْرِ وَالدُّبُرِ وَعَنْ

مفارقت کرے یعنی اوسکو اوس چیز کی مثل کر دے جو پشت کے پیچھے گرائی گئی ہو اور روایت ہے انس رضہ سے

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى

وہ روایت کرتے ہیں نبی صلعم سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا جبتک کہ جو چیز

يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اپنے نفس کو دوست رکھتا ہو وہی چیز اپنے مسلمان بھائی کے لئے دوست رکھے متفق علیہ اور اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْصُرُهٗ

وسلم نے فرمایا ہے کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ ایک آدمی نے عرض کی اے رسول اللہ جب

إِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهٗ قَالَ تَحْجُزُهٗ أَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ

وہ مظلوم ہو تو میں اوسکی نصرت کروں آپ فرمائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو اوس وقت اوسکی مدد کس طرح کروں آپ نے فرمایا کہ تو اوسکو ظلم سے

الظُّلْمِ فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

منع کرے یہ حالت میں یہی اوسکی مدد ہے۔ روایت کی بخاری نے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے حق مسلمان پر پانچ ہیں

السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازہ پر حاضر ہونا اور دعوت قبول کرنی اور چھینکنے والے کا جواب دینا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ إِذَا لَقِيتَهُ

متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں جب تو اس سے ملاقات کرے

فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ

تو السلام علیکم کہہ اور جب تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب نصیحت چاہے تو نصیحت کر اور جب چھینکے اور

فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ وَعَنْ أَبِي عُمَارَةَ

الحمد للہ کہے تو جواب دے اور جب بیمار ہو تو عیادت کر اور جب مر جائے تو پیچھے جا　　ابو عمارہ

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو

بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ

سات چیز کا امر کیا اور سات چیز سے ہم کو نہی کی امر کیا ہم کو مریض کی عیادت اور جنازہ کے پیچھے چلنے اور عاطس کے جواب دینے اور قسم

الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَ

دینے والی کی ابرار اور مظلوم کی مدد اور دعوت کرنے والی کی اجابت اور سلام کے افشاء کا امر کیا۔ اور ہم کو سونے کی

نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ أَوْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ

انگشتریاں یا انگشتری بنانے سے اور چاندی کے برتن میں پانی پینے اور سرخ زین پوش بنانے اور

وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

قسی اور ابریشم [illegible] اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔ متفق علیہ　　اور ایک روایت

رِوَايَةٍ وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي السَّبْعِ الْأُوَلِ الْمَيَاثِرُ بِيَاءٍ مُثَنَّاةٍ مِنْ تَحْتُ قَبْلَ

میں پہلے سات میں گم شدہ چیز کی تعریف کرنی آئی ہے میاثرہ ساتھ یا کے [illegible] دو نقطوں والی [illegible] الف سے

الْأَلِفِ وَثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ بَعْدَهَا وَهِيَ جَمْعُ مِيثَرَةٍ وَهِيَ شَيْءٌ يُتَّخَذُ مِنْ حَرِيرٍ وَيُحْشَى

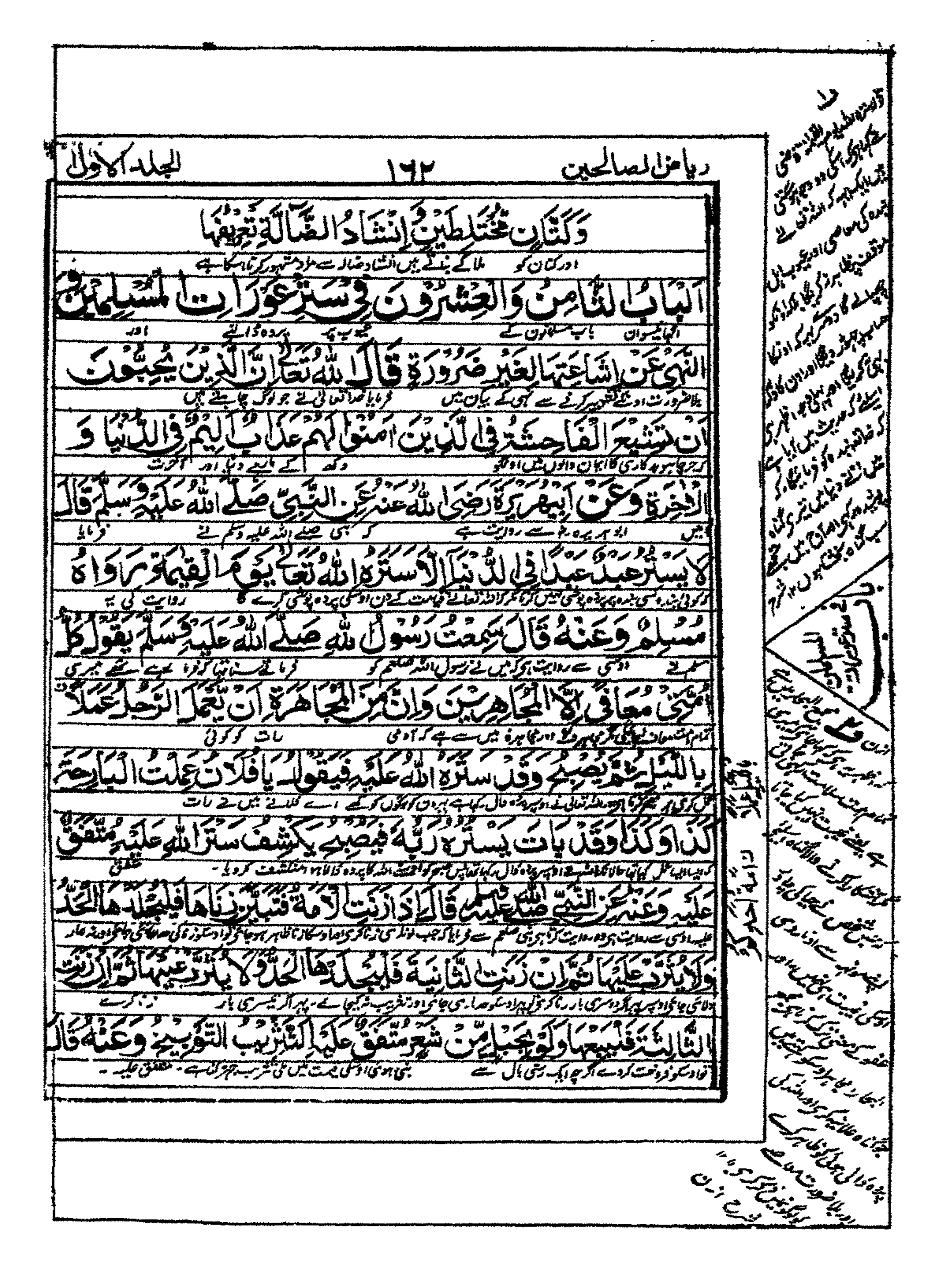
اور [illegible] نقطوں والی [illegible] الف کے میثرہ کی جمع ہے اور وہ ایک شے ہے کہ ریشم سے بناتے ہیں اور روئی وغیرہ سے

قُطْنًا أَوْ غَيْرَهُ وَيُجْعَلُ فِي السَّرْجِ وَكُورِ الْبَعِيرِ وَيَجْلِسُ عَلَيْهِ الرَّاكِبُ وَالْقَسِّيُّ

اوسکو بھر کر اونٹ اور گھوڑے کے زین پر ڈالتے ہیں اور سوار اوس پر بیٹھتا ہے　　اور قسی

بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ الْمُشَدَّدَةِ وَهِيَ ثِيَابٌ تُنْسَجُ مِنْ حَرِيرٍ

قاف کی فتح اور سین مہملہ مشددہ کی کسرہ سے　　ایک کپڑا ہے کہ ریشم



وَكُنَّا نُخْتَلِطِيْنَ إِنْشَادُ الضَّالَّةِ تَعْرِيْفُهَا

اور کتان کو ملا کے بندے ہیں انشاد ضالہ سے مراد مشہور کرنا اسکا ہے

الْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ سَتْرِ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ

اٹھائیسواں باب مسلمانوں کے عیب پر پردہ ڈالنے اور

النَّهْيِ عَنْ إِشَاعَتِهَا لِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ

بلا ضرورت اونکے تشہیر کرنے سے نہی کے بیان میں فرمایا خدا تعالی نے جو لوگ چاہتے ہیں

أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَ

کہ چرچا ہو بدکاری کا ایمان والوں میں اونکو دکھ ہے دینے والا دنیا اور آخرت

الْاٰخِرَةِ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ

کوئی بندہ کسی بندہ کی پردہ پوشی نہیں کرتا مگر اللہ تعالے قیامت کے دن اوسکی پردہ پوشی کرے گا روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ

مسلم نے اوسی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ فرماتے تھے سبھی میری

أُمَّتِيْ مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ عَمَلًا

تمام امت معاف کی گئی مگر ظاہر کرنے والے اور مجاہرہ میں سے ہے کہ آدمی رات کو کوئی

بِاللَّيْلِ ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ

عمل کرے پھر صبح کرتا ہے اور اللہ تعالی نے اوسپر پردہ ڈال رکھا ہے پھر لوگوں سے کہے اے فلانے میں نے رات

كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ

کو ایسا ایسا عمل کیا تھا حالانکہ شب کو اوسپر پردہ ڈال رکھا تھا پس صبح کو اوسنے اللہ کا پردہ اپنے اوپر سے منکشف کر دیا۔

عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ

علیہ اوسی سے روایت ہے وہ روایت کرتا ہے نبی صلعم سے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرے اور اوسکا زنا ظاہر ہو جائے تو اوسکو زنا کی حد لگائی جائے اور نہ عار

وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّانِيَةَ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ

دلائی جائے اوسپر پھر اگر دوسری بار زنا کرے تو پھر اوسکو حد ماری جائے اور تثریب نہ کیجائے۔ پھر اگر تیسری بار زنا کرے

الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ التَّثْرِيْبُ التَّوْبِيْخُ وَعَنْهُ قَالَ

تو اوسکو فروخت کر دے اگرچہ ایک رسی بال سے بھی ہو اوسکی قیمت میں ملے۔ تثریب جھڑکنا ہے۔ متفق علیہ۔

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

کہ ایک شخص نبی صلعم کے سامنے حاضر لیا گیا کہ اوسنے شراب پی تھی تب آپنے فرمایا کہ اسکو مارو کہا ابو ہریرہ نے

فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَمِنَّا الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا

کہ ہم میں سے کوئی اوسکو ہاتھ سے مارتا تھا اور کوئی جوتی سے مارتا تھا اور کوئی کپڑے سے اوسکو مارتا تھا جب وہ

انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تُعِينُوا

پھر کر چلا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے اوسکو کہا کہ تجھے اللہ خوار کرے آپنے فرمایا ایسا مت کہو تم اسپر

عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

شیطان کی اعانت مت کرو۔ روایت کی یہ بخاری نے

الْبَابُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِينَ

انتیسواں باب مسلمانوں کی حاجت روائی کے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالَى وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

اللہ تعالی نے فرمایا ہے تم نیکی کرو شاید تم کو نجات حاصل ہو۔ ابن عمر رض سے روایت ہے

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوس پر ظلم کرے

وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ

اور نہ اوسکو ہلاکت میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں ہو اللہ تعالی اوسکی حاجت روائی میں ہوتا ہے اور جو شخص مسلمان

مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ

کے رنج کو دور کریگا اللہ تعالی قیامت کے رنجوں میں سے اوسکا ایک رنج دور کریگا اور جو شخص

مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مسلمان پر پردہ ڈالے اللہ تعالی قیامت کے دن اوسپر پردہ ڈالیگا ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ

کہ جو شخص مومن سے دنیا کے رنجوں میں سے کوئی رنج

الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ

دور کریگا اللہ تعالی قیامت کے رنجوں میں سے اوسکے رنج دور کریگا اور جو شخص تنگدست پر آسانی کرے

يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالی اوسکو دنیا اور آخرت میں آسانی کریگا۔ اور جسنے پردہ ڈالا مسلمان پر پردہ ڈالیگا اللہ دنیا میں

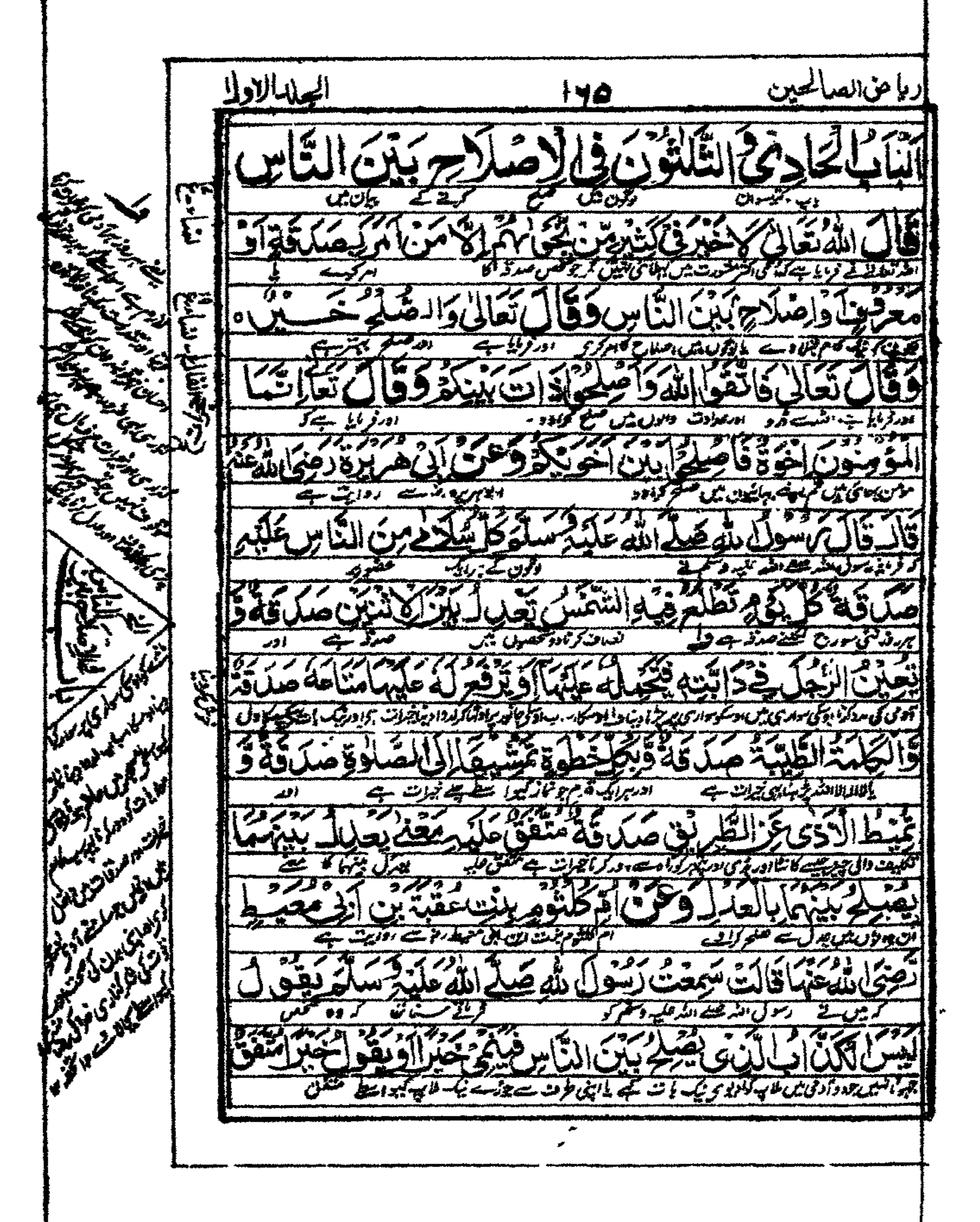


وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ
طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ
فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ إِلَّا نَزَلَتْ
عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ
فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اَلْبَابُ الثَّلَاثُونَ فِي الشَّفَاعَةِ

تیسواں باب شفاعت کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَ
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا
تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي
رِوَايَةٍ مَا شَاءَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ وَ
زَوْجِهَا قَالَ قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيهِ قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ



الباب الحادي والثلاثون في الإصلاح بين الناس

قال الله تعالى: لا خير في كثير من نجواهم إلا من أمر بصدقة أو معروف أو إصلاح بين الناس. وقال تعالى: والصلح خير. وقال تعالى: فاتقوا الله وأصلحوا ذات بينكم. وقال تعالى: إنما المؤمنون إخوة فأصلحوا بين أخويكم.

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كل سلامى من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس تعدل بين الاثنين صدقة وتعين الرجل في دابته فتحمله عليها أو ترفع له عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة وبكل خطوة تمشيها إلى الصلوة صدقة وتميط الأذى عن الطريق صدقة. متفق عليه. معنى تعدل بينهما: يصلح بينهما بالعدل.

وعن أم كلثوم بنت عقبة بن أبي معيط رضي الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس فينمي خيرا أو يقول خيرا. متفق

عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ زِيَادَةٌ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا

علیہ اور مسلم کی روایت میں زیادہ ہے وہ بیان کرتی ہے کہ میں نے انکو نہیں سنا کہ کسی بات میں اجازت دیتے ہوں

يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ يَعْنِي الْحَرْبَ وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثَ

جو لوگ کہتے ہیں مگر تین میں یعنے لڑائی میں اور لوگوں کے درمیان اصلاح کراتے ہیں اور

الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

مرد جو اپنی عورت سے باتیں کرتا ہے اور عورت جو اپنے مرد سے باتیں کرتی ہے۔ روایت ہے عائشہ رضہ سے

قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ

کہ رسول اللہ صلعم نے سنی آواز جھگڑنے والوں کی جو دروازہ پر تھے

عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ

بلند آواز سے جھگڑ رہے تھے ان میں سے ایک دوسرے سے قرض میں سے کچھ چھوڑنا چاہتا اور نرمی کرنے کا سوال کرتا تھا اور وہ دوسرا

وَهُوَ يَقُولُ وَاللهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

کہتا تھا کہ اللہ کی قسم ہے میں نہ کروں گا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا

أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ

کہاں ہے وہ شخص جو قسم کھاتا ہے کہ نیکی نہ کریگا وہ بولا یا رسول اللہ میں ہوں اور اسکے لئے وہی ہے

أَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مَعْنَى يَسْتَوْضِعُهُ يَسْأَلُهُ أَنْ يَضَعَ عَنْهُ بَعْضَ دَيْنِهِ

جو چاہے متفق علیہ۔ یستوضعہ کے معنے مانگتا تھا اس سے کہ کچھ قرض اسکو چھوڑ دے

وَيَسْتَرْفِقُهُ يَسْأَلُهُ الرِّفْقَ وَالْمُتَأَلِّي الْحَالِفُ وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ

ویسترفقہ یعنے نرمی چاہتا تھا اور متالی یعنے قسم کھانیوالا ابو العباس سہل بن

بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ

سعد ساعدی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی

أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کہ بنی عمرو بن عوف میں باہم کچھ تنازع ہے آپ کچھ آدمی ساتھ لے کر

وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انکی صلح کرانے کو تشریف لے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں رک گئے

وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ

اور نماز کا وقت آگیا بلال ابو بکر کے پاس آیا اور کہا۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ اَنْ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیر ہو گئی اور نماز کا وقت آ گیا ف کیا تو لوگوں کو

تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رض فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ

نماز پڑھا سکتا ہے ابوبکر نے کہا ہاں اگر تو چاہتا ہے بلال نے اقامت کہی اور ابوبکر نے آگے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی

النَّاسُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ

تکبیر تحریمہ کہی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفوں میں چلے آئے تاکہ پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے

فِي الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْقِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رض لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ

پس لوگ تالی بجانے لگے یعنی تصفیق میں شروع ہو گئے اور ابوبکر نماز میں التفات نہیں کرتے تھے

فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب لوگوں نے تصفیق بہت کی تو وہ ملتفت ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رض يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ

رسول اللہ صلعم نے اشارہ کیا کہ نماز پڑھاتے رہیں پس ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی

وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور پچھلے پاؤں پیچھے کو پھرا تاکہ صف میں آ کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ

علیہ وسلم نے آگے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے لوگو

مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيْقِ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ

کیا ہے تم کو جب کوئی چیز پیش ہوتی ہے تمہیں نماز میں تو تم تالی بجانے لگتے ہو تالی بجانا عورتوں کے لئے

لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ

مقرر ہے جب تم کو کوئی امر نماز میں پیش آ جایا کرے تو سبحان اللہ کہا کرو اس لئے کہ سبحان اللہ کو سن کر

حِيْنَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِلَّا الْتَفَتَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ

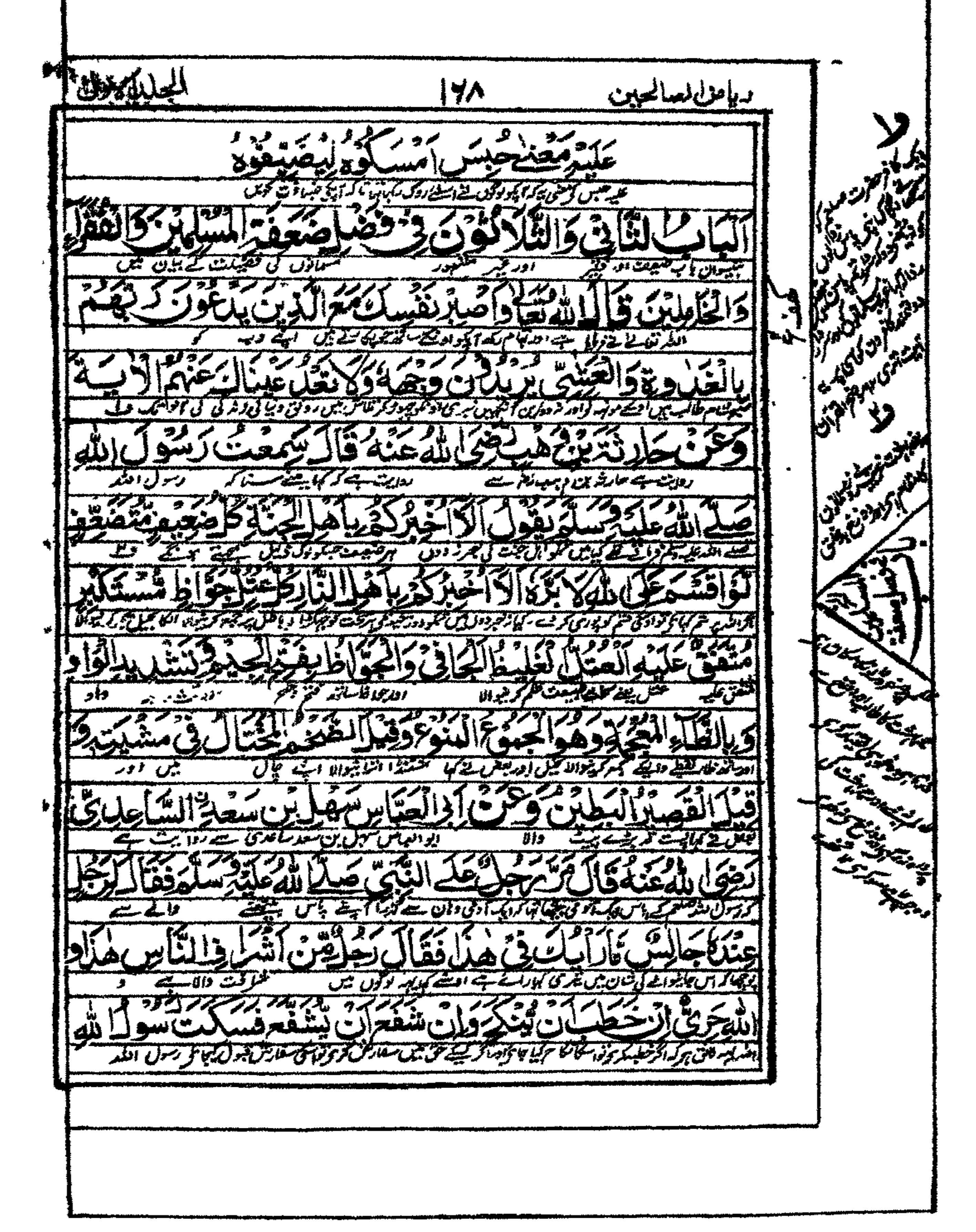
ہر کوئی التفات کرتا ہے اے ابوبکر جب میں نے تجھے اشارہ کیا

حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ

تجھے لوگوں کے نماز پڑھانے سے کس چیز نے منع کیا تھا ابوبکر نے عرض کی کہ

اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ

ابو قحافہ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھائی۔ متفق



عَلَيْهِ مَعْنَى حَبَسَ أَمْسَكُوهُ لِيُضَيِّقُوهُ

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالثَّلَاثُوْنَ فِيْ فَضْلِ ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْفُقَرَاءِ وَالْخَامِلِيْنَ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ الآيَةَ

وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اَلْعُتُلُّ اَلْغَلِيْظُ الْجَافِيْ وَالْجَوَّاظُ بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَتَشْدِيْدِ الْوَاوِ وَبِالظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ الْجَمُوْعُ الْمَنُوْعُ وَقِيْلَ الضَّخْمُ الْمُخْتَالُ فِيْ مِشْيَتِهِ وَقِيْلَ الْقَصِيْرُ الْبَطِيْنُ.

وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُّنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُّشَفَّعَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم ثم مر رجل آخر فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم

صلے اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش رہے پھر ایک اور آدمی وہاں سے آ گذرا آپ نے اوسی کو فرمایا

ما رأيك في هذا فقال يا رسول الله هذا رجل من فقراء المسلمين هذا

کہ تمہاری رائے میں یہ شخص کیسا ہے اوس نے عرض کی کہ یہ شخص فقیر مسلمانوں میں سے ہے

حري إن خطب أن لا ينكح وإن شفع أن لا يشفع وإن قال أن لا يسمع

لائق ہے کہ اگر خطبہ کرے کوئی اس سے نکاح نہ کرے اور اگر سفارش کرے تو اوسکی سفارش قبول نہ کی جاوے اور اگر کوئی بات کرے تو اوسکی بات

لقوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا خير من ملء الأرض مثل

سنی نہ جاوے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر اوس پہلے جیسوں سے زمین بھر جاوے تو یہ شخص اون سب سے بہتر ہے

هذا متفق عليه قوله حري هو بفتح الحاء وكسر الراء وتشديد الياء

ہے متفق علیہ یہ قول آپ کا حری ساتھ حا اور کسرہ را اور تشدید یا کے

أي حقيق وقوله شفع بفتح الفاء وعن أبي سعيد الخدري رضي الله

یعنے لائق ہے اور قول اوسکا شفع ساتھ فتح فا کے ہے اور ابی سعید خدری رضی سے روایت ہے راضی ہووے اللہ تعالی

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال احتجت الجنة والنار فقالت

سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت اور دوزخ آپس میں جھگڑے کہا دوزخ نے

النار في الجبارون والمتكبرون وقالت الجنة في ضعفاء الناس و

کہ مجھ میں جبار اور متکبر لوگ ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھ میں ضعیف اور

مساكينهم فقضى الله بينهما إنك الجنة رحمتي أرحم بك من أشاء وإنك

مساکین ہونگے اللہ تعالی نے دونوں کا فیصلہ کیا اور فرمایا کہ تو بہشت میری رحمت ہے جسکو میں چاہونگا تجھ سے رحمت کرونگا

النار عذابي أعذب بك من أشاء ولكليكما علي ملؤها رواه مسلم

اور دوزخ کو فرمایا تو عذاب میرا ہے ساتھ تیرے جسکو چاہونگا عذاب کرونگا اور تم دونوں کا بھر دینا میرے ذمہ ہے روایت کیا یہ مسلم نے

وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے اوس نے نقل کی رسول اللہ صلعم سے کہ آپنے فرمایا

إنه ليأتي الرجل السمين العظيم يوم القيمة لا يزن عند الله جناح بعوضة

قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آویگا خدا تعالے کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر اوس کی قدر نہ ہوگی

متفق عليه وعنه أن امرأة سوداء كانت تقم المسجد أو شابا ففقدها

متفق علیہ اوسی سے روایت ہے کہ ایک عورت سیاہ فام یا ایک جوان کہ مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی یا کرتا تھا -



النبي صلى الله عليه وسلم فسأل عنها أو عنه فقالوا مات قال

أفلا كنتم آذنتموني فكأنهم صغروا أمرها أو أمره فقال دلوني على

قبره فدلوه فصلى عليها ثم قال إن هذه القبور مملوءة ظلمة على أهلها

وإن الله تعالى ينورها لهم بصلاتي عليهم متفق عليه قوله تقم هو بفتح

التاء وضم القاف أي تكنس والقمامة الكناسة وآذنتموني بمد الهمزة

أي أعلمتموني وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رب أشعث

أغبر مدفوع بالأبواب لو أقسم على الله لأبره رواه مسلم وعن

أسامة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قمت على باب

الجنة فكان عامة من دخلها المساكين وأصحاب الجد محبوسون غير

أن أصحاب النار قد أمر بهم إلى النار وقمت على باب النار فإذا

عامة من دخلها النساء متفق عليه الجد بفتح الجيم الحظ والغنى وقوله

محبوسون أي لم يؤذن لهم بعد في دخول الجنة وعن أبي هريرة رضي

الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لم يتكلم في المهد إلا ثلاثة

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ

ایک عیسیٰ ابن مریم نے اور جریج والے لڑکے نے اور جریج ایک آدمی عابد تھا او سنے ایک

صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ

حجرہ بنا رکھا تھا اور اس میں اپنے رب کی عبادت کیا کرتا تھا ایک روز اوسکی ماں اوسکے پاس آئی اوس وقت وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا اے جریج تو

يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ

کہا اے رب میری ماں اور نماز پس نماز میں مشغول ہوا اور اوسکی ماں واپس چلی گئی جب دوسرا

الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي

روز ہوا تو پھر آئی اور وہ نماز میں مشغول تھا ماں نے کہا اے جریج اوسنے کہا اے میرے رب میری ماں اور میری نماز

فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي

پھر کھڑا نماز میں مشغول ہو گیا تو اوسکی ماں پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس پھر آئی سو اوسنے پکار کر اے

فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتِ

جریج تو اوسنے کہا اے میرے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں مشغول رہا تو اوسکی ماں نے کہا اے

اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ

اسکو موت مت دے جبتک پیر زناکار عورتوں کے منہ نہ دیکھ لے بنی اسرائیل میں جریج اور اسکی

جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ

عبادت کا بہت چرچا ہوا اور ایک عورت زانیہ اوس زمانہ میں حسن میں ضرب المثل تھی اوس عورت نے بنی اسرائیل کو کہا کہ اگر تم کہو تو میں اسکو فتنہ

فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ

وہ اوسکے سامنے ہوئی مگر جریج نے اوسکی طرف التفات نہ کی وہ ایک بکری چرانے والے کے پاس آئی جو اوسکے حجرہ کے پاس رہا کرتا تھا۔

فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ

اور اوس بکری چرانیوالے کو اپنے نفس پر قادر کیا اور اوس نے زنا کیا وہ حاملہ ہو گئی جب اوسنے لڑکا جنا تو کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہے

جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ وَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ

لوگ سنتے ہی اوسکے پاس پہنچے اور اوسکو صومعہ سے نکالکر صومعہ منہدم کر دیا اور اوسکی مارپیٹ میں شروع ہوئے اوسنے کہا

مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ بِهِ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ

تم مجھے کیوں مارتے ہو لوگوں نے کہا کہ تو نے فلانی زانیہ عورت سے زنا کیا ہے اور تجھ سے اوسکو لڑکا پیدا ہوا ہے اوسنے کہا لڑکا کہاں ہے

فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ

لوگ لڑکے کو لائے جریج نے کہا کہ تم مجھے چھوڑ دو تاکہ میں نماز پڑھ لوں اوسنے نماز پڑھی پھر لڑکے کے پاس آکر اوس کی

فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ

کہ اے لڑکے تیرا باپ کون ہے لڑکے نے کہا کہ فلانا راعی والا ہے پس لوگ جریج پر گر پڑے

يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ

اور اوسکو چومتے تھے اور تبرکا اوسکے بدن کو ہاتھ لگاتے تھے اور کہتے تھے ہم تیرا صومعہ سونے سے بنا دیتے ہیں اوس نے کہا

لَا أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ

نہیں تم مٹی سے ویسا ہی پھر بنا دو جیسا تھا پس لوگوں نے ویسا ہی بنا دیا اور ایک روز ایک لڑکا اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا۔

فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ

کہ ایک سوار خوش شکل عمدہ گھوڑے پر چڑھا ہوا وہاں سے گذرا اوسکی ماں نے اوس سوار کو دیکھ کر دعا کی کہ یا اللہ

اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ

میرے بیٹے کو اسکی مثل بنا لڑکے نے پستان چھوڑ کر اوس سوار کی طرف نظر کی اور کہا

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ

یا اللہ تو مجھ کو اس جیسا مت کر پھر جھک کر اپنی ماں کی چھاتی پر چوسنے لگا دودھ پینے لگا ابوہریرہ نے کہا کہ گویا میں

فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِإِ

حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت بھی اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر

صْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَ

کہ کلمے کی اونگلی اپنے منہ میں ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو پکڑے ہوئے مارتے ہوئے وہاں سے گذرے اور اوسکو کہتے تھے

يَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ

کہ تو نے زنا کیا تو نے چوری کی ہے اور وہ لونڈی حسبی اللہ ونعم الوکیل کہتی تھی اوسکی ماں نے دعا کی یا اللہ

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا

میرے بیٹے کو اس جیسا مت کر لڑکے نے دودھ چھوڑ کر اوس لونڈی کی طرف نظر کی اور کہا یا اللہ تو مجھے اس لونڈی کی مثل کر

فَهُنَالِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ

بس دونوں ماں اور بیٹے میں کلام ہو گیا ماں نے کہا کہ ایک آدمی خوش شکل جا رہا تھا دیکھ کر میں نے دعا کی کہ یا اللہ

اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ

میرے بیٹے کو اسکی مثل کر تو نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے اس جیسا مت کر اور اس لونڈی کو

يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا

مار پیٹ رہے تھے اور زنا اور چوری کی تہمت لگاتے دیکھ کر میں نے دعا کی کہ یا اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا مت کر

فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ
تو نے کہا کہ یا اللہ تو مجھے اس کی مثل کو لڑکے نے ماں کو کہا کہ وہ آدمی جبار ظالم تھا میں نے دعا کی

اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هٰذِهِ يَقُولُونَ زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ
یا اللہ تو مجھے اس جیسا متکبر نہ بنا اور اس لونڈی کو کہتے تھے کہ تو نے زنا کیا اور اس نے زنا نہیں کیا تھا اور لوگ کہتے تھے تو نے چوری کی

وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْمُومِسَاتُ بِضَمِّ
اور اس نے چوری نہیں کی تھی پس دعا کی کہ یا اللہ تو مجھے اس کی مثل کر دے متفق علیہ موسات ساتھ ضمہ

الْمِيمِ الْأُولٰى وَإِسْكَانِ الْوَاوِ وَكَسْرِ الْمِيمِ الثَّانِيَةِ وَبِالسِّينِ الْمُهْمَلَةِ
میم پہلے اور سکون واو اور دوسرے میم کے کسرہ اور ساتھ سین مہملہ کے

وَهُنَّ الزَّوَانِي وَالْمُومِسَةُ الزَّانِيَةُ وَقَوْلُهُ دَابَّةٌ فَارِهَةٌ بِالْفَاءِ أَيْ
بدکاری کرنیوالی عورتیں اور مومسہ ایک بدکاری کرنیوالی اور قول اسکا دابہ فارہۃ ساتھ فاء کے یعنی تیز رو

حَاذِقَةٌ نَفِيسَةٌ وَالشَّارَةُ بِالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ وَتَخْفِيفِ الرَّاءِ وَهِيَ الْجَمَالُ الظَّاهِرُ
اور عمدہ اور لفظ شارۃ کا ساتھ شین معجمہ اور تخفیف راء کے اور مراد اس سے ظاہری خوبصورتی ہے

فِي الْهَيْئَةِ وَالْمَلْبَسِ وَمَعْنٰى تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ أَيْ حَدَّثَتِ الصَّبِيَّ وَحَدَّثَهَا
جو شکل اور لباس میں ہوتی ہے اور تراجعا الحدیث سے مراد یہ ہے کہ باتیں کی ماں نے لڑکے کو اور لڑکے نے ماں سے اور اللہ خوب جانتا ہے

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

الْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُونَ فِي مُلَاطَفَةِ الْيَتِيمِ وَالْبَنَاتِ وَ

تینتیسواں باب یتیم اور لڑکیاں اور

سَائِرِ الضَّعَفَةِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُنْكَسِرِينَ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِمْ وَالشَّفَقَةِ
ضعیف اور مساکین اور عاجزوں سے نرمی کرنی اور ان سے احسان کرنے اور ان پر شفقت کرنی

عَلَيْهِمْ وَالتَّوَاضُعِ مَعَهُمْ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اور ان کے ساتھ تواضع کرنی اور ان کے لیے بازو بچھانے کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ تَعَالٰى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ
اور مومنوں کیلئے بازو بچھا دے اور فرمایا ہے اور اپنے تئیں روکے رکھ آپ کو

الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ
ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام طالب ہیں اس کے منہ کے اور نہ دوڑیں

عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَقَالَ تَعَالٰى فَأَمَّا الْيَتِيمَ
تیری آنکھیں ان کو چھوڑ کر تلاش میں رونق دنیا کی زندگی کی اور فرمایا لیکن یتیم

فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَقَالَ تَعَالَى أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ

قہر مت کر اور سائل کو مت جھڑک اور فرمایا ہے تو نے دیکھا وہ جو جھٹلاتا ہے

بِالدِّينِ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ

انصاف کو سو وہی ہے جو دھکیلتا ہے یتیم کو اور نہیں تاکید کرتا محتاج کے کھانے پر

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمی رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ

علیہ وسلم کے ساتھ تھے مشرکوں نے آپ کو کہا کہ انکو روک دے

هَٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ

ہم پر جرأت ذکریں وہ اور تھے میں اور ابن مسعود اور ایک آدمی قبیلہ ہذیل سے

وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

اور بلال اور دو آدمی اور جنکے میں نام نہیں لیتا۔ پس رسول اللہ صلعم کے جی میں آگئی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَلَا تَطْرُدِ

وہ بات جو اللہ تعالیٰ نے ڈالنی چاہی۔ پس آپ نے جی میں وہ بات ٹھہرائی اوسوقت خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور مت ہانک دے

الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ان لوگوں کو پکارتے ہیں رب کو صبح اور شام چاہتے ہیں منہ اس کا روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

اور ابو ہبیرہ عائذ بن عمرو مزنی رضی سے روایت ہے اور یہ شخص بیعت الرضوان والوں میں سے ہے

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَىٰ سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ

کہ ابو سفیان سلمان اور صہیب اور بلال

فِي نَفَرٍ فَقَالُوا مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللهِ مِنْ عَدُوِّ اللهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

وغیرہم کے پاس سے گذرا انہوں نے اوسکو دیکھکر کہا کہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن سے اپنا حق پورا نہ لیا ابو بکر نے اون کو کہا کہ تم

أَتَقُولُونَ هَٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قریش کے سردار کو ایسا کہتے ہو یہ بات اونکو کہہ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آنکر

فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ

خبر کی کہ ابھی میں نے ابو سفیان کو بھلا کہا ہے آپ نے فرمایا اے ابو بکر شاید تو نے اونکو غضبناک کیا ہے اگر تو نے اون کو غضبناک کیا تو

أغضبت ربك فأتاهم فقال يا إخوتاه أغضبتكم فقالوا لا يغفر الله

لك يا أخي رواه مسلم قوله مأخذها أي لم تستوف حقها منه وقوله

يا أخي روي بفتح الهمزة وكسر الخاء وتخفيف الياء وروي بضم الهمزة

وفتح الخاء وتشديد الياء وعن سهل بن سعد رضي الله عنه قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا وكافل اليتيم في الجنة هكذا

وأشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما رواه البخاري وكافل اليتيم

القائم بأموره وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم كافل اليتيم له أو لغيره أنا وهو كهاتين في الجنة

وأشار الراوي وهو مالك بن أنس بالسبابة والوسطى رواه مسلم وقوله

صلى الله عليه وسلم اليتيم له أو لغيره معناه قريبه أو الأجنبي منه

فالقريب مثل أن يكفله أمه أو جده أو أخوه أو غيرهم من قرابته والله

أعلم وعنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ليس المسكين الذي ترده

التمرة والتمرتان ولا اللقمة واللقمتان إنما المسكين الذي يتعفف

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى

النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ

الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ

النَّاسَ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَ

الْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ

الَّذِي لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا

وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ

فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ

الْوَلِيمَةِ تُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا

جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ جَارِيَتَيْنِ

أَيْ بِنْتَيْنِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ وَ

مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَّاحِدَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا

اسکے ساتھ دو لڑکیاں تھیں وہ اسکے لئے مانگتے تھے میرے پاس ایک خرما کے سوا اور کچھ نہ تھا میں نے وہی اوسکو

اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ

دیدیا اوس عورت نے وہ خرما دونوں لڑکیوں میں بانٹ دیا اور آپ اوس میں سے کچھ نہ کھایا پھر اوٹھ کر چلی گئی جب ہی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ

صلعم گھر تشریف لاسے تو میں نے آپکو اوسکا حال سنایا آپنے فرمایا جو کوئی لڑکیوں کے

الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

جنجال میں پھنسے اور وہ اونسے احسان کرے تو یہ لڑکیاں دوزخ سے اوسکے لئے پردہ ہو جائینگی یہ متفق علیہ روایت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِيْ مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا

ہے عائشہ رضہ سے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اوسکے دو لڑکیاں اوٹھائی ہوئی تھیں میں نے اوسکو

فَاَطْعَمْتُهَا ثَلٰثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا تَمْرَةً وَّرَفَعَتْ اِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً

تین خرما دیئے اوسنے ایک ایک دونوں لڑکیوں کو دیا اور ایک اپنے موں‌ھہ میں

لِتَاْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَاْكُلَهَا

ڈالنے کا ارادہ کیا کہ لڑکیوں نے اوس سے وہ بھی مانگ لیا اوسنے اوسکے دو ٹکڑے کرکے دونوں کو دیدیا

بَيْنَهُمَا فَاَعْجَبَنِيْ شَاْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِيْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مجھے اوسکے حال سے تعجب کیا اور یہ حال رسول اللہ صلعم کے پاس ذکر کیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ اَوْ اَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ

آپنے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے نے اس عمل کے سبب بہشت اوسکے لئے واجب کر دیا یا اسکے سبب اوسکو آگ سے آزاد

النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ

کر دیا روایت کی یہ مسلم نے ابی شریح خویلد بن عمرو خزاعی رضہ سے روایت ہے کہا کہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ الْيَتِيْمِ وَالْمَرْاَةِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الہی میں دو ضعیفوں کا حق ضائع کرنیوالے کو یعنی یتیم اور عورت کا گناہ والا

حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَمَعْنٰى اُحَرِّجُ اُلْحِقُ الْحَرَجَ وَ

روایت کی یہ نسائی نے ساتھ اسناد عمدہ کے اور معنی احرج کا یہ ہے کہ لازم کرتا ہوں میں حرج اور

هُوَ الْاِثْمُ بِمَنْ ضَيَّعَ حَقَّهُمَا وَاُحَذِّرُ مِنْ ذٰلِكَ تَحْذِيْرًا بَلِيْغًا وَّاَزْجُرُ

حرج سے مراد گناہ ہے اسکے ساتھ جو ضائع کرے حق ان دونوں کا اور ڈراتا ہوں اس سے ڈرانا کامل اور زجر دینا ہوں

عنه زجرا أكيدا وعن مصعب بن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنهما

اس سے زجر مؤکد اور مصعب بن ابی وقاص سے روایت ہے

قال رأى سعد أن له فضلا على من دونه فقال النبي صلى الله عليه

کہ سعد نے خیال کیا کہ اوسکو دوسروں پر جو اوس سے کم ہیں فضیلت ہے تب نبی صلعم نے فرمایا

وسلم هل تنصرون وترزقون إلا بضعفائكم رواه البخاري هكذا

کہ تم نصرت نہیں دیئے جاتے اور تم رزق نہیں دیئے جاتے مگر اپنے ضعفاء کے طفیل روایت کی یہ بخاری نے

مرسلا فإن مصعب بن سعد تابعي ورواه الحافظ أبو بكر البرقاني

اسی طرح مرسلا اسلئے کہ مصعب بن سعد تابعی ہے اور حافظ ابو بکر برقانی نے اپنی

في صحيحه متصلا عن مصعب عن أبيه وعن أبي الدرداء عويمر رضي

صحیح میں اس حدیث کو مصعب سے اوسکے باپ سے متصل روایت کیا ہے اور روایت ہے ابو الدرداء عویمر رضہ سے

الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ابغوني في

کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے مجھے اپنے

الضعفاء فإنما تنصرون وترزقون بضعفائكم رواه أبو داود

ضعیفوں میں طلب کرو کہ تم اپنے ضعیفوں کے طفیل نصرت کئے جاتے ہو اور رزق دیئے جاتے ہو روایت کی یہ ابو داود نے اسناد جید سے

بإسناد جيد ؛ **الباب الرابع والثلاثون في الوصية بالنساء**

چونتیسواں باب عورتوں سے نیکی کرنیکے وصیت میں

قال الله تعالى وعاشروهن بالمعروف وقال تعالى ولن تستطيعوا

خدا تعالے نے فرمایا ہے اور عورتوں کے ساتھ نیکی سے معاشرت کرو۔ اور فرمایا ہے تم عورتوں میں عدالت کرنیکی طاقت

أن تعدلوا بين النساء ولو حرصتم فلا تميلوا كل الميل فتذروها كالمعلقة

نہیں رکھتے اگرچہ تم اوسکی حرص کرتے ہو پس بالکل ایک طرف رغبت مت کرو کہ دوسری کو معلق کی مثل چھوڑ دو اور اگر اصلاح

وإن تصلحوا وتتقوا فإن الله كان غفورا رحيما وعن أبي هريرة رضي

اور تقوی کرو بیشک اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استوصوا بالنساء خيرا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ عورتوں سے نیکی کرنیکی وصیت مجھ سے قبول کرو۔

فإن المرأة خلقت من ضلع وإن أعوج ما في الضلع أعلاه فإن ذهبت

اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے اور ٹیڑھا پسلی میں زیادہ بھی اوپر کیطرف میں ہے اگر تو اوسکو

تقيمه كسرته وإن تركته لم يزل أعوج فاستوصوا بالنساء متفق عليه

سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتوں کے مقدمہ میں متفق علیہ اور

وفي رواية في الصحيحين المرأة كالضلع إن أقمتها كسرتها وإن استمتعت

صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی مثل ہے اگر تو اوسکو سیدھی کرے تو توڑ دیگا اور اگر اوس سے نفع اوٹھانا چاہے

بها استمتعت بها وفيها عوج وفي رواية لمسلم إن المرأة خلقت من ضلع

تو کجی کی حالت میں اوس سے نفع اوٹھا سکیگا ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے

لن تستقيم لك على طريقة فإن استمتعت بها استمتعت بها وفيها عوج

ایک طریقہ پر قائم نہیں رہتی اگر تو اوس سے نفع اوٹھانا چاہے تو کجی کی حالت میں نفع اوٹھا سکیگا

وإن ذهبت تقيمها كسرتها وكسرها طلاقها قوله عوج بفتح العين و

اور اگر تو اوسکو سیدھی کرنیکو جائیگا توڑ دیگا اور اوسکا توڑنا اوسکو طلاق دینا ہے یہ قول آپکا عوج ساتھ فتحہ عین کے

الواو وعن عبد الله بن زمعة رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم

الله بن زمعہ رض سے روایت ہے کہ اونہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو

يخطب وذكر الناقة والذي عقرها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

خطبہ پڑھتے سنا اور آپنے اونٹنی اور اوس شخص کا ذکر کیا جسنے اوسکے پاؤں کاٹ ڈالے تھے آپ نے فرمایا

إذ انبعث أشقاها انبعث لها رجل عزيز عارم منيع في رهطه ثم ذكر النساء

جب اٹھ کھڑا ہوا بڑا بدبخت ثمود کا اوس اونٹنی کے لئے ایک آدمی عزت دار شریر اپنی قوم میں بڑے مرتبہ والا پھر آپنے عورتوں کا ذکر کیا اور

فوعظ فيهن فقال يعمد أحدكم فيجلد امرأته جلد العبد فلعله يضاجعها

حق میں لوگوں کو نصیحت فرمائی پھر فرمایا کہ بعضے تم میں سے ارادہ کرتے ہیں کہ اپنی عورت کو ایسا مارتے ہیں جیسا کہ کوئی غلام کو مارتا ہو شاید

من آخر يومه ثم وعظهم في ضحكهم من الضرطة وقال لم يضحك أحدكم

اوس کیساتھ ہمبستر ہو پھر آپنے لوگوں کو گوز کے ہنسنے میں نصیحت کی اور فرمایا کہ تم ایسے کام سے کیوں ہنسی کرتے ہو ۔ جو خود

مما يفعل متفق عليه والعارم بالعين المهملة والراء هو الشرير المفسد

تم ہی وہ کام کرتے ہو متفق علیہ ۔ اور عارم ساتھ عین مہملہ اور راء کے یعنے بہت شریر فسادی

وقوله انبعث أي قام بسرعة وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال

اور یہ قول آپکا انبعث جلدی سے کھڑا ہوا روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہ فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفرك مؤمن مؤمنة إن كره منها خلقا

رسول اللہ صلعم نے کہ مومن آدمی مومن عورت سے بغض نہ رکھے اگر ایک عادت اوسکی بری معلوم ہو ۔

رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لَا يَفْرَكْ هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ

دوسری عادت خوش و پسند معلوم ہوگی یا کچھ کہا اور روایت کی یہ مسلم نے یہ قول آپکا لا یفرک ساتھ فتح یا اور سکون فا

وَإِسْكَانِ الْفَاءِ وَفَتْحِ الرَّاءِ مَعْنَاهُ يُبْغِضُ يُقَالُ فَرِكَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَفَرِكَهَا

اور فتح را کے ہے معنے بغض نہ رکھے کہا جاتا ہے فرکت المرأۃ زوجھا و فرکہا زوجھا ساتھ کسرہ

زَوْجُهَا بِكَسْرِ الرَّاءِ يَفْرَكُهَا بِفَتْحِهَا أَيْ أَبْغَضَهَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ

را کے اور مضارع اسکا مفتوح العین ہے یعنی بغض رکھا اسکو اور اللہ خوب جانتا ہے عمرو بن الاحوص جشمی رضی سے

الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ بَعْدَ

روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں سنا تھا

أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ

کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نصیحت اور وعظ کے بعد فرماتے تھے کہ عورتوں کے حق میں میری نیک وصیت

خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ

مانو عورتیں تمہاری قیدی ہیں تم بجز اسکے اور کسی شے کے مالک نہیں مگر یہ کہ

إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَ

بدکاری ظاہر کریں اگر یہ کام کریں تو انکو خوابگاہ میں ان سے علیحدہ کرو اور ان کو ایسا

اضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَلَا إِنَّ

مارو کہ بہت سخت نہ ہو پھر اگر تمہارے مطیع ہو جائیں تو انکو ایذا دینے کیلئے بہانہ اور عذر تلاش نہ کرو خبردار تمہارا

لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَحَقُّكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ

حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا حق تم پر تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونے پر

فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ

ایسے شخص کو قدم نہ دیں جسکو تم مکروہ جانتے ہو اور تمہارے گھروں میں ایسے شخص کو آنیکی اجازت نہ دیں جسکو تم برا جانتے ہو خبردار ان کا حق

أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

کہ پوشاک اور کھانے میں تم ان پر احسان کرو۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِيحٌ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوَانٍ أَيْ أَسِيرَاتٍ جَمْعُ عَانِيَةٍ بِالْعَيْنِ

حسن صحیح ہے۔ یہ قول صلعم کا عوان یعنی قیدی والیاں جمع ہے عانیۃ کا ساتھ عین

الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ الْأَسِيرَةُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ شَبَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مہملہ کے اور وہ قیدی والی اور عانی قیدی والا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشبیہ دی

المرأة في دخولها تحت حكم الزوج بالأسير والضرب المبرح هو الشاق

عورت کو ساتھ قیدی کے بیچ داخل ہونے اسکے کے حکم خاوند میں اور ضرب مبرح سخت مارنے کو

الشديد وقوله صلى الله عليه وسلم فلا تبغوا عليهن سبيلا أي لا تطلبوا

کہتے ہیں اور یہ قول صلعم کا فلا تبغوا علیہن سبیلا یعنے نہ ڈھونڈو

طريقا تحتجون به عليهن وتؤذونهن به والله أعلم وعن معاوية

بہانہ کہ حجت پکڑو ساتھ اوسکے اوپر اونکے اور ایذا دیوو انکو اور اللہ تم خوب جانتا ہے اور روایت ہے معاویہ بیٹے حیدہ

ابن حيدة رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله ما حق زوجة أحدنا

سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ ہماری عورتوں کا حق ہم پر

عليه قال أن تطعمها إذا طعمت وتكسوها إذا اكتسيت ولا تضرب الوجه

کیا ہے فرمایا کہ جب تو آپ کھانا کھائے تو اوسکو کھلا اور جب تو کپڑا پہنے تو اوسکو پہنائے اور مونہہ پر مت مارے اور

ولا تقبح ولا تهجر إلا في البيت حديث حسن رواه أبو داود وقال معنى

اوسکو برا کہہ نہ اور اوس سے جدائی نہ کر مگر بیچ گھر کے یہ حدیث حسن ہے روایت کیا اسکو ابوداود اور کہا لا

لا تقبح لا تقل قبحك الله وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

تقبح سے مراد لا تقل قبحک اللہ ہے ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

الله صلى الله عليه وسلم أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا وخياركم

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں میں سے کامل تر ایمان میں وہ شخص ہے جسکا خلق خوب ہو اور تم میں سے بہتر وہ شخص ہے

خياركم لنسائهم رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن إياس

جو عورتوں سے بہتر برتاؤ کرے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ایاس

ابن عبد الله بن أبي ذباب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

ابن عبد اللہ بن ابی ذباب رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم لا تضربوا إماء الله فجاء عمر رضي الله عنه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی کی کنیزوں کو مت مارو پس عمر رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

فقال ذئرن النساء على أزواجهن فرخص في ضربهن فأطاف بآل رسول

اور بیان کیا کہ عورتیں اپنی خاوندوں پر دلیر ہوگئی ہیں آپ نے اونکے مارنے کی اجازت دیدی پس رسول

الله صلى الله عليه وسلم نساء كثير يشكون أزواجهن فقال رسول الله صلى

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کئی بہت عورتوں نے اپنے خاوندوں کے مارنے کی شکایت کی رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم لقد طاف بآل محمد سبعون امرأة كلهن يشتكين
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ستر عورتوں نے ہمارے پاس آکر خاوندوں کی

أزواجهن ليس أولئك بخياركم رواه أبو داود بإسناد صحيح قوله
شکایت کی ہے یہ لوگ تم میں سے بہتر نہیں روایت کی یہ ابوداود نے اسناد صحیح سے یہ قول اسکا ذئرن

ذئرن هو بذال معجمة مفتوحة ثم همزة مكسورة ثم راء ساكنة ثم
ساتھ ذال معجمہ مفتوحہ کے پھر ہمزہ مکسورہ کے پھر را ساکنہ پھر نون کے

نون أي اجترأن قوله أطاف أي أحاط وعن عبد الله بن عمرو بن العاص
یعنے دلیر ہوگئیں یہ قول آپکا اطاف یعنے دلیر ہوگئیں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے

رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدنيا متاع و
کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا متاع ہے اور دنیا کی

خير متاعها المرأة الصالحة رواه مسلم
بہتر متاع عورت صالحہ ہے روایت کی یہ مسلم نے

الباب الخامس والثلاثون في حق الزوج على امرأته
پینتیسواں باب مردوں کے حق کے بیان میں جو عورتوں پر ہے

قال الله تعالى الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على
فرمایا اللہ تعالے نے مرد حاکم ہیں عورتوں پر اسواسطے کہ بڑائی دی ہے اللہ نے ایک کو

بعض وبما أنفقوا من أموالهم فالصالحات قانتات حافظات للغيب
ایک پر اسواسطے کہ خرچ کیے انہوں نے اپنے مال پھر جو نیک بخت ہیں خبرداری کرتی ہیں پیٹھ پیچھے

بما حفظ الله وأما الأحاديث فمنها حديث عمرو بن الأحوص السابق
اللہ کی خبرداری سے۔ لیکن حدیثیں پس انہیں کی عمرو بن الاحوص کی حدیث ہے جو اس سے پہلے

في الباب قبله وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول
باب میں گذر چکی ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه فلم تأته
اللہ صلعم نے کہ جب آدمی اپنی عورت کو اپنے بچھونے کی طرف بلائے اور وہ عورت اسکے بلانے سے اسکے پاس نہ جائے اور

فبات غضبان عليها لعنتها الملائكة حتى تصبح متفق عليه وفي
خاوند اوسپر رات بھر غصہ رہے تو اوس عورت پر صبح ہونے تک ملائکہ لعنت کرتے ہیں۔ متفق علیہ اور ایک

وفي رواية لهما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي

روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے

بيده ما من رجل يدعو امرأته إلى فراشه فتأبى عليه إلا كان الذي

قبضہ میں میری جان ہے کوئی مرد اپنی عورت کو بچھونے کیطرف نہیں بلاتا اور وہ انکار کرتی ہے مگر ہوتا ہے وہ

في السماء ساخطا عليها حتى يرضى عنها وعن أبي هريرة رضي الله عنه

اللہ تعالی اوس عورت پر غضبناک جبتک کہ خاوند اس سے خوش نہیں ہوتا اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

أيضا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة أن تصوم و

کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کسی عورت کو حلال نہیں کہ روزہ رکھے جبکہ اوسکا خاوند گھر میں موجود ہو تو بدون

زوجها شاهد إلا بإذنه ولا تأذن في بيته إلا بإذنه متفق عليه و

اوسکے اذن کے ... اور گھر میں بدون اذن خاوند کے کسیکو آنیکا اذن نہ دے متفق علیہ اور

هذا لفظ البخاري وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه

یہ لفظ بخاری کے ہیں اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی صلعم نے

وسلم قال كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته والأمير راع والرجل راع

کہ تم سب چرانیوالے ہو اور تم سب اپنی رعیت سے پوچھے جاؤگے اور امیر راعی ہے اور مرد اپنے گھر

على أهل بيته والمرأة راعية على بيت زوجها وولده فكلكم راع وكلكم

والوں پر چرانیوالا ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور اوسکے اولاد کی نگہبان ہے پس سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت

مسئول عن رعيته متفق عليه وعن أبي علي طلق بن علي رضي الله عنه

سے پوچھے جاؤگے متفق علیہ - ابو علی طلق بن علی رض سے روایت ہے کہا فرمایا

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا دعا الرجل زوجته لحاجته

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مرد اپنی عورت کو اپنی حاجت کیلئے بلائے

فلتأته وإن كانت على التنور رواه الترمذي والنسائي وقال الترمذي

تو عورت کو لازم ہے کہ اوسکے پاس جاوے اگرچہ وہ تنور پر ہو روایت کیا ترمذی اور نسائی نے اور ترمذی نے کہا ہے

حديث حسن صحيح وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه

یہ حدیث حسن صحیح ہے - ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے

قال لو كنت آمرا أحدا أن يسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها

اگر میں کسیکو امر کرتا کہ کسیکو سجدہ کرے تو عورت کو امر کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے



رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن أم سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما امرأة ماتت وزوجها عنها راض دخلت الجنة رواه الترمذي وقال حديث حسن وعن معاذ بن جبل رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تؤذي امرأة زوجها في الدنيا إلا قالت زوجته من الحور العين لا تؤذيه قاتلك الله فإنما هو عندك دخيل يوشك أن يفارقك إلينا رواه الترمذي وقال حديث حسن وعن أسامة بن زيد رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما تركت بعدي فتنة هي أضر على الرجال من النساء متفق عليه

الباب السادس والثلاثون في النفقة على العيال

قال الله تعالى وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن بالمعروف وقال تعالى لينفق ذو سعة من سعته ومن قدر عليه رزقه فلينفق مما آتاه الله لا يكلف الله نفسا إلا ما آتاها وقال تعالى وما أنفقتم من شيء فهو يخلفه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم دينار أنفقته في سبيل الله ودينار أنفقته في رقبة ودينار تصدقت

على مسكين ودينار أنفقته على أهلك أعظمها أجرا الذي أنفقته على أهلك

رواه مسلم وعن أبي عبد الله ويقال أبو عبد الرحمن ثوبان بن بجدد مولى

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل دينار ينفقه الرجل

دينار ينفقه على عياله ودينار ينفقه على دابته في سبيل الله ودينار ينفقه على أصحابه في

سبيل الله رواه مسلم وعن أم سلمة رضي الله عنها قالت قلت يا رسول الله هل لي أجر في بني

أبي سلمة أن أنفق عليهم ولست بتاركتهم هكذا وهكذا إنما هم بني فقال نعم لك أجر ما أنفقت عليهم متفق

عليه وعن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه في حديثه الطويل الذي قدمناه في أول الكتاب في

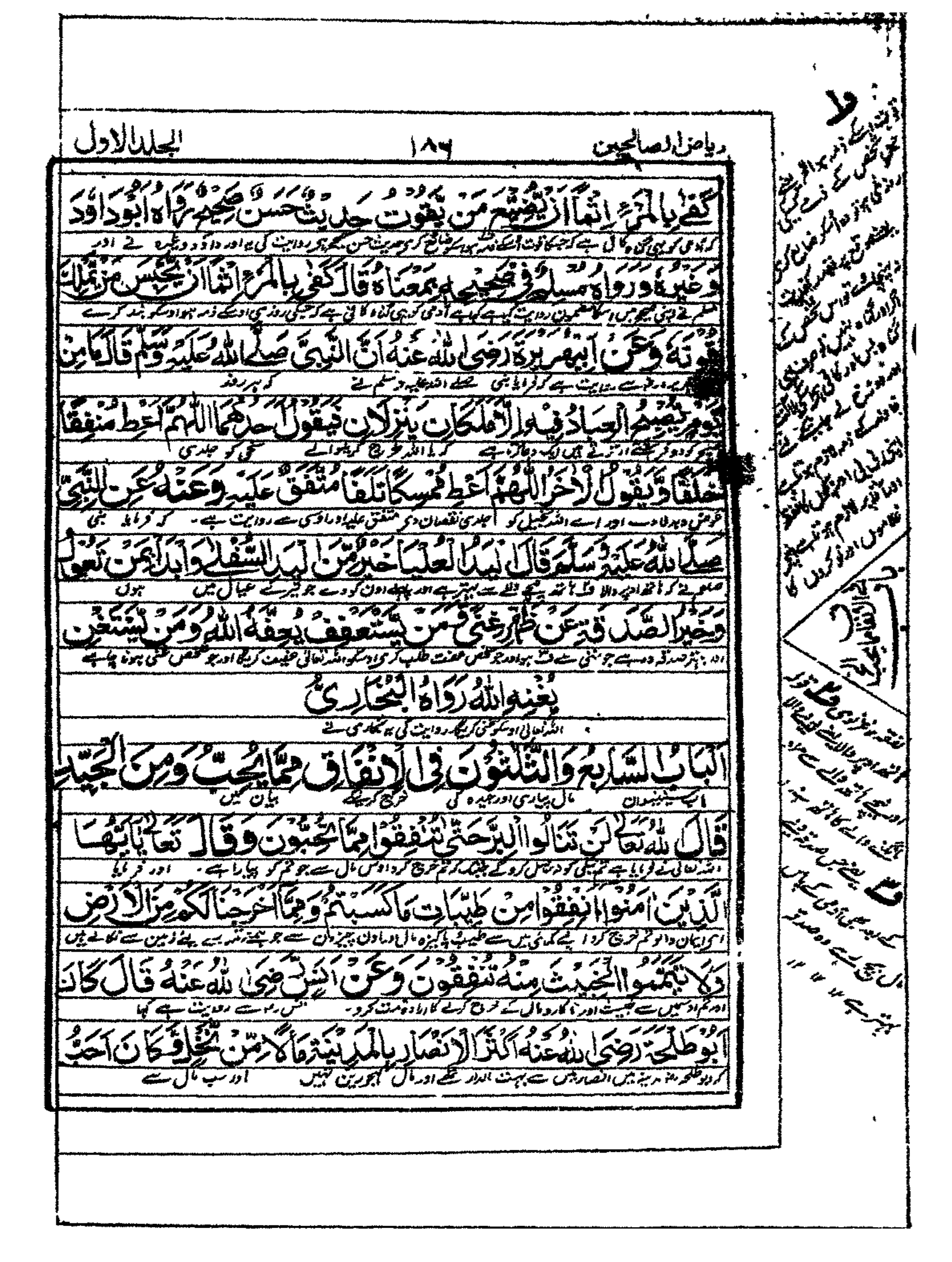
باب النية أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له وإنك لن تنفق نفقة تبتغي بها

وجه الله إلا أجرت بها حتى ما تجعل في في امرأتك متفق عليه وعن أبي مسعود

البدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أنفق الرجل

على أهله نفقة يحتسبها فهو له صدقة متفق عليه وعن عبد الله

ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم



كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

کہ آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ جسکا قوت اسکے ذمہ ہو اسکو ضائع کرے حدیث حسن صحیح ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور

وَغَيْرُهُ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِيْحِهٖ بِمَعْنَاهُ قَالَ كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَّمْلِكُ

مسلم نے اپنی صحیح میں اسکا مضمون روایت کیا ہے کہا ہے آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ جسکی روزی اوسکے ذمہ ہو اوسکو بند کرے

قُوْتَهٗ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر روز

يَوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا

صبح کو دو فرشتے اترتے ہیں ایک دعا کرتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنیوالے کو جلدی

خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ

عوض دیجو اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کو جلدی نقصان دے متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

صلعم نے کہ اونچا ہاتھ اوپر والا نیچے ہاتھ والے سے بہتر ہے اور پہلے اون کو دے جو تیرے عیال میں ہوں

وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ

اور بہتر صدقہ وہ ہے جو غنی سے ہو اور جو شخص عفت طلب کرے اوسکو اللہ تعالیٰ عفیف کریگا اور جو شخص غنی ہونا چاہے

يُغْنِهِ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اللہ تعالیٰ اوسکو غنی کریگا روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی الْاِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ وَمِنَ الْجَيِّدِ

سینتیسواں باب مال پیاری اور جیدہ کی خرچ کرنیکے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم نیکی کو حاصل نہ کروگے جب تک کہ تم خرچ کرو اوس مال سے جو تم کو پیارا ہے۔ اور فرمایا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

اے ایمان والو تم خرچ کرو اپنے کمائی میں سے طیب پاکیزہ مال اور اون چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالے ہیں

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

اور تم اوسمیں سے خبیث اور ناکارہ مال کے خرچ کرنے کا ارادہ مت کرو۔ انس سے روایت ہے کہا

اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ اَحَبُّ

کہ ابو طلحہ مدینہ میں انصار میں سے بہت مالدار تھے اور مال کھجورین تھیں اور سب مال سے

أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

مال سے بیرحا اوسکو بہت محبوب تھا اور وہ مسجد کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ

علیہ وسلم اوس میں تشریف لیجایا کرتے تھے اور میٹھا خوشبو دار پانی پیا کرتے انس رضی نے کہا کہ جب

الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون نازل ہوئی تو ابو طلحہ اٹھے رسول اللہ صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ

اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں عرض کی کہا یا رسول اللہ اللہ تعالے فرماتا ہے ہرگز نہ پاوگے بھلائی کو

حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ

یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور بیرحا مجھے تمام مال میں سے زیادہ محبوب ہے وہ اللہ کے لیے صدقہ کیا

لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ

میں اوسکے ثواب اور ذخیرہ ہونے کی اللہ تعالے سے امیدوار رہتا ہوں یا رسول اللہ جہاں آپکو

اللهُ تَعَالٰى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ

اللہ تعالے سمجھائے اوسکو خرچ کیجیے آپنے فرمایا یہ مال نفع والا ہے یہ مال نفع والا ہے

وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ

اور میں نے سن لیا جو تو نے کہا اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تو اوسکو اپنے قرابت والوں میں تقسیم کر دے ابو طلحہ نے کہا

أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یا رسول اللہ میں اسی طرح کرتا ہوں پھر ابو طلحہ نے اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ دیا متفق علیہ

قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ رَابِحٌ رُوِيَ فِي الصَّحِيحَيْنِ رَابِحٌ وَرَايِحٌ بِالْبَاءِ

یہ قول صلے اللہ علیہ وسلم کا مال رابح بخاری مسلم میں مروی ہے رابح اور رایح ساتھ با

الْمُوَحَّدَةِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ أَيْ رَايِحٌ عَلَيْكَ نَفْعُهُ وَبَيْرُحَاءُ حَدِيقَةُ نَخْلٍ

موحدہ اور یا مثناۃ کے یعنے آنیوالا ہے نفع اس کا تجھ پر اور بیرحا کھجور کا باغ ہے

وَرُوِيَ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَفَتْحِهَا

مروی ہے ساتھ کسرہ با اور فتحہ اسکے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُونَ فِي وُجُوبِ أَمْرِهِ أَهْلَهُ وَأَوْلَادَهُ

اڑتیسواں باب اس بیان میں ہے کہ آدمی کو واجب ہے کہ اپنی اہل اور اولاد

المُمَيِّزِينَ وَسَائِرِ مَنْ فِي رَعِيَّتِهِ بِطَاعَةِ اللهِ تَعَالَى وَنَهْيِهِمْ عَنِ

سمجھدار لڑکوں کو اور اپنی سب رعیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا امر کیا کرے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی

المُخَالَفَةِ وَتَأْدِيبِهِمْ وَمَنْعِهِمْ عَنِ ارْتِكَابِ مَنْهِيٍّ عَنْهُ قَالَ اللهُ تَعَالَى

مخالفت سے انکو نہی کرے اور انکو تادیب کیا کرے اور انکو منہیات کے ارتکاب سے روکتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور اپنے گھر کے لوگوں کو نماز کا حکم کر اور تو خود نماز پر صبر کر۔ اور فرمایا ہے اے ایمان والو۔

قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ

بچا جاؤ اور اپنی اہل کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہا

الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

کہ حسن بن علی رضہ نے صدقہ کے چھواروں میں سے ایک چھوہارا لیکر مونھہ میں ڈال لیا رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ ارْمِ بِهَا أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ مُتَّفَقٌ

صلعم نے فرمایا اخ اخ اسکو پھینک دے تو نہیں جانتا کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے متفق

عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَقَوْلُهُ كِخْ كِخْ يُقَالُ بِإِسْكَانِ

علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ صدقہ ہمکو حلال نہیں اور یہ قول آپکا کخ کخ بولا جاتا ہے سکون خا کے

الخَاءِ وَيُقَالُ بِكَسْرِهَا مَعَ التَّنْوِينِ وَهِيَ كَلِمَةُ زَجْرٍ لِلصَّبِيِّ عَنِ الْمُسْتَقْذَرَاتِ

خا سے اور ایک لغت میں ساتھ کسرہ خا کے منون اور یہ کلمہ جھڑک کا ہے چھوٹے بچے کیلئے برے کام سے

وَكَانَ الحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَبِيًّا وَعَنْ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

اور حسن رضہ اس وقت لڑکے تھے۔ اور ابو حفص عمر بن ابی سلمہ

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الأَسَدِ رَبِيبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ

عبد اللہ بن عبد الاسد رضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پروردہ سے روایت ہے کہ اوس نے کہا میں

غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ

رسول اللہ صلعم کی گود میں لڑکا تھا اور کھانے کے وقت میرا ہاتھ برتن میں ہر طرف پھرتا تھا۔

فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللهَ تَعَالَى وَكُلْ بِيَمِينِكَ

آپنے مجھے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور اپنے داہنے ہاتھ سے

وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَتَطِيشُ تَدُورُ

کھا اور اپنے آگے سے کہا پس اسکے بعد ہمیشہ کھانا کھانے میں میری یہی عادت رہی ہے متفق علیہ

فی نواحی الصحفة وعن ابن عمر رضی الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى

فیں ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم يقول كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته الامام راع

اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سب نگہبان ہو رعیت کے اور تم سب پوچھے جاؤ گے اپنی رعیت کے حال سے امیر نگہبان ہے اور

ومسئول عن رعيته والرجل راع في اهله ومسئول عن رعيته والمرأة

اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور آدمی اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور عورت

راعية في بيت زوجها ومسئولة عن رعيتها والخادم راع في مال سيده و

اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھی جائیگی اور نوکر خادم اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی

مسئول عن رعيته فكلكم راع ومسئول عن رعيته متفق عليه وعن عمرو بن

رعیت سے پوچھا جائیگا پس تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا متفق علیہ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ

شعيب عن ابيه عن جده رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

نقل کی اپنے باپ سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

مروا اولادكم بالصلوة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء

کہ تم اپنی اولاد کو جب سات برس کے ہوں تو نماز کا حکم کرو اور جب دس برس کی عمر کے ہوں تو ان کو نماز کی بابت

عشر وفرقوا بينهم في المضاجع حديث حسن رواه ابوداود باسناد حسن

مارو اور ان کے سونے کی جگہ علیحدہ کر دو حدیث حسن ہے ابوداود نے اسناد حسن سے روایت کی ہے

وعن ابي ثرية سبرة بن معبد الجهني رضي الله عنه قال قال رسول

ابی ثریہ سبرہ بن معبد جہنی رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم علموا الصبي الصلوة لسبع سنين واضربوه عليها

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لڑکوں کو جب سات برس کے ہوں تو نماز سکھلاؤ اور جب دس برس کے ہوں

ابن عشر سنين حديث حسن رواه ابوداود والترمذي وقال حديث

تو مار کر نماز پڑھاؤ روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور اس نے کہا حدیث

حسن ولفظ ابي داود مروا الصبي بالصلوة اذا بلغ سبع سنين

حسن ہے۔ اور لفظ ابی داود کا یہ ہے حکم کرو لڑکے کو جب پہنچے سات برس کو

الباب التاسع والثلثون في حق الجار والوصية به

انتالیسواں باب۔ ہمسایہ کے حق اور اس کے حق کی وصیت کے بیان میں

قال الله تعالى واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئاً وبالوالدين احساناً و

الله تعالى نے فرمايا ہے اور الله كى بندگى كرو اور كسى چيز كو اوسكا شريك مت ٹھہراؤ اور ماں باپ سے احسان كرو اور

بذي القربى واليتمى والمساكين والجار ذي القربى والجار الجنب والصاحب با

قرابت والوں اور يتيموں اور مسكينوں اور ہمسايہ قرابت والوں اور ہمسايہ اجنبى

لجنب وابن السبيل وما ملكت ايمانكم وعن ابن عمر وعائشة رضي الله عنهما

اور برابر كے ساتھى اور مسافر اور غلام لونڈى سے نيكى كرو۔ ابن عمر اور عائشہ سے روايت ہے كہا دونوں نے كہ فرمايا رسول

قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما زال جبريل يوصيني بالجار حتى

الله صلعم نے كہ جبرئيل مجھے ہمسايہ كے حق كى ہميشہ وصيت كيا كرتا تھا يہاں تك كہ ميں نے خيال كيا كہ اوسكو

ظننت انه سيورثه متفق عليه وعن ابي ذر رضي الله عنه قال قال رسول الله

وارث بنا ديگا۔ متفق عليہ۔ ابو ذر رضہ سے روايت ہے كہا كہ رسول الله

صلى الله عليه وسلم يا اباذر اذا طبخت مرقة فاكثر ماءها وتعاهد جيرانك

صلعم نے مجھے فرمايا ہے اے ابوذر جب تو شوربا پكاوے تو اوس ميں پانى بہت كو ڈال دے اور اپنے ہمساؤں كى خبرگيرى كر

رواه مسلم وفي رواية عن ابي ذر قال ان خليلي صلى الله عليه وسلم اوصاني

مسلم نے روايت كيا ہے اور ايک روايت ميں ہے كہ ابوذر رضہ نے كہا مجھے ميرے خليل صلعم نے وصيت كى ہے

اذا طبخت مرقا فاكثر ماءه ثم انظر اهل بيت من جيرانك فاصبهم منها

كہ جب تو شوربا پكاوے تو اوس كا پانى بہت كر دے پھر اپنے پڑوسيوں كے گھر كى طرف نظر كر پس اون سے

بمعروف وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم

نيكى كر　اور ابو ہريرہ رضہ سے روايت ہے كہ فرمايا نبى صلے الله عليہ و سلم نے

قال والله لا يؤمن والله لا يؤمن والله لا يؤمن قيل من يا رسول

قسم خدا كى ايمان نہيں ركھتا خدا كى قسم ايمان نہيں ركھتا قسم خدا كى ايمان نہيں ركھتا لوگوں نے كہا كون شخص ہے يا رسول الله

الله قال الذي لا يامن جاره بوائقه متفق عليه وفي رواية لمسلم لا

جو ايمان نہيں ركھتا حضرت نے فرمايا وہ شخص مراد ہے جسكے ضرر رسانى اور تكليفات سے ہمسايہ امن ميں نہيں۔ متفق عليہ اور مسلم كى ايک روايت ميں ہے نہيں

يدخل الجنة من لا يامن جاره بوائقه البوائق الغوائل والشرور و

جس شخص سے ہمسايہ شرارتوں اور تكليفات سے بے خبر نہ ہوں وہ جنت ميں داخل نہ ہوگا بوائق فساد اور شرارتيں ہيں۔

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا نساء المسلمات لا تحقرن

اوسى سے روايت ہے كہا كہ فرمايا رسول الله صلعم نے اے مسلمانوں عورتوں　تم اپنى

تُحَقِّرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پڑوسن کی حقارت مت کیا کرو اگرچہ بکری کا پایہ سی ملے ہو متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو

علیہ وسلم نے ہمسایہ ہمسایہ کو اس سے منع نہ کرے کہ اوسکی دیوار میں لکڑی گاڑے پھر ابو

هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی نے کہا کیا سبب ہے کہ تم کو اس سنت سے اعراض کرتے دیکھتا ہوں اللہ میں اسکو تمہارے کندھوں میں مارونگا۔ متفق علیہ

وَرُوِيَ خُشُبَهُ بِالْإِضَافَةِ وَالْجَمْعِ وَرُوِيَ خَشَبَةً بِالتَّنْوِينِ عَلَى الْإِفْرَادِ وَقَوْلُهُ

اور مروی ہے خشبہ ساتھ اضافت اور جمع کے اور مروی ہے خشبۃ ساتھ تنوین کے مفرد قول اس کا

مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا يَعْنِي عَنْ هٰذِهِ السُّنَّةِ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مالی اراکم عنہا یعنی اس سنت سے اور اوسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَمَنْ كَانَ

وسلم نے جو شخص اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور جو شخص

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اللہ تعالی اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالی اور پچھلے دن پر

الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ

ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ نیک بات کہا کرے یا خاموش رہے متفق علیہ ابو شریح خزاعی رضی سے

اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے اوسکو چاہیے کہ اپنے

الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ

ہمسایہ سے احسان کرے اور جو شخص اللہ اور دن پچھلے پہ ایمان رکھتا ہو اپنے مہمان کی عزت کرے

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن پہ ایمان رکھتا ہو نیک بات کہا کرے یا چپ رہے روایت کی یہ مسلم نے

بِهٰذَا اللَّفْظِ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

ان لفظوں سے اور بخاری نے اسکا بعض ذکر کیا ہے اور عائشہ رضی سے روایت ہے کہ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

علیہ وسلم کی خدمت میں گذارش کی کہ یا رسول اللہ میرے دو ہمسایہ ہیں میں ہدیہ کسکو بھیجا کروں فرمایا جسکا دروازہ تیرے نزدیک ہو اسکو

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

روایت کی یہ بخاری نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین یاروں کا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے یار سے نیکی کرے اور بہتر پڑوسیوں کا

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے پڑوسی سے بھلائی کرے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

اَلْبَابُ الْأَرْبَعُوْنَ فِيْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ

باب چالیسواں ماں باپ سے نیکی کرنے اور قرابت والوں سے ملاپ کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور بندگی کرو اللہ کی اور کسی شے کو اوسکا شریک مت کرو اور والدین سے احسان کرو

وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَ

اور ذوی القربیٰ اور یتیموں اور مسکینوں اور پڑوسی قرابت والے اور پڑوسی اجنبی اور بیابر کے رفیق اور

الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ

مسافر اور عبد اور غلام کے ساتھ احسان کرو۔ اور فرمایا اور ڈرو اللہ سے جسکا واسطہ دیتے ہو آپس میں

بِهٖ وَالْأَرْحَامَ وَقَالَ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ أَنْ يُّوْصَلَ

اور خبردار رہو ناتوں سے اور فرمایا اور جو لوگ ملاپ کرتے ہیں اوسنے جن سے ملاپ کرنے کا اللہ نے امر کیا ہے۔

الْآيَةَ وَقَالَ تَعَالٰى وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَقَالَ تَعَالٰى

الآیۃ اور فرمایا اور ہمنے انسان کو ماں باپ سے نیکی کرنے کا حکم کیا ہے اور فرمایا

وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ

اور تیرے رب نے حکم کیا کہ اوسکے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین سے احسان کرو اگر پہنچے رو برو

الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

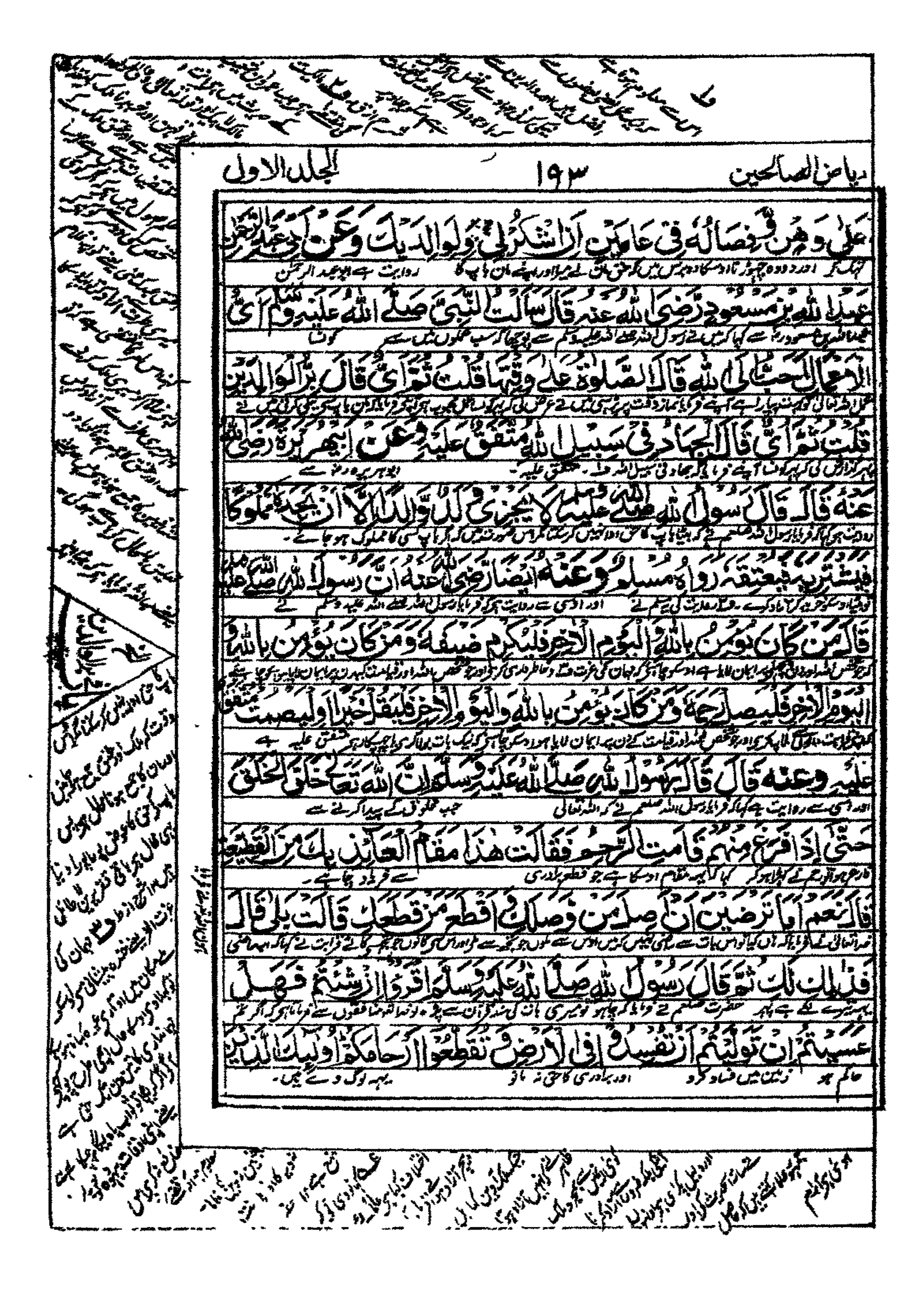
دونو ایک بڑھاپے ہو جاویں دونوں تو اُف مت کہو اور اونکو مت جھڑک اور اونکو ادب کی

كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا

بات کہہ اور جھکا اونکے آگے کندھے عاجزی کر کر پیار سے اور کہہ اے رب اون پر رحم کر جیسا

رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا وَقَالَ تَعَالٰى وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهٗ وَهْنًا

پالا اونھوں نے مجھ کو چھوٹا۔ اور فرمایا اور ہمنے تاکید کیا انسان کو اوسکی ماں باپ کیلئے پیٹ میں رکھا اوسکو اوسکی ماں نے تھک تھک کر



عليّ وهن وفصاله في عامين أن اشكر لي ولوالديك وعن أبي عبد الرحمن

تہنا کر اور دودھ چھڑانا اوسکا دو برس میں کہ حق مان لے میرا اور اپنے ماں باپ کا روایت ہے ابو عبد الرحمن

عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم أي

عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب عملوں میں سے کونسا

الأعمال أحب إلى الله قال الصلوة على وقتها قلت ثم أي قال بر الوالدين

قلت ثم أي قال الجهاد في سبيل الله متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجزي ولد والدا إلا أن يجده مملوكا

فيشتريه فيعتقه رواه مسلم وعنه أيضا رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه

قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله و

اليوم الآخر فليصل رحمه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت متفق

عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى خلق الخلق

اور اسی سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ تعالی جب مخلوق کو پیدا کرنے سے

حتى إذا فرغ منهم قامت الرحم فقالت هذا مقام العائذ بك من القطيعة

قال نعم أما ترضين أن أصل من وصلك وأقطع من قطعك قالت بلى قال

فذلك لك ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرءوا إن شئتم فهل

عسيتم إن توليتم أن تفسدوا في الأرض وتقطعوا أرحامكم أولئك الذين

حاکم ہو زمین میں فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہہ لوگ وے ہیں

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ فَقَالَ

کہ ان پر خدا نے لعنت کی پھر ان کو بہرا کر دیا ہے حق بات کے سننے سے اور اندھا کر دیا ہے۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا

اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

اللہ نے جو تجھ کو ملاوے گا ملاؤں گا میں اس کو اور جو تجھ کو کاٹے گا کاٹوں گا میں اس کو رحمت اپنی سے اور انہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ

رسول اللہ صلعم کے پاس آ کر سوال کیا کہ کونسا آدمی زیادہ مستحق ہے میرے اس امر کا کہ نیکی کروں اس سے

صَحَابَتِيْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ

مصاحبت نیک کر کے آپ نے فرمایا تیری ماں اس نے کہا پھر کون ہے آپ نے فرمایا تیری ماں اس نے کہا اس کے بعد کون ہے فرمایا تیری ماں اس نے کہا

ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبُوْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ

کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ۔ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یا رسول اللہ حسن

الصُّحْبَةِ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ وَالصَّحَابَةُ بِمَعْنَى

صحبت کا زیادہ مستحق کون ہے آپ نے فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر وہ جو قرابت میں تجھ سے زیادہ نزدیک ہو پھر زیادہ نزدیک اور صحابہ

الصُّحْبَةِ وَقَوْلُهُ ثُمَّ أَبَاكَ هٰكَذَا هُوَ مَنْصُوْبٌ بِفِعْلٍ مَحْذُوْفٍ أَيْ ثُمَّ بِرَّ أَبَاكَ

لفظ ساتھ معنی صحبت کے ہے اور یہ قول کہ ثم اباک اسی طرح ہے اور منصوب ہے ساتھ فعل محذوف کے یعنی پھر نیکی کر اپنے باپ سے اور ایک

وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ أَبُوْكَ وَهٰذَا وَاضِحٌ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت میں ثم ابوک ہے اور یہ ظاہر ہے اور انہی سے روایت ہے کہ روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

قَالَ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ

کہ فرمایا خاک میں ملے پھر خاک میں ملے ناک اس کی جو پاوے اپنے ماں باپ کو ضعیفی اور بڑھاپے میں

أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ایک کو یا دونوں کو پھر جنت میں داخل نہ ہوا۔ اور انہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں

إِنَّ لِيْ قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ

کہ میں ان سے سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برادری کا حق کاٹتے ہیں اور میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں اور میں تحمل کرتا ہوں

وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ

اور وہ مجھ پر جہالت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر حقیقت میں تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا تو گویا تو ان کو گرم راکھ کھلاتا ہے اور ہمیشہ

مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَتُسِفُّهُمْ بِضَمِّ

خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار رہے گا جو تجھ کو ان پر غالب رکھے گا جب تک تو اس حالت پر رہے گا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور تسفہم ساتھ ضمہ

التَّاءِ وَكَسْرِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَتَشْدِيْدِ الْفَاءِ وَالْمَلُّ بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَتَشْدِيْدِ اللَّامِ
تا کے اور کسرہ سین مہملہ اور تشدید فا کے اور ملّ ساتھ فتح میم اور تشدید لام کے اور وہ

وَهُوَ الرَّمَادُ الْحَارُّ أَيْ كَأَنَّمَا تُطْعِمُهُمُ الرَّمَادَ الْحَارَّ وَهُوَ تَشْبِيْهٌ لِمَا يَلْحَقُهُمْ
گرم راکھ ہے یعنے گویا کہ کھلاتا ہے تو ان کو گرم راکھ اور یہ تشبیہ ہے اوس گناہ سے

مِنَ الْإِثْمِ بِمَا يَلْحَقُ آكِلَ الرَّمَادِ الْحَارِّ مِنَ الْأَلَمِ وَلَا شَيْءَ عَلَى هٰذَا الْمُحْسِنِ إِلَيْهِمْ
جو ان کو حاصل ہوتا ہے ساتھ اس درد کے جو انکو حاصل ہوتا ہے اور اس محسن کے ذمہ کچھ نہیں لیکن

لٰكِنْ يَنَالُهُمْ إِثْمٌ عَظِيْمٌ بِتَقْصِيْرِهِمْ فِيْ حَقِّهِ وَإِدْخَالِهِمُ الْأَذٰى عَلَيْهِ وَاللّٰهُ
انکو حاصل ہوتا ہے بڑا گناہ بسبب قصور کرنے کے اسکے حق میں اور سبب ایذا دینے کے اسکو اور اللہ خوب جانتا ہے

أَعْلَمُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
اور روایت ہے انس رض سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی دوست رکھے

أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِيْ أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنٰى
یہ کہ اسکا رزق فراخ ہو اور عمر میں درازی ہو تو اپنے ناتے کو ملاوے متفق علیہ معنے

يُنْسَأَ لَهُ فِيْ أَثَرِهِ أَيْ يُؤَخَّرَ لَهُ فِيْ أَجَلِهِ وَعُمُرِهِ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ
ینسأ لہ فی اثرہ کا یعنے اسکی اجل اور عمر میں درازی ہوگی اور انسی سے روایت ہے کہا کہ ابو طلحہ

أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرَحَاءَ وَ
مدینہ میں انصار میں سے بہت مالدار تھے اور مال کھجوریں تہیں اور سب مال سے بیرحاء اوس کو بہت محبوب تہا اور

كَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا
وہ مسجد کے سامنے تہا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوس میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى
اور پیتے تھے خوشبو والا پانی پہر کہ انس رض نے کہا کہ جب لن تنالوا البر حتى

تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
تنفقوا مما تحبون نازل ہوئی تو ابو طلحہ رض نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ یا

رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا
رسول اللہ اللہ تعالے فرماتا ہے لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما

تُحِبُّوْنَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِيْ إِلَيَّ بَيْرَحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى أَرْجُوْ بِرَّهَا
تحبون اور بیرحاء مجھے تمام مال میں سے زیادہ محبوب ہے وہ میں نے اللہ صدقہ کیا میں اوسکے ثواب

وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ فَقَالَ رَسُوْلُ

اور ذخیرہ ہونے کی اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ جہاں آپکو اللہ تعالیٰ نے سمجھائے اوسکو خرچ کیجیے آپنے فرمایا

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا

یہ مال نفع والا ہے مال نفع والا ہے اور میں نے سن لیا جو

قُلْتَ وَإِنِّيْ أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِيْنَ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ

تو نے کہا اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تو اوسکو اپنی قرابت والوں میں تقسیم کردے ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں

فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَبَقَ بَيَانُ أَلْفَاظِهِ فِيْ

ایسی طرح کرتا ہوں پھر ابو طلحہ نے اپنے اقارب اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا متفق علیہ اور اسکا بیان الفاظ

بَابِ الْإِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ

باب الانفاق مما یحب میں گزر چکا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض سے روایت ہے

عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلٰى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى

کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں

الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ تَعَالٰى فَقَالَ هَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ

ہجرت اور جہاد پر آپسے بیعت کرتا ہوں اور اجر اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں آپنے فرمایا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے

قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ تَعَالٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ إِلٰى

اوسنے کہا ہاں دونوں زندہ ہیں آپنے فرمایا تو اللہ تعالیٰ سے اجر مانگتا ہے اوسنے کہا ہاں آپنے فرمایا کر اپنے

وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا

والدین کی خدمت میں واپس چلا جا اور دونوں کی خدمت خوب طرح کر متفق علیہ یہ مسلم کے لفظ ہیں اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی

جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ

آپ سے جہاد کا اذن مانگا آپنے فرمایا کیا تیرے والدین زندہ ہیں اوسنے کہا ہاں آپنے فرمایا ان دونوں میں جہاد کر اور اوسی سے

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ

روایت ہے کہ اوس نے روایت کی نبی صلعم سے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہیں

الْوَاصِلُ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَقُطِعَتْ بِفَتْحِ الْقَافِ

جو احسان کے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا حق ادا کرنیوالا وہ ہے کہ جب کوئی اوس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے روایت کیا بخاری نے

وَالطَّاءِ وَرَحِمُهُ مَرْفُوْعٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور طاء کے اور رحمہ مرفوع ہے اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ وہ نقل کرتی ہیں نبی صلعم سے

قَالَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ

[illegible] عرش میں لٹکا ہے کہتا ہے جو مجھ کو جوڑتا خدا اس سے جوڑے اور جو مجھ کو کاٹے خدا اس کو کاٹے

اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اللہ متفق علیہ اور روایت ہے ام المؤمنین میمونہ بنت الحارث رض سے

أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا

کہ انہوں نے ایک کنیز آزاد کی اور رسول اللہ صلعم سے اجازت نہ لی پھر جب رسول اللہ صلعم کی باری کا دن آیا [illegible]

الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي

[illegible] یا رسول اللہ آپ کو خبر ہوئی کہ میں نے اپنی کنیز آزاد کر دی ہے

قَالَ أَوَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ

آپ نے فرمایا کیا تو نے آزاد کر دی اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اگر تو اپنے ماموؤں کو دیتی تو تجھے بڑا اجر ہوتا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ

متفق علیہ اور روایت ہے اسماء بنت ابوبکر صدیق رض سے کہا اس نے

عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میری ماں جو مشرک تھی میرے گھر آئی میں نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ

رسول اللہ صلعم سے پوچھا اور کہا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ مجھ سے کچھ مانگتی ہے کیا میں اس سے ملاپ کروں

أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَوْلُهَا رَاغِبَةٌ أَيْ طَامِعَةٌ فِيمَا عِنْدِي تَسْأَلُنِي

آپ نے فرمایا ہاں تو اپنی ماں سے ملاپ کر متفق علیہ اور یہ قول اس کا راغبۃ یعنی امید کر کے آئی جو میرے پاس ہے کچھ مانگتی ہے

شَيْئًا قِيلَ كَانَتْ أُمُّهَا مِنَ النَّسَبِ وَقِيلَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَالصَّحِيحُ الْأَوَّلُ

مجھ سے بعضے کہتے ہیں کہ ان کی نسبی ماں تھی اور بعضے کہتے ہیں رضاعی تھی مگر پہلی روایت صحیح ہے

وَعَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهَا قَالَتْ

اور زینب ثقفیہ عبد اللہ بن مسعود رض کی عورت سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ

رسول اللہ صلعم نے اے جماعت عورتوں کی تم صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں سے صدقہ کرنا پڑے زینب کہتی ہے

قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ

میں عبد اللہ بن مسعود اپنے خاوند کے پاس آئی اور اسکو کہا کہ تو آدمی تنگدست ہے اور تحقیق

رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أمرنا بالصدقة فأته فاسأله فإن كان

رسول اللہ صلعم نے ہم کو صدقہ کرنے کا حکم کیا ہے تو جا اور رسول اللہ صلعم سے پس پوچھ اگر تم کو

ذلك يجزئ عني وإلا صرفتها إلى غيركم فقال عبد الله بل ائتيه أنت

صدقہ دینا مجھے کافی ہو تو خیر ورنہ میں کسی اور کو صدقہ دوں عبد اللہ نے کہا تو ہی جا کر پوچھ

فانطلقت فإذا امرأة من الأنصار بباب رسول الله صلى الله عليه حاجتي

میں گئی تو ایک عورت انصار میں سے رسول اللہ صلعم کے دروازے پر کھڑی تھی اور میرا مطلب تھا

حاجتها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ألقيت عليه المهابة فخرج

وہی اس کا مطلب تھا اور رسول اللہ صلعم ہیبت والے تھے پس بلال

علينا بلال فقلنا له ائت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبره أن امرأتين

اندر سے نکلا پس ہم نے اس کو کہا کہ تو رسول اللہ صلعم سے جا کر پوچھ کہ دو عورتیں دروازہ پر

بالباب تسألانك أتجزئ الصدقة عنهما على أزواجهما وعلى أيتام في

کھڑی پوچھتی ہیں کہ اگر اپنے خاوند اور لڑکے یتیموں پر صدقہ کریں

حجورهما ولا تخبره من نحن فدخل بلال على رسول الله صلى الله عليه

تو دو کو کفایت کریگا اور آپ کے پاس ہمارا نام نہ لینا بلال نے رسول اللہ صلعم کے پاس جا کر

وسلم فسأله فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم من هما قال امرأة من

سوال کیا آپ نے فرمایا وہ دو عورتیں کون ہیں بلال نے کہا ایک عورت

الأنصار وزينب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الزيانب قال

انصار میں سے اور ایک زینب ہے آپ نے فرمایا کونسی زینب ہے اس نے کہا

هي امرأة عبد الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لهما أجران أجر

زینب عبد اللہ کی عورت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان کو دو اجر ہیں ایک

القرابة وأجر الصدقة متفق عليه وعن أبي سفيان صخر بن حرب

قرابت کا دوسرا صدقہ کا متفق علیہ روایت ہے ابو سفیان صخر بن حرب سے رضی

رضي الله عنه في حديثه الطويل في قصة هرقل قال هرقل لأبي سفيان

ہرقل کے قصہ کی لمبی حدیث ہیں کہ ہرقل نے ابو سفیان کو کہا

فماذا يأمركم به يعني النبي صلى الله عليه وسلم قال قلت يقول اعبدوا الله

کہ وہ نبی تم کو کیا امر کرتا ہے ابو سفیان کہتا ہے میں نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔

وحده لا تشركوا به شيئا واتركوا ما يقول آباؤكم ويأمرنا بالصلوة والصدق
اور کوئی اس کا شریک مت ٹھہراؤ اور اپنے باپ دادا کی باتوں کو چھوڑ دو اور ہمکو نماز پڑھنے اور صدق کرنے اور

والعفاف والصلة متفق عليه وعن أبي ذر رضي الله عنه قال قال
حرام سے بچنے اور رشتہ داروں سے نیکی کرنیکا امر کرتا ہے متفق علیہ - ابوذر رض سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم إنكم ستفتحون أرضا يذكر فيها القيراط
رسول اللہ صلعم نے کہ تم عنقریب ایک زمین کو فتح کروگے جس میں قیراط کا چرچا ہے اور ایک

وفي رواية ستفتحون مصر وهي أرض يسمى فيها القيراط فاستوصوا
روایت میں ہے کہ تم عنقریب ملک مصر کو فتح کروگے اور وہ زمین ہے جس میں قیراط کا نام لیا جاتا ہے سو میری وصیت لو وہاں کے لوگوں کے ساتھ

بأهلها خيرا فإن لهم ذمة ورحما وفي رواية فإذا افتتحتموها فأحسنوا إلى أهلها
سو البتہ ان کیلئے امان ہے اور ان سے برادری ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم وہ زمین فتح کرو تو وہاں کے لوگوں کے ساتھ احسان کرو

فإن لهم ذمة ورحما أو قال ذمة وصهرا رواه مسلم قال العلماء الرحم التي
ان کیلئے امان اور برادری ہے یا کہا امان اور مصاہرت ہے روایت کی مسلم نے - علماء نے کہا ہے کہ وہ برادری جو ان کیلئے ہے

لهم كون هاجر أم إسمعيل صلى الله عليه وسلم منهم والصهر كون مارية أم
اسلئے فرمایا کہ ہاجرہ اسماعیل علیہ السلام کی ماں انہیں میں سے تھی اور صہر اسلئے فرمایا کہ ماریہ قبطیہ

إبراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم منهم وعن أبي هريرة رضي الله
ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کی والدہ انہیں میں سے تھی اور روایت ہے ابوہریرہ رض سے

عنه قال لما نزلت هذه الآية وأنذر عشيرتك الأقربين دعا رسول الله
کہا کہ جب آیت و انذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قريشا فاجتمعوا فعم وخص فقال يا بني عبد شمس يا بني
صلعم نے قریش کو بلایا قریش جمع ہو گئے آپ نے عام طور پر نصیحت کی اور خاص خاص ہر قبیلہ کو نصیحت کی پھر فرمایا اے بنی عبد شمس اے بنی

كعب بن لؤي أنقذوا أنفسكم من النار يا بني مرة بن كعب أنقذوا أنفسكم
کعب بن لوئی کی اولاد تم اپنی جانوں کو عذاب سے بچاؤ اے مرہ بن کعب کی اولاد تم اپنی جان کو

من النار يا بني عبد مناف أنقذوا أنفسكم من النار يا بني هاشم أنقذوا
دوزخ سے بچاؤ اے عبد مناف کی اولاد اپنی جان کو دوزخ سے چھڑاؤ اے ہاشم کی اولاد تم اپنی جان کو

أنفسكم من النار يا بني عبد المطلب أنقذوا أنفسكم من النار يا فاطمة
دوزخ سے چھڑاؤ اے عبد المطلب کی اولاد اپنی جان کو دوزخ سے چھڑاؤ اے فاطمہ

أنقذي نفسك من النار فإني لا أملك لكم من الله شيئا غير أن لكم رحما

اپنی جان کو دوزخ سے چھڑا اس واسطے کہ میں تم کو خدا کے عذاب سے بچانے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر البتہ تمہاری برادری کا حق ہے

سأبلها ببلالها رواه مسلم قوله صلى الله عليه وسلم ببلالها بفتح الباء الثانية

سو میں اس کو تر و تازہ کروں گا روایت کی ہے مسلم نے یہ قول آپ کا ببلالها ساتھ فتح بار ثانیہ

وكسرها والبلال الماء ومعنى الحديث سأصلها شبه قطيعتها بالحرارة التي

اور کسرہ کے اور بلال پانی ہے اور معنی حدیث کا یہ ہے کہ میں اس کو ملاؤں گا تشبیہ دی برادری کے قطع ہونے کو ساتھ حرارت کے جو

تطفأ بالماء وهذه تبرد بالصلة وعن أبي عبد الله بن عمرو بن العاص

بجھائی جاتی ہے پانی سے اور یہ حرارت ٹھنڈی ہوتی ہے صلہ رحمی سے ابو عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض سے روایت ہے

رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم جهارا غير

کہا اور سنے کہیں نے اپنے کان سے سنا رسول اللہ صلعم ظاہر ظاہر کہتے تھے

سر يقول إن آل أبي فلان ليسوا بأوليائي إنما وليي الله وصالح المؤمنين

کہ آل فلاں کی اولاد میری ولی اور دوست نہیں میرا ولی تو اللہ اور مومن صالح ہیں

ولكن لهم رحم أبلها ببلالها متفق عليه واللفظ للبخاري وعن أبي

لیکن ان کے واسطے برادری کا تعلق ہے سو ان کو تر و تازہ کروں گا متفق علیہ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں ۔ ابو

أيوب خالد بن زيد الأنصاري رضي الله عنه أن رجلا قال يا

ایوب خالد بن زید انصاری رض سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا

رسول الله أخبرني بعمل يدخلني الجنة ويباعدني من النار فقال النبي

رسول اللہ آپ مجھ کو ایسا عمل بتائیں جو مجھ کو بہشت میں داخل کرے اور دوزخ سے مجھ کو دور کرے آپ نے فرمایا

صلى الله عليه وسلم تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة وتؤتي

کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور کسی چیز کو اس کا شریک مت کر اور نماز قائم کر اور زکوۃ

الزكوة وتصل الرحم متفق عليه وعن سلمان بن عامر رضي الله عنه

ادا کر اور برادری کے لوگوں سے ملاپ کر متفق علیہ اور سلمان بن عامر رض سے روایت ہے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أفطر أحدكم فليفطر على تمر فإنه

کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو چھوہارے پر افطار کیا کرے کیونکہ

بركة فإن لم يجد تمرا فالماء فإنه طهور وقال الصدقة على المسكين

برکت والی چیز ہے اگر چھوہارا نہ ملے تو پانی سے افطار کرے کہ وہ پاک کرنے والا ہے اور فرمایا صدقہ مسکین کو دینا

صدقة وعلى ذي الرحم ثنتان صدقة وصلة رواه الترمذي

فقط صدقہ ہے اور رشتہ دار پر دو نیکیاں ہیں صدقہ اور صلۂ رحم ف روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ

وقال حديث حسن وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال كانت تحتي امرأة

حدیث حسن ہے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے نیچے ف ایک عورت تھی کہ

وكنت أحبها وكان عمر يكرهها فقال لي طلقها فأبيت فأتى عمر النبي

میں اوس سے بہت پیار کرتا تھا اور عمر اوسکو مکروہ جانتا تھا عمر رضہ نے مجھے کہا کہ تو اوسکو چھوڑ دے میں نے انکار کیا عمر رضہ نبی کے

صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال النبي صلى الله عليه وسلم طلقها

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر ذکر کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو اوسکو چھوڑ دے روایت کی یہ

رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن أبي الدرداء رضي

ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابوالدرداء رضہ سے

الله عنه أن رجلا أتاه فقال إن لي امرأة وإن أمي تأمرني بطلاقها فقال

کہ ایک آدمی نے میرے پاس آکر بیان کیا کہ میری ایک عورت ہے اور میری ماں مجھے کہتی ہے کہ تو اسکو چھوڑ دے ابوالدرداء نے کہا

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الوالد أوسط أبواب الجنة

میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ باپ بہشت کا بیچ کا دروازہ ہے ف

فإن شئت فأضع ذلك الباب أو احفظه رواه الترمذي وقال حديث

اگر تو چاہے اس دروازے کو ضائع کر یا اوسکی حفاظت کر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن صحيح وعن البراء بن عازب رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه

حسن صحیح ہے اور براء بن عازب رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ

وسلم قال الخالة بمنزلة الأم رواه الترمذي وقال حديث صحيح

وسلم نے کہ خالہ بمنزلہ والدہ کے ہے روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے

وفي الباب أحاديث كثيرة في الصحيح مشهورة منها حديث أصحاب

اور اس باب میں حدیثیں بہت ہیں صحیح میں مشہور ہیں اون میں سے ہے اصحاب الغار

الغار وحديث جريج وقد سبقا وأحاديث مشهورة في الصحيح حذفتها

اور جریج کی حدیثیں جو پہلے گزر گئے ہیں اور صحیح میں احادیث مشہور ہیں جنہیں میں نے اون کو واسطے اختصار کے

اختصارا ومن أهمها حديث عمرو بن عبسة رضي الله عنه الطويل المشتمل

حذف کر دیا ہے اور اون میں احادیث ضروری عمرو بن عبسہ رضہ کی حدیث ہے جو بڑی دراز ہے

عَلٰى جُمَلٍ كَثِيْرَةٍ مِّنْ قَوَاعِدِ الْاِسْلَامِ وَاٰدَابِهٖ سَاَذْكُرُهٗ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

اور اسلام کے بہت قاعدوں اور آداب پر مشتمل ہے اور میں وہ پوری حدیث کو باب الرجاء میں ذکر کروں گا

تَعَالٰى فِيْ بَابِ الرَّجَآءِ قَالَ فِيْهِ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ

انشاء اللہ تعالیٰ۔ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے اوس حدیث میں کہا ہے کہ میں نبی صلعم کے پاس

يَعْنِيْ فِيْ اَوَّلِ النُّبُوَّةِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا اَنْتَ قَالَ نَبِيٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ

ابتدائی صورت نبوت مکہ میں آیا پس میں نے آپ کو کہا آپ کون ہیں آپ نے فرمایا میں نبی ہوں پس کہا نبی کیا ہوتا ہے آپ نے فرمایا مجھے

اَرْسَلَنِيَ اللّٰهُ فَقُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَ

اللہ نے بھیجا ہے پس میں نے کہا کس چیز کے ساتھ بھیجا آپ نے فرمایا مجھے صلہ ارحام اور بتوں کے توڑنے

كَسْرِ الْاَوْثَانِ وَاَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ لَا يُشْرَكُ بِهٖ شَيْءٌ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَبِاللّٰهِ الْعَوْنُ

اور اللہ کی توحید اور اوس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا حکم دیکر بھیجا ہے اور تمام حدیث ذکر کی اور خاص اللہ تعالیٰ کی مدد اور قوت ہے

وَالْقُوَّةُ اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِيْ تَحْرِيْمِ الْعُقُوْقِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

اکتالیسواں باب عقوق اور قطع رحم کی حرمت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر تم سے یہی توقع ہے اگر تم کو حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک میں اور توڑو

اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ وَقَالَ

اپنے ناتے ایسے لوگ وہی ہیں جن کو پھٹکارا اللہ نے پھر کر دیا اونکو بہرا اور اندھی کیں اونکی آنکھیں اور فرمایا

تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ

جو لوگ توڑتے ہیں اقرار اللہ کا اوسکو پکا کر کے اور کاٹتے ہیں جو چیز کہا اللہ نے

بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ

اوسکو جوڑنا اور فساد اوٹھاتے ہیں ملک میں ایسے لوگ اونکے واسطے ہے لعنت اور اونکو ہے برا گھر

وَقَالَ تَعَالٰى وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

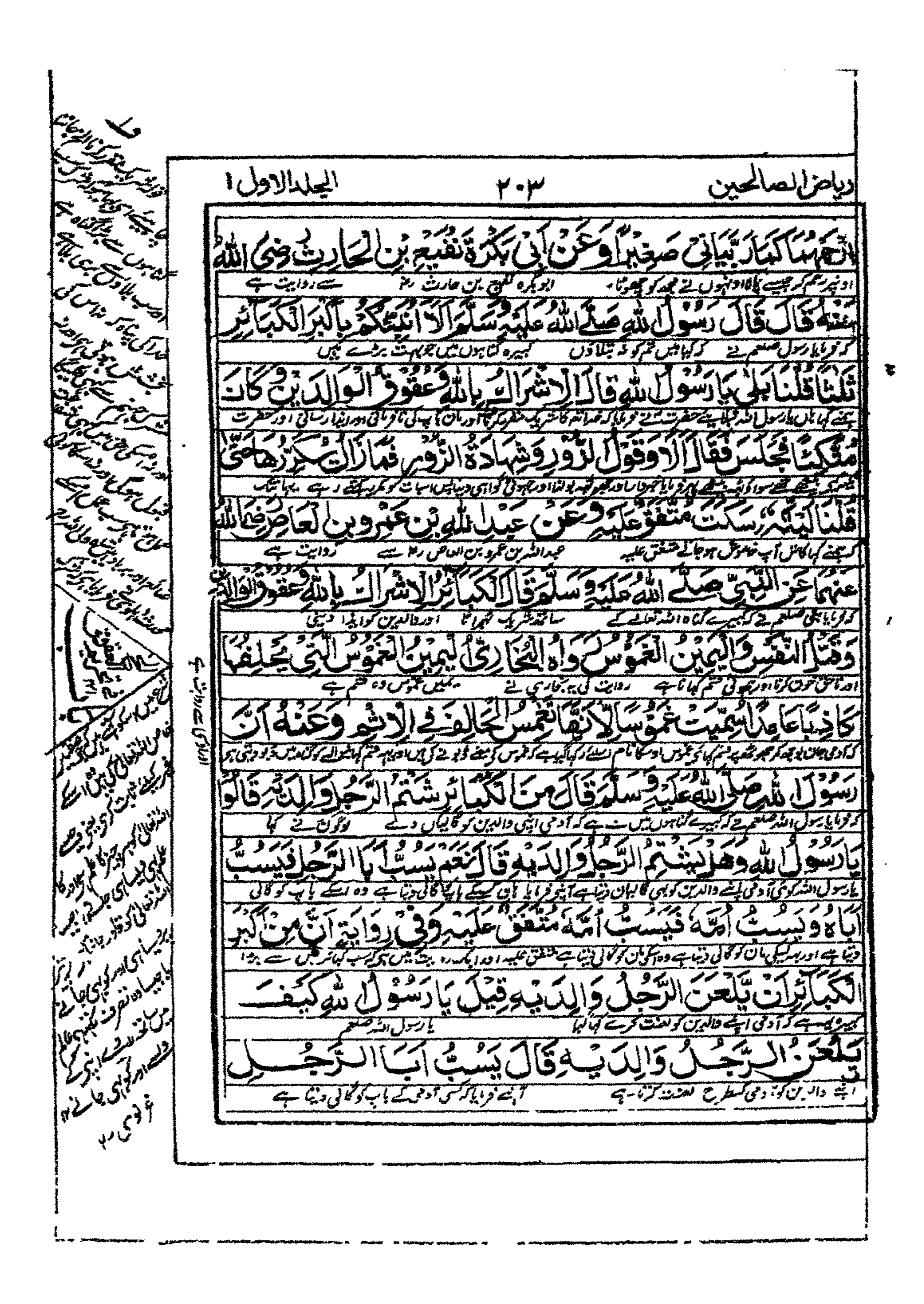
اور فرمایا اور حکم کر چکا تیرا رب کہ نہ پوجو اوسکے سوا اور ماں باپ سے بھلائی

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا

کبھی پہنچ جاوے تیرے سامنے بڑھاپے کو وہ ایک یا دونوں تو نہ کہہ اونکو ہوں اور نہ جھڑک اون کو

وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ

اور کہہ اونکو بات ادب کی اور جھکا اونکے آگے کندھے عاجزی کر کے نیاز سے اور کہہ اے رب



أثمهما كما ربياني صغيرا وعن أبي بكرة نفيع بن الحارث رضي الله

اور نہ پرورش کر جیسے پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا ۔ ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی سے روایت ہے

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أنبئكم بأكبر الكبائر

کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ کیا میں تم کو نہ بتلاؤں کبیرہ گناہوں میں جو بہت بڑے ہیں

ثلاثا قلنا بلى يا رسول الله قال الإشراك بالله وعقوق الوالدين وكان

متكئا فجلس فقال ألا وقول الزور وشهادة الزور فما زال يكررها حتى

قلنا ليته سكت متفق عليه وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله

کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جائے متفق علیہ ۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی سے روایت ہے

عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكبائر الإشراك بالله وعقوق الوالدين

وقتل النفس واليمين الغموس رواه البخاري اليمين الغموس التي يحلفها

كاذبا عامدا سميت غموسا لأنها تغمس الحالف في الإثم وعنه أن

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا

يا رسول الله وهل يشتم الرجل والديه قال نعم يسب أبا الرجل فيسب

أباه ويسب أمه فيسب أمه متفق عليه وفي رواية إن من أكبر

الكبائر أن يلعن الرجل والديه قيل يا رسول الله كيف

يلعن الرجل والديه قال يسب أبا الرجل

اپنے والدین کو آدمی کس طرح لعنت کرتا ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے

فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ

وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور دوسرا اسکی والدہ کو گالی دیتا ہے تو وہ دوسرا اسکی والدہ کو گالی دیتا ہے۔ ابو محمد جبیر بن مطعم رض سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ نہیں داخل جنت والا نہ داخل ہوگا قاطع

قَالَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَتِهِ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي عِيسَى

کہا سفیان نے اپنی روایت میں یعنی رشتہ داری سے قطع کرنے والا۔ متفق علیہ۔ ابو عیسی

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ

مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے

حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ

ماؤں کو ستانا تم پر حرام کیا ہے اور جو تم پر واجب ہو اسکو ادا نہ کرنا اور جو تمہارا حق نہیں اسکو طلب کرنا اور لڑکیوں کو زندہ دفن کردینا تم پر حرام کیا ہے

قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ مَنْعًا مَعْنَاهُ

اور قیل و قال اور کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنے کو تم سے برا جانتا ہے۔ متفق علیہ۔ قول آپ کا منعا یعنی

مَنْعُ مَا وَجَبَ وَهَاتِ طَلَبُ مَا لَيْسَ لَهُ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ مَعْنَاهُ دَفْنُهُنَّ فِي

روکنا واجبات کا اور ہات یعنی مانگنا اس چیز کا جو اسکے لئے جائز نہیں اور وأد البنات یعنی ان کو زندہ

الْحَيَاةِ وَقِيلَ وَقَالَ مَعْنَاهُ الْحَدِيثُ بِكُلِّ مَا يَسْمَعُهُ فَيَقُولُ قِيلَ كَذَا

دفن کرنا۔ قیل و قال کے یہ معنی ہیں کہ آدمی جو بات سنے وہی لوگوں میں کہدیا کرے کہ ایسا کہا گیا ہے اور فلانے نے یہا

وَقَالَ فُلَانٌ كَذَا مِمَّا لَا يَعْلَمُ صِحَّتَهُ وَلَا يَظُنُّهَا وَكَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ

کہاہے اور اسکی صحت کا نہ علم ہو نہ ظن رکھتا ہو اور اسی قدر جھوٹ آدمی کو کافی ہے کہ جو کچھ سنا کرے وہی کہدیا کرے

بِكُلِّ مَا يَسْمَعُ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ تَبْذِيرُهُ وَصَرْفُهُ فِي غَيْرِ الْوُجُوهِ الْمَأْذُونِ فِيهَا

اور مال کو ضائع کرنا یہ ہے کہ اسراف کرے اور دنیا اور آخرت کے مطالب میں سے جہاں شریعت نے مال کو صرف کرنیکا اذن دیا ہے وہاں نہ صرف کرے

مِنْ مَقَاصِدِ الْآخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَتَرْكُ حِفْظِهِ مَعَ إِمْكَانِ الْحِفْظِ وَكَثْرَةُ الْإِلْحَاحِ

نہ کرے بلکہ غیر جگہوں میں صرف کرے اور باوجود امکان حفاظت کے مال کی حفاظت نہ کرے اور بلا حاجت

فِيمَا لَا حَاجَةَ إِلَيْهِ وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ سَبَقَتْ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ

سوال میں الحاح کرے اور اس باب میں بہت احادیث ہیں جو پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔

كَحَدِيثِ وَأَقْطَعُ مَنْ قَطَعَكِ وَحَدِيثِ مَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ

جیسا حدیث واقطع من قطعک اور حدیث من قطعنی قطعه الله

الباب الثاني والأربعون في فضل بر أصدقاء الأب و

بیالیسواں باب ماں

الأم والأقارب والزوجة وسائر من يندب إكرامه عن ابن عمر رضي

باپ اور اور زوجہ وغیرہ ان مستحقوں کے دوستوں سے نیکی کرنیکے بیان میں ابن عمر رضی

الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أبر البر أن يصل الرجل ود

روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بہت بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے

أبيه وعن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن

نیکی کرے اور روایت ہے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن عمر سے کہ

رجلا من الأعراب لقيه بطريق مكة فسلم عليه عبد الله بن عمر و

کوایک اعرابی عبد اللہ بن عمر کو مکہ کی راہ میں ملا تو اسکو عبد اللہ بن عمر نے سلام کیا اور

حمله على حمار كان يركبه وأعطاه عمامة كانت على رأسه قال ابن دينار

جس گدھے پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اسکو سوار کیا اور اپنے سر کی دستار اسکو عطا کی کہا ابن دینار نے کہ ہم نے

فقلنا له أصلحك الله إنهم الأعراب وإنهم يرضون باليسير فقال

عبد اللہ کو کہا کہ خدا تم کو اچھا کرے یہ اعرابی لوگ ہیں تھوڑی عطا سے خوش ہو جایا کرتے ہیں

عبد الله بن عمر رضي الله عنهما إن أبا هذا كان ودا لعمر بن الخطاب

عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ اسکا باپ دوست تھا عمر بن خطاب کا

رضي الله عنه وإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن

اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے

أبر البر صلة الرجل أهل ود أبيه وفي رواية عن ابن دينار عن ابن عمر

کہ بہتر نیکی یہ ہے کہ آدمی باپ کے دوستوں سے سلوک کرے اور ایک روایت میں ابن دینار سے ہے ابن عمر سے

أنه كان إذا خرج إلى مكة كان له حمار يتروح عليه إذا مل ركوب الراحلة

کہ ابن عمر جب مکہ کو جاتے تھے تو ایک گدھا ساتھ رکھتے تھے جب اونٹنی کی سواری سے تھک جاتے تو اسپر سوار ہوا کرتے تھے

وعمامة يشد بها رأسه فبينا هو يوما على ذلك الحمار إذ مر به أعرابي

اور ایک دستار بھی جسے سر پر باندھا کرتے تھے ایک دن وہی گدھے پر سوار ہو کر چلے جاتے تھے کہ رستہ میں ایک اعرابی آیا ابن عمر

فقال ألست ابن فلان بن فلان قال بلى فأعطاه الحمار فقال اركب

نے اسکو کہا کہ تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں اس نے کہا ہاں ہیں تو اسکو اپنا گدھا دے دیا اور کہا کہ اسپر سوار ہو جا

هذا والعمامة كان يشد بها رأسه فقال له بعض أصحابه غفر الله لك

أعطيت هذا الأعرابي حمارا كنت تروح عليه وعمامة كنت تشد بها رأسك

فقال إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن من أبر البر صلة الرجل

أهل ود أبيه بعد أن يولي وإن أباه كان صديقا لعمر روى هذه الروايات

كلها مسلم وعن أبي أسيد بضم الهمزة وفتح السين مالك بن ربيعة

الساعدي رضي الله عنه قال بينا نحن جلوس عند رسول الله صلى

الله عليه وسلم إذ جاءه رجل من بني سلمة فقال يا رسول الله هل بقي

من بر أبوي شيء أبرهما به بعد موتهما فقال نعم الصلاة عليهما

والاستغفار لهما وإنفاذ عهدهما من بعدهما وصلة الرحم التي لا توصل

إلا بهما وإكرام صديقهما رواه أبو داود وعن عائشة رضي الله عنها

قالت ما غرت على أحد من نساء النبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة

رضي الله عنها وما رأيتها قط ولكن كان يكثر ذكرها وربما ذبح الشاة

ثم يقطعها أعضاء ثم يبعثها في صدائق خديجة فربما قلت له كأن

لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي

دنیا میں خدیجہ رضی کے سوا کوئی دوسری عورت ہی نہیں ہو تو آپ فرماتے کہ خدیجہ ایسی ایسی تھیں اور ایسی ایسی اور اوس سے

مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي

مجھے اولاد ہوئی متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ بکری ذبح کرتے اور اوسکی

خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ يَقُولُ أَرْسِلُوا

سہیلیوں کو ہر ایک کے قدر کے موافق ہدیہ بھیجتے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب بکری ذبح کرتے تو فرمایا کرتے

بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ

کہ خدیجہ رضی کی پیاریوں کو گوشت بھیجدو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہالہ بنت خویلد

أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ

خدیجہ رضی کی ہمشیرہ نے رسول اللہ صلعم سے اذن طلب کیا پس یاد آیا آپکو خدیجہ رضی کا اذن مانگنا

فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَوْلُهَا فَارْتَاحَ هُوَ بِالْحَاءِ

پس آپ اس سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا الٰہی ہالہ بنت خویلد قول حدیث کا فارتاح ساتھ حا کے ہے

وَفِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ بِالْعَيْنِ وَمَعْنَاهُ

اور کتاب جمع بین الصحیحین حمیدی کی میں فارتاع لذلک عین کے ساتھ ہے اور اوسکا معنی ہے فکر میں پڑ گئے

اهْتَمَّ بِهِ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ

اور روایت ہے انس بن مالک رضی سے کہا کہ میں جریر بن

عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ

عبد اللہ بجلی کیساتھ ایک سفر میں تھا وہ میری خدمت کرتا تھا اور میں اوسکو منع کرتا تھا کہ مت کر اوس نے کہا کہ میں نے

رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا آلَيْتُ عَلَى نَفْسِي

انصار کو رسول اللہ صلعم کیساتھ ایسا کرتے دیکھا تھا میں نے بھی قسم کھائی کہ میں بھی جس کسی

أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

انصاری سے صحبت کرونگا اوس کی خدمت ضرور کیا کروں گا متفق علیہ

الْبَابُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُونَ فِي إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ

تینتالیسواں باب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت کے اکرام

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَانِ فَضْلِهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ

و فضل کے بیان میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اللہ ہی چاہتا ہے کہ دور کرے



عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا وَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ يُعَظِّمْ

تمسے گندی باتیں ای اس گہر والو اور ستہرا کرے تم کو ایک ستہرائی فـ اور جو کوئی ادب رکھے

شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ رَحِمَهُ اللهُ

اللہ کے نام کی چیزوں کا سو وہ دل کی پرہیزگاری سے ہے روایت ہے یزید بن حیان رحمت ہو اوپر اللہ

تَعَالَى قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

تعالیٰ کی کہا اونہنے کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمرو بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا

جب ہم اوسکے پاس بیٹھ گئے تو حصین نے اوسکو کہا کہ اے زید تو بہت بہلائی

كَثِيرًا رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتَ

کو پہنچا ہے تو نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا ہے اور آپکی باتیں سنی ہیں اور آپکے ساتھ جہاد میں شامل

مَعَهُ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ

ہوا ہے اور اوسکے پیچھے نماز پڑہی ہے بیشک اے زید تو نے بہت بہلائی حاصل کی ہے اے زید کوئی بات جو تو نے

مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي وَاللهِ لَقَدْ كَبِرَتْ

رسول اللہ صلعم سے سنی ہے ہمکو سنا زید نے کہا اے بہتیجے واللہ میری عمر بڑی ہو گئی ہے اور میرا عہد

سِنِّي وَقَدُمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

زمانہ بہت گذر گیا ہے اور جو باتیں رسول اللہ صلعم سے مجہے یاد تہیں بعضے بہول گئی ہیں

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ

جو بات میں تم کو سناؤں قبول کرو اور مجہے زیادہ تکلیف مت دو پہر اوسنے کہا کہ ایک دن

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

مکہ اور مدینہ کے درمیان رسول اللہ صلعم نے ایک پانی پر جسکا نام خم تہا کہڑے ہو کر ہم کو خطبہ سنایا

فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا

پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت کی پہر فرمایا کہ اما بعد اے لوگو میں

بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا

آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پاس رب کا پیغام لانیوالا آدمی آوے پس اوسکا کہا مانوں اور میں تمہارے درمیان دو بڑی بہاری عمدہ چیزیں چہوڑتا ہوں

كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى

تو خدا کی کتاب ہے جسمیں ہدایت اور روشنائی ہے پس خدا کی کتاب کو پکڑو اور اوسکو مضبوط پکڑو پس آپنے کتاب اللہ پر بہت تاکید کی



كتاب الله ورغب فيه ثم قال وأهل بيتي أذكركم الله في أهل بيتي أذكركم الله

اور اس کی ترغیب دی پھر فرمایا اور دوسری چیز میری اہل بیت ہیں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں اپنی اہل بیت کے حق میں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں

في أهل بيتي فقال له حصين ومن أهل بيته يا زيد أليس نساؤه من أهل بيته

حصین نے اوسکو کہا کہ اے زید آپکی اہل بیت کون ہیں کیا آپکی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے نہیں زید نے کہا

قال نساؤه من أهل بيته ولكن أهل بيته من حرم الصدقة بعده قال و

کہ آپکی ازواج اہل بیت میں سے ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے حصین نے کہا

من هم قال هم آل علي وآل عقيل وآل جعفر وآل عباس قال كل هؤلاء حرم

وہ کون کون ہیں زید نے کہا علی اور عقیل اور جعفر اور عباس رض کی اولاد ہیں حصین نے کہا ان سب پر

الصدقة عليهم قال نعم رواه مسلم وفي رواية ألا وإني تارك فيكم

صدقہ حرام ہے زید نے کہا ہاں روایت کی یہ مسلم نے اور ایک میں ہے خبردار میں تم میں

ثقلين أحدهما كتاب الله هو حبل الله من اتبعه كان على الهدى ومن تركه

دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک کتاب اللہ وہ اللہ کی رسی ہے جو اوسکا تابعدار ہوگا وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اوسکو چھوڑ دے گا

كان على ضلالة وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن أبي بكر الصديق

وہ ضلالت پر ہوگا روایت ہے ابن عمر رض سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو بکر صدیق سے

رضي الله عنه موقوفا عليه أنه قال ارقبوا محمدا صلى الله عليه وسلم في

موقوفا کہ ابو بکر نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے

أهل بيته رواه البخاري معنى ارقبوه راعوه واحترموه وأكرموه والله أعلم

اہل بیت کی رعایت واحترام کرو روایت کی یہ بخاری نے معنی ارقبوہ کا رعایت کرو اسکی اور احترام کرو

الباب الرابع والأربعون في توقير العلماء وأهل الفضل و

باب چوالیسواں علماء اور بزرگوں اور فضلا کی توقیر کے بیان میں اور

تقديمهم على غيرهم ورفع مجالسهم وإظهار مرتبتهم قال الله تعالى

غیروں پر اونکی تقدیم اور اونکی مجالس کے رفعت اور اونکے مراتب کے اظہار کے ذکر میں فرمایا اللہ تعالی نے

هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون وعن أبي مسعود عقبة

کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور نہیں جانتے اور ابو مسعود عقبہ

ابن عمرو الأنصاري البدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

ابن عمرو انصاری بدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



عليه وسلم يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله فإن كانوا في القراءة سواء فأعلمهم
بالسنة فإن كانوا في السنة سواء فأقدمهم هجرة فإن كانوا في الهجرة سواء
فأقدمهم سنا ولا يؤمن الرجل الرجل في سلطانه ولا يقعد في بيته
على تكرمته إلا بإذنه رواه مسلم وفي رواية له فأقدمهم سلما بدل
سنا أي إسلاما وفي رواية يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله وأقدمهم
قراءة فإن كانت قراءتهم سواء فليؤمهم أقدمهم هجرة فإن كانوا في
الهجرة سواء فليؤمهم أكبرهم سنا والمراد بسلطانه محل ولايته أو الموضع
الذي يختص به وتكرمته بفتح التاء وكسر الراء وهي ما ينفرد به من
فراش وسرير ونحوهما وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح
مناكبنا في الصلاة ويقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم ليلني منكم أولو
الأحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم رواه مسلم وقوله صلى
الله عليه وسلم ليلني هو بتخفيف النون وليس قبلها ياء وروي بتشديد
النون مع ياء قبلها والنهى العقول وأولو الأحلام البالغون وقيل أهل

الحلم والفضل وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول

علم اور بزرگی کے ۔ اور عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم ليلني منكم أولو الأحلام والنهى ثم الذين يلونهم

اللہ صلعم نے لازم ہے کہ تم میں سے عاقل بالغ سمجھدار نماز میں میری نزدیک کھڑا ہو پھر وہ لوگ جو ان سے نزدیک ہیں

ثلاثا وإياكم وهيشات الأسواق رواه مسلم وعن أبي يحيى وقيل

تین بار فرمایا اور بازاریوں کے شور و غوغا سے احتراز کرو روایت کی یہ مسلم نے ابویحیی اور کہا گیا ہے

أبي محمد سهل بن أبي حثمة بفتح الحاء المهملة وإسكان الثاء المثلثة

ابو محمد سہل بن ابی حثمہ ساتھ فتح حاء مہملہ اور سکون ثاء مثلثہ کے

الأنصاري رضي الله عنه قال انطلق عبد الله بن سهل ومحيصة بن

انصاری رضہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن

مسعود إلى خيبر وهي يومئذ صلح فتفرقا فأتى محيصة إلى عبد الله

مسعود رضہ خیبر کی طرف گئے اور خیبر والوں سے اوس زمانہ میں صلح تھی دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوگئے محیصہ عبداللہ بن

بن سهل وهو يتشحط في دمه قتيلا فدفنه ثم قدم المدينة فانطلق

سہل کے پاس آیا اور وہ لتھڑا ہوا تھا اپنے خون میں قتل ہو کر محیصہ اوسکو دفن کرکے مدینہ میں آیا اور عبد

عبد الرحمن بن سهل ومحيصة وحويصة ابنا مسعود إلى النبي صلى الله عليه

الرحمن بن سہل اور محیصہ اور حویصہ مسعود کے بیٹے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

وسلم فذهب عبد الرحمن يتكلم فقال كبر كبر وهو أحدث القوم فسكت

عبدالرحمن نے چاہا کہ بات کریں آپ نے فرمایا بڑے کو بات کرنے دو اور وہ سب میں کم عمر تھا وہ خاموش ہوگیا

فتكلما فقال أتحلفون وتستحقون قاتلكم وذكر تمام الحديث متفق عليه

اور ان دونوں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا کیا تم قسم کھاتے ہو اور اپنے قاتل کے مستحق ہو سکتے ہو اور تمام حدیث ذکر کی متفق علیہ

وقوله صلى الله عليه وسلم كبر كبر معناه يتكلم الأكبر وعن جابر رضي

اور قول صلعم کبر کبر بمعنی کلام کرے بڑا جابر رضہ سے روایت ہے

الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين الرجلين من قتلى

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم احد کے مقتولوں میں سے دو دو آدمی کو

أحد يعني في القبر ثم يقول أيهما أكثر أخذا للقرآن فإذا أشير إلى أحدهما

ایک قبر میں جمع کرتے پھر فرماتے انہیں سے قرآن زیادہ کون جانتا ہے جسکی طرف لوگ اشارہ کرتے

قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

آپ اوسکو لحد میں مقدم کرتے روایت کی یہ بخاری نے ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو خواب میں معلوم ہو کہ مسواک کرتا ہوں کہ دو آدمی میرے پاس آئے ایک

أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ

عمر میں دوسرے سے بڑا تہا میں نے مسواک چھوٹے کو دی سو مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دیجئے پھر میں نے بڑے کو دی

مِنْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ مُسْنَدًا وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ

روایت کی یہ مسلم نے مسندًا اور بخاری نے تعلیقًا اور ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللهِ تَعَالَى إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے بوڑھے

الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ

مسلمان اور قرآن جاننے والے کی تعظیم جو اوس میں غلو و تشدد کرنے والا نہو اور نہ دور ہونے والا اوس سے اور بادشاہ

الْمُقْسِطِ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عادل کا اکرام کرنا حدیث حسن ہے روایت کی یہ ابو داود نے روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے

جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ

اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں

لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہم میں سے بڑے کی بڑائی و شرافت نہ جانے حدیث حسن صحیح ہے روایت کی یہ ابو داود اور

وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ حَقَّ كَبِيرِنَا

ترمذی نے اور کہا ترمذی نے حدیث حسن صحیح ہے اور ابو داود کی روایت میں ہے ہم میں سے بڑے کا حق نہ جانے اور

وَعَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَأَعْطَتْهُ

میمون بن ابی شبیب رضہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضہ کے پاس ایک سائل آیا انہوں نے اوس کو

كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ فَأَقْعَدَتْهُ فَأَكَلَ فَقِيلَ لَهَا فِي

ایک ٹکڑا دیا اور ایک اور آدمی آیا کہ اسکے کپڑے اچھے تھے انہوں نے اوسکو بٹھلا کر کھانا کھلایا سو انکو اس امر میں کہا گیا

ذَلِكَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ

تو جواب دیا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اوتارو آدمیوں کو ان کے مرتبہ پر

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ لٰكِنْ قَالَ مَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ وَقَدْ ذَكَرَهُ مُسْلِمٌ فِي أَوَّلِ

روایت کی یہ ابوداود نے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ میمون نے عائشہ رض کی ملاقات نہیں کی اور مسلم نے اس حدیث کو اپنی کتاب صحیح

صَحِيحِهِ تَعْلِيقًا فَقَالَ وَذُكِرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ

کی ابتدا میں تعلیقاً ذکر کیا ہے اور کہا ہے اور عائشہ رض سے ذکر کیا گیا ہے کہ ہم کو رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ وَذَكَرَهُ الْحَاكِمُ أَبُو

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگوں کو مراتب میں اتارا کریں اور

عَبْدِ اللّٰهِ فِي كِتَابِهِ مَعْرِفَةِ عُلُومِ الْحَدِيثِ وَقَالَ هُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَعَنْ

ابو عبداللہ حاکم نے اپنی کتاب معرفۃ علوم الحدیث میں اسکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ

روایت ہے ابن عباس رض سے کہا کہ عیینہ بن حصن آیا اور اپنے

أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ

برادر زادہ مسمی حر بن قیس کے پاس [illegible] اور یہ حر ان لوگوں میں سے تھا جنکو عمر رض اپنے نزدیک بٹھایا کرتا تھا

عَنْهُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا

اور عمر رض کے جلیس اور مشاور قاری ہوا کرتے تھے بوڑھے ہوں یا جوان

فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَأْذِنْ

پس عیینہ نے اپنے برادر زادہ حر کو کہا اے برادر زادہ تیری قدر ہے اس امیر کے پاس تو میرے واسطے

لِي عَلَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ عُمَرَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ هِيَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِينَا

اذن طلب کر [illegible] عمر رض نے اوسکو اذن دیدیا جب داخل ہوا [illegible] اے ابن خطاب [illegible] ہم کو

الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ فِينَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتَّى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ

[illegible] اور نہ تو ہم میں عدالت کرتا ہے عمر رض یہ بات سنکر غضبناک ہوا اور اوس سے درپے ہونے کا ارادہ کیا

بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ

حر نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالی نے اپنے نبی کو فرمایا ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنَّ هٰذَا

خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاہلین اور یہ شخص

مِنَ الْجَاهِلِينَ وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ

جاہلوں میں سے ہے واللہ جب اوس نے یہ آیت پڑھی عمر کا غصہ اوسی وقت فرو ہو گیا اور عمر رض قرآن شریف پر بہت ہی ٹھہر جایا کرتے تھے

اللهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

روایت کی یہ بخاری نے — اور روایت ہے ابو سعید — سمرہ بن جندب رضی سے — کہا

لَقَدْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ

میں رسول اللہ صلعم کے — عہد میں لڑکا تھا — جو کچھ آپ سے سنتا — حفظ کر لیا کرتا تھا

فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هٰهُنَا رِجَالًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور مجھے کلام سے کوئی چیز منع نہیں کرتی مگر یہاں مجھ سے بڑی عمر کے لوگ موجود ہیں — متفق علیہ

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

اور انس سے روایت ہے — کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے — فرمایا کہ کوئی

أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ

جوان بوڑھے کا اکرام بسبب اسکے بڑا ہونے کے نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اسکے بڑھاپے میں اوسکا اکرام کرنے والا مقرر کر دیتا ہے

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

روایت کی یہ ترمذی نے — اور کہا یہ حدیث غریب ہے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ زِيَارَةُ أَهْلِ الْخَيْرِ وَمُجَالَسَتُهُمْ وَ

پینتالیسواں باب — نیک لوگوں کی — زیارت اور — مجالست اور

صُحْبَتُهُمْ وَمَحَبَّتُهُمْ وَطَلَبُ زِيَارَتِهِمْ وَالدُّعَاءُ مِنْهُمْ وَزِيَارَةُ الْمَوَاضِعِ الْفَاضِلَةِ

صحبت اور محبت اور اونکی زیارت اور خواہش کرنی دعا منگوانے اور فضیلت والے مکانوں کی زیارت کرنیکے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جب موسیٰ نے اپنے جوان کو کہا کہ میں نہ ہٹوں گا جب تک کہ نہ پہنچوں دو ... کے — ملاپ تک یا

أَمْضِيَ حُقُبًا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا

یا چلا جاؤں قرنوں — اس آیت تک — قال له موسى — هل اتبعك على ان تعلمن

عُلِّمْتَ رُشْدًا وَقَالَ تَعَالَى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ

ما علمت رشدا — اور فرمایا اور تھام کے آپ کو — اونکے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو — صبح اور

وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ

شام طالب ہیں اوسکے مونہہ کے — انس رض سے روایت ہے — کہا

لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ ابو بکر رض نے رسول اللہ — صلی اللہ علیہ وسلم — کی وفات کے بعد — عمر رض کو کہا



انطلق بنا الى ام ايمن رضي الله عنها نزورها كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

يزورها فلما انتهينا اليها بكت فقالا لها ما يبكيك اما تعلمين ان ما

عند الله خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اني لا ابكي اني لا اعلم

ان ما عند الله خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن ابكي ان الوحي

قد انقطع من السماء فهيجتهما على البكاء فجعلا يبكيان معها رواه مسلم

وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا

زار اخا له في قرية اخرى فارصد الله تعالى على مدرجته ملكا فلما

اتى عليه قال اين تريد قال اريد اخا لي في هذه القرية قال هل لك

عليه من نعمة تربها قال لا غير اني احببته في الله تعالى قال فاني رسول الله

اليك بان الله قد احبك كما احببته فيه رواه مسلم يقال ارصده

لكذا اذا وكله بحفظه والمدرجة بفتح الميم والراء الطريق ومعنى تربها

تقوم بها وتسعى في صلاحها وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و

سلم من عاد مريضا او زار اخا له في الله ناداه مناد بان طبت وطاب

تمشاك وتبوأت من الجنة منزلا رواه الترمذي وقال حديث حسن وفي

یہ چلنا تیرا اور تیار کی تو نے جنت میں اترنے کی۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور بعضے

بعض النسخ غريب وعن ابي موسى الاشعري رضي الله عنه ان النبي صلى الله

نسخوں میں غریب ہے اور ابوموسیٰ اشعری رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عليه وسلم قال انما مثل الجليس الصالح وجليس السوء كحامل المسك ونافخ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ مثال نیک ہمنشین اور برے ہمنشین کی مثل کستوری کے اٹھانے والے اور آہنگر کی دھونکنی پھونکنے والے کی

الكير فحامل المسك اما ان يحذيك واما ان تبتاع منه واما ان تجد منه

مثل ہے کستوری والا یا کستوری تجھے عطا کریگا یا تو اس سے خرید لے گا یا تو اس سے خوشبو

ريحا طيبة ونافخ الكير اما ان يحرق ثيابك واما ان تجد منه ريحا منتنة

پائیگا اور آہنگروں کی دھونکنی پھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادیگا یا تجھے اس سے بدبو آویگی متفق علیہ

متفق عليه يحذيك يعطيك وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ انہوں نے نقل کی نبی صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم قال تنكح المرأة لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها

علیہ وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا نکاح کیا جاتا ہے عورت سے چار چیزوں کے سبب اس کے مال کے سبب اور اس کے حسب نسب کے سبب اور اس کی خوبصورتی کے سبب اور دین کے

فاظفر بذات الدين تربت يداك متفق عليه ومعناه ان الناس يقصدون

سو تو دین والی کو اختیار کر خاک آلودہ ہوں دونوں ہاتھ تیرے متفق علیہ یعنی لوگ قصد کرتے ہیں

في العادة من المرأة هذه الخصال الاربع فاحرص انت على ذات الدين واظفر

عادت میں عورت سے ان چار خصلتوں کا پس تو شوق کر دین والی کی طرف اور بہرہ مند ہو

بها واحرص على صحبتها وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال

اسکے ساتھ اور حرص کر اسکی صحبت کے ابن عباس رض سے روایت ہے

النبي صلى الله عليه وسلم لجبريل صلى الله عليه وسلم ما يمنعك ان تزورنا

کہ نبی صلعم نے جبرئیل کو فرمایا کہ کیا چیز منع کرتی ہے تجھ کو ہماری زیارت سے زیادہ آپ کرتا ہے

اكثر مما تزورنا فنزلت وما نتنزل الا بامر ربك له ما بين ايدينا وما

اس سے زیادہ پس یہ آیت نازل ہوئی اور نہیں اترتے ہم مگر ساتھ حکم رب تیرے کے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو

خلفنا رواه البخاري وعن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله

ہمارے پیچھے ہے روایت کی یہ بخاری نے۔ روایت ہے ابوسعید خدری رض سے اور انہوں نے نقل کی نبی صلے اللہ

عليه وسلم قال لا تصاحب الا مؤمنا ولا يأكل طعامك الا تقي رواه ابو

عليه وسلم نے كہ فرمايا پاس مت كرو اور صحبت نہ كرو مگر مسلمان سے اور نہ كھاوے كھانا تيرا مگر پرہيزگار روايت كی يہ ابو

داود والترمذي باسناد لا بأس به وعن ابي هريرة رضي الله عنه

داؤد اور ترمذی نے اسناد لا باس بہ سے اور ابو ہريرہ رض سے روايت ہے

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الرجل على دين خليله فلينظر احدكم

كہ نبی صلعم نے فرمايا كہ آدمی اپنے دوست كے دين پر ہوتا ہے تم ديكھو

من يخالل رواه ابو داود والترمذي باسناد صحيح وقال الترمذي حديث

كہ كس سے دوستی كرتے ہو۔ روايت كی يہ ابو داؤد اور ترمذی نے اسناد صحيح سے ترمذی نے كہا حديث

حسن وعن ابي موسى الاشعري رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه

حسن ہے اور ابو موسی اشعری رض سے روايت ہے كہ نبی صلے الله

وسلم قال المرء مع من احب متفق عليه وفي رواية قال قيل للنبي

عليه وسلم نے فرمايا كہ آدمی اوس شخص كے ساتھ ہوگا جس سے محبت ركھتا ہو متفق عليه۔ اور ايك روايت ميں ہے كہ نبی

صلى الله عليه وسلم الرجل يحب القوم ولما يلحق بهم قال المرء مع من احب

صلعم كو كہا گيا كہ آدمی ايك قوم سے محبت ركھتا ہو اور ان تك نہيں پہونچا ہو آپ نے فرمايا آدمی اوسكے ساتھ ہوگا جس سے محبت ركھتا ہے

وعن انس رضي الله عنه ان اعرابيا قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم

اور روايت ہے انس رض سے كہ ايك اعرابی نے رسول الله صلے الله عليه وسلم كو پوچھا

متى الساعة قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اعددت لها

كہ قيامت كب ہوگی اوسكو رسول الله صلعم نے فرمايا كہ تو نے اوسكے لئے كيا سامان طيار كيا ہے

قال حب الله ورسوله قال انت مع من احببت متفق عليه وهذا لفظ

اوسنے عرض كی كہ الله اور رسول صلعم كی محبت آپ نے فرمايا تو اوسكے ساتھ ہوگا جس سے محبت ركھتا ہے متفق عليه يہ مسلم كی

مسلم وفي رواية لهما ما اعددت لها من كثير صوم ولا صلوة ولا

عبارت ہے اور دونوں كی ايك روايت ميں ہے كہ ميں نے قيامت كيلئے نہ بہت روزے طيار كر ركھے ہيں اور نہ نماز اور نہ

صدقة ولكني احب الله ورسوله وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال

صدقہ ليكن ميں الله اور اوسكے رسول كو دوست ركھتا ہوں۔ اور روايت ہے ابن مسعود رض سے كہا

جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف ما

كہ ايك آدمی رسول الله صلے الله عليه وسلم كے پاس آيا اور كہا آپ كيا

تقول في رجل احب قوما ولم يلحق بهم فقال رسول الله صلى الله عليه

فرماتے ہیں اوس آدمی کے حق میں کہ ایک قوم سے محبت رکھتا ہے اور اوس سے لاحق نہیں ہوا تو آپ نے فرمایا

وسلم المرء مع من احب متفق عليه وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي

کہ آدمی اوسکے ساتھ ہوگا جسکو دوست رکھتا ہے متفق علیہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال الناس معادن كمعادن الذهب والفضة خيارهم في

صلعم نے فرمایا کہ لوگ سونے چاندی کی کانوں کی مثل کانیں ہیں جو جاہلیت میں افضل تھے

الجاهلية خيارهم في الاسلام اذا فقهوا والارواح جنود مجندة فما تعارف منها

وہ اسلام میں بھی افضل ہیں جب انہوں نے دین کی سمجھ لیا اور ارواح لشکر ہیں اکٹھے کئے ہوئے جو انہیں سے ازل میں آشنا ہوئے وہ

ائتلف وما تناكر منها اختلف رواه مسلم وروى البخاري قوله الارواح الى

دنیا میں بھی آشنا ہیں اور جو ناآشنا تھے یہاں بھی جدا اور بیگانہ ہیں روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی بخاری نے قول آپکا الارواح آخر تک

آخره من رواية عائشة رضي الله عنها وعن اسير بن عمرو ويقال ابن جابر

عائشہ رض کی روایت سے۔ اور اسیر بن عمرو اور کہا گیا ہے ابن جابر رض سے روایت ہے اور وہ

وهو بضم الهمزة وفتح السين المهملة قال كان عمر بن الخطاب رضي الله

ساتھ ضمہ کے ہمزہ اور فتح سین مہملہ کے کہا کہ عمر بن خطاب کے پاس

عنه اذا اتى عليه امداد اهل اليمن سألهم افيكم اويس بن عامر حتى اتى على اويس

جب یمن سے مدد آتی تھی تو وہ اون سے پوچھا کرتے تھے کہ تم میں اویس بن عامر ہے

رضي الله عنه فقال انت اويس بن عامر قال نعم قال من مراد ثم من قرن قال

یہاں تک کہ اویس کے پاس آئے اور کہا کہ تو اویس بن عامر ہے اوس نے کہا ہاں، کہا قبیلہ مراد میں سے پھر بھی قرن سے اوس نے کہا ہاں

نعم قال فكان بك برص فبرأت منه الا موضع درهم قال نعم قال لك والدة

عمر نے کہا تجھے برص کی مرض تھی تو اس سے تندرست ہو گیا مگر ایک درہم کے مقدار اوس نے کہا ہاں عمر رض نے کہا تیری ماں ہے

قال نعم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يأتي عليكم اويس

اوس نے کہا ہاں ہے عمر رض نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا کہ فرماتے تھے تمہارے پاس

بن عامر مع امداد اهل اليمن من مراد ثم من قرن كان به برص فبرأ

اویس بن عامر یمن کی فوج کے ساتھ قبیلہ مراد پھر بھی قرن سے آئیگا اوسکو برص کی مرض تھی وہ زائل ہو گئی

منه الا موضع درهم له والدة هو بها بر لو اقسم على الله لابره فان

مگر ایک درہم کی قدر باقی ہے اوسکی ماں ہے وہ اسکا فرمانبردار ہے اگر وہ قسم کھاوے اوپر اللہ کے تو اوسکی قسم کو سچی کر دے اگر

اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَيْنَ

تو اوس سے استغفار کروا سکی تو کروا اب تو میرے لئے استغفار کر اویس نے اوسکے لئے استغفار کیا عمر نے اوسکو کہا تو کہاں کا ارادہ

تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا قَالَ أَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ

رکھتا ہے اویس نے کہا کوفہ جاونگا ارادہ رکھتا ہوں عمر نے کہا میں تیری لئے کوفہ کے عامل کو لکھدوں اویس نے کہا مجھ فقیروں مسکینوں میں رہنا بہت

أَحَبُّ إِلَيَّ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ

محبوب ہے جب دوسرے سال یمن کے اشراف میں سے ایک شخص حج میں عمر کو ملا

فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

عمر نے اوس سے اویس کا حال پوچھا اوس نے کہا میں اوسکو تنگ گذران قلیل متاع والا یعنے مفلس چھوڑ کر آیا ہوں عمر نے کہا میں نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ

رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے تمہارے پاس اویس بن عامر یمن کی فوج میں قبیلہ مراد سے

مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ

پھر بنی قرن میں سے آئیگا اوسکو برص کی مرض تھی وہ اوس سے تندرست ہو گیا ہے مگر ایک درہم کی جگہ اوسکی

دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ

ایک ماں ہے وہ اوس سے بھلائی کرنیوالا ہے وہ اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کہا کر ارادہ کرے تو اوسکی قسم کو پورا ہی کردے اگر تو اوس سے اپنے لئے استغفار کروا سکتا ہے

لَكَ فَافْعَلْ فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ

تو کروالے پس وہ شخص اویس کے پاس آیا اور کہا کہ تو میرے لئے استغفار کر اویس نے کہا تو نیک سفر سے ابھی آیا ہے

صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ

تو میرے لئے استغفار کر اویس نے کہا تو عمر کو بھی ملا ہے اوس نے کہا ہاں ملا تھا پس اویس نے اوسکے لئے استغفار کیا پس لوگوں کو اسکا حال معلوم ہو گیا

فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَيْضًا عَنْ أُسَيْرِ بْنِ

اسلئے وہ وہاں سے چلا گیا روایت کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں اسیر بن

جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ

جابر سے روایت ہے کہ کوفہ کے لوگ عمر کے پاس آئے ان میں سے ایک آدمی تھا

كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَا هُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ فَجَاءَ ذٰلِكَ

کہ اویس سے ٹھٹھا کیا کرتا تھا۔ عمر نے کہا یہاں بنی قرن میں سے بھی کوئی ہے وہی شخص

الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ

آحاضر ہوا عمر نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ایک آدمی یمن سے تمہارے پاس آئیگا۔

مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا

اوسکو اویس کہا جاتا ہے یمن میں ایک ماں کے سوا کسی کو نہ چھوڑے گا اوسکو برص تھی اور

اللّٰهَ تَعَالَى فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ

اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ نے اوسکو دور کر دی مگر ایک دینار یا درہم کی قدر جو شخص تم میں سے اوسکو ملے اوس سے التماس کرے کہ تمہارے واسطے

لَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

استغفار کرے۔ اور ایک روایت میں عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا تھا کہ فرماتے تھے

إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ

کہ تابعین میں سے افضل ایک آدمی ہے اوسکو اویس کہا جاتا ہے اوسکی ایک ماں ہے اور اوس کو برص کی مرض تھی تم اوسکو کہو

فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ قَوْلُهُ غَبْرَاءِ النَّاسِ بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَإِسْكَانِ الْبَاءِ وَبِالْمَدِّ

کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے۔ قول غبراء الناس الخ ساتھ فتح غین معجمہ کے اور سکون با کے موحدہ کے اور ساتھ مد کے

وَهُمْ فُقَرَاؤُهُمْ وَصَعَالِيكُهُمْ وَمَنْ لَا يُعْرَفُ عَيْنُهُ مِنْ أَخْلَاطِهِمْ وَالْأَمْدَادُ

یعنی محتاج اور فقیر لوگ اور غیر مشہور جو لوگوں کے قوموں میں اور امداد

جَمْعُ مَدَدٍ وَهُمُ الْأَعْوَانُ وَالنَّاصِرُونَ الَّذِينَ كَانُوا يُمِدُّونَ الْمُسْلِمِينَ فِي

جمع مدد کی ہے یعنی ساتھ دینے والے اور مدد کرنے والے جو مدد کیا کرتے تھے مسلمانوں کی

الْجِهَادِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جہاد میں۔ اور روایت ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرہ

وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ

کرنے کی اجازت مانگی پس آپ نے مجھے اذن دیا اور فرمایا کہ اے چھوٹے بھائی اپنی دعاؤں میں ہمکو فراموش نہ کرنا کہا حضرت عمر نے کہ آپ نے ایسا

كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي

کلمہ فرمایا کہ مجھے اوسکی خوشی تمام دنیا ملنے سے بھی نہ ہوتی اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اے چھوٹے بھائی اپنی دعاؤں میں ہم کو بھی شریک رکھنا

دُعَائِكَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

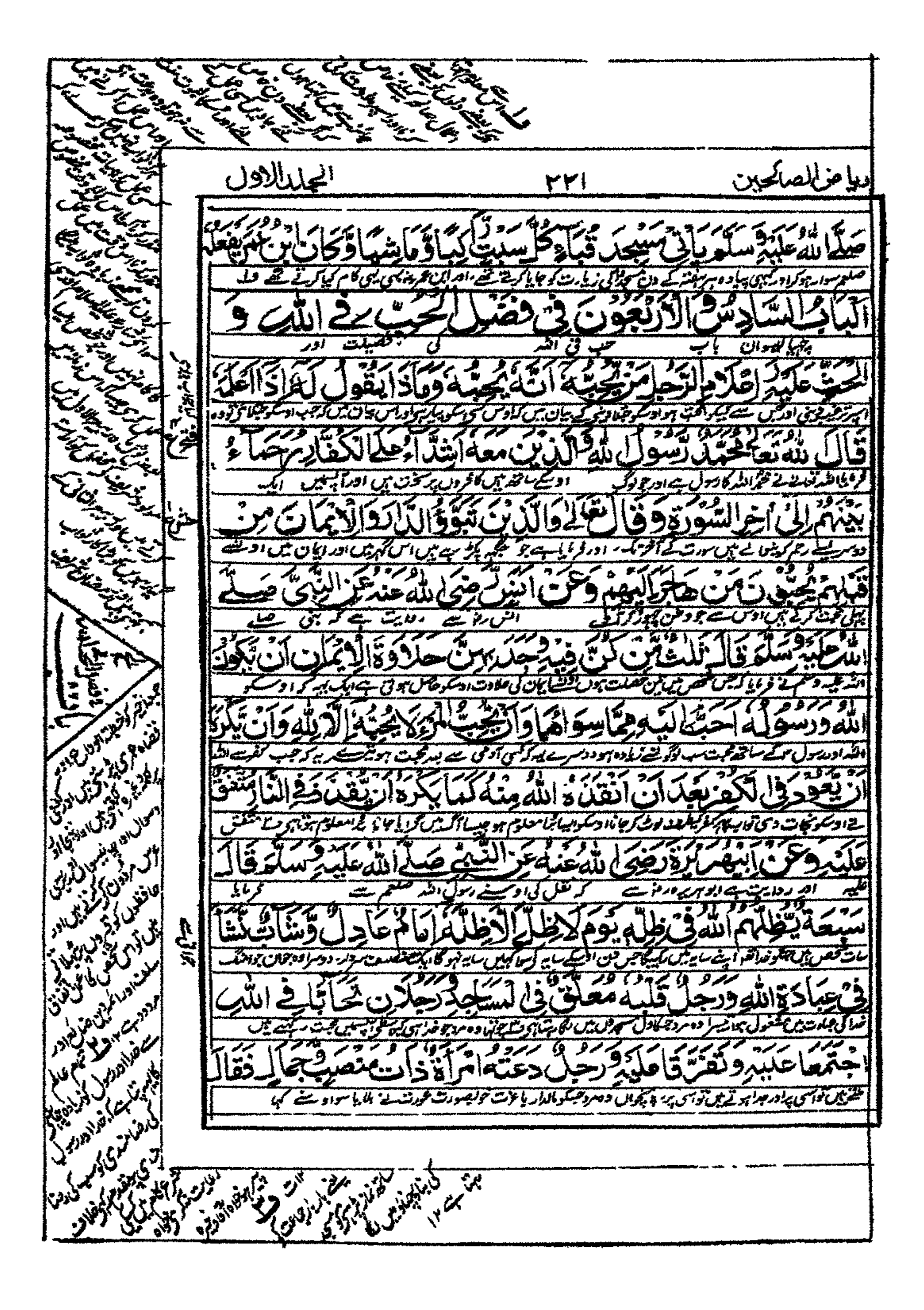
کہ حدیث صحیح ہے۔ روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی سوار ہو کر

قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ النَّبِيُّ

اور کبھی پیدل مسجد قبا کی زیارت کو تشریف لے جایا کرتے تھے اور اوس میں دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ نبی



صلى الله عليه وسلم يأتي مسجد قباء كل سبت راكبا وماشيا وكان ابن عمر يفعله

صلعم سوار ہو کر اور کبھی پیادہ ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا کی زیارت کو جایا کرتے تھے۔ اور ابن عمر بھی یہی کام کیا کرتے تھے

الباب السادس والاربعون في فضل الحب في الله و

چھیالیسواں باب حب فی اللہ کی فضیلت اور

الحث عليه واعلام الرجل من يحبه انه يحبه وماذا يقول له اذا اعلمه

قال الله تعالى محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء

بينهم الى اخر السورة وقال تعالى والذين تبوؤا الدار والايمان من

قبلهم يحبون من هاجر اليهم وعن انس رضي الله عنه عن النبي صلى

الله عليه وسلم قال ثلث من كن فيه وجد بهن حلاوة الايمان ان يكون

الله ورسوله احب اليه مما سواهما وان يحب المرء لا يحبه الا لله وان يكره

ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يقذف في النار متفق

عليه وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل الا ظله امام عادل وشاب نشأ

في عبادة الله ورجل قلبه معلق في المساجد ورجلان تحابا في الله

اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال



إني أخاف الله ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه متفق عليه وعنه

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى يقول يوم القيامة أين المتحابون بجلالي اليوم أظلهم في ظلي يوم لا ظل إلا ظلي رواه مسلم

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا أولا أدلكم على شيء إذا فعلتموه تحاببتم أفشوا السلام بينكم رواه مسلم وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أن رجلا زار أخا له في قرية أخرى فأرصد الله له على مدرجته ملكا وذكر الحديث إلى قوله إن الله قد أحبك كما أحببته فيه رواه مسلم وقد سبق في باب قبله وعن البراء بن عازب رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في الأنصار لا يحبهم إلا مؤمن ولا يبغضهم إلا منافق من أحبهم أحبه الله ومن أبغضهم أبغضه الله متفق عليه وعن معاذ رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه و

سلم يقول قال الله عز وجل المتحابون في جلالي لهم منابر من نور يغبطهم

فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری جلال میں ایک دوسرے سے پیار کرنیوالوں کیلئے نور کے منبر ہونگے

النبيون والشهداء رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن

کہ نبی اور شہداء انپر رشک کیا کرینگے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور

أبي إدريس الخولاني رحمه الله قال دخلت مسجد دمشق فإذا فتى براق

ابو ادریس خولانی رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا وہاں میں نے ایک جوان دیکھا سفید دندان

الثنايا وإذا الناس معه فإذا اختلفوا في شيء أسندوه إليه وصدروا عن

لوگ اسکے ساتھ ہیں جب کسی بات میں اختلاف کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے اسکی سند پکڑتے ہیں اور اسکے قول پر تھم

رأيه فسألت عنه فقيل هذا معاذ بن جبل فلما كان من الغد هجرت

جاتے ہیں میں نے پوچھا یہ جوان کون ہے لوگوں نے کہا معاذ بن جبل ہیں جب دوسرا روز ہوا تو میں بہت سویرے گیا

فوجدته قد سبقني بالتهجير ووجدته يصلي فانتظرته حتى قضى صلاته

دیکھا تو وہ مجھ سے آگے الگ آئے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں میں ٹھہرا رہا جب نماز پڑھ چکے

ثم جئته من قبل وجهه فسلمت عليه ثم قلت والله إني لأحبك في

تو میں ان کے سامنے سے آیا اور سلام علیک کی پھر میں نے کہا تم کو اللہ جل جلالہ کے واسطے چاہتا ہوں انہوں نے کہا ہاں

الله فقال آلله فقلت الله فقال آلله فقلت الله فأخذ بحبوة ردائي فجبذني

اللہ کیواسطے میں نے کہا اللہ کے واسطے انہوں نے کہا اللہ کیواسطے میں نے کہا اللہ کیواسطے انہوں نے میری چادر کا کونہ پکڑ کے مجھ کو کھینچا

إليه فقال أبشر فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله

اور کہا خوش ہو جائیں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ

تعالى وجبت محبتي للمتحابين في والمتجالسين في والمتزاورين في و

جل جلالہ فرماتا ہے واجب ہوئی میری محبت ان لوگوں کو جو میرے واسطے دوستی اور محبت رکھتے ہیں اور میرے واسطے مل کر بیٹھتے ہیں اور میرے واسطے ایک دوسرے کو

المتباذلين في حديث حسن رواه مالك في الموطأ بإسناده الصحيح قوله

میرے واسطے خرچ کرتے ہیں اور مال صرف کرتے ہیں حدیث حسن ہے روایت کی یہ مالک نے موطا میں اسناد صحیح سے قول اسکا

هجرت أي بكرت وهو بتشديد الجيم قوله آلله فقلت الله الأول بهمزة

ہجرت یعنی سویرے گیا میں اور وہ ساتھ تشدید جیم کے قول اسکا فقلت اللہ پہلا ساتھ ہمزہ ممدود کے

ممدودة للاستفهام والثاني بلا مد وعن أبي كريمة المقداد بن معديكرب

واسطے استفہام اور دوسرا بغیر مد کے ہے اور ابی کریمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا احب الرجل اخاه فليخبره

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب آدمی کو اپنے بھائی سے محبت ہو تو چاہئے کہ اوسکو خبر کردے وہ

انه يحبه رواه ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن

کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور معاذ

معاذ رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيده وقال يا

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ

معاذ والله اني لاحبك فقال اوصيك يا معاذ لا تدعن في دبر كل صلوة

میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اے معاذ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے پیچھے یہ دعا ضرور پڑھا کر اور کبھی ترک نہ کرنا

تقول اللهم اعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك حديث صحيح رواه

اے اللہ تو اپنے ذکر اور شکر اور حسن عبادت پر میری مدد کر حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد

ابو داود والنسائي باسناد صحيح وعن انس رضي الله عنه ان رجلا كان

اور نسائی نے اسناد صحیح سے اور روایت ہے انس رضہ سے کہ نبی

عند النبي صلى الله عليه وسلم فمر رجل فقال يا رسول الله اني لاحب هذا

صلعم کے پاس ایک آدمی تھا ایک دوسرا آدمی وہاں سے گذرا اوس پہلے نے کہا یا رسول اللہ میں اس شخص کو دوست رکھتا ہوں

فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اعلمته قال اعلمه فلحقه فقال اني

آنحضرت صلعم نے فرمایا تو نے اپنی محبت کی اسکو خبر بھی کی ہے اوسنے کہا نہیں۔ فرمایا کہ اوسکو خبر کردے پھر اس شخص نے اوسکو پیچھے سے جا کر کہا کہ

احبك في الله فقال احبك الله الذي احببتني له رواه ابو داود باسناد

تجھے فی اللہ دوست رکھتا ہوں، وہ بولا کہ جس اللہ کے لیے تو مجھے دوست رکھتا ہے وہ تجھے دوست رکھے روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے

صحيح الباب السابع والاربعون في علامات حب الله تعالى العبد

سینتالیسواں باب اللہ تعالیٰ کے بندہ کو دوست رکھنے کی علامات و نشانیوں کے بیان میں

والحث على التخلق بها والسعي في تحصيلها قال الله تعالى قل ان كنتم

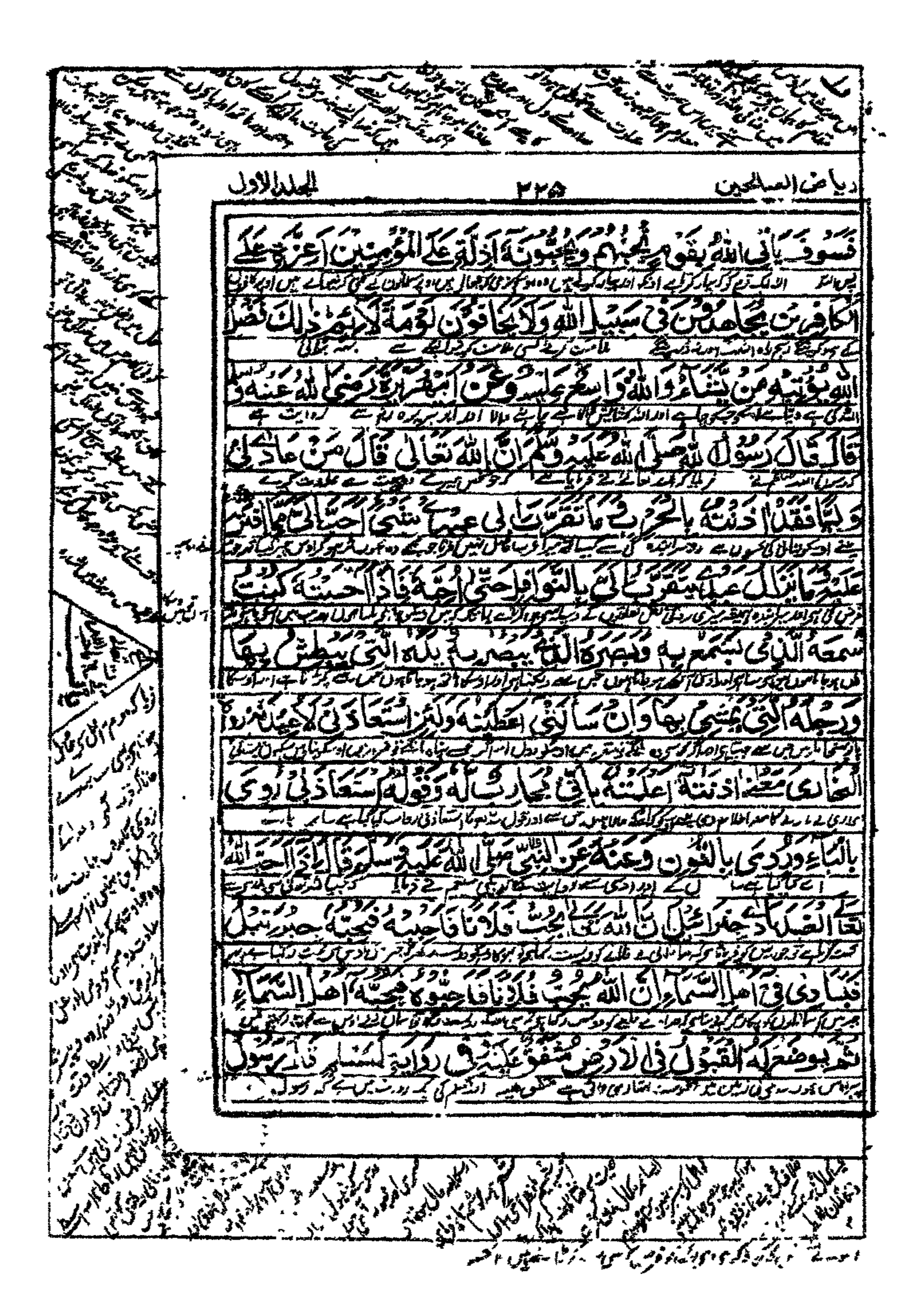
اور اس سے خوگر ہونے پر ترغیب دینے اور اسکے حاصل کرنے میں کوشش کرنیکے بیان میں۔ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہہ اگر

تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم

تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری تو چاہیگا تم کو اللہ اور بخشے گا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا

وقال الله تعالى يا ايها الذين امنوا من يرتد منكم عن دينه

مہربان ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اے ایمان والو جو کوئی پھر جاوے تم میں سے دین اپنے سے



فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه أذلة على المؤمنين أعزة على
الكافرين يجاهدون في سبيل الله ولا يخافون لومة لائم ذلك فضل
الله يؤتيه من يشاء والله واسع عليم وعن أبي هريرة رضي الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى قال من عادى لي
وليا فقد آذنته بالحرب وما تقرب إلي عبدي بشيء أحب إلي مما افترضت
عليه وما يزال عبدي يتقرب إلي بالنوافل حتى أحبه فإذا أحببته كنت
سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ويده التي يبطش بها
ورجله التي يمشي بها وإن سألني أعطيته ولئن استعاذني لأعيذنه رواه
البخاري معنى آذنته أعلمته بأني محارب له وقوله استعاذني روي
بالباء وبالنون وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أحب الله
تعالى العبد نادى جبريل إن الله تعالى يحب فلانا فأحببه فيحبه جبريل
فينادي في أهل السماء إن الله يحب فلانا فأحبوه فيحبه أهل السماء
ثم يوضع له القبول في الأرض متفق عليه وفي رواية لمسلم قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى اذا احب عبدا دعا جبريل فقال

اني احب فلانا فاحبه فيحبه جبريل ثم ينادي في اهل السماء فيقول ان

الله يحب فلانا فاحبوه فيحبه اهل السماء ثم يوضع له القبول في الارض

واذا ابغض عبدا دعا جبريل فيقول اني ابغض فلانا فابغضه فيبغضه

جبريل ثم ينادي في اهل السماء ان الله يبغض فلانا فابغضوه

فيبغضونه ثم توضع له البغضاء في الارض وعن عائشة رضي الله

عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث رجلا على سرية وكان يقرا

لاصحابه في صلوتهم فيختم بقل هو الله احد فلما رجعوا ذكروا ذلك لرسول

الله صلى الله عليه وسلم فقال سلوه لاي شيء يصنع ذلك فسالوه فقال

لانها صفة الرحمن فانا احب ان اقرا بها فقال رسول الله صلى الله عليه

وسلم اخبروه ان الله تعالى يحبه متفق عليه

الباب الثامن والاربعون في التحذير من ايذاء الصالحين

والضعفة والمساكين قال الله تعالى والذين يؤذون المؤمنين

وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِيْنًا وَقَالَ تَعَالٰى

فَأَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ

مِنْهَا حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا مَنْ عَادٰى لِيْ

وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمِنْهَا حَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِيْ بَابِ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيْمِ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا أَبَا بَكْرٍ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى

صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ

يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ فِيْ إِجْرَاءِ أَحْكَامِ النَّاسِ عَلَى

الظَّاهِرِ وَتَفْوِيْضِ سَرَائِرِهِمْ إِلَى اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ

وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا

أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة

فإذا فعلوا ذلك عصموا مني دماءهم وأموالهم إلا بحق الإسلام وحسابهم

على الله تعالى متفق عليه وعن أبي عبد الله طارق بن أشيم رضي الله

عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قال لا إله إلا

الله وكفر بما يعبد من دون الله حرم ماله ودمه وحسابه على الله رواه

مسلم وعن أبي معبد المقداد بن الأسود رضي الله عنه قال قلت لرسول

الله صلى الله عليه وسلم أرأيت إن لقيت رجلا من الكفار فاقتتلنا فضرب

إحدى يدي بالسيف فقطعها ثم لاذ مني بشجرة فقال أسلمت لله أأقتله

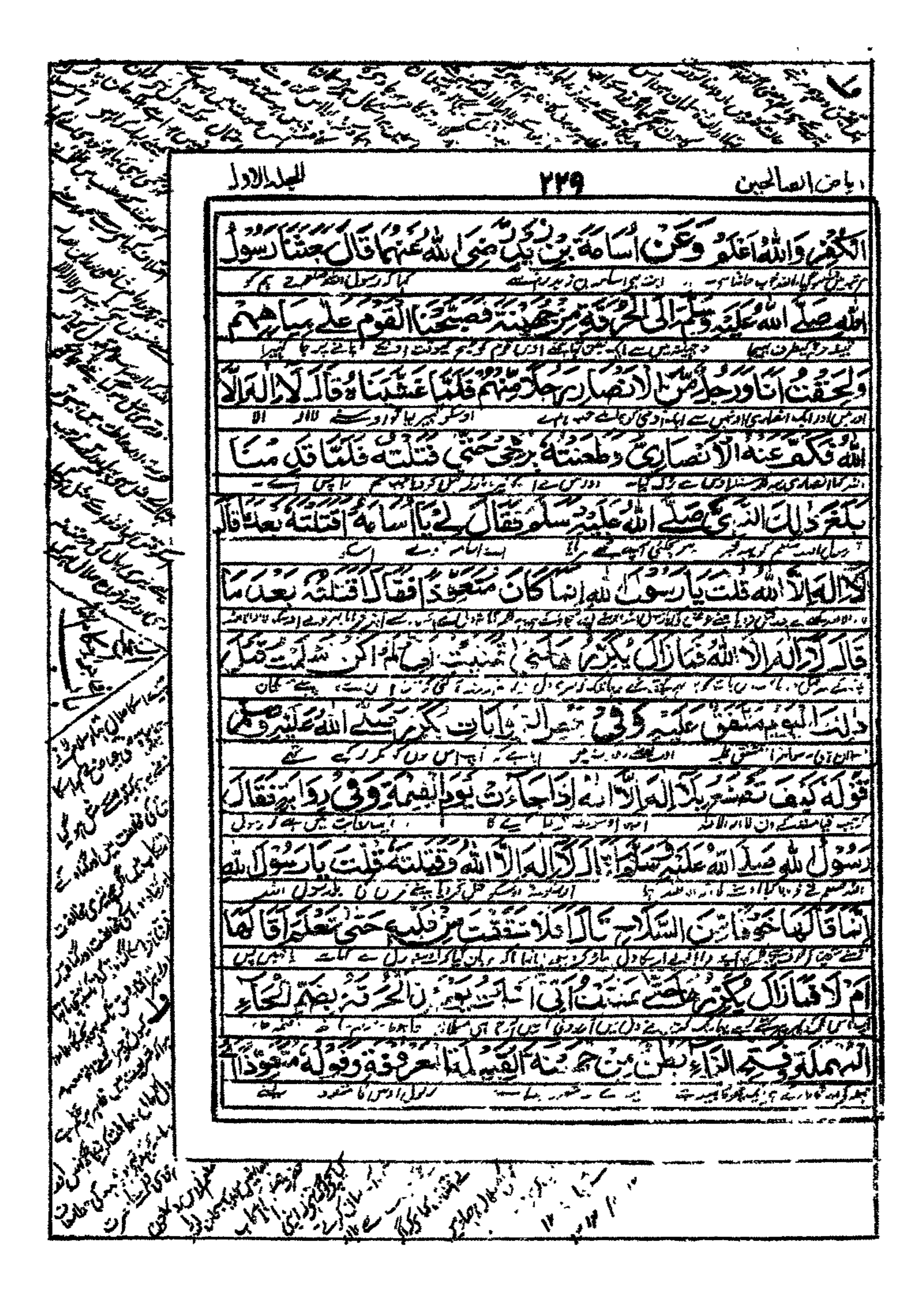
يا رسول الله بعد أن قالها فقال لا تقتله فقلت يا رسول الله قطع

إحدى يدي ثم قال ذلك بعد ما قطعها فقال لا تقتله فإن قتلته فإنه

بمنزلتك قبل أن تقتله وإنك بمنزلته قبل أن يقول كلمته التي

قال متفق عليه ومعنى إنه بمنزلتك أي معصوم الدم محكوم بإسلامه

ومعنى إنك بمنزلته أي مباح الدم بالقصاص لورثته لا أنه بمنزلته في



الكفر والله اعلم وعن اسامة بن زيد رضي الله عنهما قال بعثنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى الحرقة من جهينة فصبحنا القوم على مياههم
ولحقت انا ورجل من الانصار رجلا منهم فلما غشيناه قال لا اله الا
الله فكف عنه الانصاري وطعنته برمحي حتى قتلته فلما قدمنا
بلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي يا اسامة اقتلته بعد ما قال
لا اله الا الله قلت يا رسول الله انما كان متعوذا فقال اقتلته بعد ما
قال لا اله الا الله فما زال يكررها علي حتى تمنيت اني لم اكن اسلمت قبل
ذلك اليوم متفق عليه وفي ... صلى الله عليه وسلم
قوله كيف تصنع بلا اله الا الله اذا جاءت يوم القيامة وفي رواية فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اقال لا اله الا الله وقتلته قلت يا رسول الله
انما قالها خوفا من السلاح قال افلا شققت عن قلبه حتى تعلم اقالها
ام لا فما زال يكررها حتى تمنيت اني اسلمت يومئذ الحرقة بضم الحاء
المهملة وفتح الراء بطن من جهينة القبيلة المعروفة وقوله متعوذا

مُعْتَصِمًا بِهَا مِنَ الْقَتْلِ لَا مُعْتَقِدًا وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ

بچاؤ کرنے کو نا قتل سے نہ یقین رکھنے والا کلمہ کا اور جندب بن عبداللہ رضی اللہ سے روایت ہے

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَوْمٍ مِنَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا لشکر

الْمُشْرِكِينَ وَأَنَّهُمُ الْتَقَوْا فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَقْصِدَ إِلَى

رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ وَأَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ

وَكُنَّا نُحَدَّثُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ السَّيْفَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

فَقَتَلَهُ فَجَاءَ الْبَشِيرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ حَتَّى أَخْبَرَهُ

خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لِمَ قَتَلْتَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْجَعَ فِي

الْمُسْلِمِينَ وَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَسَمَّى لَهُ نَفَرًا وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ قَالَ

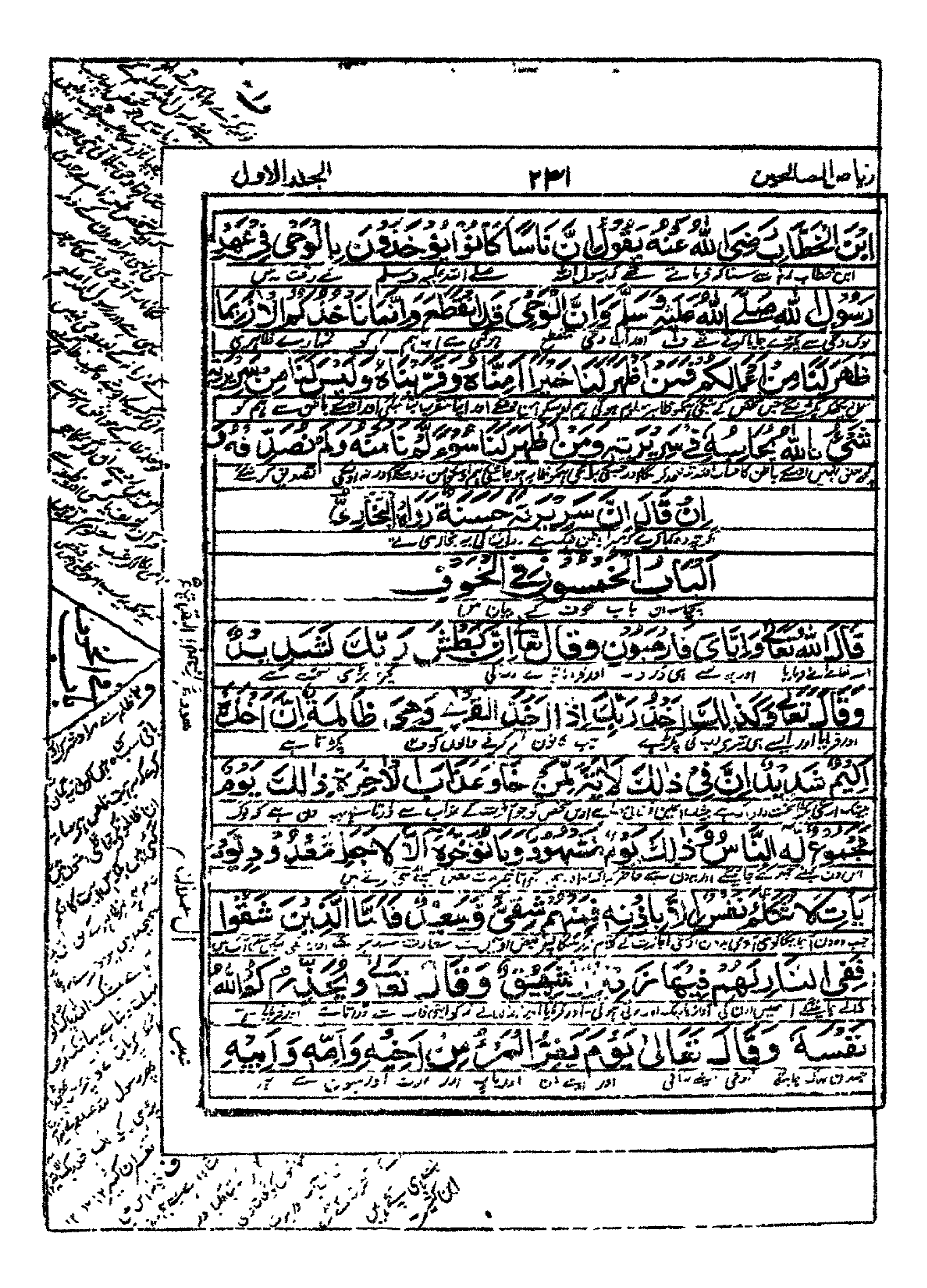
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ

تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي

قَالَ وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَجَعَلَ لَا يَزِيدُ عَلَى

أَنْ يَقُولَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ



ابن الخطاب رضي الله عنه يقول إن ناسا كانوا يؤخذون بالوحي في عهد

رسول الله صلى الله عليه وسلم وإن الوحي قد انقطع وإنما نأخذكم الآن بما

ظهر لنا من أعمالكم فمن أظهر لنا خيرا أمناه وقربناه وليس لنا من سريرته

شيء الله يحاسبه في سريرته ومن أظهر لنا سوءا لم نأمنه ولم نصدقه

وإن قال إن سريرته حسنة رواه البخاري

الباب الخمسون في الخوف

قال الله تعالى وإياي فارهبون وقال تعالى إن بطش ربك لشديد

وقال تعالى وكذلك أخذ ربك إذا أخذ القرى وهي ظالمة إن أخذه

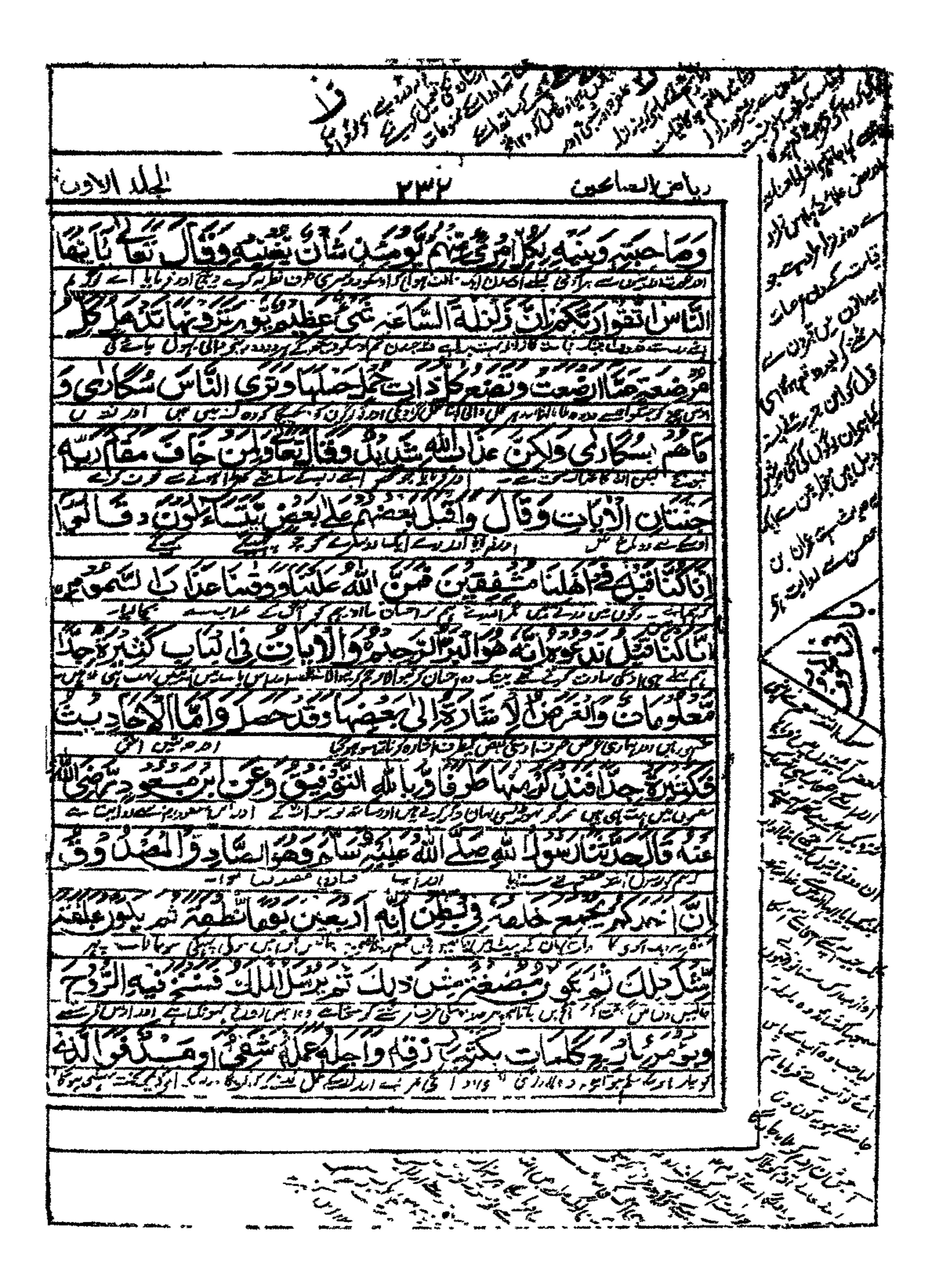
أليم شديد إن في ذلك لآية لمن خاف عذاب الآخرة ذلك يوم

مجموع له الناس وذلك يوم مشهود وما نؤخره إلا لأجل معدود يوم

يأت لا تكلم نفس إلا بإذنه فمنهم شقي وسعيد فأما الذين شقوا

ففي النار لهم فيها زفير وشهيق وقال تعالى ويحذركم الله

نفسه وقال تعالى يوم يفر المرء من أخيه وأمه وأبيه



وصاحبته وبنيه لكل امرئ منهم يومئذ شأن يغنيه وقال تعالى يا ايها

الناس اتقوا ربكم ان زلزلة الساعة شيء عظيم يوم ترونها تذهل كل

مرضعة عما ارضعت وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكارى و

ما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد وقال تعالى ولمن خاف مقام ربه

جنتان الآيات وقال تعالى واقبل بعضهم على بعض يتساءلون قالوا

انا كنا قبل في اهلنا مشفقين فمن الله علينا ووقانا عذاب السموم

انا كنا من قبل ندعوه انه هو البر الرحيم والآيات في الباب كثيرة جدا

معلومات والغرض الاشارة الى بعضها وقد حصل واما الاحاديث

فكثيرة جدا فنذكر منها طرفا وبالله التوفيق وعن ابن مسعود رضي الله

عنه قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق المصدوق

ان احدكم يجمع خلقه في بطن امه اربعين يوما نطفة ثم يكون علقة

مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يرسل الملك فينفخ فيه الروح

ويؤمر باربع كلمات بكتب رزقه واجله وعمله وشقي او سعيد فوالذي



لا إله غيره إن أحدكم ليعمل بعمل أهل الجنة حتى ما يكون بينه وبينها

جسکے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کا کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوس میں اور بہشت میں

إلا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل أهل النار فيدخلها وإن أحدكم

ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور تم میں کوئی

ليعمل بعمل أهل النار حتى ما يكون بينه وبينها إلا ذراع فيسبق عليه

دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ میں اور اوسمیں سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہو جاتا ہے

الكتاب فيعمل بعمل أهل الجنة فيدخلها متفق عليه وعنه قال قال

وہ بہشتیوں کے کام کرنے لگ جاتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بجهنم يومئذ لها سبعون ألف زمام

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوسدن ستر ہزار باگیں ہوں گی

مع كل زمام سبعون ألف ملك يجرونها رواه مسلم وعن النعمان بن

ہر ایک باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اوسے کھینچینگے اوسکو روایت کی ہے مسلم نے اور روایت ہے نعمان بن

بشير رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

بشیر رضسے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے

إن أهون أهل النار عذابا يوم القيامة لرجل يوضع في أخمص قدميه جمرتان

کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں کمتر عذاب والا وہ شخص ہوگا کہ اوسکے دونوں قدموں کے تلے کے عمق میں دو چنگاریاں آگ کی رکھی جاوینگی

يغلي منهما دماغه رواه مسلم وفي رواية له إن أهون أهل النار عذابا من

کہ اوسکا دماغ اونسے اوبلیگا روایت کی یہ مسلم نے اور اوسکے ایک روایت میں ہے کہ مقرر دوزخیوں میں بہت ہلکا عذاب والا وہ ہے

له نعلان وشراكان من نار يغلي منهما دماغه كما يغلي المرجل ما يرى

جسکے پیروں میں آگ کی دو جوتیاں اور دو تسمے ہیں جنسے اوسکا دماغ اوبلتا ہے جیسے دیگچی ابلتی ہے اور وہ جانتا ہے

أن أحدا أشد منه عذابا يوم القيامة وإنه لأهونهم عذابا متفق عليه

کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہیں قیامت کے روز اور حالانکہ اوردن سے اوسپر بہت ہلکا عذاب ہے متفق علیہ

وعن سمرة بن جندب رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور سمرہ بن جندب رضسے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال منهم من تأخذه النار إلى كعبيه ومنهم من تأخذه إلى ركبتيه

فرمایا کہ بعضوں کو آگ ٹخنوں تک پہونچیگی اور بعضوں کو گھٹنوں تک

وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْحُجْزَةُ

اور بعضوں کو کمر تک اور بعضوں کو گردن کی ہنسلی تک روایت کی یہ مسلم نے حجزۃ

مَعْقِدُ الْإِزَارِ تَحْتَ السُّرَّةِ وَالتَّرْقُوَةُ بِفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ هِيَ الْعَظْمُ الَّتِي

تہبند باندھنے کی جگہ ہے ناف کے نیچے اور ترقوۃ ساتھ فتح تا اور ضمہ قاف کے اور یہ وہ ہڈی ہے جو

عِنْدَ ثُغْرَةِ النَّحْرِ وَلِلْإِنْسَانِ تَرْقُوَتَانِ فِي جَانِبَيِ النَّحْرِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

نزدیک گڑھے گلے کے ہے اور آدمی کی وہ ہنسلی ہڈیاں ہیں گلے کی دونوں جانب میں اور ابن عمر رضی سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لوگ خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے

حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالرَّشْحُ الْعَرَقُ

یہاں تک کہ بعضے ان میں سے اپنے نصف کان تک پسینے میں غائب ہوں گے متفق علیہ اور رشح پسینہ ہے

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً

اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک بار خطبہ فرمایا کہ ویسا خطبہ

مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ

کبھی نہیں سنا آپ نے فرمایا اگر جیسا میں جانتا ہوں تم بھی جانو تو تم ہنسی کم کرو اور بہت رویا کرو

كَثِيرًا فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهَهُمْ لَهُمْ خَنِينٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پس آپ کے اصحاب اپنے منہ چھپا کر خوب ہی روئے متفق علیہ

وَفِي رِوَايَةٍ بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ

اور ایک روایت میں ہے کہ اصحاب کی طرف سے آپ کو کوئی بات پہنچی آپ نے اسی وقت خطبہ فرمایا اور بیان کیا

عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ

کہ بہشت اور دوزخ میرے سامنے کی گئی پس میں نے خیر اور شر آج کی مثل کبھی نہیں دیکھا اور جو حال میں جانتا ہوں اگر تم جان جاؤ

لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو ہنسی تھوڑی کرو اور بہت رویا کرو پس اصحاب پر

وَسَلَّمَ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ غَطَّوْا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ الْخَنِينُ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ هُوَ

اوس دن سے سخت کوئی دن نہ تھا کہ انہوں نے اپنے سر ڈھانک لئے اور روتے تھے خنین ساتھ خاء معجمہ کے اور وہ

الْبُكَاءُ مَعَ غُنَّةٍ وَانْتِشَاقُ الصَّوْتِ مِنَ الْأَنْفِ وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رونا ہے ساتھ گنگنہ کے اور نکلنا آواز کا ناک سے اور روایت ہے مقداد رضی اللہ عنہ سے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ

کہ میں نے اپنے کان سے رسول اللہ صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سورج خلقت کے نزدیک کیا جائے گا

الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الرَّاوِيْ عَنِ الْمِقْدَادِ

یہانتک کہ اون سے میل بھر کی مقدار نزدیک ہو جاوے گا سلیم بن عامر جو مقداد سے روایت کرتا ہے کہتا ہے

فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ يُكْحَلُ بِهِ

پس قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میل سے اوسنے زمین کی مسافت مراد لی ہے یا سرمہ لگانے کی سلائی

الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ

مراد ہے فرمایا پس لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے میں ہونگے اونمیں سے بعضے ایسے ہونگے کہ اون کے

اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَ

دو ٹخنوں تک پسینا ہوگا اور اونمیں سے بعضے کے دونوں گھٹنوں تک ہوگا اور اونمیں سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور

مِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اونمیں سے بعضے لوگوں کو پسینا لگام دیگا فرمایا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

اپنے ہاتھ سے مونہہ کیطرف اشارہ کیا اسکو روایت کی ہے مسلم نے اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو اس قدر پسینا آئیگا کہ اون کا پسینا

الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنٰى يَذْهَبُ

زمین میں ستر ہاتھ اتر جائیگا اور اونکو پسینا لگام دیگا یہانتک کہ اونکے کانوں تک پہونچ جائیگا متفق علیہ اور معنے یذہب

فِي الْاَرْضِ يَنْزِلُ وَيَغُوْصُ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

فی الارض کا یہ ہے کہ زمین میں اترتا ہے اور دھنستا ہے اور اوسی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے

سَلَّمَ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

کہ ناگاہ آپنے کسی چیز کے گرنیکی آواز سنی پس آپنے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہہ کیا ہے ہم نے عرض کی اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں

قَالَ حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْاٰنَ حَتّٰى

آپنے فرمایا یہہ پتھر تھا کہ آگ میں ستر برس کے عرصہ سے پھینکا گیا تھا وہ آجتک نیچے کو جاتا تھا یہانتک

انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ

کہ آج اوس کی تہ میں پہونچا جسکے گرنے کی تم نے آواز سنی روایت کی یہ مسلم نے اور عدی بن حاتم رض سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں مگر کہ اوس سے قیامت میں

سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا

ہمکلام کریگا اس طرح پر کہ اوسکی اور خدا کے درمیان کوئی دوسرا ترجمان نہوگا پھر نظر کریگا بندہ اپنی داہنی طرف تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو

وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَ

نظر کریگا بائیں طرف تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوائے دوزخ کے کہ اوسکے

وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ

مونھہ کے سامنے ہوگی سو لوگو دوزخ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور ہی دیکر ہی ہو متفق علیہ اور ابو ذر سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ اَطَّتِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے آسمان آواز کرتا ہے

السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ

اوسکو لائق ہے کہ آواز کرے اوسمیں چار اونگل کی مقدار جگہ خالی نہیں مگر حال یہ ہے کہ فرشتہ اپنی پیشانی

جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ تَعَالٰی وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ

رکھے ہوئے اللہ تعالے کو سجدہ کر رہا ہے قسم ہے جو میں جانتا ہوں اگر تم جانو تو ہنسی تھوڑی ہی کرو اور رویا

كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ

بہت کرو اور تم عورتوں سے بچھونوں پر ہم بستر ہونا ترک کرو اور رستوں میں

اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَطَّتْ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ

اللہ تعالے کے آگے فریاد کرنے پھرتے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور اطت ساتھ فتح ہمزہ

وَتَشْدِيْدِ الطَّاءِ وَتَئِطُّ بِفَتْحِ التَّاءِ وَبَعْدَهَا هَمْزَةٌ مَكْسُوْرَةٌ وَالْاَطِيْطُ

اور تشدید طار کے اور تئط ساتھ فتح تار اور آگے اسکے ہمزہ مکسورہ ہے اور اطیط

صَوْتُ الرَّحْلِ وَالْقَتَبِ وَشِبْهِهِمَا وَمَعْنَاهُ اَنَّ كَثْرَةَ مَنْ فِی السَّمَاءِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

پالان اور قتب اور مانند ان دونوں کے آواز کو کہتے ہیں اور معنی اسکا یہ ہے کہ عبادت کرنے والے فرشتوں نے

الْعَابِدِيْنَ قَدْ اَثْقَلَتْهَا حَتّٰی اَطَّتْ وَالصُّعُدَاتُ بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ

جو آسمان میں ہیں تحقیق بوجھل کر دیا آسمان کو یہاں تک کہ آواز کرتا ہے اور صعدات ساتھ ضمہ صاد اور عین کے

الطُّرُقَاتُ وَمَعْنٰی تَجْاَرُوْنَ تَسْتَغِيْثُوْنَ وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ بِرَاءٍ ثُمَّ زَاءٍ

راستے ہیں اور تجارون کا معنے فریاد کرتے اور روایت ہے ابو برزہ ساتھ را پھر زا کے

نضلة بن عبيد الاسلمي رضي الله عنه قال ان رسول الله صلى الله عليه

نضلہ بن عبید اسلمی رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم قال لا تزول قدما عبد حتى يسأل عن عمره فيما افناه وعن علمه

وسلم نے فرمایا نہ ہٹینگے قدم کسی بندہ کے یہانتک کہ اوسکی عمر سے سوال کیا جائیگا کس کام میں اوسنے عمر فانی اور علم کو سوال کیا جاویگا

فيما فعل وعن ماله من اين اكتسبه وفيما انفقه وعن جسمه فيما ابلاه رواه

کہ کیا کیا اور مال سے پوچھا جاویگا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور بدن سے سوال جاویگا کہ کس کام میں گلایا روایت کی

الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال

ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا کہ

قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ تحدث اخبارها ثم قال

رسول اللہ صلعم نے آیہ یومئذ تحدث اخبارہا پڑھی پھر فرمایا

اتدرون ما اخبارها قالوا الله ورسوله اعلم قال فان اخبارها ان

کہ تم جانتے ہو اوسکی خبریں کیا ہونگی لوگوں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں آپنے فرمایا اوسکی خبریں یہہ ہونگی

تشهد على كل عبد او امة بما عمل على ظهرها تقول عملت كذا وكذا في يوم

کہ ہر مرد و عورت پر گواہی دیگی جو کچھ اونہوں نے زمین کی پشت پر کیا ہے ظاہر کرکے سنا دیگی کہ ایسا اور ایسا

كذا وكذا فهذه اخبارها رواه الترمذي وقال حديث حسن وعن

فلانے فلانے دن اسنے اوسپر کیا تہا اوس کی خبریں یہہ ہونگی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور

ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم كيف انعم وصاحب القرن قد التقم القرن واستمع الاذن متى يؤمر

میں کسطرح چین کروں اور حال یہہ ہے کہ صاحب صور کا صور منہ میں لئے ہوئے اذن کا انتظار کر رہا ہے کہ کس وقت

بالنفخ فينفخ فكأن ذلك ثقل على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

پہونکنے کا حکم ہوتا ہے کہ پہونک دے ۔ گویا یہہ بات آپکے اصحاب کو گراں معلوم دی

فقال لهم قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل رواه الترمذي وقال حديث

آپنے انکو فرمایا کہ تم حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن القرن هو الصور الذي قال الله تعالى ونفخ في الصور هكذا فسره

حسن ہے۔ قرن وہی سینگ ہے جسکا ذکر اللہ تعالے نے اس آیت میں کیا ہے اور پہونکا جاویگا سینگ میں اسی طرح تفسیر کی ہے



وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خاف أدلج ومن أدلج بلغ المنزل ألا إن سلعة الله غالية ألا إن سلعة الله الجنة رواه الترمذي وقال حديث حسن أدلج بإسكان الدال ومعناه سار من أول الليل والمراد التشمير في الطاعة والله أعلم

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ڈرا وہ رات کے اول حصہ میں چلا اور جو شخص رات کے اول حصہ میں چلا وہ منزل کو پہنچا آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی گراں ہے آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ادلج ساتھ سکون دال کے اور معنے اس کے چلا اول رات میں اور مطلب مراد لینا ہے طاعت کیلئے اور اللہ خوب جانتا ہے

وعن عائشة رضي الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يحشر الناس يوم القيمة حفاة عراة غرلا قلت يا رسول الله الرجال والنساء جميعا ينظر بعضهم إلى بعض قال يا عائشة الأمر أشد من أن يهمهم ذلك وفي رواية الأمر أهم من أن ينظر بعضهم إلى بعض متفق عليه غرلا بضم الغين المعجمة أي غير مختونين

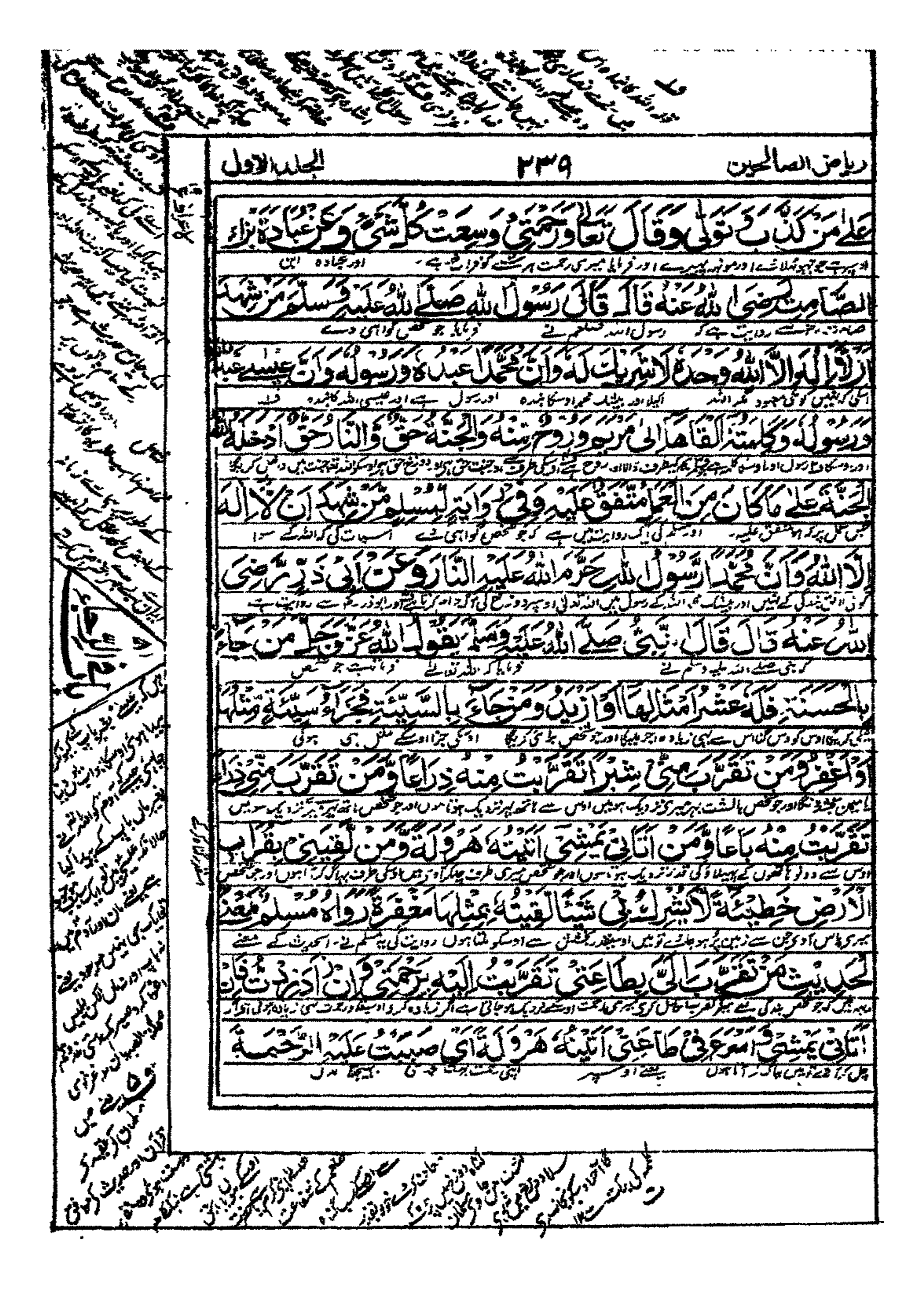
اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جمع کیے جاویں گے لوگ دن قیامت کے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ عورت اور مرد سب کے سب ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے آپ نے فرمایا اے عائشہ حال سخت ہوگا اس سے کہ قصد کریں لوگ یہ بات اور ایک روایت میں ہے حال بہت ہی فکر والا ہوگا اس سے کہ ایک دوسرے کی طرف نظر کریں متفق علیہ غرلا ساتھ ضمہ غین معجمہ کے یعنی ناختنہ

الباب الحادي والخمسون في الرجاء

باب اکاون رجاء یعنی امید کے بیان میں

قال الله تعالى قل يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم لا تقنطوا من رحمة الله إن الله يغفر الذنوب جميعا إنه هو الغفور الرحيم وقال تعالى وهل نجازي إلا الكفور وقال تعالى إنا قد أوحي إلينا أن العذاب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو کہدے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے مت ناامید ہو رحمت سے اللہ کی بیشک اللہ بخشتا ہے سب گناہ بیشک وہی ہے معاف کرنے والا مہربان اور فرمایا ہم بدلا نہیں دیتے مگر ناشکری کو اور فرمایا بیشک ہماری طرف وحی کی گئی ہے کہ عذاب



على من كذب وتولى وقال تعالى ورحمتي وسعت كل شيء وعن عبادة بن

الصامت رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد

أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله وأن عيسى عبد الله

ورسوله وكلمته ألقاها إلى مريم وروح منه والجنة حق والنار حق أدخله الله

الجنة على ما كان من العمل متفق عليه وفي رواية لمسلم من شهد أن لا إله

إلا الله وأن محمدا رسول الله حرم الله عليه النار وعن أبي ذر رضي

الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل من جاء

بالحسنة فله عشر أمثالها أو أزيد ومن جاء بالسيئة فجزاء سيئة مثلها

أو أغفر ومن تقرب مني شبرا تقربت منه ذراعا ومن تقرب مني ذراعا

تقربت منه باعا ومن أتاني يمشي أتيته هرولة ومن لقيني بقراب

الأرض خطيئة لا يشرك بي شيئا لقيته بمثلها مغفرة رواه مسلم معنى

الحديث من تقرب إلي بطاعتي تقربت إليه برحمتي وإن أزدت فأن

أتاني يمشي وأسرع في طاعتي أتيته هرولة أي صببت عليه الرحمة

وسبقته بها فلم أحوجه إلى المشي الكثير في الوصول إلى المقصود وقراب

اور میں اوسکو مطلب کو پہونچاتا ہوں اور مطلب کو پہنچنے میں اوسکو بہت محنت کرنے کا محتاج نہیں کرتا اور قراب

الأرض بضم القاف ويقال بكسرها والضم أصح وأشهر ومعناه ما يقارب

الارض ساتھ ضمہ قاف کے ہے اور بعض نے کہا ساتھ کسرہ اسکے ہے اور ضمہ بہت صحیح اور مشہور ہے معنی اسکا یہ ہے کہ اتنے گناہ کہ جو زمین کو

ملأها والله أعلم وعن جابر رضي الله عنه قال جاء أعرابي إلى النبي صلى

بھر دینے کے قریب ہوں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے اور روایت ہے جابر سے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما الموجبتان قال من مات لا يشرك

اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہا یارسول اللہ وہ دو خصلتیں واجب کرنے والی کیا ہیں فرمایا جو شخص مرے اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ کے

بالله شيئا دخل الجنة ومن مات يشرك به دخل النار رواه مسلم و

ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص مرے اس حال میں کہ اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہو وہ دوزخ میں داخل

عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم ومعاذ رديفه على

انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور معاذ اوس وقت آپ کا ردیف تھا

الرحل قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال

پالان پر کہا اے معاذ اوس نے کہا یارسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے پھر فرمایا اے معاذ اوس نے کہا

لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك

یارسول اللہ میں حاضر ہوں پھر فرمایا اے معاذ اوسنے کہا میں حاضر ہوں اور حاضر ہوئیں خدمت میں آپکے تین بار اوسکو

ثلاثا قال ما من عبد يشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله

پکار کر فرمایا نہیں کوئی بندہ کہ صدق دل سے گواہی دے اسکی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور بیشک محمد اوسکے بندہ اور رسول

صدقا من قلبه إلا حرمه الله على النار قال يا رسول الله أفلا أخبر بها

مگر اللہ تعالیٰ اوسکو دوزخ کی آگ پر حرام کرتا ہے معاذ نے عرض کی یارسول اللہ کیا میں یہ خبر لوگوں کو نہ سنا دوں تاکہ وہ خوش

الناس فيستبشروا قال إذا يتكلوا فأخبر بها معاذ عند موته تأثما متفق عليه

ہو جائیں آپ نے فرمایا اسپر بھروسہ کر بیٹھیں گے معاذ نے مرتے وقت لوگوں کو یہ حدیث سنا دی تاکہ علم کے چھپانے کے گناہ سے بچ جاوے متفق علیہ

قوله تأثما أي خوفا من الإثم في كتم هذا العلم وعن أبي هريرة أو أبي

یہ قول تاثما یعنی گناہ کے ڈر سے علم کے چھپانے میں اور ابو ہریرہ یا ابو

سعيد الخدري رضي الله عنهما شك الراوي ولا يضر الشك في

سعید خدری سے روایت ہے راوی نے شک کی ہے اور صحابہ کی تعیین میں شک کچھ

عين الصحابي لانهم كلهم عدول قال لما كان يوم غزوة تبوك اصاب

ضرر نہیں کرتا اسلئے کہ صحابہ سب عادل ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ غزوہ تبوک کے زمانہ

الناس مجاعة فقالوا يا رسول الله لو اذنت لنا فنحرنا نواضحنا فاكلنا

لوگوں کو بھوک لگی تو لوگوں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم اپنے اونٹوں کو ذبح کر کے کھائیں

وادهنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افعلوا فجاء عمر رضي الله عنه

اور تیل استعمال کریں آپ نے فرمایا کر لو عمر رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کی

فقال يا رسول الله ان فعلت قل الظهر ولكن ادعهم بفضل ازوادهم

کہ یا رسول اللہ اگر آپ نے یہ کام کیا تو سواری کم ہو جائیگی لیکن آپ لوگوں کے بچے ہوئے توشے منگوائیں

ثم ادع الله لهم عليها بالبركة لعل الله ان يجعل في ذلك البركة فقال

پھر آپ ان کے لئے اوپر اللہ تعالے سے برکت کی دعا کریں امید ہے کہ اللہ تعالے اس میں برکت کرے

رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم فدعا بنطع فبسط ثم دعا بفضل ازوادهم

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہاں اور آپ نے ایک چمڑے کا دسترخوان منگوا کر بچھوایا پھر لوگوں کا بچا ہوا توشہ منگوایا

فجعل الرجل يجيء بكف ذرة ويجيء الرجل بكف تمر ويجيء الآخر بكسرة

پس کوئی ایک مٹھی چینہ کی لایا اور کوئی ایک مٹھی کھجور کی لایا اور کسی نے ایک چھوٹا سا ٹکڑا روٹی کا حاضر کر دیا

حتى اجتمع على النطع من ذلك شيء يسير فدعا رسول الله صلى الله عليه و

تاکہ کچھ تھوڑی سی چیز وہاں جمع ہو گئی پھر رسول اللہ صلعم نے

سلم بالبركة ثم قال خذوا في اوعيتكم فاخذوا في اوعيتهم حتى ما تركوا

برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ سب لوگ اپنے اپنے برتنوں میں لیتے جائیں پس لوگ برتنوں میں لیتے گئے یہاں تک

في العسكر وعاء الا ملؤوه واكلوا حتى شبعوا وفضل فضلة فقال رسول

کہ لشکر میں کوئی برتن خالی نہ رہا بلکہ سب لوگوں نے بھر لئے اور سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور کچھ بچ بھی رہا پھر رسول

الله صلى الله عليه وسلم اشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله لا يلقى الله

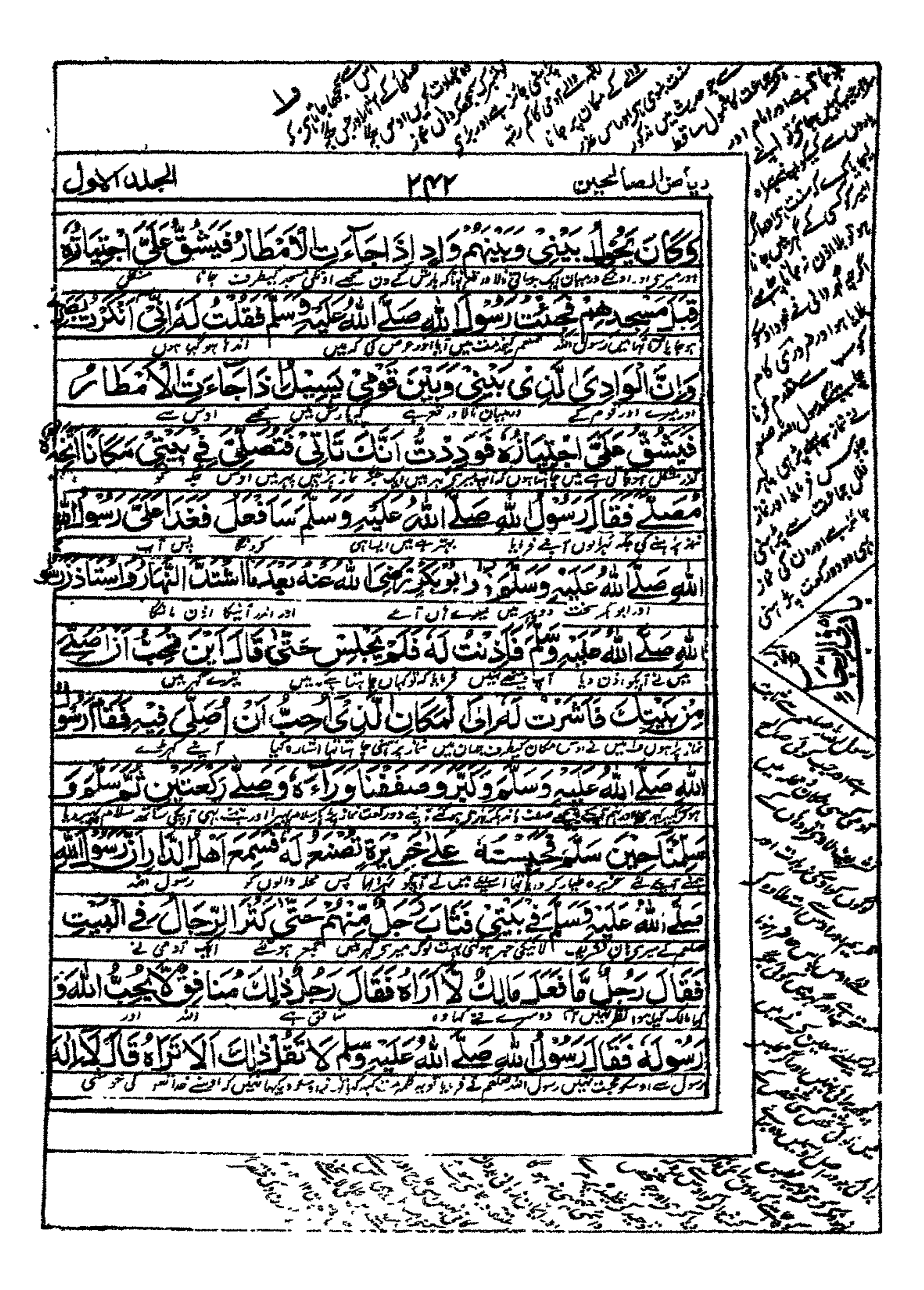
اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور بیشک میں اللہ تعالی کا رسول ہوں یہ

بهما عبد غير شاك فيحجب عن الجنة رواه مسلم وعن عتبان بن مالك

دونوں باتیں لیکر کوئی بندہ اللہ کو نہ ملیگا کہ ان میں شک نہ کرتا ہو اور وہ بہشت سے محجوب ہو روایت کی اسکو مسلم نے اور

رضي الله عنه وهو ممن شهد بدرا قال كنت اصلي لقومي بني سالم و

اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا اور



وكان يحول بيني وبينهم واد إذا جاءت الأمطار فيشق علي اجتيازه

اور میرے اور ان کے درمیان ایک بہتا نالا تھا جب بارش کے دن ہوتے اونکی مسجد کیطرف جانا مشکل

قبل مسجدهم فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له إني أنكرت بصري

ہو جاتا پس آیا میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں اندھا ہو گیا ہوں

وإن الوادي الذي بيني وبين قومي يسيل إذا جاءت الأمطار

اور میرے اور قوم کے درمیان نالا ہے جو بارش میں بہتا ہے اوس سے

فيشق علي اجتيازه فوددت أنك تأتي فتصلي في بيتي مكانا أتخذه

گذرنا مشکل ہوتا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر میں ایک جگہ نماز پڑھیں پھر میں اوس جگہ کو

مصلى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سأفعل فغدا علي رسول

نماز پڑھنے کی جگہ ٹھہراؤں آپنے فرمایا بہتر ہے میں ایسا ہی کرونگا پس آپ

الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر رضي الله عنه بعد ما اشتد النهار واستأذن رسول

اور ابو بکر سخت دوپہر میں میرے ہاں آئے اور اندر آنیکا اذن مانگا

الله صلى الله عليه وسلم فأذنت له فلم يجلس حتى قال أين تحب أن أصلي

میں نے آپکو اذن دیا آپ بیٹھے نہیں فرمایا کہ تو کہاں چاہتا ہے میں تیرے گھر میں

من بيتك فأشرت له إلى المكان الذي أحب أن أصلي فيه فقام رسول

نماز پڑھوں میں نے اوس مکان کیطرف جہاں میں نماز پڑھنی چاہتا تھا اشارہ کیا آپ کھڑے

الله صلى الله عليه وسلم وكبر وصففنا وراءه وصلى ركعتين ثم سلم و

ہو کر تکبیر کہی [illegible] ہم آپکے پیچھے صف باندھکر کھڑے ہو گئے آپنے دو رکعت نماز پڑھی اور سلام پھیرا اور ہم نے بھی آپکے ساتھ سلام پھیر دیا

سلمنا حين سلم فحبسته على خزيرة تصنع له فسمع أهل الدار أن رسول الله

پھر آپکے لئے خزیرہ طیار کروایا اسلئے میں نے آپکو ٹھہرایا پس محلہ والوں کو رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم في بيتي فثاب رجال منهم حتى كثر الرجال في البيت

صلعم کے میرے ہاں تشریف لانیکی خبر ہوئی بہت لوگ میرے گھر میں جمع ہو گئے ایک آدمی نے

فقال رجل ما فعل مالك لا أراه فقال رجل ذلك منافق لا يحب الله و

کہا مالک کیا ہوا نظر نہیں آتا دوسرے نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور

رسوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقل ذلك ألا تراه قال لا إله

رسول سے اوسکو محبت نہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو یہ مت کہہ کیا تو نے اوسکو دیکھا نہیں کہ اوسنے خدا کی خوشی



إلا الله يبتغي بذلك وجه الله فقال الله ورسوله أعلم أما نحن فوالله لا نرى
ودّه ولا حديثه إلا إلى المنافقين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن
الله قد حرم على النار من قال لا إله إلا الله يبتغي بذلك وجه الله
متفق عليه. عتبان بكسر العين المهملة وإسكان التاء المثناة فوق و
بعدها باء موحدة. والخزيرة بالخاء المعجمة والزاي وهي دقيق يطبخ بشحم
وقوله ثاب رجال بالثاء المثلثة أي جاؤوا واجتمعوا. وعن عمر بن الخطاب
رضي الله عنه قال قدم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم سبي فإذا
امرأة من السبي تسعى إذا وجدت صبيا في السبي أخذته فألزقته
ببطنها فأرضعته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أترون هذه المرأة
طارحة ولدها في النار قلنا لا والله فقال الله أرحم بعباده من هذه
بولدها متفق عليه. وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لما خلق الله الخلق كتب في كتاب فهو عنده فوق
العرش إن رحمتي تغلب غضبي وفي رواية غلبت غضبي وفي رواية

سَبَقَتْ غَضَبِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آگے بڑھ گئی میری رحمت غضب پر۔ متفق علیہ۔ اور انہی سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا

يَقُولُ جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي

فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں تو ننانوے اپنے پاس رکھے ہیں اور ایک

الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ

حصہ زمین میں نازل کیا ہے جس سے مخلوق آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ چوپایہ

حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مِائَةَ رَحْمَةٍ

اپنے بچے سے اپنا پاؤں اس خوف سے اٹھا لیتا ہے کہ کہیں بچہ کو اس کے صدمہ نہ پہنچے اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں

أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ

ان میں سے ایک رحمت جن اور انس اور چوپایوں اور حشرات میں اتاری ہے اسی کے سبب ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہیں اور

وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللهُ تَعَالَى تِسْعَةً

رحم کرتے ہیں اور اسی سے وحشی اپنے بچے پر مہربانی کرتے ہیں اور ننانوے

وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ اللهُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ

رحمتیں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم کریگا۔ متفق علیہ۔ اور مسلم نے یہ حدیث

أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتَرَاحَمُ بِهَا الْخَلْقُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت ہے جس سے خلقت

بَيْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ يَوْمَ

آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں قیامت کے لیے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن

خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى

آسمان اور زمین پیدا کیے اس دن سو رحمت پیدا کی ہر رحمت اتنی بڑی ہے کہ آسمان اور

الْأَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ

زمین کے درمیان ہے اور ان میں سے ایک رحمت زمین پر نازل کی جس سے والدہ اپنے فرزند پر رحم کرتی ہے اور وحشی

وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ وَعَنْهُ

اور پرند ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں تو جب قیامت کا دن ہوگا اس رحمت سے ان کو کامل کریگا اور انہی سے روایت ہے

عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما يحكي عن ربه تعالى قال اذنب عبد

کہ نقل کی ہے نبی صلعم سے بیچ ان حدیثوں کی کہ روایت کرتے تھے اپنے رب بلند سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندہ نے کوئی گناہ کیا پھر

ذنبا فقال اللهم اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذنب عبدي ذنبا

کہنے لگا اے اللہ بخش دے [illegible] تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے گناہ کیا

علم ان له ربا يغفر الذنوب ويأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اي

اور جانتا ہے کہ اسکا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے وہ بندہ پھر دوبارہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ اے میرے

رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذنب عبدي ذنبا فعلم ان له

رب میرے گناہ بخش دے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے گناہ کیا اور جانتا ہے کہ اسکا رب ہے

ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اي رب

جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے پھر بندہ نے گناہ کیا پس کہا اے میرے رب میرا

اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذنب عبدي ذنبا فعلم ان له ربا

گناہ بخش دے کہا خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے گناہ کیا پس جانتا ہے کہ اسکا رب ہے

يغفر الذنوب ويأخذ بالذنب قد غفرت لعبدي فليفعل ما شاء متفق

گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے بیشک میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا جو چاہے کرے متفق

عليه قوله فليفعل ما شاء اي ما دام يفعل هكذا يذنب ويتوب اغفر له

علیہ جو چاہے کرے یعنی جب تک اسطرح کرتا ہے کہ گناہ کرے پھر توبہ کرے میں اسکو بخشتا ہوں

فان التوبة تهدم ما قبلها وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ توبہ پہلے گناہوں کو منہدم کرتی ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

والذي نفسي بيده لو لم تذنبوا لذهب الله بكم وجاء بقوم يذنبون

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو خدا تعالیٰ تمکو دور کرے اور ایسے لوگ پیدا کرے کہ گناہ کریں

فيستغفرون الله تعالى فيغفر لهم رواه مسلم وعن ابي ايوب رضي

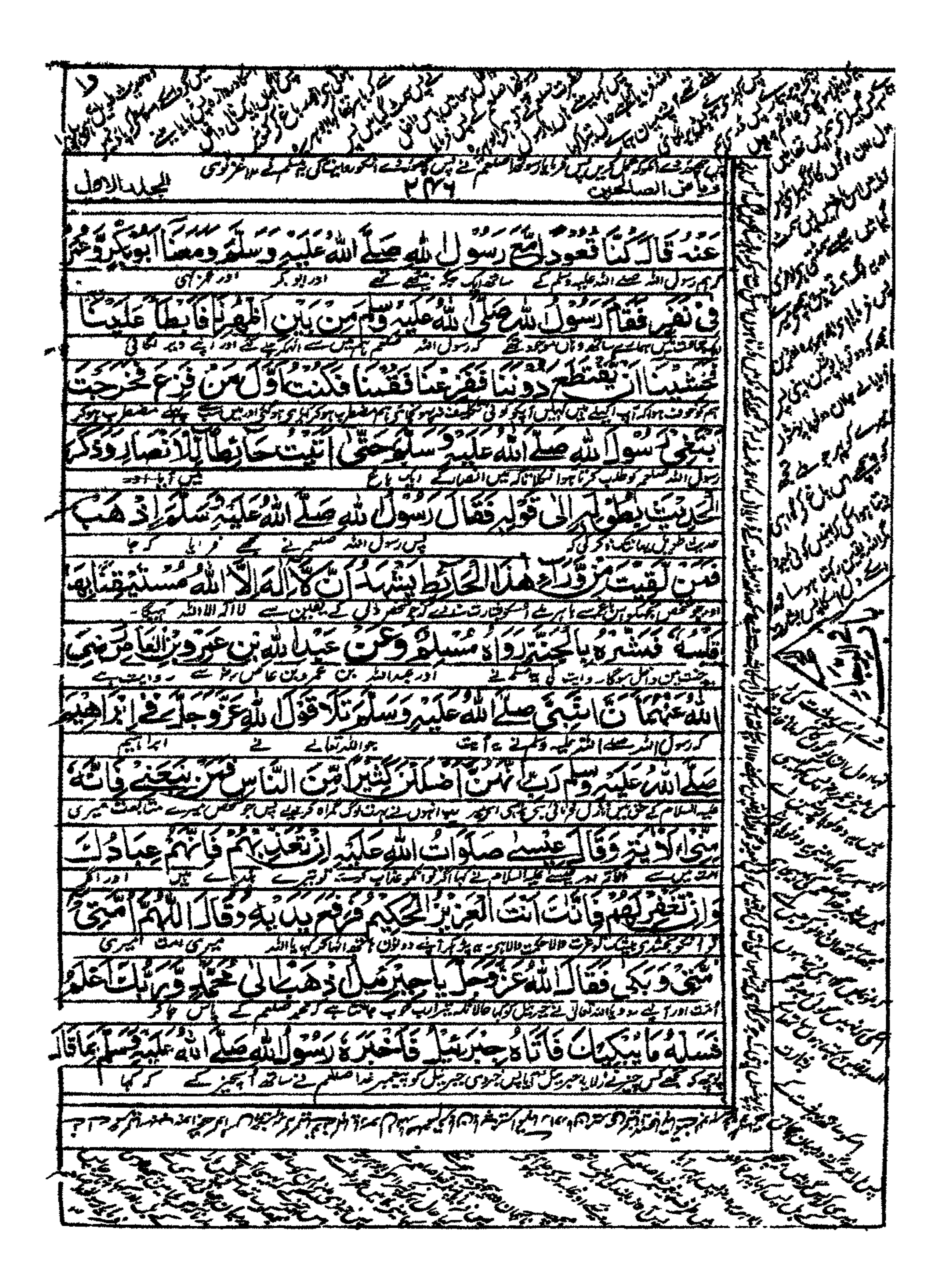
پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگیں اور خدا تعالیٰ انکو بخشے روایت کی مسلم نے اور روایت ہے ابو ایوب رضی سے

الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لولا انكم تذنبون

کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ اگر تم گناہ نہ کرو

لخلق الله خلقا يذنبون يغفر لهم رواه مسلم وعن ابي هريرة رضي الله

بیشک اللہ تم ایسی مخلوق پیدا کرتا جو گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ انکو بخشے روایت کی مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے



عنه قال كنا قعودا حول رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعنا ابو بكر وعمر
في نفر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين اظهرنا فابطأ علينا
وخشينا ان يقتطع دوننا ففزعنا فقمنا فكنت اول من فزع فخرجت
ابتغي رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتيت حائطا للانصار وذكر
الحديث بطوله الى قوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب
فمن لقيت من وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها
قلبه فبشره بالجنة رواه مسلم وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي
الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم تلا قول الله عز وجل في ابراهيم
صلى الله عليه وسلم رب انهن اضللن كثيرا من الناس فمن تبعني فانه
مني الاية وقال عيسى صلوات الله عليه ان تعذبهم فانهم عبادك
وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم فرفع يديه وقال اللهم امتي
امتي وبكى فقال الله عز وجل يا جبريل اذهب الى محمد وربك اعلم
فسله ما يبكيك فاتاه جبريل فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بما قال

وَهُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ

اور حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر کہہ کہ تجھ کو تیری امت میں خوش

اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

کریں گے اور تجھے غمگین نہیں کریں گے روایت کیا اس کو مسلم نے اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے

كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِيْ مَا

کہا میں گدھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا کہ آپ نے فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے کہ حق اللہ تعالیٰ کا بندوں پر

حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ

کیا ہے اور بندوں کے حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہیں میں نے عرض کی اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا

فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى

کہ اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنائیں اور بندوں کا حق

اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ

اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ شرک نہ کرنے والے کو عذاب نہ کرے میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو بشارت نہ سناؤں آپ نے

قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

فرمایا ان کو بشارت مت سنا کہ بھروسہ کر بیٹھیں گے متفق علیہ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قبر میں مسلمان کو سوال کیا جاتا ہے تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی

اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس یہی معنی اس قول اللہ تعالیٰ کی ہے ثابت رکھتا ہے اللہ ایمان داروں کو

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ساتھ قول ثابت کے اور روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ

کہ کافر جب نیک عمل کرتا ہے تو اس کے سبب سے دنیا میں کچھ روزی دی جاتی ہے لیکن مومن کے

فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَدَّخِرُ لَهٗ حَسَنَاتِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُعْقِبُهٗ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى

حسنات کو اللہ تعالیٰ آخرت کے لیے ذخیرہ کرتا ہے اور اس کی بندگی پر اس کو دنیا میں بھی رزق

طَاعَتِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا

عطا کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کی نیکی میں نقصان نہیں کرتا اس کی برکت سے دنیا میں بھی اس کو عطا کرتا ہے



وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِي الدُّنْيَا

حَتّٰى إِذَا أَفْضٰى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ

الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْغَمْرُ الْكَثِيرُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلٰى

جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ رَوَاهُ

مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ فَقَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ

مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا

يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ

فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وعن ابي موسى الاشعري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

اور ابو موسیٰ اشعری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم اذا كان يوم القيمة دفع الله الى كل مسلم يهوديا او نصرانيا

علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو یہودی یا نصرانی دیکر فرمائے گا

فيقول هذا فكاكك من النار وفي رواية عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

کہ یہودی یا نصرانی تیری جگہ دوزخ کر دیا جائیگا۔ اور ایک روایت میں اسی راوی سے ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا

يجيء يوم القيمة ناس من المسلمين بذنوب امثال الجبال يغفر الله لهم

کہ قیامت کے دن بعض مسلمان پہاڑوں کی مثل گناہ لے کر آویں گے اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت کرے گا

رواه مسلم قوله دفع الى كل مسلم يهوديا او نصرانيا فيقول هذا فكاكك

روایت کی مسلم نے۔ قول اسکا ہر مسلمان کو یہودی یا نصرانی دے دینے کے

من النار معناه ما جاء في حديث ابي هريرة رضي الله عنه لكل احد منزل

یہ چھٹکارا ہے کہ ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ ہر ایک کے لئے ایک مکان

في الجنة ومنزل في النار فالمؤمن اذا دخل الجنة خلفه الكافر في النار

جنت میں ہے اور ایک مکان دوزخ میں ہے۔ پس مومن جب جنت میں داخل ہوگا تو ایک کافر اسکی جگہ دوزخ میں جائیگا اسلئے کہ وہ بسبب

لانه مستحق لذلك بكفره ومعنى فكاكك من النار انك كنت معرضا

کفر کے اسکا مستحق ہے اور اسکے فکاک کے یہ معنی ہیں کہ تو دوزخ میں داخل ہونیکا معرض تھا یہ تجھے چھڑانے والا

لدخول النار وهذا فكاكك لان الله تعالى قدر للنار عددا يملؤها فاذا

ہے کیونکہ تیری جگہ دوزخ میں گرایا جائیگا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کیلئے ایک خاص مقدار معین کیا ہے جس کو وہ پورا کریگا پھر جب

دخلها الكفار بذنوبهم وكفرهم صاروا في معنى الفكاك للمسلمين والله

کفار بسبب کفر اور معاصی کے اس میں داخل ہونگے تو گویا مسلمانوں کو چھوڑانے والے ہونگے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے

اعلم وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

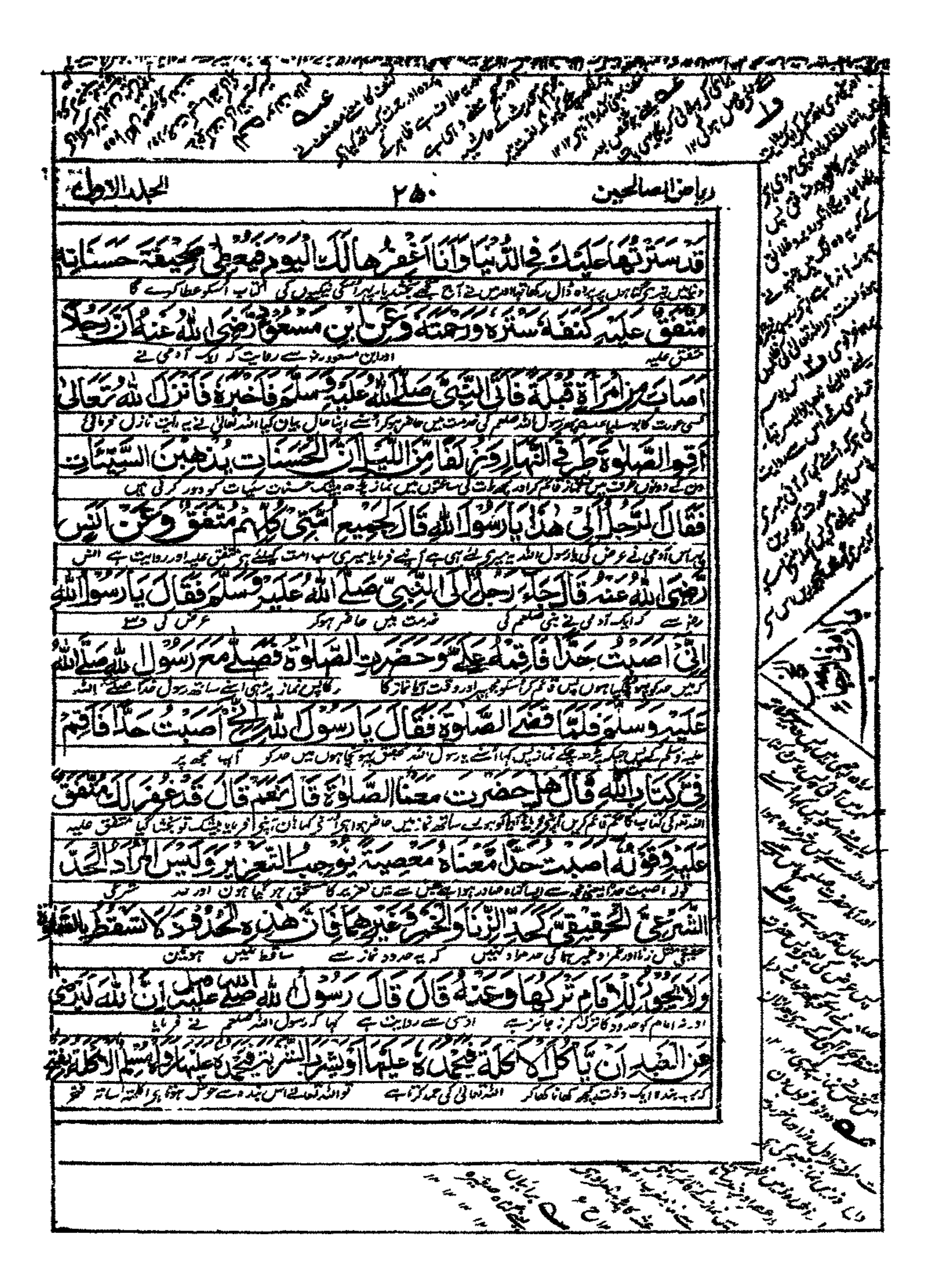
اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے

يدنى المؤمن يوم القيمة من ربه حتى يضع عليه كنفه فيقرره بذنوبه

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے نزدیک کر لیگا یہاں تک کہ اپنا پردہ اس پر ڈالیگا پھر اس کے گناہ بیان کر کے اقرار کرائیگا

فيقول اتعرف ذنب كذا اتعرف ذنب كذا فيقول رب اعرف قال فاني

کیا تو پہچانتا ہے اپنے ایسے ایسے گناہ کو مومن کہیگا ہاں اے میرے رب میں پہچانتا ہوں خدا تعالیٰ فرمائیگا



قد سترتها عليك في الدنيا وانا اغفرها لك اليوم فيعطى صحيفة حسناته

دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈال رکھا تھا اور میں آج تجھے بخشتا ہوں پھر اس کی نیکیوں کی کتاب اس کو عطا کرے گا

متفق عليه كنفه ستره ورحمته وعن ابن مسعود رضي الله عنه ان رجلا

متفق علیہ اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

اصاب من امراة قبلة فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فانزل الله تعالى

کسی عورت کا بوسہ لیا پھر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال بیان کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات

دن کے دونوں طرف میں نماز قائم کرو اور کچھ رات کی ساعتوں میں بیشک حسنات سیئات کو دور کرتی ہیں

فقال الرجل الي هذا يا رسول الله قال لجميع امتي كلهم متفق عليه وعن انس

پھر اس آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میرے لئے ہی ہے آپ نے فرمایا میری سب امت کیلئے ہے متفق علیہ اور روایت ہے انس

رضي الله عنه قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله

رضی سے کہ ایک آدمی نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی

اني اصبت حدا فاقمه علي وحضرت الصلوة فصلى مع رسول الله صلى الله

کہ میں حد کو پہنچ گیا ہوں پس قائم کر اسکو مجھ پر اور وقت آیا نماز کا پھر نماز پڑھی اپنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ

عليه وسلم فلما قضى الصلوة قال يا رسول الله اني اصبت حدا فاقم

علیہ وسلم کے پس جبکہ پڑھ چکے نماز کہا اسنے یا رسول اللہ تحقیق پہونچا ہوں میں حد کو آپ مجھ پر

في كتاب الله قال هل حضرت معنا الصلوة قال نعم قال قد غفر لك متفق

اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم قائم کریں آپ نے فرمایا کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہوا تھا اس نے کہا ہاں پھر فرمایا بیشک تو بخشا گیا متفق علیہ

عليه قوله اصبت حدا معناه معصية توجب التعزير وليس المراد الحد

قولہ اصبت حدا یعنی مجھ سے ایسا گناہ صادر ہوا ہے جس سے تعزیر کا مستحق ہو گیا ہوں اور حد شرعی

الشرعي الحقيقي كحد الزنا والخمر وغيرهما فان هذه الحدود لا تسقط بالصلوة

حقیقی مثل زنا اور خمر اور غیرہما کی حد مراد نہیں کہ یہ حدود نماز سے ساقط نہیں ہوتیں

ولا يجوز للامام تركها وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ليرضى

اور نہ امام کو حدود کا ترک کرنا جائز ہے اور اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

عن العبد ان ياكل الاكلة فيحمده عليها او يشرب الشربة فيحمده عليها رواه مسلم الاكلة بفتح

کہ بندہ ایک وقت کھانا کھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندہ سے خوش ہوتا ہے

الهمزة وهي المرة الواحدة من الدلجة كالغدوة والعشاء وعن ابي موسى

ہمزہ کے پیشے ایک بار کہاتا جیسا صبح کا یا شام کا اور ابو موسیٰ سے روایت

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله تعالى يبسط يده بالليل

ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ البتہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے

ليتوب مسيء النهار ويبسط يده بالنهار ليتوب مسيء الليل حتى تطلع الشمس

تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج

من مغربها رواه مسلم وعن ابي نجيح عمرو بن عبسة بفتح العين والباء السلمي

مغرب سے نکلے مسلم نے روایت کی ہے اور ابو نجیح عمرو بن عبسہ سلمی رضہ سے

رضي الله عنه قال كنت وانا في الجاهلية أظن ان الناس على ضلالة وانهم

کہا کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں ظن کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں

ليسوا على شيء وهم يعبدون الاوثان فسمعت برجل بمكة يخبر اخبارا

اور کسی حالت میں نہیں کہ بتوں کو پوجتے ہیں پھر میں نے سنا کہ ایک آدمی مکہ میں ہے جو کچھ خبریں دیتا ہے پس

فقعدت على راحلتي فقدمت عليه فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم

میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ میں آیا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلعم

مستخفيا جرآء عليه قومه فتلطفت حتى دخلت عليه بمكة فقلت له ما انت قال

چھپ کر رہتے ہیں اور آپکی قوم کے لوگ آپ پر دلیر ہیں [illegible] آپ کے پاس پہنچا اور آپ کو پوچھا

انا نبي فقلت وما نبي قال ارسلني الله فقلت وباي شيء ارسلك قال ارسلني

کہا کہ میں نبی ہوں پھر میں نے کہا کہ نبی کیا ہوتا ہے فرمایا اللہ نے مجھ کو بھیجا ہے پھر کہا کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے فرمایا اللہ نے بھیجا ہے

بصلة الارحام وكسر الاوثان وان يوحد الله لا يشرك به شيء فقلت

صلہ رحم کرنے اور بتوں کے توڑنے اور اللہ کی توحید بیان کرنے کو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاوے پھر میں نے کہا

فمن معك على هذا قال حر وعبد ومعه يومئذ ابو بكر وبلال رضي الله

اس میں آپ کے ساتھ کون ہے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام اور اس دن آپ کے ساتھ ابو بکر رضہ اور بلال تھے

عنهما فقلت اني متبعك قال انك لن تستطيع ذلك يومك هذا الا ترى

کہا میں آپکا تابعدار ہوں آپ نے فرمایا ان ایام میں تو اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ کیا تو [illegible]

حالي وحال الناس ولكن ارجع الى اهلك فاذا سمعت بي قد ظهرت فأتني

میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتا لیکن تو اب اپنے گھر کو چلا جا جب تو میرا غلبہ سنے تو میرے پاس آ جائیو

قال فذهبت إلى أهلي وقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وكنت في

أهلي فجعلت أتخبر الأخبار وأسأل الناس حين قدم المدينة حتى قدم نفر

من أهل المدينة فقلت ما فعل هذا الرجل الذي قدم المدينة فقالوا الناس

إليه سراع وقد أراد قومه قتله فلم يستطيعوا ذلك فقدمت المدينة فدخلت

عليه فقلت يا رسول الله أتعرفني فقال نعم أنت الذي لقيتني بمكة قال

فقلت يا رسول الله أخبرني عما علمك الله وأجهله أخبرني عن الصلاة قال

صل صلاة الصبح ثم أقصر عن الصلاة حتى تطلع الشمس حتى ترتفع فإنها

تطلع حين تطلع بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار ثم صل فإن

الصلاة مشهودة محضورة حتى يستقل الظل بالرمح ثم أقصر عن الصلاة فإن

حينئذ تسجر جهنم فإذا أقبل الفيء فصل فإن الصلاة مشهودة محضورة حتى

تصلي العصر ثم أقصر عن الصلاة حتى تغرب الشمس فإنها تغرب بين قرني شيطان

وحينئذ يسجد لها الكفار قال فقلت يا رسول الله فالوضوء حدثني عنه

قال ما منكم رجل يقرب وضوءه فيتمضمض ويستنشق فينتثر إلا خرت

خطايا وجهه وفيه وخياشيمه ثم إذا غسل وجهه كما أمره الله إلا خرت خطايا

وجهه من أطراف لحيته مع الماء ثم يغسل يديه إلى المرفقين إلا خرت

خطايا يديه من أنامله مع الماء ثم يمسح رأسه إلا خرت خطايا رأسه من

أطراف شعره مع الماء ثم يغسل قدميه إلى الكعبين إلا خرت خطايا قدميه

من أنامله مع الماء فإن هو قام فصلى فحمد الله تعالى وأثنى عليه ومجده

بالذي هو له أهل وفرغ قلبه لله تعالى إلا انصرف من خطيئته كهيئته يوم

ولدته أمه فحدث عمرو بن عبسة بهذا الحديث أبا أمامة صاحب رسول

الله صلى الله عليه وسلم فقال له أبو أمامة يا عمرو بن عبسة انظر ما تقول في

مقام واحد يعطى هذا الرجل فقال عمرو يا أبا أمامة لقد كبرت سني ورق

عظمي واقترب أجلي وما بي حاجة أن أكذب على الله تعالى ولا على رسول الله

صلى الله عليه وسلم لو لم أسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا

مرة أو مرتين أو ثلاثا حتى عد سبع مرات ما حدثت به أبدا ولكني سمعته

أكثر من ذلك رواه مسلم قوله جراء عليه قومه هو بجيم مضمومة وبالمد

عَلَى وَزْنِ عُلَمَاءَ أَيْ جَاسِرُونَ مُسْتَطِيلُونَ غَيْرُ هَائِبِينَ هٰذِهِ الرِّوَايَةُ

الْمَشْهُورَةُ وَرَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ وَغَيْرُهُ حِرَاءٌ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ قَالَ وَمَعْنَاهُ غِضَابٌ

ذَوُو غَمٍّ وَهَمٍّ قَدْ عِيلَ صَبْرُهُمْ بِهِ حَتَّى أَثَّرَ فِي أَجْسَامِهِمْ مِنْ قَوْلِهِمْ حَرِيَ جِسْمُهُ

يَحْرَى إِذَا نَقَصَ مِنْ أَلَمٍ أَوْ غَمٍّ أَوْ نَحْوِهِ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ بِالْجِيمِ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَيْ نَاحِيَتَيْ رَأْسِهِ وَالْمُرَادُ التَّمْثِيلُ مَعْنَاهُ أَنَّهُ

حِينَئِذٍ يَتَحَرَّكُ الشَّيْطَانُ وَشِيعَتُهُ وَيَتَسَلَّطُونَ وَقَوْلُهُ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ

مَعْنَاهُ يُحْضِرُ الْمَاءَ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِهِ وَقَوْلُهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَاهُ هُوَ بِالْخَاءِ

الْمُعْجَمَةِ أَيْ سَقَطَتْ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ جَرَتْ بِالْجِيمِ وَالصَّحِيحُ بِالْخَاءِ وَهُوَ رِوَايَةُ الْجُمْهُورِ

وَقَوْلُهُ فَيَنْتَثِرُ أَيْ يَسْتَخْرِجُ مَا فِي أَنْفِهِ مِنْ أَذًى وَالنَّثْرَةُ طَرَفُ الْأَنْفِ وَعَنْ

أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

أَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ أُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا

وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَهُ

بِهَلَاكِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ



الباب الثاني والخمسون في فضل الرجاء

باب باون امید و رجا کی فضیلت کے بیان میں

قال الله تعالى اخبارا عن العبد الصالح وأفوض أمري إلى الله إن الله بصير

اللہ تعالیٰ نے بندہ صالح سے خبر دی ہے اور فرمایا ہے اور میں اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ

بالعباد فوقه الله سيئات ما مكروا وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن

بندوں کو دیکھتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے اس کو ان کی مکر کی برائیوں سے بچا لیا۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله عز وجل أنا عند ظن عبدي

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ایسا ہوں جیسا وہ

بي وأنا معه حيث يذكرني والله لله أفرح بتوبة عبده من أحدكم يجد

ضالته بالفلاة ومن تقرب إلي ذراعا تقربت إليه باعا وإذا أقبل إلي

يمشي أقبلت إليه أهرول متفق عليه وهذا لفظ إحدى روايات مسلم وتقدم

شرحه في الباب قبله وروي في الصحيحين وأنا معه حين يذكرني بالنون

وفي هذه الرواية حيث بالثاء وكلاهما صحيح وعن جابر رضي الله عنه أنه

سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يموتن أحدكم إلا وهو يحسن الظن بالله

عز وجل رواه مسلم وعن أنس رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله

عليه وسلم يقول قال الله يا ابن آدم إنك ما دعوتني ورجوتني غفرت لك على ما

كان منك ولا أبالي يا ابن آدم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني

غفرت لك يا ابن آدم إنك لو أتيتني بقراب الأرض خطايا ثم لقيتني

میں تجھ کو بخش دوں گا اے آدم کے بیٹے اگر تو میرے پاس گناہ لیکر آئے جیسے تمام زمین بھر جائے

لا تشرك بي شيئا لأتيتك بقرابها مغفرة رواه الترمذي وقال حديث

پھر تو مجھ سے ملے اس حال میں کہ تو نے کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں اسی قدر بخشش لے کر آؤں گا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

حسن عنان السماء بفتح العين قيل هو ما عن لك منها أي ما ظهر إذا رفعت

[illegible]

رأسك وقيل هو السحاب قراب الأرض بضم القاف وقيل بكسرها والضم

[illegible]

أصح وأشهر وهو ما يقارب ملأها والله أعلم

بہت صحیح اور مشہور ہے اور اللہ خوب جانتا ہے

الباب الثالث والخمسون في الجمع بين الخوف والرجاء

باب تریپن خوف اور امید کے جمع کرنے کے بیان میں

اعلم أن المختار للعبد في حال صحته أن يكون خائفا راجيا ويكون خوفه

جان لے کہ بندہ کے لیے صحت و تندرستی کی حالت میں یہی بہتر ہے کہ خوفناک اور امیدوار رہا کرے اور خوف

ورجاؤه سواء وفي حال المرض يتمحض الرجاء وقواعد الشرع من نصوص

اور امید برابر رہے اور بیماری کی حالت میں بہتر ہے کہ اپنے امید کو خالص کر لے اور شریعت کے قواعد

الكتاب والسنة وغير ذلك متظاهرة على ذلك قال الله تعالى فلا يأمن

کتاب و سنت وغیرہ اس مضمون کی تائید کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے نڈر نہیں ہوتے

مكر الله إلا القوم الخاسرون وقال تعالى إنه لا ييأس من روح الله

[illegible]

إلا القوم الكافرون وقال تعالى يوم تبيض وجوه وتسود وجوه

مگر کافر لوگ اور فرمایا جس دن بہت سے منہ سفید ہوں گے اور بہت سے منہ سیاہ ہوں گے

وقال تعالى إن ربك لسريع العقاب وإنه لغفور رحيم وقال

اور فرمایا بیشک تیرا رب جلد عذاب کرنے والا ہے اور بیشک وہ مغفرت کرنے والا رحمت کرنے والا ہے اور فرمایا

تعالى إن الأبرار لفي نعيم وإن الفجار لفي جحيم وقال تعالى فأما من ثقلت

بیشک پرہیزگار نعمتوں میں ہوں گے اور گنہگار دوزخ میں ہوں گے اور فرمایا جس کی میزان

موازينه فهو في عيشة راضية واما من خفت موازينه فامه هاوية

بھاری ہوگی وہ خوش گذران ہوگا اور جسکی میزان ہلکی ہوگی اوس کی جگہہ دوزخ ہے

والآيات في هذا المعنى كثيرة فيجتمع الخوف والرجاء في آيتين مقترنتين

اور اس مضمون میں آیتیں بہت ہیں تو جمع ہوتا ہے خوف اور رجا دو ملی ہوئی آیتوں میں اور کہیں کئی آیتوں

او آيات او آية وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه

اور کہیں ایک آیت میں اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم قال لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته احد ولو

اگر مومن جان لے اوس عذاب کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو بہشت کی طمع کوئی نہ کرے اور اگر

يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من جنته احد رواه مسلم وعن

کافر جان جائے اوس رحمت کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو کوئی بہشت سے ناامید نہو۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور

ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اذا وضعت الجنازة واحتملها الرجال على اعناقهم فان كانت صالحة

جب جنازہ کو آدمی اپنی گردنوں پر اوٹھا لیتے ہیں اگر صالح ہوتا ہے

قالت قدموني قدموني وان كانت غير صالحة قالت يا ويلها اين

تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو مجھے آگے لے چلو اور اگر صالح نہیں ہوتا تو کہتا ہے ہائے افسوس مجھے کہاں

تذهبون بها يسمع صوتها كل شيء الا الانسان ولو سمعه صعق رواه

لئے جاتے ہو اوس کی آواز انسان کے سوا سب چیز سنتی ہے اگر انسان سنے تو بیہوش ہو جاوے روایت کی یہ

البخاري وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

بخاری نے اور ابن مسعود رض سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم الجنة اقرب الى احدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك رواه البخاري

کہ جنت تمہارے جوتی کی تسمہ سے بھی زیادہ تمہارے نزدیک ہے اور دوزخ کی آگ بھی اسی طرح ہے روایت کی یہ بخاری نے

الباب الرابع والخمسون في فضل البكاء من خشية الله وشوقا اليه

باب چوّن اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اوسکے شوق میں رونے کی فضیلت کے بیان میں

قال الله تعالى ويخرون للاذقان يبكون ويزيدهم خشوعا وقال تعالى

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور گرتے ہیں ٹھوڑیوں پر روتے ہوئے اور زیادہ ہوتی ہے اون کو عاجزی ۔ اور فرمایا ۔

أفمن هذا الحديث تعجبون وتضحكون ولا تبكون وعن ابن مسعود

کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے

رضي الله عنه قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم اقرأ علي القرآن قلت يا

کہ مجھے نبی صلعم نے فرمایا کہ تو مجھے قرآن پڑھکر سنا میں نے عرض کی یا رسول

رسول الله أقرأ عليك القرآن وعليك أنزل قال فإني أحب أن أسمعه من

اللہ کیا میں آپکو پڑھکر سناؤں اور حالانکہ قرآن آپ پہ نازل ہوا ہے آپنے فرمایا میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ غیر سے سنوں

غيري فقرأت عليه سورة النساء حتى جئت إلى هذه الآية فكيف إذا جئنا من

پس میں نے آپکو سورت نساء پڑھکر سنائی تا آنکہ اس آیت تک پہونچی ۔ فکیف اذا جئنا من

كل أمة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا قال حسبك الآن فالتفت

کل امۃ الخ آپنے فرمایا اب بس کر میں نے آپکی طرف دیکھا

إليه فإذا عيناه تذرفان متفق عليه وعن أنس رضي الله عنه قال خطب

دیکھا تو آپکے دونوں آنکھیں جاری تھیں متفق علیہ اور روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبة ما سمعت مثلها قط فقال لو تعلمون

کہ رسول اللہ صلعم نے ایکبار ایک خطبہ پڑھا کہ میں نے ویسا کبھی نہ سنا تھا پس آپنے فرمایا اگر جو کچھ میں جانتا ہوں۔

ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا قال فغطى أصحاب رسول الله صلى الله

تم بھی جانتے تو تم البتہ تھوڑی ہنسی کرو اور بہت رویا کرو راوی نے کہا پس رسول اللہ صلعم کے اصحاب نے

عليه وسلم وجوههم ولهم خنين متفق عليه سبق بيانه في باب الخوف

اپنے مونہہ ڈھانپ لئے اور آواز سے رو رہے تھے متفق علیہ ۔ باب الخوف میں اسکا بیان گذر چکا ہے اور

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلج

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کے خوف

النار رجل بكى من خشية الله حتى يعود اللبن في الضرع ولا يجتمع غبار

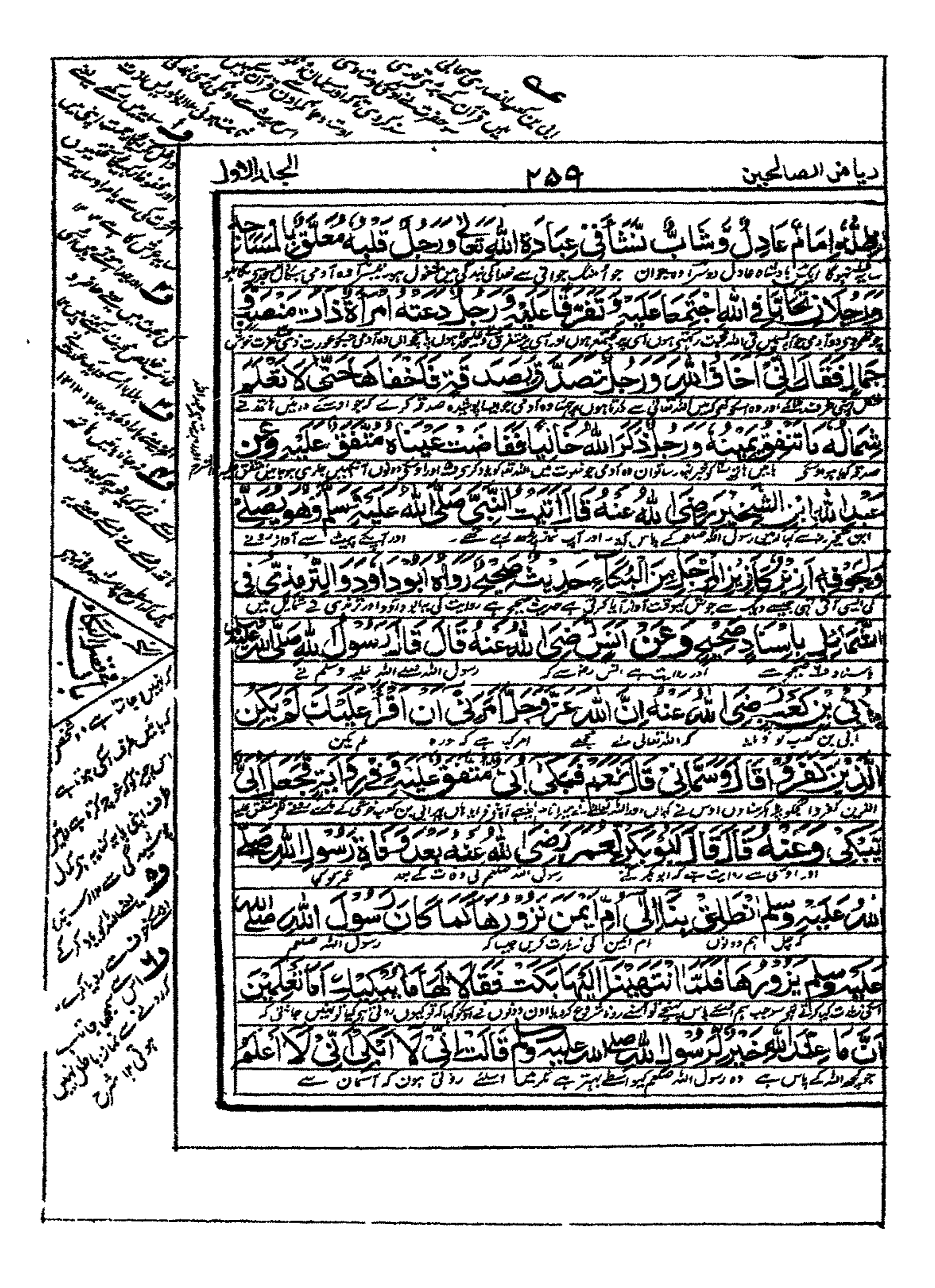
سے رویا دوزخ میں نہ جاویگا تا کہ دودھ پستان میں واپس آجاوے اور جہاد فی سبیل اللہ کا غبار اور

في سبيل الله ودخان جهنم رواه الترمذي وقال حديث حسن وعنه

جہنم کا دہوان جمع نہ ہونگے ۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور اوسی سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل إلا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا کہ اس دن اوسکا سوا کہیں



ظله: إمام عادل، وشاب نشأ في عبادة الله تعالى، ورجل قلبه معلق بالمساجد، و
رجلان تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه، ورجل دعته امرأة ذات منصب و
جمال فقال: إني أخاف الله، ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم
شماله ما تنفق يمينه، ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه. متفق عليه. وعن
عبد الله بن الشخير رضي الله عنه قال: أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي
ولجوفه أزيز كأزيز المرجل من البكاء. حديث صحيح رواه أبو داود والترمذي في
الشمائل بإسناد صحيح. وعن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لأبي بن كعب رضي الله عنه: إن الله عز وجل أمرني أن أقرأ عليك لم يكن
الذين كفروا قال: وسماني؟ قال: نعم، فبكى أبي. متفق عليه. وفي رواية: فجعل أبي
يبكي. وعنه قال: قال أبو بكر لعمر رضي الله عنه بعد وفاة رسول الله صلى
الله عليه وسلم: انطلق بنا إلى أم أيمن نزورها كما كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يزورها، فلما انتهينا إليها بكت فقالا لها: ما يبكيك؟ أما تعلمين
أن ما عند الله خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقالت: إني لا أبكي أني لا أعلم



أن ما عند الله خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم ولكني أبكي أن الوحي قد

انقطع من السماء فهيجتهما على البكاء فجعلا يبكيان معها رواه مسلم وقد

قد سبق في باب زيارة أهل الخير وعن ابن عمر رضي الله عنه قال لما اشتد

برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه قيل له في الصلاة فقال مروا أبا بكر

فليصل بالناس فقالت عائشة رضي الله عنها إن أبا بكر رجل رقيق إذا

قرأ القرآن غلبه البكاء فقال مروه فليصل وفي رواية عن عائشة رضي

الله عنها قالت قلت إن أبا بكر إذا قام مقامك لم يسمع الناس من البكاء

متفق عليه وعن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف أن عبد الرحمن

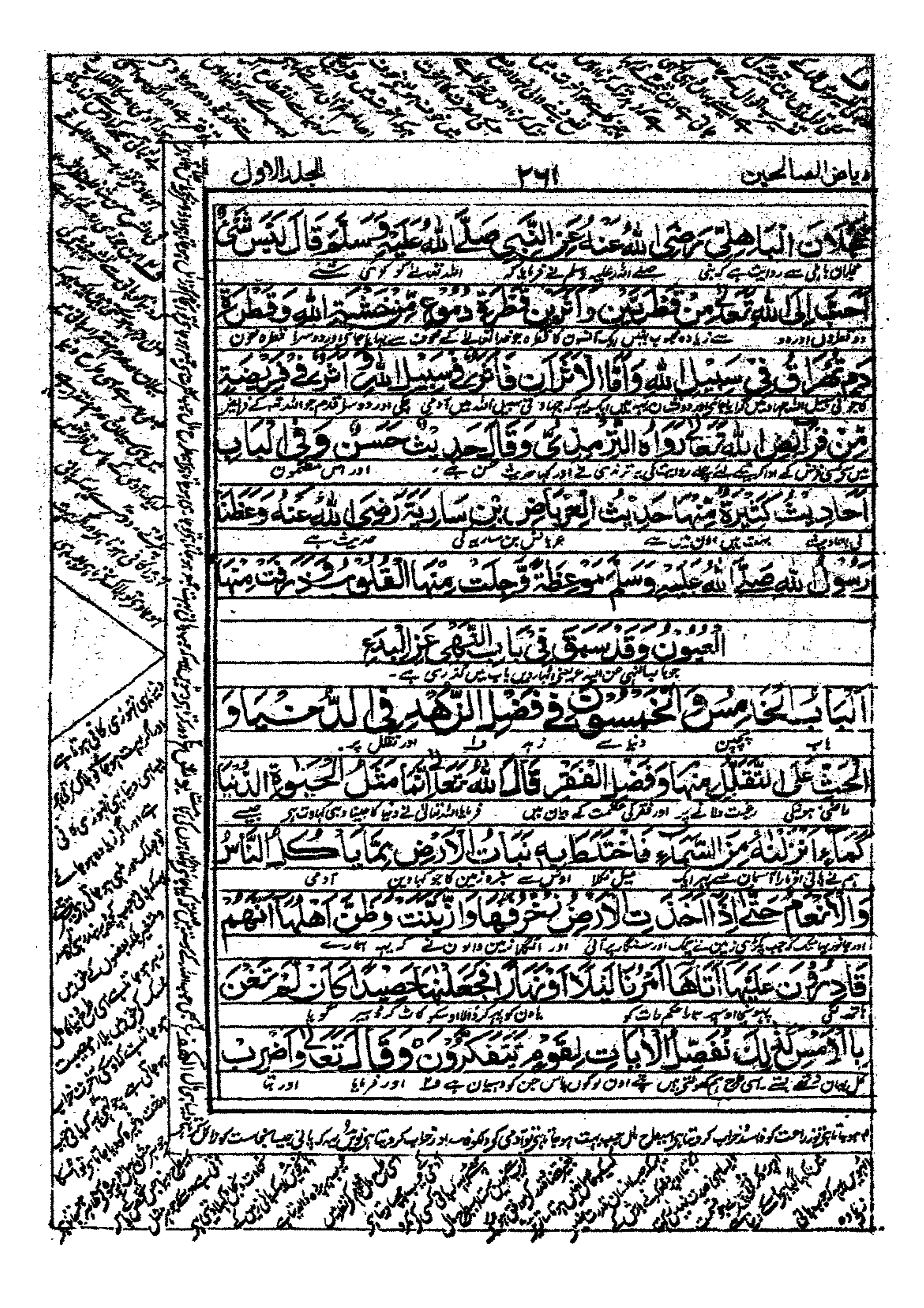
بن عوف رضي الله عنه أتي بطعام وكان صائما فقال قتل مصعب بن

عمير وهو خير مني فلم يوجد له ما يكفن فيه إلا بردة إن غطي بها رأسه

بدت رجلاه وإن غطي رجلاه بدا رأسه ثم بسط لنا من الدنيا ما بسط

أو قال أعطينا من الدنيا ما أعطينا قد خشينا أن تكون حسناتنا عجلت

لنا ثم جعل يبكي حتى ترك الطعام رواه البخاري وعن أبي أمامة صدي



عجلان الباهلي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس شيء أحب إلى الله تعالى من قطرتين وأثرين قطرة دموع من خشية الله وقطرة دم تهراق في سبيل الله وأما الأثران فأثر في سبيل الله وأثر في فريضة من فرائض الله تعالى رواه الترمذي وقال حديث حسن وفي الباب أحاديث كثيرة منها حديث العرباض بن سارية رضي الله عنه وعظنا رسول الله صلى الله عليه وسلم موعظة وجلت منها القلوب وذرفت منها العيون وقد سبق في باب النهي عن البدع

الباب الخامس والخمسون في فضل الزهد في الدنيا والحث على التقلل منها وفضل الفقر

قال الله تعالى إنما مثل الحيوة الدنيا كماء أنزلناه من السماء فاختلط به نبات الأرض مما يأكل الناس والأنعام حتى إذا أخذت الأرض زخرفها وازينت وظن أهلها أنهم قادرون عليها أتاها أمرنا ليلا أو نهارا فجعلناها حصيدا كأن لم تغن بالأمس كذلك نفصل الآيات لقوم يتفكرون وقال تعالى واضرب



لهم مثل الحيوة الدنيا كماء انزلنه من السماء فاختلط به نبات الارض

او نکو کہاوت دنیا کی زندگی کی جیسے پانی اوتارا ہمنے آسمان سے پھر رلا کر نکلا اوس سے زمین کا سبزہ پھر کل

فاصبح هشيما تذروه الرياح وكان الله على كل شيء مقتدرا المال

کو ہو رہا چورا باؤ میں اڑتا اور اللہ کو ہی ہر چیز پر قدرت ہے مال اور

والبنون زينة الحيوة الدنيا والباقيات الصالحات خير عند ربك

بیٹے رونق ہیں دنیا کی زندگی میں اور رہنے والی نیکیوں پر بہتر ہے تیرے رب کے یہاں بدلا

ثوابا وخير املا وقال تعالى اعلموا انما الحيوة الدنيا لعب ولهو وزينة

اور بہتر ہے توقع اور فرمایا اللہ تعالی نے جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بنا ؤ اور

وتفاخر بينكم وتكاثر في الاموال والاولاد كمثل غيث اعجب الكفار

بڑائیاں کرنی آپس میں اور بہتایت ڈھونڈنی مال کی اور اولاد کی جیسے کہاوت ایک مینہ کی جو خوش لگا کسانوں کو

نباته ثم يهيج فتراه مصفرا ثم يكون حطاما وفي الاخرة عذاب شديد

اوس کا سبزہ پھر زور پر آتا ہے پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے روندا ہوا اور پچھلے گھر میں سخت مار ہے

ومغفرة من الله ورضوان وما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور وقال

اور معافی بھی ہے اللہ سے اور رضامندی اور دنیا کا جینا تو یہی ہے پونجی دغا کی اور فرمایا

تعالى زين للناس حب الشهوات من النساء والبنين والقناطير المقنطرة

ریجھایا ہے لوگوں کو مزوں کی محبت پر عورتیں اور بیٹے اور ڈھیر جوڑے ہوئے

من الذهب والفضة والخيل المسومة والانعام والحرث ذلك متاع الحيوة الدنيا

سونے اور چاندی کے اور گھوڑے پلے ہوئے اور مواشی اور کھیتی یہ برتنا ہے دنیا کی زندگی میں

والله عنده حسن المآب وقال تعالى يايها الناس ان وعد الله حق فلا

اور اللہ جو ہے اوسی پاس اچھا ٹھکانا۔ اور فرمایا اے لوگو بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے

تغرنكم الحيوة الدنيا ولا يغرنكم بالله الغرور وقال تعالى الهكم التكاثر

سو نہ بہکاوے تم کو دنیا کا جینا اور نہ دغا دے تم کو اللہ تعالی کے نام سے وہ دغا باز۔ اور فرمایا غفلت میں رکھا تم کو

حتى زرتم المقابر كلا سوف تعلمون ثم كلا سوف تعلمون كلا لو

بہتایت کی حرص نے جب تک جا دیکھیں قبریں کوئی نہیں آگے جان لوگے پھر بھی کوئی نہیں آگے جان لوگے کوئی

تعلمون علم اليقين وقال تعالى وما هذه الحيوة الدنيا الا لهو ولعب

نہیں اگر جانو تم یقین کر جانا اور فرمایا اور یہ دنیا کا جینا تو یہی ہے جی بہلانا اور کھیلنا

وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ

اور پچھلا گھر جو ہے سو وہی ہے جینا اگر یہ سمجھ سکتے اور آیتیں اس مضمون میں

مَشْهُورَةٌ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ فَنُنَبِّهُ بِطَرَفٍ مِنْهَا عَلَى

بہت ہیں اور احادیث بھی بہت ہیں کہ شمار میں نہیں آ سکتی ہیں اور جس سے ہم تھوڑی سی بعض ذکر کرتے ہیں واسطے آگاہی

مَا سِوَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

ماسوائے اسکے عمرو بن عوف انصاری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي

اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح رضہ کو بحرین سے بھیجا کہ لاویں

بِجِزْيَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ

جزیہ تو لائے بہت سا مال بحرین سے انصار ابو عبیدہ کے آنے کی خبر سنکر

فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

فجر کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے جب آپ نماز پڑھ چکے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر بیٹھے تو آپ کے سامنے ہوئے تو آپ ان کو دیکھ کر مسکرائے

حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا

اور کہا کہ تم نے سنا ہوگا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لایا ہے انہوں نے کہا

أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ

ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم بشارت لو اور امید رکھو اس چیز کی جو تم کو خوش کرے خدا کی قسم ہے مجھ کو تمہیں محتاج ہو جانیکا ڈر نہیں

وَلَكِنِّي أَخْشَى أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

لیکن میں ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی کشائش ہو جائے جیسے پہلی امتوں پر کشائش کی گئی

فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

سو تم دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے انہوں نے کیا پس تم کو دنیا ہلاک کرے جیسے ان کو ہلاک کیا متفق علیہ اور روایت ہے

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

ابو سعید خدری رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

سَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ

منبر پر جلوس فرمایا اور ہم آپ کے گرد بیٹھ گئے آپ نے فرمایا جس چیز سے میں اپنے پیچھے تم پر خوف کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم پر

عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

تم پر دنیا کی تازگی اور زینت اور زیبائش کھولے، متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ

علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میٹھی ہری بھری ہے اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہے تم کو پس دیکھتا ہے

كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

کس طرح عمل کرتے ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے روایت کی یہ مسلم نے انس رضی اللہ سے روایت ہے کہ

عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی نہیں زندگی مگر آخرت کی زندگی متفق

عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ

علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں اس کے گھر والے اور

اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ

اوس کا مال اور اوس کا عمل دو واپس آتے ہیں اور ایک اوس کے ساتھ رہتا ہے لوٹ آتے ہیں گھر والے اور مال اور عمل ساتھ رہتے ہیں، متفق

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا

علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن دنیا والوں میں سے

مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ

جو شخص دنیا میں بہت نعمت و دولت والا مرفہ الحال تھا حاضر کیا جاویگا اور دوزخ کی آگ میں اوسکو ایک غوطہ دیکر پوچھا جاویگا اے ابن آدم کہ تو نے

هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى

دنیا میں کبھی آرام دیکھا تھا کیا تجھ پر کبھی چین ہی گذرا تھا وہ کہیگا خدا کی قسم کبھی نہیں اے رب میرے اور اہل جنت میں سے

بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ

جو شخص دنیا میں سب لوگوں سے زیادہ تکلیفوں میں مبتلا رہا ہوگا حاضر کیا جاویگا اور اوسکو ایکبار بہشت کی نعمتوں کی لذت میں غوطہ دیکر پوچھا

لَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا

کہ اے ابن آدم دنیا میں کبھی تو نے کوئی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھ پر کبھی کوئی رنج ہی گذرا ہے وہ کہیگا خدا کی قسم

رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ

کبھی مجھ پر کوئی تکلیف نہیں آئی اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی ہی نہ روایت کی یہ مسلم نے اور مستورد

ابْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا

ابن شداد رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں

الدنيا في الآخرة إلا مثل ما يجعل أحدكم إصبعه هذه في اليم فلينظر بم
دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کہ کسقدر پانی

يرجع رواه مسلم وعن جابر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه
لگا لاوے روایت کی یہ مسلم نے اور جابر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم مر بالسوق والناس كنفتيه فمر بجدي أسك ميت فتناوله فأخذ
وسلم بازار میں ہو کر جاتے تھے اور لوگ آپکے دونوں طرف تھے پس آپ ایک بکری کے بچے چھوٹے کانوں والے مردہ پر گذرے پاس گئے اور پکڑ کر اوسکا

بأذنه ثم قال أيكم يحب أن هذا له بدرهم فقالوا ما نحب أنه لنا بشيء وما
کان پکڑ کر فرمایا کہ تم میں سے کوئی اسکو ایک درہم کو خریدنا چاہتا ہے لوگوں نے کہا ہم اسکو کسی شے کے عوض لینا نہیں چاہتے اور ہم اسکو کیا کرینگے

نصنع به قال أتحبون أنه لكم قالوا والله لو كان حيا كان عيبا أنه أسك
ہم اسکو کیا کرینگے آپنے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہارا ہو لوگوں نے کہا واللہ اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی عیب ہوتا کیونکہ یہ چھوٹے کانوں والا تھا

فكيف وهو ميت فقال فوالله للدنيا أهون على الله من هذا عليكم رواه
اب تو یہ مرا ہوا ہے آپنے فرمایا اللہ کی قسم جیسا یہ تمہارے نزدیک بیقدر ہے اللہ تعالی کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ بیقدر ہے روایت کی

مسلم قوله كنفتيه أي عن جانبيه والأسك الصغير الأذن وعن أبي
مسلم نے یہ قول اسکا کنفتیہ یعنے دونوں کناروں اسکے کے اور اسک چھوٹے کانوں والا اور روایت ہے ابو ذر

ذر رضي الله عنه قال كنت أمشي مع النبي صلى الله عليه وسلم في حرة بالمدينة
رضی سے کہا کہ میں مدینہ کی پتھریلی زمین میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ چلا جاتا تھا

فاستقبلنا أحد فقال يا أبا ذر فقلت لبيك يا رسول الله قال ما يسرني
کہ پہاڑ احد ہمارے سامنے آگیا آپنے فرمایا اے ابو ذر میں نے کہا لبیک یا رسول آپنے فرمایا مجھے خوش نہیں آتا

أن عندي مثل أحد هذا ذهبا تمضي علي ثلاثة أيام وعندي منه دينار
کہ میرے پاس احد کی قدر سونا ہو اور مجھ پر تین دن گذر جائیں اور میرے پاس اوسمیں سے ایک دینار باقی ہو

إلا شيء أرصده لدين إلا أن أقول به في عباد الله تعالى هكذا وهكذا
مگر کچھ قدر کہ قرض کے ادا کرنے کے لئے میں نے رکھا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالی کے بندوں میں اسطرح اور اس طرح

وهكذا عن يمينه وعن شماله ومن خلفه ثم سار فقال إن الأكثرين
اور اسطرح اپنے داہنے بائیں اور پیچھے اشارہ کرکے آپنے فرمایا کہ تقسیم کردالوں پھر آپ چلے اور فرمایا جو بہت مالدار ہیں

هم الأقلون يوم القيامة إلا من قال هكذا وهكذا وهكذا عن يمينه
وہی کم ہونگے ثواب میں قیامت کے دن مگر جس نے کہا اسطرح اور اسطرح یعنے داہنے اور

عن شماله وعن خلفه قليلاً فأهم ثم قال لي مكانك لا تبرح حتى آتيك

بائیں اور پیچھے سے ہر طرف خوب بانٹا اور بہت تھوڑے ہیں پھر مجھ سے فرمایا کہ یہاں ٹھہرے رہنا جب تک میں تمہارے پاس واپس آؤں

ثم انطلق في سواد الليل حتى توارى فسمعت صوتاً قد ارتفع فتخوفت

پھر آپ رات کے اندھیرے میں چلے گئے یہاں تک کہ مجھ سے غائب ہو گئے پس میں نے ایک آواز سنی تو میں ڈرا کہ

أن يكون أحد عرض للنبي صلى الله عليه وسلم فأردت أن آتيه فذكرت

کہیں کوئی رسول اللہ صلعم سے تعرض نہ کرے میں نے چاہا کہ آپ کے پاس جاؤں پھر مجھے یاد آیا کہ فرمایا تھا کہ جب تک

قوله لا تبرح حتى آتيك فلم أبرح حتى أتاني فقلت لقد سمعت صوتاً

میں تمہارے پاس نہ آؤں سو میں وہاں ہی ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آپ تشریف لائے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک آواز سنی کہ ڈر گیا

تخوفت منه فذكرت له فقال وهل سمعته فقلت نعم قال ذلك جبريل

پھر میں نے آپ سے ذکر کیا پس آپ نے فرمایا کیا تو نے سنی تھی میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا وہ جبرئیل تھا جو میرے پاس آیا تھا کہتا تھا کہ تیری

أتاني فقال من مات من أمتك لا يشرك بالله شيئاً دخل الجنة قلت وإن زنى

امت میں سے جو شخص مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں جائے گا میں نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے

وإن سرق قال وإن زنى وإن سرق متفق عليه وهذا لفظ البخاري وعن

فرمایا اگرچہ زنا اور چوری کرے متفق علیہ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور

أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو كان لي مثل أحد

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد کی مثل

ذهباً لسرني أن لا يمر علي ثلاث ليال وعندي منه شيء إلا شيء أرصده

سونا ہو تو مجھ کو خوش لگے کہ تین راتیں مجھ پر نہ گزریں اور اس میں سے کچھ میرے پاس ہو مگر وہ جو قرض کے ادا کرنے کو رکھ

لدين متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظروا

چھوڑوں متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دیکھا کرو

إلى من هو أسفل منكم ولا تنظروا إلى من هو فوقكم فهو أجدر أن لا تزدروا

اس کو جو رتبہ میں تم سے نیچے ہو اور مت دیکھا کرو اس کو جو رتبہ میں تم سے اوپر ہو یہ لائق تر ہے کہ نہ حقیر جانو تم اللہ کی

نعمة الله عليكم متفق عليه وهذا لفظ مسلم وفي رواية البخاري إذا نظر

نعمت کو جو تم پر ہے متفق علیہ اور یہ مسلم کی عبارت ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی

أحدكم إلى من فضل عليه في المال والخلق فلينظر إلى من هو أسفل منه

دیکھے اس کو جو اس سے مال اور صورت میں زیادہ ہو تو چاہئے کہ دیکھے اس کو جو اس سے کم ہو



وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَعَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

قَالُوا فِي شَرْحِ هٰذَا الْحَدِيثِ مَعْنَاهُ لَا تَرْكَنْ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا تَتَّخِذْهَا وَطَنًا وَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِطُولِ الْبَقَاءِ فِيهَا وَلَا بِالْاِعْتِنَاءِ بِهَا وَلَا تَتَعَلَّقْ مِنْهَا إِلَّا بِمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْغَرِيبُ فِي غَيْرِ وَطَنِهِ وَلَا تَشْتَغِلْ فِيهَا بِمَا لَا يَشْتَغِلُ بِهِ الْغَرِيبُ

الذي يريد الذهاب إلى أهله وبالله التوفيق وعن أبي العباس سهل بن

سعد الساعدي رضي الله عنه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم

فقال يا رسول الله دلني على عمل إذا عملته أحبني الله وأحبني الناس فقال

ازهد في الدنيا يحبك الله وازهد فيما عند الناس يحبك الناس حديث

حسن رواه ابن ماجة وغيره بأسانيد حسنة وعن النعمان بن بشير رضي الله

عنهما قال ذكر عمر بن الخطاب رضي الله عنه ما أصاب الناس من الدنيا فقال

لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يظل اليوم يلتوي ما يجد من الدقل

ما يملأ به بطنه رواه مسلم الدقل بفتح الدال المهملة والقاف ردي التمر

وعن عائشة رضي الله عنها قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم

وما في بيتي من شيء يأكله ذو كبد إلا شطر شعير في رف لي فأكلت منه

حتى طال علي فكلته ففني متفق عليه قولها شطر شعير أي شيء من الشعير

كذا فسره الترمذي وعن عمرو بن الحارث أخي جويرية بنت الحارث أم

المؤمنين رضي الله عنهما قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم عند

مَوْتِهِ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِي

دینار چھوڑا اور نہ درہم نہ غلام اور نہ کوئی کنیز اور نہ کوئی اور چیز مگر ایک سفید رنگ والی خچر جس پر

كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

آپ سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیار اور کچھ زمین جو آپ نے مسافروں کیلئے صدقہ کر دی ہوئی تھی روایت کیا ہے بخاری نے

وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

اور روایت ہے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم نے صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالَى فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَمِنَّا مَنْ مَاتَ

کے ساتھ ہجرت کی تھی پس ہمارا اجر و ثواب اللہ تعالے پر ہوا ہم میں سے بعض ایسے تھے

لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُتِلَ يَوْمَ

کہ اپنے اجر میں سے انہوں نے کچھ نہیں کھایا ان میں سے ایک مصعب بن عمیر ہیں کہ جنگ احد میں

أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا بِهَا

شہید ہوئے اور ایک کملی انہوں نے چھوڑی تھی جب ہم اس سے ان کا سر چھپاتے تو دونوں پاؤں کھل جاتے اور جب پاؤں

رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَ

چھپاتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلعم نے ہم کو فرمایا کہ سر چھپا دو اور

نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

پاؤں پر کچھ تھوڑی سی اذخر ڈال دو اور ہم میں سے بعض ایسے ہیں کہ ان کا پھل پک گیا ہے اور وہ چن رہے ہیں

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. النَّمِرَةُ كِسَاءٌ مُلَوَّنٌ مِنْ صُوفٍ وَقَوْلُهُ أَيْنَعَتْ أَيْ نَضِجَتْ وَ

متفق علیہ۔ نمرہ اونی رنگ دار ہے صوف سے اور قول اس کا اینعت یعنی پک گیا اور

أَدْرَكَتْ وَقَوْلُهُ يَهْدِبُهَا هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الدَّالِ وَكَسْرِهَا لُغَتَانِ أَيْ

اور قول اس کا یہدبہا ہے ساتھ فتح یا کے اور ضمہ دال اور کسرہ اس کا کے دونوں لغت ہیں یعنی

يَقْطِفُهَا وَيَجْتَنِيهَا وَهٰذِهِ اسْتِعَارَةٌ لِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا وَتَمَكَّنُوا

کاٹ لیتا ہے اور چنتا ہے اور یہ استعارہ ہے اس چیز کا جو اللہ تعالے نے ان پر کھول دیا دنیا سے اور قدرت پکڑی انہوں نے

فِيهَا. وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

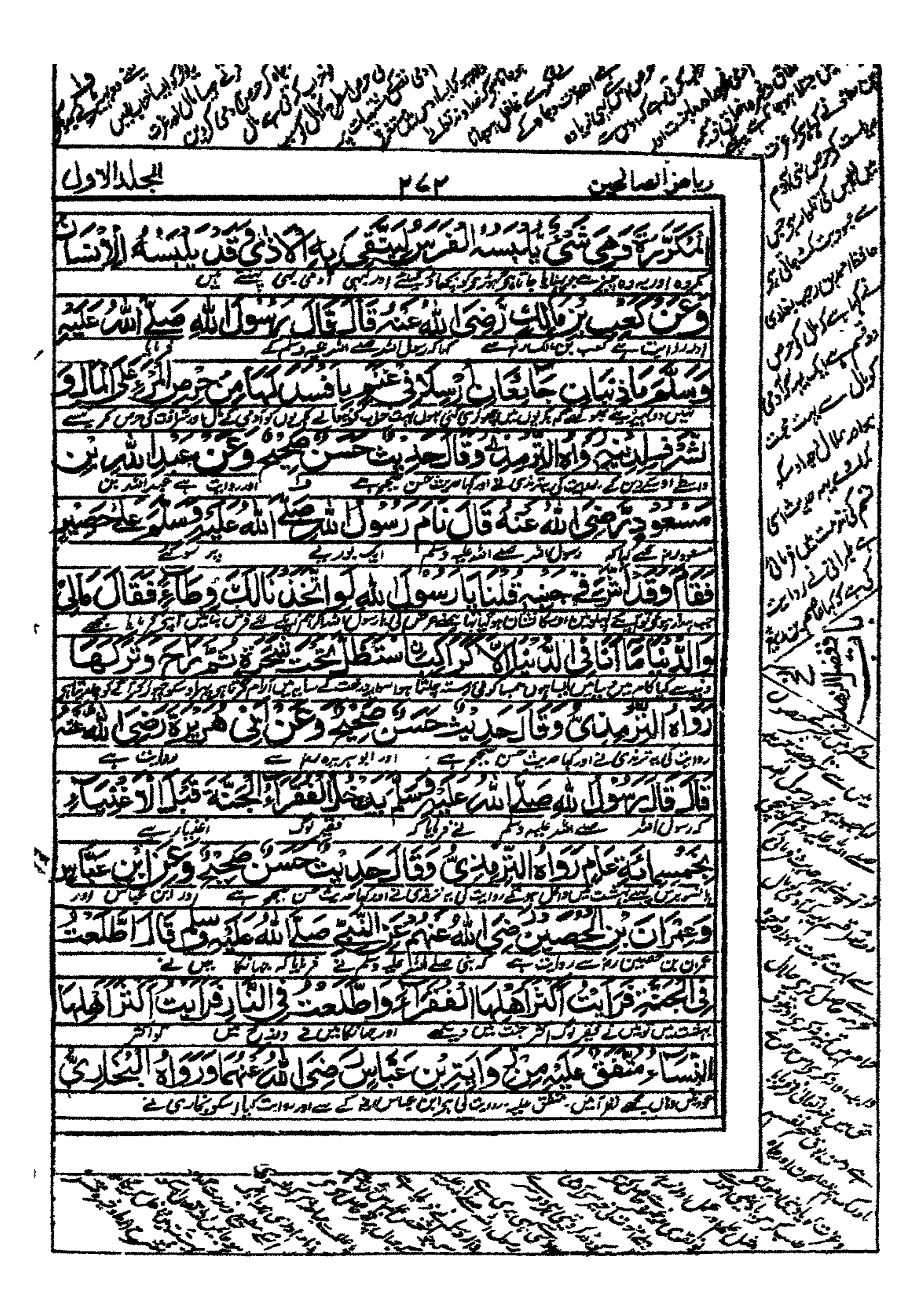
اس میں اور سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا

علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا اللہ تعالے کے نزدیک مچھر کے پر کی برابر قدر رکھتی تو کافر کو اوس سے

شربة ماء رواه الترمذي وقال حديث صحيح وعن أبي هريرة رضي الله
عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ألا إن الدنيا ملعونة
ملعون ما فيها إلا ذكر الله تعالى وما والاه وعالما ومتعلما رواه الترمذي
وقال حديث حسن وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتخذوا الضيعة فترغبوا في الدنيا رواه
الترمذي وقال حديث حسن وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله
عنهما قال مر علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نعالج خصا لنا فقال ما
هذا قلنا قد وهى فنحن نصلحه فقال ما أرى الأمر إلا أعجل من ذلك رواه أبو
داود والترمذي بإسناد البخاري ومسلم وقال الترمذي حديث حسن
صحيح وعن كعب بن عياض رضي الله عنه قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول إن لكل أمة فتنة وفتنة أمتي المال رواه
الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن أبي عمرو ويقال أبو عبد الله
ويقال أبو ليلى عثمان بن عفان رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم

قال ليس لابن آدم حق في سوى هذه الخصال بيت يسكنه وثوب يواري
عورته وجلف الخبز والماء رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح قال الترمذي
سمعت ابا داود سليمان بن سلم البلخي يقول سمعت النضر بن شميل يقول
الجلف الخبز ليس معه ادام وقال غيره غليظ الخبز وقال الهروي المراد
به هنا وعاء الخبز كالجوالق والخرج والله اعلم وعن عبد الله بن الشخير
بكسر الشين والخاء المشددة المعجمتين رضي الله عنه انه قال اتيت النبي
صلى الله عليه وسلم وهو يقرأ الهاكم التكاثر قال يقول ابن آدم مالي
مالي وهل لك يا ابن آدم من مالك الا ما اكلت فافنيت او لبست فابليت
او تصدقت فامضيت رواه مسلم وعن عبد الله بن مغفل رضي الله عنه
قال قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم يا رسول الله اني لاحبك فقال
انظر ماذا تقول قال والله اني لاحبك ثلاث مرات فقال ان كنت تحبني فاعد
للفقر تجفافا فان الفقر اسرع الى من يحبني من السيل الى منتهاه رواه الترمذي
وقال حديث حسن التجفاف بكسر التاء المثناة فوق واسكان الجيم وبالفاء المكررة



المكترث وهي شيء يلبسه الفرس ليتقي به الأذى وقد يلبسه الإنسان

وعن كعب بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم ما ذئبان جائعان أرسلا في غنم بأفسد لها من حرص المرء على المال و

الشرف لدينه رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن عبد الله بن

مسعود رضي الله عنه قال نام رسول الله صلى الله عليه وسلم على حصير

فقام وقد أثر في جنبه قلنا يا رسول الله لو اتخذنا لك وطاء فقال ما لي

وللدنيا ما أنا في الدنيا إلا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها

رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن أبي هريرة رضي الله عنه

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الفقراء الجنة قبل الأغنياء

بخمسمائة عام رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابن عباس

وعمران بن الحصين رضي الله عنهم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اطلعت

في الجنة فرأيت أكثر أهلها الفقراء واطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها

النساء متفق عليه من رواية ابن عباس رضي الله عنهما ورواه البخاري

أيضاً من رواية عمران بن الحصين وعن أسامة بن زيد رضي الله عنهما

بھی روایت عمران بن حصین کے سے اور اسامہ بن زید رضی سے روایت ہے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قمت على باب الجنة وكان عامة من

کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ میں بہشت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا اور جو لوگ اس میں داخل ہوتے

دخلها المساكين وأصحاب الجد محبوسون غير أن أصحاب النار قد أمر

اکثر مسکین تھے اور دولتمند لوگ روکے گئے تھے مگر دوزخ والوں کو دوزخ میں

بهم إلى النار متفق عليه الجد الحظ والغنى وقد سبق بيان هذا الحديث

لیجانے کا حکم ہو چکا تھا متفق علیہ جد کے معنے حظ اور غنی اور تحقیق گذر چکا بیان اس حدیث کا

في باب فضل الضعفة وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله

باب فضیلت ضعفاء میں اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

عليه وسلم قال أصدق كلمة قالها شاعر كلمة لبيد ألا كل شيء ما

علیہ وسلم نے فرمایا کہ راست ترین کلمہ جو کسی شاعر نے کہا لبید کا کلمہ ہے کہ خبردار ہر چیز

خلا الله باطل متفق عليه

اللہ تعالے کے سوا باطل ہے متفق علیہ

الباب السادس والخمسون في فضل الجوع وخشونة العيش والاقتصار على القليل من المأكول والمشروب والملبوس وغيرها من حظوظ النفس وترك الشهوات

باب چھپن بھوک اور خشونت

معیشت اور کھانے اور پینے اور پہننے وغیرہ نفس کی خواہشوں میں سے تھوڑے پر اقتصار کرنے اور

شہوات کے ترک کرنے کی فضیلت کے بیان میں

قال الله تعالى فخلف

فرمایا اللہ تعالے نے پیچھے ان کی جگہ

من بعدهم خلف أضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا

آئے ناخلف گنوا دیے نماز اور پیچھے پڑے مزوں کے سو آگے ملے گی گمراہی

إلا من تاب وآمن وعمل صالحاً فأولئك يدخلون الجنة ولا يظلمون شيئا

مگر جس نے توبہ کی اور یقین لایا اور کی نیکی سو وہ لوگ جاویں گے بہشت میں اور ان کا حق نہ رہیگا

وقال تعالى فخرج على قومه في زينته قال الذين يريدون الحيوة

اور فرمایا پھر نکلا اپنی قوم کے سامنے اپنی طیاری سے کہنے لگے جو طالب تھے دنیا کے

الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا

زندگی کے اسی کیطرح ہمکو ملے جیسا کچھ ملا ہے قارون کو بیشک اوسکی بڑی قسمت ہے اور بولے جنکو ملے تھے

الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ تَعَالَى ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ

علم کہ خرابی تمہاری اللہ کا دیا ثواب بہتر ہے اونکو جو یقین لاوے اور کیا بھلا کام اور فرمایا اللہ نے ضرور پوچھے جاؤ گے

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ وَقَالَ تَعَالَى مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا

نعمتوں سے اور فرمایا جو کوئی چاہتا ہو پہلا گھر جلد دیں ہم اسکو اوسی میں

نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا وَالْآيَاتُ

جتنا چاہیں جسکو چاہیں پھر ٹھہرایا ہم نے اوسکے واسطے دوزخ پیٹھے گا اوسمیں برا سنکر دھکیلا جا کر اور اس باب کے

فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ

مضمون کی آیات بہت اور مشہور ہیں اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا کہ

آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ

محمد صلعم کے گھر کے لوگوں آپکی وفات تک دو دن متواتر جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ

متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں آتا ہے کہ محمد صلعم کے گھر کے لوگوں نے جب سے آپ

الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مدینہ میں تشریف لائے گیہوں کی روٹی تین رات متواتر آپکی وفات تک پیٹ بھر کر نہیں کھائی اور روایت ہے عروہ سے کہ نقل کی اونہوں عائشہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ

رض سے کہ وہ کہا کرتی تھیں کہ اے بھانجی بیشک ہم ہلال کو دیکھا کرتے تھے

ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ

پھر ہلال کو پھر ہلال کو یعنی تین ہلال دو مہینے میں اور رسول اللہ صلعم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ

کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی میں نے کہا اے خالہ تم کس چیز پر گذران کرتے تھے عائشہ نے کہا خرما

وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ

اور پانی سے اور انصار لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی تھے

كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهَا

انکے اونٹ بکری دودھ پینے کو رہا کرتی تھیں وہ انکے بکریوں کا دودھ آپکے واسطے بھیجا کرتے تھے

فيسقينا، متفق عليه. وعن سعيد المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه

أنه مر بقوم بين أيديهم شاة مصلية فدعوه فأبى أن يأكل وقال خرج

رسول الله صلى الله عليه وسلم من الدنيا ولم يشبع من خبز الشعير رواه

البخاري. مصلية بفتح الميم أي مشوية. وعن أنس رضي الله عنه قال

لم يأكل النبي صلى الله عليه وسلم على خوان حتى مات وما أكل خبزا مرققا

حتى مات رواه البخاري وفي رواية له ولا رأى شاة سميطا بعينه قط

وعن النعمان بن بشير رضي الله عنهما قال لقد رأيت نبيكم صلى الله عليه

وسلم وما يجد من الدقل ما يملأ به بطنه رواه مسلم. الدقل تمر رديء

وعن سهل بن سعد رضي الله عنه قال ما رأى رسول الله صلى الله عليه

وسلم النقي من حين ابتعثه الله تعالى حتى قبضه الله تعالى فقيل له هل

كان لكم في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مناخل قال ما رأى رسول

الله صلى الله عليه وسلم منخلا من حين ابتعثه الله تعالى حتى قبضه الله

تعالى فقيل كيف كنتم تأكلون الشعير غير منخول قال كنا نطحنه و

نفخة فيطير ما طار وبقي ما بقي ثريناه رواه البخاري قوله النقي هو بفتح النون

وكسر القاف وتشديد الياء وهو الخبز الحوارى وهو الدرمك وقوله

ثريناه هو بثاء مثلثة ثم راء مشددة ثم ياء مثناة من تحت ثم نون

اي بللناه وعجناه وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال خرج رسول الله

صلى الله عليه وسلم ذات يوم او ليلة فاذا هو بابي بكر وعمر رضي الله

عنهما فقال ما اخرجكما من بيوتكما هذه الساعة قالا الجوع يا رسول الله

قال وانا والذي نفسي بيده لاخرجني الذي اخرجكما قوموا فقاموا معه

فاتى رجلا من الانصار فاذا هو ليس في بيته فلما راته المراة قالت مرحبا

واهلا فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اين فلان قالت ذهب

يستعذب لنا الماء اذ جاء الانصاري فنظر الى رسول الله صلى الله عليه

وسلم وصاحبيه ثم قال الحمد لله ما احد اليوم اكرم اضيافا مني فانطلق

فجاءهم بعذق فيه بسر وتمر ورطب فقال كلوا واخذ المدية فقال

له رسول الله صلى الله عليه وسلم اياك والحلوب فذبح لهم فاكلوا من

الشاة ومن ذلك العذق فشربوا فلما أن شبعوا ورووا قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم لأبي بكر وعمر رضي الله عنهما والذي نفسي بيده لتسألن

عن هذا النعيم يوم القيامة أخرجكم من بيوتكم الجوع ثم لم ترجعوا حتى

أصابكم هذا النعيم رواه مسلم قولها يستعذب أي يطلب الماء العذب

وهو الطيب والعذق بكسر العين وإسكان الذال المعجمة وهو الكباسة

وهي الغصن والمدية بضم الميم وكسرها هي السكين والحلوب ذات

اللبن والسؤال عن هذا النعيم سؤال تعديد النعم لا سؤال تعذيب

توبيخ والله أعلم وهذا الأنصاري الذي أتوه هو أبو الهيثم بن التيهان

كذا جاء مبينا في رواية الترمذي وغيره وعن خالد بن عمير العدوي

رضي الله عنه قال خطبنا عتبة بن غزوان وكان أميرا على البصرة فحمد الله

تعالى وأثنى عليه ثم قال أما بعد فإن الدنيا قد آذنت بصرم وولت

حذاء ولم يبق منها إلا صبابة كصبابة الإناء يتصابها صاحبها وإنكم منتقلون

منها إلى دار لا زوال لها فانتقلوا بخير ما بحضرتكم فإنه قد ذكر لنا أن الحجر

يلقى من شفير جهنم فيهوي فيها سبعين عاما لا يدرك لها قعرا والله لتملأن

أفعجبتم ولقد ذكر لنا أن ما بين مصراعين من مصاريع الجنة مسيرة أربعين

عاما وليأتين عليها يوم وهو كظيظ من الزحام لقد رأيتني سابع سبعة

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لنا طعام إلا ورق الشجر حتى قرحت

أشداقنا فالتقطت بردة فشققتها بيني وبين سعد بن مالك فاتزرت

بنصفها واتزر سعد بنصفها فما أصبح اليوم منا أحد إلا أصبح أميرا على

مصر من الأمصار وإني أعوذ بالله أن أكون في نفسي عظيما وعند الله صغيرا

رواه مسلم قوله آذنت هو بمد الألف أي أعلمت وقوله بصرم هو بضم

الصاد أي بانقطاعها وفنائها قوله وولت حذاء هو بحاء مهملة مفتوحة

ثم ذال معجمة مشددة ثم ألف ممدودة أي سريعة والصبابة بضم الصاد

المهملة وهي البقية اليسيرة وقوله يتصابها هو بتشديد الباء قبل

الهاء أي يجمعها والكظيظ الكثير الممتلئ قوله قرحت هو بفتح القاف وكسر

الراء أي صارت فيها قروح وعن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه

قَالَ أَخْرَجَتْ لَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً وَّإِزَارًا قَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّيْ لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ كُنَّا

نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا

السَّمُرُ حَتّٰى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خَلْطٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اَلْحُبْلَةُ بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَهِيَ وَالسَّمُرُ نَوْعَانِ مَعْرُوْفَانِ

مِنْ شَجَرِ الْبَادِيَةِ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ

وَالْغَرِيْبِ مَعْنٰى قُوْتًا أَيْ مَا يَسُدُّ الرَّمَقَ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ

وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ

الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَآنِيْ

وَعَرَفَ مَا فِيْ وَجْهِيْ وَمَا فِيْ نَفْسِيْ ثُمَّ قَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

الحق ومضى فاتبعته فدخل فاستأذن فأذن لي فدخلت فوجد لبنا في

قدح فقال من أين هذا اللبن قالوا أهداه لك فلان أو فلانة قال يا أبا

هر قلت لبيك يا رسول الله قال الحق إلى أهل الصفة فادعهم لي إلى اللبن

قال وأهل الصفة أضياف الإسلام لا يأوون على أهل ولا مال ولا على أحد

إذا أتته صدقة بعث بها إليهم ولم يتناول منها شيئا وإذا أتته هدية

أرسل إليهم وأصاب منها وأشركهم فيها فساءني ذلك فقلت وما هذا

اللبن في أهل الصفة كنت أحق أن أصيب من هذا اللبن شربة أتقوى

بها فإذا جاءوا أمرني فكنت أنا أعطيهم وما عسى أن يبلغني من هذا اللبن و

لم يكن من طاعة الله وطاعة رسوله صلى الله عليه وسلم بد فأتيتهم

فدعوتهم فأقبلوا واستأذنوا فأذن لهم وأخذوا مجالسهم من البيت

قال يا أبا هر قلت لبيك يا رسول الله قال خذ فأعطهم فأخذت القدح

فجعلت أعطيه الرجل فيشرب حتى يروى ثم يرد على القدح فأعطيه الآخر

فيشرب حتى يروى ثم يرد على القدح فأعطيه الآخر فيشرب حتى يروى

ثم يرد على القدح حتى انتهيت إلى النبي صلى الله عليه وسلم وقد روي

القوم كلهم فأخذ القدح فوضعه على يده فنظر إلي فتبسم فقال أبا هر قلت

لبيك يا رسول الله قال بقيت أنا وأنت قلت صدقت يا رسول الله

قال اقعد فاشرب فقعدت فشربت فقال اشرب فشربت فما زال

يقول اشرب حتى قلت لا والذي بعثك بالحق نبيا لا أجد له مسلكا

قال فأرني فأعطيته القدح فحمد الله تعالى وسمى وشرب الفضلة رواه

البخاري وعن محمد بن سيرين عن أبي هريرة رضي الله عنه قال لقد

رأيتني وإني لأخر فيما بين منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى حجرة

عائشة رضي الله عنها مغشيا علي فيجيء الجائي فيضع رجله على عنقي و

يرى أني مجنون وما بي من جنون ما بي إلا الجوع رواه البخاري وعن

عائشة رضي الله عنها قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ودرعه

مرهونة عند يهودي في ثلاثين صاعا من شعير متفق عليه وعن

أنس رضي الله عنه قال رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعه بشعير

مشيت إلى النبي صلى الله عليه وسلم بخبز شعير وإهالة سنخة ولقد سمعته

يقول ما أصبح لآل محمد صاع ولا أمسى وإنهم لتسعة أبيات رواه

البخاري الإهالة بكسر الهمزة الشحم الذائب والسنخة بالنون والخاء المعجمة

المتغيرة وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال لقد رأيت سبعين من أهل

الصفة ما منهم رجل عليه رداء إما إزار وإما كساء قد ربطوا في أعناقهم فمنها

ما يبلغ نصف الساقين ومنها ما يبلغ الكعبين فيجمعه بيده كراهية أن ترى

عورته رواه البخاري وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان فراش

رسول الله صلى الله عليه وسلم من أدم حشوه ليف رواه البخاري وعن

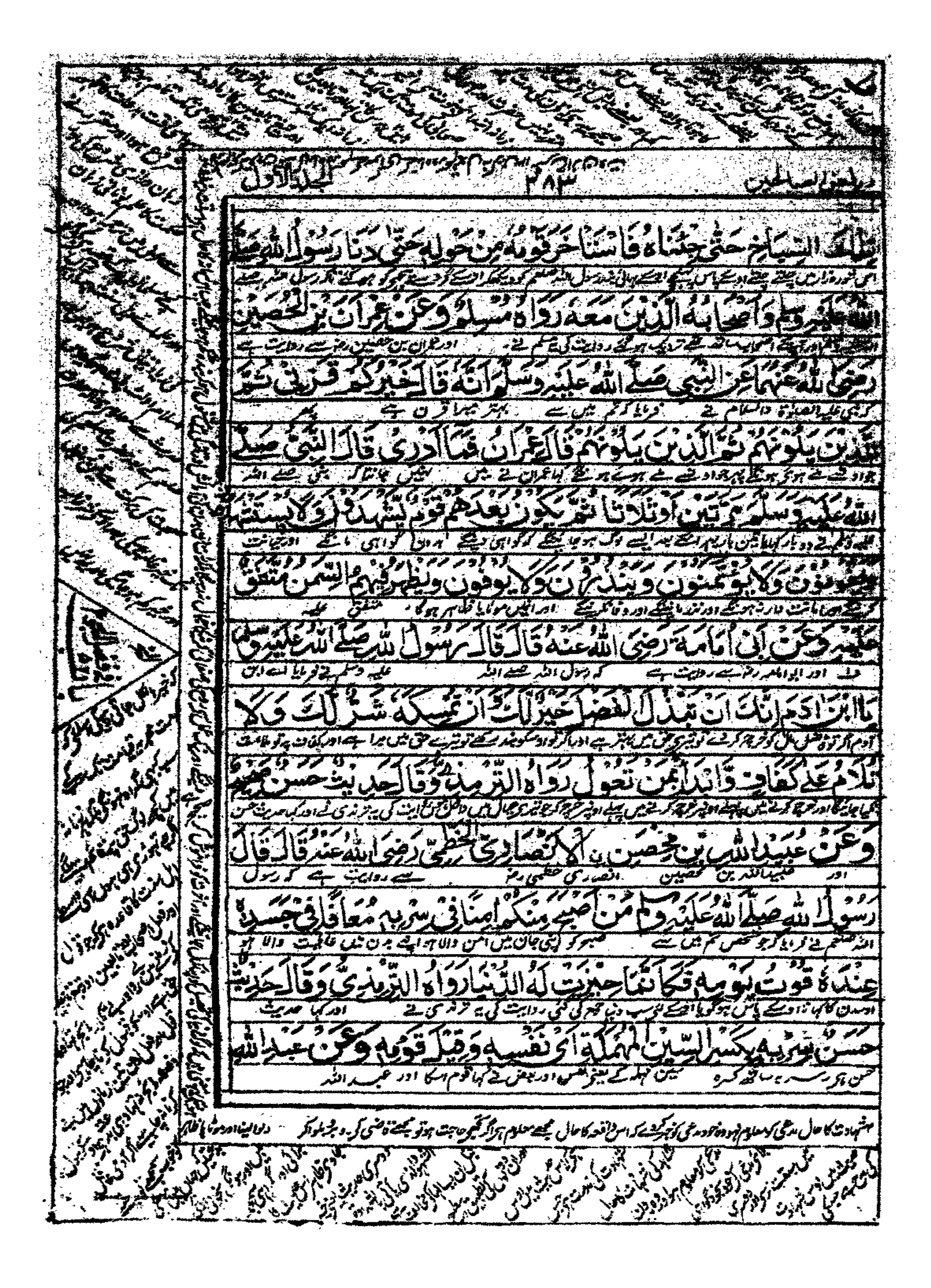
ابن عمر رضي الله عنهما قال كنا جلوسا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

إذ جاء رجل من الأنصار فسلم عليه ثم أدبر الأنصاري فقال رسول الله

صلى الله عليه وسلم يا أخا الأنصار كيف أخي سعد بن عبادة فقال صالح

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يعوده منكم فقام وقمنا معه و

نحن بضعة عشر وما علينا نعال ولا خفاف ولا قلانس ولا قمص نمشي في



السباخ حتى جئناه فأسنا خرقوه من حوله حتى دنا رسول الله صلى

الله عليه وسلم وأصحابه الذين معه رواه مسلم وعن عمران بن الحصين

رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال خيركم قرني ثم

الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال عمران فما أدري قال النبي صلى

الله عليه وسلم مرتين أو ثلاثا ثم يكون بعدهم قوم يشهدون ولا يستشهدون

ويخونون ولا يؤتمنون وينذرون ولا يوفون ويظهر فيهم السمن متفق

عليه وعن أبي أمامة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

يا ابن آدم إنك أن تبذل الفضل خير لك وأن تمسكه شر لك ولا

تلام على كفاف وابدأ بمن تعول رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح

وعن عبيد الله بن محصن الأنصاري الخطمي رضي الله عنه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم من أصبح منكم آمنا في سربه معافى في جسده

عنده قوت يومه فكأنما حيزت له الدنيا رواه الترمذي وقال حديث

حسن سربه بكسر السين المهملة أي نفسه وقيل قومه وعن عبد الله

ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قد افلح من اسلم وكان رزقه كفافا وقنعه الله بما اتاه رواه مسلم و

بیشک دونوں جہان کی مراد کو پہنچ گیا وہ شخص کہ جو مسلمان ہوا اور اوسکا رزق کفاف ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اوسکو قانع کر دیا اوس چیز پر کہ دیا اوسکو روایت کی مسلم نے اور

عن ابي محمد فضالة بن عبيد الانصاري رضي الله عنه انه سمع

روایت ہے ابو محمد فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ اوس نے سنا

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول طوبى لمن هدي للاسلام وكان عيشه

رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ خوشی ہو اوس شخص کو جسکو اسلام کی ہدایت کی گئی اور اوسکی گذران

كفافا وقنع رواه الترمذي وقال حديث صحيح وعن ابن عباس رضي الله

کفاف ہے اور اوس نے قناعت کی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ

عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبيت الليالي المتتابعة طاويا

کہا کہ رسول اللہ صلعم اور آپکے گھر کے لوگ کئی رات متواتر بھوکے رہا کرتے تھے کہ رات کو کھانا اونکو

واهله لا يجدون عشاء وكان اكثر خبزهم خبز الشعير رواه الترمذي

نہ ملتا تھا اور اکثر اونکی روٹی جو کی ہوا کرتی تھی روایت کی یہ ترمذی نے

وقال حديث حسن صحيح وعن فضالة بن عبيد رضي الله عنه ان

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے فضالہ بن عبید رض سے کہ رسول اللہ صلعم

رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى بالناس يخر رجال من قامتهم في

جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو آدمی نماز میں بسبب شدت بھوک کے گر جایا کرتے تھے

الصلوة من الخصاصة وهم اصحاب الصفة حتى يقول الاعراب هؤلاء

اور یہ لوگ اصحاب صفہ کے تھے تا کہ اعراب لوگ ان کو

مجانين فاذا صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف اليهم فقال لو

دیوانہ کہتے اور رسول اللہ صلعم جب نماز سے فارغ ہوتے تو انکی طرف متوجہ ہوتے اور انکو فرماتے اگر

تعلمون ما لكم عند الله لاحببتم ان تزدادوا فاقة وحاجة رواه الترمذي

تم جانو اوس ثواب کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو بیشک تم اس بات کو دوست رکھو کہ تمہارا فاقہ اور حاجت زیادہ ہو روایت کی یہ ترمذی

وقال حديث صحيح الخصاصة الفاقة والجوع الشديد وعن ابي كريمة

کہا حدیث صحیح ہے خصاصہ فاقہ اور بھوک سخت روایت ہے ابو کریمہ

المقدام بن معديكرب رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه و

سلم يقول ما ملأ آدمي وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم أكلات يقمن صلبه

فإن كان لا محالة فثلث لطعامه وثلث لشرابه وثلث لنفسه رواه الترمذي

وقال حديث حسن أكلات أي لقم وعن أبي أمامة إياس بن ثعلبة

الأنصاري الحارثي رضي الله عنه قال ذكر أصحاب رسول الله صلى الله

عليه وسلم يوما عنده الدنيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تسمعون

ألا تسمعون إن البذاذة من الإيمان إن البذاذة من الإيمان يعني

التقحل رواه أبو داود البذاذة بالباء الموحدة والذالين المعجمتين وهي

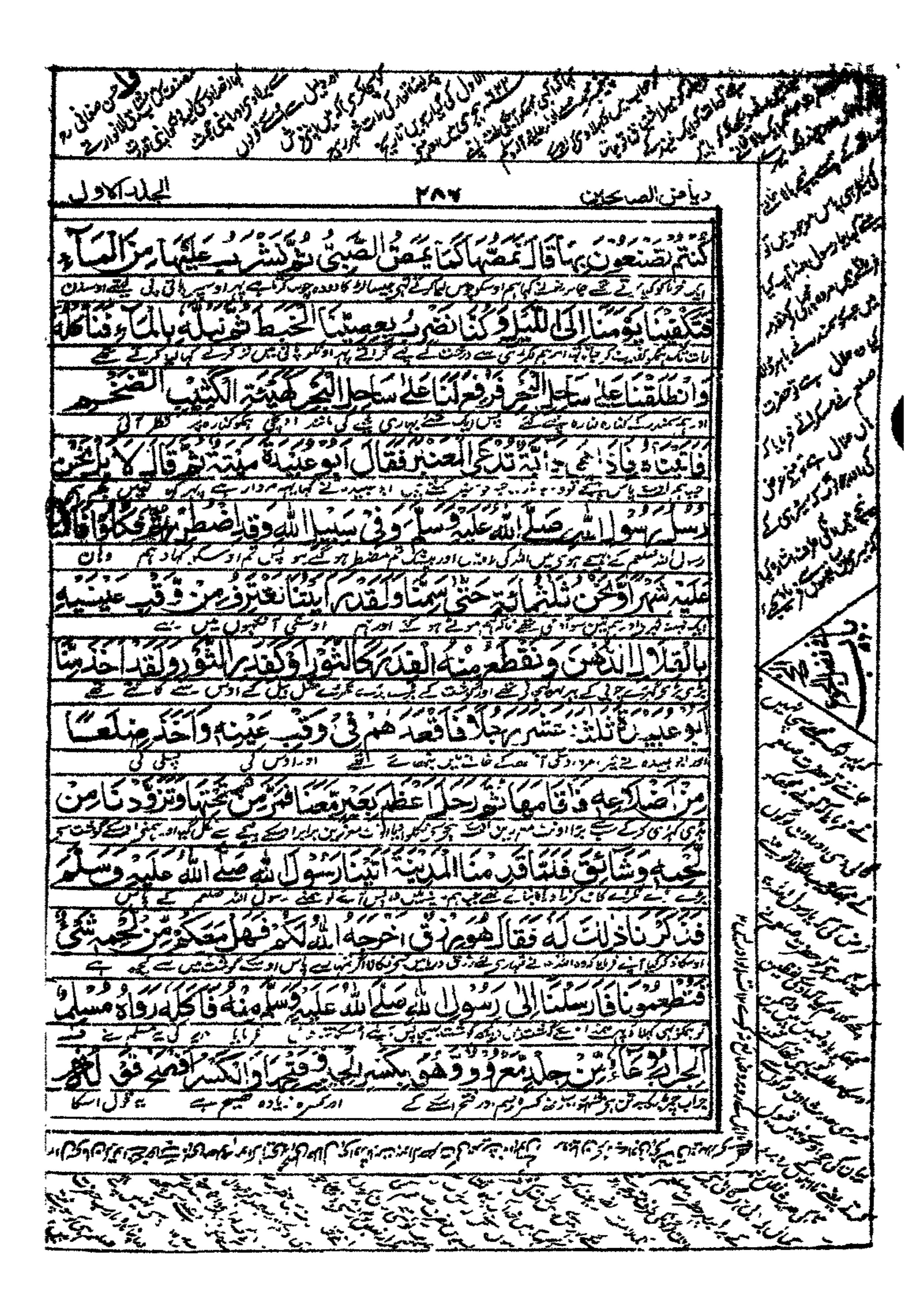
رثاثة الهيئة وترك فاخر اللباس وأما التقحل فبالقاف والحاء قال أهل

اللغة المتقحل هو الرجل اليابس الجلد من خشونة العيش وترك الترفه

وعن أبي عبد الله جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال بعثنا رسول الله

صلى الله عليه وسلم وأمر علينا أبا عبيدة نتلقى عيرا لقريش وزودنا جرابا

من تمر لم يجد لنا غيره فكان أبو عبيدة يعطينا تمرة تمرة فقيل كيف



كنتم تصنعون بها؟ قال: نمصها كما يمص الصبي ثم نشرب عليها من الماء

فتكفينا يومنا إلى الليل، وكنا نضرب بعصينا الخبط ثم نبله بالماء فنأكله

وانطلقنا على ساحل البحر، فرفع لنا على ساحل البحر كهيئة الكثيب الضخم

فأتيناه فإذا هي دابة تدعى العنبر، فقال أبو عبيدة: ميتة، ثم قال: لا، بل نحن

رسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي سبيل الله وقد اضطررتم فكلوا، فأقمنا

عليه شهرا ونحن ثلاثمائة حتى سمنا، ولقد رأيتنا نغترف من وقب عينيه

بالقلال الدهن، ونقتطع منه الفدر كالثور أو كقدر الثور، ولقد أخذ منا

أبو عبيدة ثلاثة عشر رجلا فأقعدهم في وقب عينه، وأخذ ضلعا

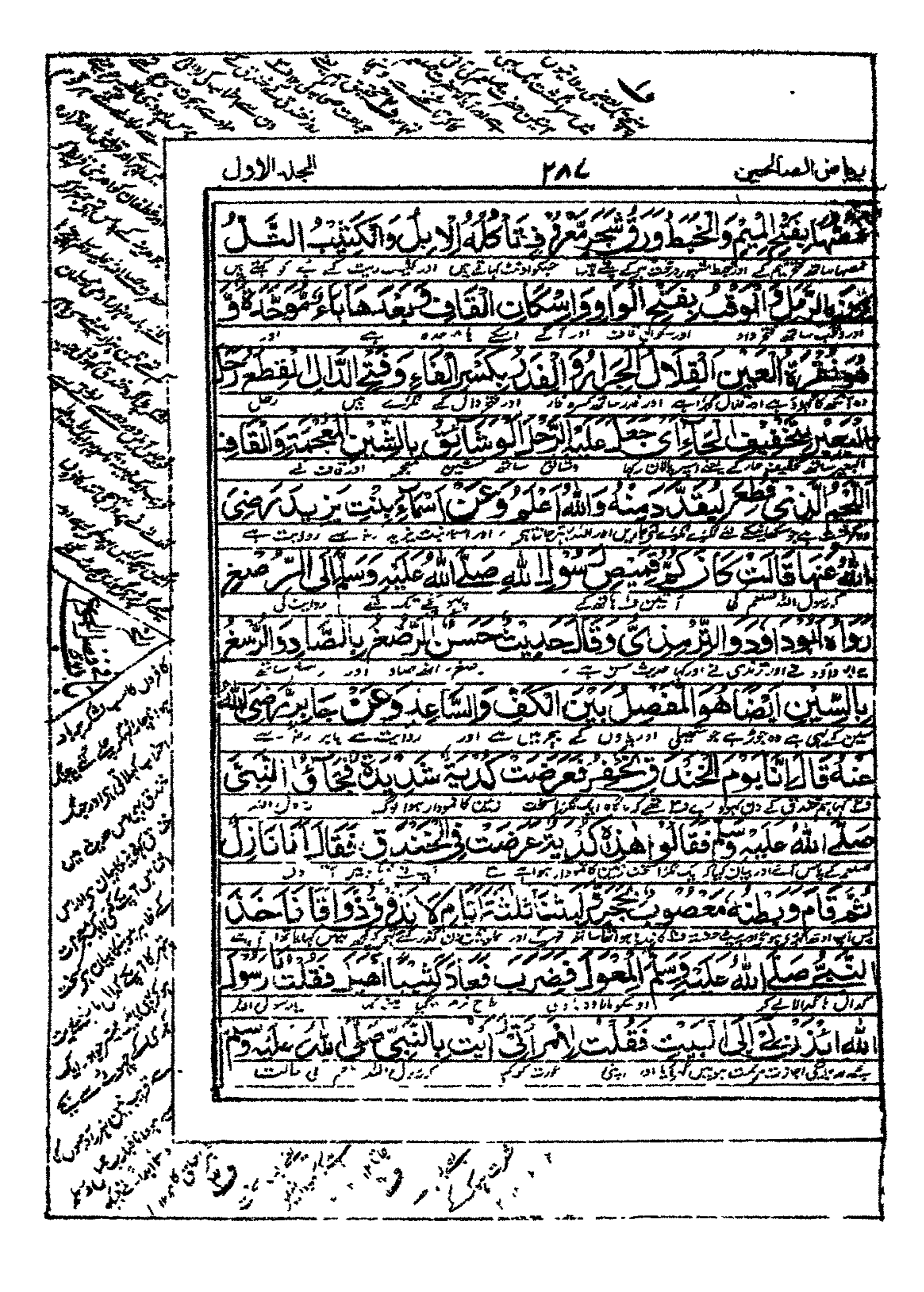
من أضلاعه فأقامها ثم رحل أعظم بعير معنا فمر من تحتها، وتزودنا من

لحمه وشائق، فلما قدمنا المدينة أتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم

فذكرنا ذلك له، فقال: هو رزق أخرجه الله لكم، فهل معكم من لحمه شيء

فتطعمونا؟ فأرسلنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم منه فأكله. رواه مسلم.

الجراب: وعاء من جلد معروف وهو بكسر الجيم وفتحها والكسر أفصح



قطعها بفتح الميم والخبط ورق شجر معروف تأكله الإبل والكثيب التل

قطعها ساتھ فتح میم کے اور خبط مشہور درخت کے پتے تھا جنکو اونٹ کھاتے ہیں اور کثیب ریت کے ٹیلے کو کہتے ہیں

من الرمل والوقب بفتح الواو وإسكان القاف وبعدها باء موحدة وهو

اور وقب ساتھ فتح واو اور سکون قاف اور آگے اسکے باء موحدہ ہے اور وہ

نقرة العين والقلال الجرار والفدر بكسر الفاء وفتح الدال القطع رحل

آنکھ کا گڑھا ہے اور قلال گھڑے ہیں اور فدر ساتھ کسرہ فاء اور فتحہ دال کے ٹکڑے ہیں رحل

البعير بتخفيف الحاء أي جعل عليه الرحل الوشائق بالشين المعجمة والقاف

البعیر ساتھ تخفیف حاء کے یعنی اس پر پالان رکھا وشائق ساتھ شین معجمہ اور قاف کے

اللحم الذي قطع ليقدد منه والله أعلم وعن أسماء بنت يزيد رضي

وہ گوشت ہے جو سکھانے کے لئے ٹکڑے کیا گیا اور اللہ بہتر جانتا ہے اور اسماء بنت یزید رضی سے روایت ہے

الله عنها قالت كان كم قميص رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الرصغ

کہ رسول اللہ صلعم کی آستین قمیص کی ہاتھ کے پہونچے تک تھی روایت کی

رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن الرصغ بالصاد والرسغ

یہ ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے رصغ ساتھ صاد اور رسغ ساتھ

بالسين أيضا هو المفصل بين الكف والساعد وعن جابر رضي الله

سین کے بھی ہے وہ جوڑ ہے جو ہتھیلی اور کلائی کے بیچ میں ہے اور روایت ہے جابر رضی سے

عنه قال إنا يوم الخندق نحفر فعرضت كدية شديدة فجاؤوا النبي

فرمایا ہم خندق کے دن کھود رہے تھے کہ ناگاہ ایک ٹکڑا سخت زمین کا نمودار ہوا لوگ نبی

صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية عرضت في الخندق فقال أنا نازل

صلعم کے پاس آئے اور بیان کیا کہ ایک ٹکڑا سخت زمین کا نمودار ہوا ہے خندق میں آپ نے فرمایا میں اترتا ہوں

ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلاثة أيام لا نذوق ذواقا فأخذ

پس آپ اٹھے اور پیٹ مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے تین دن گزارے تھے کچھ نہیں کھایا تھا پس

النبي صلى الله عليه وسلم المعول فضرب فعاد كثيبا أهيل فقلت يا رسول

کدال کو اٹھا لیا اور اسکو مارا وہ ریت کا ٹیلہ ہوگیا پس کہا میں نے یا رسول اللہ

الله ائذن لي إلى البيت فقلت لامرأتي رأيت بالنبي صلى الله عليه وسلم

مجھے گھر جانے کی اجازت دیجئے اور عورت کو کہا کہ میں نے نبی صلعم کی حالت

شيئاً ما في ذلك صبر فعندك شيء فقالت عندي شعير وعناق فذبحت

العناق وطحنت الشعير حتى جعلنا اللحم في البرمة ثم جئت النبي صلى

الله عليه وسلم والعجين قد انكسر والبرمة بين الأثافي قد كادت تنضج فقلت

طعيم لي فقم أنت يا رسول الله ورجل أو رجلان قال كم هو فذكرت

له فقال كثير طيب قل لها لا تنزع البرمة ولا الخبز من التنور حتى آتي

فقال قوموا فقام المهاجرون والأنصار فدخلت عليها فقلت ويحك

جاء النبي صلى الله عليه وسلم والمهاجرون والأنصار ومن معهم قالت هل

سألك قلت نعم قال ادخلوا ولا تضاغطوا فجعل يكسر الخبز ويجعل عليه

اللحم ويخمر البرمة والتنور إذا أخذ منه ويقرب إلى أصحابه ثم ينزع فلم

يزل يكسر ويغرف حتى شبعوا وبقي منه فقال كلي هذا وأهدي فإن

الناس قد أصابتهم مجاعة متفق عليه وفي رواية قال جابر لما حفر الخندق

رأيت بالنبي صلى الله عليه وسلم خمصاً شديداً فانكفأت إلى امرأتي فقلت

هل عندك شيء فإني رأيت برسول الله صلى الله عليه وسلم خمصاً شديداً

فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ

عورت نے ایک چمڑے کی تھیلی کو اس میں ایک صاع جو تھے اور ایک بچہ بکری کا ہمارے گھر کا پلا ہوا تھا میں نے وہ ذبح کیا اور اس نے جو پیسے ہیں

فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

[illegible] سے فارغ ہوا ساتھ ہی وہ پیسنے سے فارغ ہو گئی اور میں نے گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہنڈیا میں ڈالا اور پھر رسول اللہ صلعم

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ

کے پاس آیا عورت نے مجھے کہا کہ تو مجھے رسول اللہ صلعم اور آپ کے ساتھ والوں کے سامنے رسوا مت کرنا [illegible] میں نے

فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

رسول اللہ صلعم سے کان میں بات کہی کہا کہ یا رسول اللہ ہم نے ایک بچہ بکری کا ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں

تَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ

آپ کچھ آدمی آپ کے ساتھ تشریف لے چلیں آپ نے سب کو باواز بلند فرما دیا کہ

الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

خندق والو جابر نے کھانا تیار کیا ہے جلدی چلو تم نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ النَّبِيُّ

وسلم نے فرمایا کہ میرے آنے تک ہنڈیا مت اتارنا اور روٹی پکانی مت شروع کرو پس میں گھر آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ

لوگوں سے پہلے تشریف لائے میں نے عورت کے پاس ذکر کیا میری عورت نے مجھے برا بھلا کہا میں نے کہا جو تو نے کہا تھا میں نے

قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ عَجِينًا فَبَسَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا

اس کو کہہ دیا تھا عورت نے آٹا نکالا آپ نے اس میں مبارک لعاب ڈال دیا اور برکت کی دعا کی پھر ہنڈیا میں لعاب مبارک ڈال کر برکت کی دعا کی

فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكَ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا

اور فرمایا کہ پکانے والی کو بلا کہ تیرے ساتھ پکاتی جائے اور ہنڈیا میں سے [illegible] نکالتی جا اور اس کو چولہے سے مت اتارو [illegible] اور لوگ ہزار

وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ

آدمی تھے جابر کہتے ہیں اللہ کی قسم [illegible] کہ سب نے کھایا اور چھوڑ کر چلے گئے اور ہماری ہنڈیا ویسے ہی جوش کر رہی تھی اور

وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ قَوْلُهُ عَرَضَتْ كُدْيَةٌ هِيَ بِضَمِّ الْكَافِ وَإِسْكَانِ الدَّالِ

آٹے سے روٹی پک رہی تھی [illegible] اور سکون دال

وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ تَحْتُ وَهِيَ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ صُلْبَةٌ مِنَ الْأَرْضِ لَا يَعْمَلُ فِيهَا

[illegible]

انفاس والكثيب أصله تل الرمل والمراد هنا صارت ترابا ناعما وهو معنى

کہتے ہیں اور کثیب اصل میں ٹیلہ ہے ریت کا اور مراد اس جگہ یہ ہے کہ وہ ہو گیا مٹی نرم اور یہی معنے

أهيل والأثافي الأحجار التي يكون عليها القدر وتضاغطوا تزاحموا و

اہیل کا ہے اور اثافی وہ پتھر ہیں جن پر ہنڈیا رکھی جاتی ہے اور تضاغطوا یعنے انبوہ کی اور

المجاعة الجوع وهي بفتح الميم والخمص بفتح الخاء المعجمة والميم الجوع و

مجاعہ بھوک ہے اور وہ فتح میم سے ہے اور خمص ساتھ فتح خاء معجمہ اور میم کے بھوک ہے اور

انكفأت انقلبت ورجعت والبهيمة بضم الباء تصغير بهمة وهي العناق

انکفات پلٹا اور لوٹا میں اور بہیمہ ساتھ ضمہ با تصغیر ہے بہمۃ کی اور وہ عناق ہے یعنے بکری

بفتح العين والداجن هي التي ألفت البيت والسؤر الطعام الذي يدعى

ساتھ فتح عین کے اور داجن وہی جو گھر کے ساتھ الفت ہو اور سور وہ کھانا ہے جس کی طرف

إليه الناس وهو بالفارسية وحيهلا أي تعالوا وقولها بك وبك أي

لوگ بلائے جائیں اور یہ فارسی لفظ ہے اور حی ہلا یعنے آؤ اور قول اسکا بک وبک یعنے

خاصمته وسبته لأنها اعتقدت أن الذي عندهم لا يكفيهم فاستحيت

جھگڑنے لگیں اور گالیاں دیں اسلئے کہ اسنے یہ خیال کیا کہ یہ کھانا جو ہمارے پاس ہے یہ انکو کفایت نہیں کرتا پس اسنے شرم کی

وخفي عليها ما أكرم الله سبحانه وتعالى به نبيه صلى الله عليه وسلم من هذه

اور وہ بے خبر تھی اس کرامت سے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلعم کو دی اس

المعجزة الظاهرة والآية الباهرة بسق أي بصق ويقال أيضا بزق ثلاث

معجزہ ظاہرہ سے اور نشانی واضح سے بسق یعنے بصق اور کہا جاتا ہے بزق تین لغات ہیں

لغات وعمد بفتح الميم أي قصد واقدحي أي اغرفي والمقدحة المغرفة وتغط

اور عمد ساتھ فتح میم کے یعنے قصد کیا اور اقدحی یعنے نکالو اور مقدحہ چمچہ ہے اور تغط

أي لغليانها صوت والله أعلم وعن أنس رضي الله عنه قال أبو طلحة

یعنے جوش کے سبب سے آواز نکلتی تھی اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ ابو طلحہ نے واسطے

لأم سليم قد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا أعرف

ام سلیم کو کہا کہ میں نے سنی رسول اللہ صلعم کی آواز ضعیف سستی ہے پہچانتا ہوں میں

فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فأخرجت أقراصا من شعير

اسمیں فاقہ بھوک کہ پس کیا ہے تیرے پاس کچھ پس ام سلیم نے کہا ہاں ہے پھر اسنے نکالیں ام سلیم نے کئی روٹیاں جو کی

ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي

بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ

فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ

فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ

نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا

طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ

أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

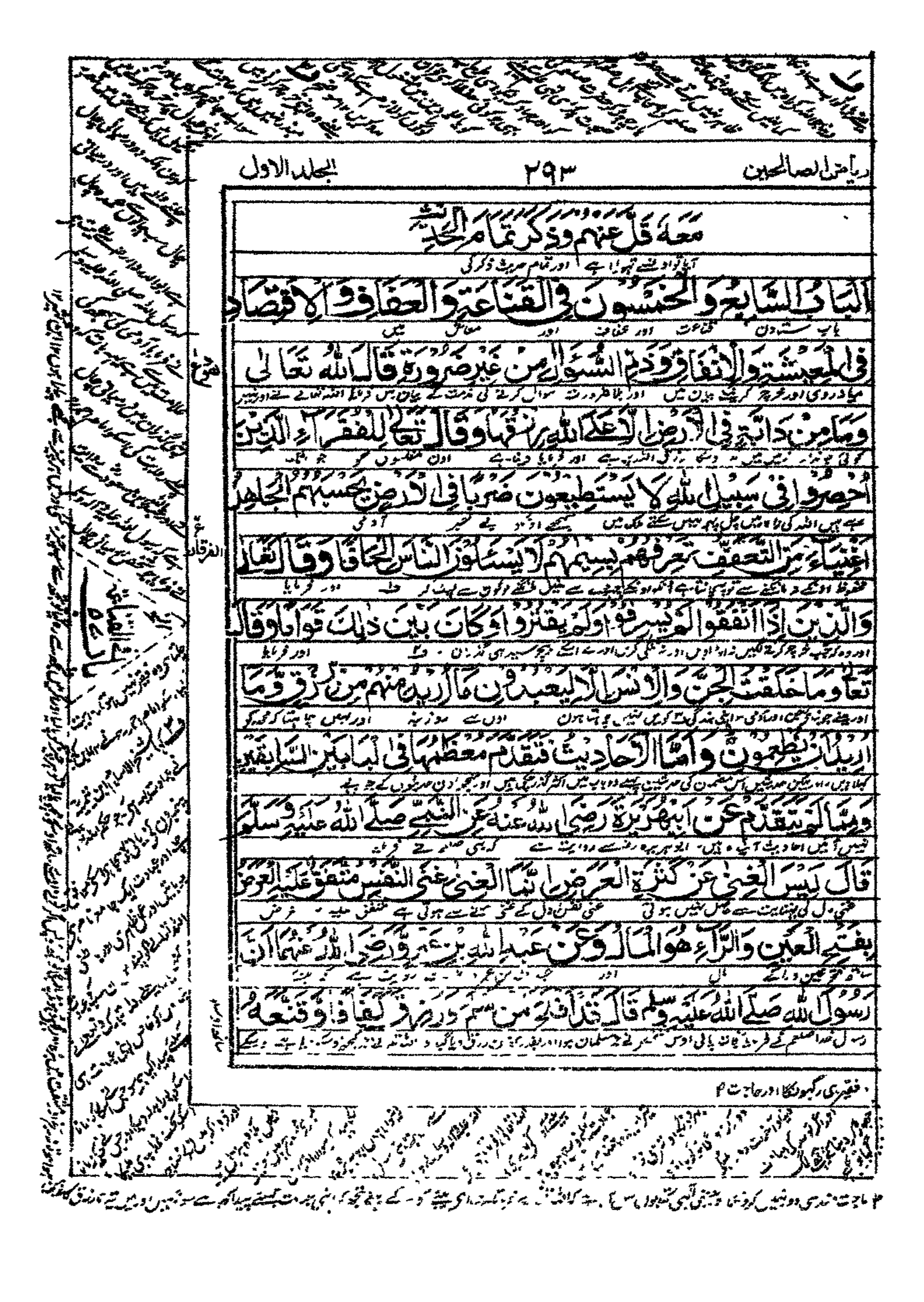
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي مَا عِنْدَكِ

يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ

سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ

فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا

ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ
سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَمَا زَالَ يَدْخُلُ عَشَرَةٌ وَ
يَخْرُجُ عَشَرَةٌ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا
فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَأَكَلُوا عَشَرَةً عَشَرَةً حَتَّى فَعَلَ
ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ
وَتَرَكُوا سُؤْرًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ أَفْضَلُوا مَا بَلَغُوا جِيرَانَهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ
قَدْ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِمَ عَصَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ
سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَخَلَ
أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَ
تَمَرَاتٌ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ أَشْبَعْنَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ



معه قليل عنهم وذكر تمام الحديث

الباب السابع والخمسون في القناعة والعفاف والاقتصاد

في المعيشة والانفاق وذم السؤال من غير ضرورة قال الله تعالى

وما من دابة في الارض الا على الله رزقها وقال تعالى للفقراء الذين

احصروا في سبيل الله لا يستطيعون ضربا في الارض يحسبهم الجاهل

اغنياء من التعفف تعرفهم بسيماهم لا يسألون الناس الحافا وقال تعالى

والذين اذا انفقوا لم يسرفوا ولم يقتروا وكان بين ذلك قواما وقال

تعالى وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون ما اريد منهم من رزق وما

اريد ان يطعمون واما الاحاديث فتقدم معظمها في البابين السابقين

ومما لم يتقدم عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال ليس الغنى عن كثرة العرض انما الغنى غنى النفس متفق عليه العرض

بفتح العين والراء هو المال وعن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما ان

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قد افلح من اسلم ورزق كفافا وقنعه



الله بما آتاه. رواه مسلم. وعن حكيم بن حزام رضي الله عنه قال سألت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاني ثم سألته فأعطاني ثم سألته
فأعطاني ثم قال يا حكيم إن هذا المال خضر حلو فمن أخذه بسخاوة
نفس بورك له فيه ومن أخذه بإشراف نفس لم يبارك له فيه وكان
كالذي يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت
يا رسول الله والذي بعثك بالحق لا أرزأ أحدا بعدك شيئا حتى أفارق
الدنيا فكان أبو بكر رضي الله عنه يدعو حكيما ليعطيه العطاء فيأبى
أن يقبل منه شيئا ثم إن عمر رضي الله عنه دعاه ليعطيه فأبى أن يقبله
فقال يا معشر المسلمين أشهدكم على حكيم أني أعرض عليه حقه الذي
قسم الله له في هذا الفيء فيأبى أن يأخذه فلم يرزأ حكيم أحدا من الناس
بعد النبي صلى الله عليه وسلم حتى توفي. متفق عليه. يرزأ براء ثم زاي ثم
همزة أي لم يأخذ من أحد شيئا وأصل الرزء النقصان أي لم ينقص أحدا
شيئا بالأخذ منه وإشراف النفس تطلعها وطمعها بالشيء وسخاوة

النفس هو حدها الاشتراف الى الشيء والتطمع فيه والمبالاة به والشره و

النفس وہ ہے کہ خواہش کرنا اور طمع کرنی کسی چیز کی اور بے پروائی کرنی اوس سے اور حرص کرنا اور

عن ابي بردة عن ابي موسى الاشعري رضي الله عنه قال خرجنا مع رسول

روایت ہے ابو بردہ رضہ سے کہ نقل کی اوسنے ابو موسی اشعری رضہ سے کہا ابو موسی رضہ نے کہ ایک غزوہ میں ہم رسول

الله صلى الله عليه وسلم في غزوة ونحن ستة نفر بيننا بعير نعتقبه فنقبت

اللہ صلعم کے ساتھ نکلے اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا کہ اوس پر باری باری چڑھتے تھے پس ہمارے قدم

اقدامنا ونقبت قدمي وسقطت اظفاري فكنا نلف على ارجلنا من الخرق

زخمی ہو گئے اور میرے قدم تو بہت زخمی ہو گئے اور میرے ناخن بھی گر گئے ہم اپنے پاؤں پر زخمی ہونیکے باعث کپڑے کی دھجیاں لپیٹتے

فسميت غزوة ذات الرقاع لما كنا نعصب على ارجلنا من الخرق قال ابو

تھے اسلئے اس غزوہ کا نام ذات الرقاع رکھا گیا کہا ابو

بردة فحدث ابو موسى بهذا الحديث ثم كره ذلك وقال ما كنت اصنع

بردہ نے کہ ابو موسی اس بات کو بیان کرکے پشیمان ہوا اور کہا کہ میں اسکو

بان اذكره قال كانه كره ان يكون شيئا من عمله افشاه متفق عليه و

ذکر کیوں کرتا گویا اپنے عمل کو افشا کرنا مکروہ جانتا تھا۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے

عن عمرو بن تغلب بفتح التاء المثناة فوق واسكان الغين المعجمة وكسر

عمرو بن تغلب رضہ سے ساتھ فتح دو نقطے والی اوپر سے اور ساتھ سکون غین معجمہ اور کسرہ لام کے

اللام رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي بمال او سبي فقسمه فاعطى رجالا

کہ رسول اللہ صلعم کے پاس کچھ مال یا قیدی حاضر کیے گئے آپ نے اسکو بانٹ دیا

وترك رجالا فبلغه ان الذين ترك عتبوا فحمد الله ثم اثنى عليه ثم

بعضوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا آپکو خبر ہوئی کہ جنکو نہیں دیا شکایت کرتے ہیں تو پہلے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی پھر

قال اما بعد فوالله اني لاعطي الرجل وادع الرجل والذي ادع احب الي من

فرمایا اما بعد واللہ میں بعض کو دیتا ہوں اور بعض کو چھوڑ دیتا اور جنکو میں نہیں دیتا وے مجھے بہت پیارے ہیں

الذي اعطي ولكني انما اعطي اقواما لما ارى في قلوبهم من الجزع والهلع

اونسے جنکو دیتا ہوں لیکن بعضوں کو اسلئے دیتا ہوں کہ اونکو دیکھتا ہوں کہ اونکے دل بے صبری و بیقراری کرتے ہیں اور صبر نہیں رکھتے ہیں

واكل اقواما الى ما جعل الله في قلوبهم من الغنى والخير منهم عمرو بن تغلب فوالله

اور بعضے جنکو اللہ نے غنی اور بھلائی عطا کی ہے اونکو میں اللہ تعالی کے سپرد کرتا ہوں۔ منجملہ اونکے عمرو بن تغلب ہے۔



ما أحب أن لي بكلمة رسول الله صلى الله عليه وسلم حمر النعم رواه البخاري

کہا واللہ مجھے رسول اللہ صلعم کا کلمہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے روایت کی یہ بخاری نے

الهلع هو أشد الجزع وقيل الضجر وعن حكيم بن حزام رضي الله عنه

الہلع سخت گھبرانا ہے۔ اور بعض نے کہا ضجر ہے اور حکیم بن حزام رضی سے روایت ہے

أن النبي صلى الله عليه وسلم قال اليد العليا خير من اليد السفلى وابدأ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اونچا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور شروع کر

بمن تعول وخير الصدقة ما كان عن ظهر غنى ومن يستعفف يعفه الله

ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہے تجھ پر نفقہ اوسکا اور بہتر صدقہ وہ ہے جو بعد غنا کے ہو اور جو شخص سوال سے بچے اللہ اسکو بچاتا ہے

ومن يستغن يغنه الله متفق عليه هذا لفظ البخاري ولفظ مسلم أخصر

اور جو شخص غنی ہو اللہ اسکو غنی کرتا ہے متفق علیہ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کے الفاظ مختصر ہیں

وعن أبي عبد الرحمن معوية بن أبي سفيان صخر بن حرب رضي الله

اور ابو عبد الرحمن معاویہ بن ابی سفیان رض سے روایت ہے

عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلحفوا في المسألة فوالله لا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لپٹ کر مت سوال کرو واللہ

يسألني أحد منكم شيئا فتخرج له مسألته مني شيئا وأنا له كاره

تم میں سے کوئی آدمی مجھ سے سوال نہیں کرتا کہ سوال کے سبب سے اوسکو مجھ سے کچھ مل جاتی اور میں اسکو دینا مکروہ جانوں اور اوس میں برکت دی جائے

له فيما أعطيته رواه مسلم وعن أبي عبد الرحمن عوف بن مالك الأشجعي

اوسکو برکت کی جائے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے ابی عبد الرحمن عوف بن مالک اشجعی رض سے کہ ہم

رضي الله عنه قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم تسعة أو

آپ ہم کو نو یا آٹھ یا سات آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے

ثمانية أو سبعة فقال ألا تبايعون رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنا حديث

کہ آپ نے ہم کو فرمایا کیا تم رسول اللہ صلعم سے بیعت نہیں کرتے اور ہم نئے تھے

عهد ببيعة فقلنا يا رسول الله قد بايعناك ثم قال ألا تبايعون فبسطنا

بیعت کی ابھی ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ سے بیعت کر لی ہے پھر آپ نے فرمایا کیا تم بیعت نہیں کرتے پھیلائے اپنے

أيدينا وقلنا قد بايعناك يا رسول الله فعلام نبايعك قال أن تعبدوا

ہاتھ ہم نے اور کہا یا رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں اب ہم کس امر پر آپ سے بیعت کریں آپ نے فرمایا اس پر کہ تم

الله ولا تشركوا به شيئا والصلوات الخمس وتطيعوا وأسر كلمة خفية ولا

تسألوا الناس شيئا فلقد رأيت بعض أولئك النفر يسقط سوط أحدهم

فما يسأل أحدا يناوله إياه رواه مسلم وعن ابن عمر رضي الله عنهما

أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تزال المسألة بأحدكم حتى يلقى الله

تعالى وليس في وجهه مزعة لحم متفق عليه المزعة بضم الميم وإسكان الزاي

وبالعين المهملة القطعة وعنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال وهو على المنبر وذكر الصدقة والتعفف عن المسألة اليد العليا خير

من اليد السفلى واليد العليا هي المنفقة واليد السفلى هي السائلة متفق

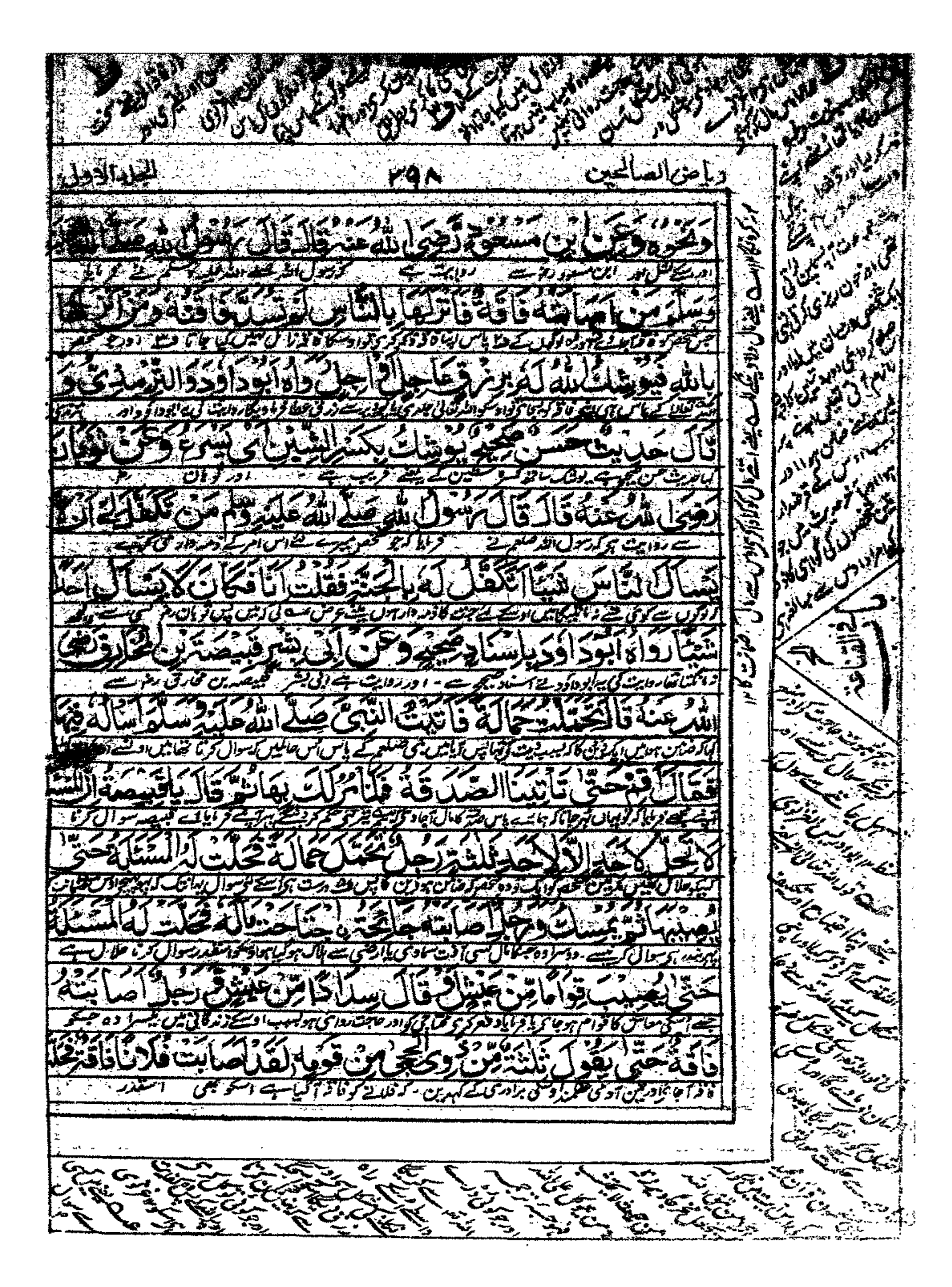
عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

من سأل الناس تكثرا فإنما يسأل جمرا فليستقل أو ليستكثر رواه

مسلم وعن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم إن المسألة كد يكد بها الرجل وجهه إلا أن يسأل الرجل سلطانا

أو في أمر لا بد منه رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح الكد الخدش



ونحوه وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من اصابته فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن انزلها
بالله فيوشك الله له برزق عاجل او آجل رواه ابوداود والترمذي و
قال حديث حسن صحيح يوشك بكسر الشين اي يسرع وعن ثوبان
رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تكفل لي ان لا
يسال الناس شيئا اتكفل له بالجنة فقلت انا فكان لا يسال احدا
شيئا رواه ابوداود باسناد صحيح وعن ابي بشر قبيصة بن مخارق رضي
الله عنه قال تحملت حمالة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم اسأله فيها
فقال اقم حتى تاتينا الصدقة فنامر لك بها ثم قال يا قبيصة ان المسئلة
لا تحل الا لاحد ثلثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة حتى
يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسئلة
حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش ورجل اصابته
فاقة حتى يقول ثلثة من ذوي الحجى من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت

لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا

سوال کرنا حلال ہے جس سے اوسکی حالت ٹھیک ہوجاتی ہے یا فرمایا گزر کرنے کے قابل ہوجاوے

سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْحَمَالَةُ

سوا ان کے اے قبیصہ حرام ہے جو سوال کرکے کھاتا ہے وہ حرام کھاتا ہے روایت کی یہ مسلم نے حمالہ ساتھ فتح

بِفَتْحِ الْحَاءِ أَنْ يَقَعَ قِتَالٌ وَنَحْوُهُ بَيْنَ فَرِيقَيْنِ فَيُصْلِحُ إِنْسَانٌ بَيْنَهُمْ عَلَى مَالٍ

حاء کے یہ ہے کہ واقع ہووے لڑائی اور مانند اسکے دو فرقوں میں تو ایک شخص نے صلح کرادی مال کے ساتھ

يَتَحَمَّلُهُ وَيَلْتَزِمُهُ عَلَى نَفْسِهِ وَالْجَائِحَةُ الْآفَةُ تُصِيبُ مَالَ الْإِنْسَانِ وَالْقِوَامُ

کہ اوٹھایا اسکو اور لازم کیا اسکو اپنے نفس پر اور جائحہ آفت ہے کہ آدمی کے مال کو پہنچ جاوے اور قوام

بِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِهَا هُوَ مَا يَقُومُ بِهِ أَمْرُ الْإِنْسَانِ مِنْ مَالٍ وَنَحْوِهِ وَالسِّدَادُ

ساتھ کسرہ قاف اور فتح اسکے کے وہ چیز ہے کہ قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حالت انسان کی مال وغیرہ سے اور سداد ساتھ کسرہ

بِكَسْرِ السِّينِ مَا يَسُدُّ حَاجَةَ الْمُعْوِزِ وَيَكْفِيهِ وَالْفَاقَةُ الْفَقْرُ وَالْحِجَى الْعَقْلُ وَعَنْ

سین کے وہ ہے جو حاجت محتاج کی پوری کرے اور کفایت کرے اسکی اور فاقہ فقر ہے اور حجی عقل ہے اور

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین

الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ

وہ نہیں جو پھرتا ہے لوگوں پر ایک دو لقمہ اور ایک

وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ

دو چھوارے کیلئے در بدر پھرتا ہے لیکن مسکین وہ ہے جسکے پاس مال نہ ہو اور نہ لوگوں کو اوسکا حال معلوم ہو

فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ اوسپر صدقہ کیا جائے اور نہ اوٹھ کر لوگوں سے سوال کرے متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُونَ فِي جَوَازِ الْأَخْذِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ

باب اٹھاون بغیر سوال اور بغیر حرص کرنیکے کوئی اگر کچھ دے اوسکے لینے کے

وَلَا تَطَلُّعٍ إِلَيْهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

جواز کے بیان میں روایت ہے سالم بن عبد اللہ بن عمر رض سے کہ نقل کی اونہوں نے اپنے باپ عبد اللہ بن

عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمر رض سے اونہوں نے نقل کی حضرت عمر رض سے کہا حضرت عمر رض نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم



يعطيني العطاء فاقول اعطه من هو افقر اليه مني فقال خذه اذا جاءك

من هذا المال شيء وانت غير مشرف ولا سائل فخذه فتموله فان شئت

كله وان شئت تصدق به وما لا فلا تتبعه نفسك فقال سالم فكان

عبد الله لا يسال احدا شيئا ولا يرد شيئا اعطيه متفق عليه مشرف

بالشين المعجمة اي متطلع اليه

الباب التاسع والخمسون في الحث على الاكل من عمل يده

والتعفف به عن السؤال والتعرض للاعطاء قال الله تعالى فاذا قضيت

الصلوٰة فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله وعن ابي

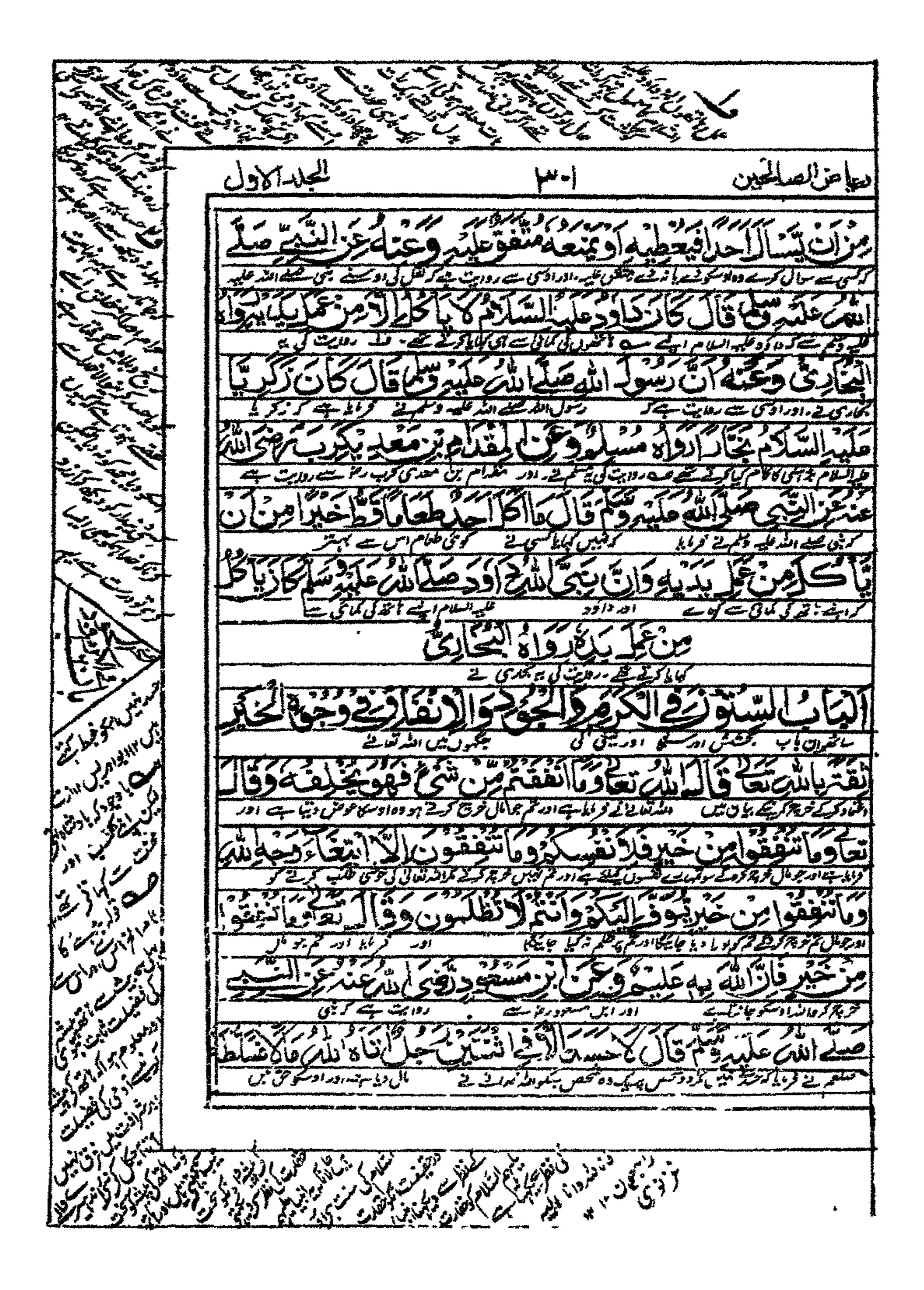
عبد الله الزبير بن العوام رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم لان ياخذ احدكم احبله ثم ياتي الجبل فياتي بحزمة من حطب

على ظهره فيبيعها فيكف الله بها وجهه خير له من ان يسال الناس

اعطوه او منعوه رواه البخاري وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يحتطب احدكم حزمة على ظهره خير له



مِنْ اَنْ يَسْاَلَ اَحَدًا فَيُعْطِيَهُ اَوْ يَمْنَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کہ کسی سے سوال کرے وہ اوسکو دے یا نہ دے متفق علیہ۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ نقل کی اوسنے نبی صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ رَوَاهُ

وسلم سے کہ داؤد علیہ السلام اپنے سو ہاتھوں کی کمائی سے ہی کھایا کرتے تھے۔ نقل روایت کی ہے

الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا

بخاری نے۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زکریا

عَلَيْهِ السَّلَامُ نَجَّارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ

علیہ السلام بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے روایت کی یہ مسلم نے۔ اور مقدام بن معدی کرب رضہ سے روایت ہے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ اَنْ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کھایا کسی نے کوئی طعام اس سے بہتر

يَاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ

کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھوے اور داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے

مِنْ عَمَلِ يَدِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کھایا کرتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ السِّتُّوْنَ فِي الْكَرَمِ وَالْجُوْدِ وَالْاِنْفَاقِ فِيْ وُجُوْهِ الْخَيْرِ

ساٹھواں باب بخشش اور سخاوت اور نیکی کی جگہوں میں اللہ تعالے

ثِقَةً بِاللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَقَالَ

پر اعتماد کرکے خرچ کرنیکے بیان میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے اور تم جو مال خرچ کرتے ہو وہ اوسکا عوض دیتا ہے اور

تَعَالٰى وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ

فرمایا ہے اور جو مال خرچ کروگے سو تمہارے نفسوں کیلئے ہے اور تم نہیں خرچ کرتے مگر اللہ تعالی کی خوشی طلب کرنے کو

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى وَمَا تُنْفِقُوْا

اور جو مال تم خرچ کروگے تم کو پورا دیا جاویگا اور تم پر ظلم نہ کیا جاویگا اور فرمایا اور تم جو مال

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيْمٌ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

خرچ کروگے اللہ اوسکو جانتا ہے اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ

صلعم نے فرمایا کہ حسد نہیں مگر دو کس پر ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالے نے مال دیا ہے اور اوسکو حق میں

على هلكته في الحق ورجل آتاه الله حكمة فهو يقضي بها ويعلمها متفق

خرچ کرنے پر قدرت دی ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت و علم دیا ہو وہ اسکے موافق حکم کرتا ہے اور لوگوں کو تعلیم کرتا ہے متفق

عليه ومعناه ينبغي أن لا يغبط أحد إلا على إحدى هاتين الخصلتين

علیہ۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی کو لائق نہیں کہ کسی پر حسد کرے مگر انہی دو خصلتوں پر کرنا لائق ہے اور

وعنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أيكم مال وارثه أحب إليه من ماله

اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جسکو وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو۔

قالوا يا رسول الله ما منا أحد إلا ماله أحب إليه قال فإن ماله ما قدم

لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں کوئی نہیں کہ جسکو اپنا مال زیادہ پیارا نہ ہو آپ نے فرمایا پس اسکا مال وہی ہے جو آگے بھیجا

ومال وارثه ما أخر رواه البخاري وعن عدي بن حاتم رضي الله عنه

اور وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑ گیا۔ روایت کی یہ بخاری نے اور عدی بن حاتم رض سے روایت ہے

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتقوا النار ولو بشق تمرة متفق

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی متفق

عليه وعن جابر رضي الله عنه قال ما سئل رسول الله صلى الله عليه

علیہ اور روایت ہے جابر رض سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کوئی چیز

وسلم شيئا قط فقال لا متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال

نہیں مانگی گئی کہ آپ نے نہ کہا ہو۔ متفق علیہ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من يوم يصبح العباد فيه إلا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن نہیں چڑھتا بندوں پر مگر

ملكان ينزلان فيقول أحدهما اللهم أعط منفقا خلفا ويقول الآخر

دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک ان میں سے کہتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنے والے کو بدلا دے اور دوسرا کہتا ہے

اللهم أعط ممسكا تلفا متفق عليه وعنه أن رسول الله صلى الله

یا اللہ بخیل کے مال کو تلف کر۔ متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم قال قال الله تعالى أنفق يا ابن آدم ينفق عليك متفق عليه

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خرچ کرے بیٹے آدم کے تجھ پر خرچ کیا جائیگا۔ متفق علیہ

وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما أن رجلا سأل رسول

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض سے کہ ایک آدمی نے رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا اسلام بہتر ہے فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلاوے اور واقف

عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

ناواقف کو السلام علیکم کہا کرے متفق علیہ۔ وسلم اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ

صلعم نے فرمایا ہے کہ چالیس خصلتیں ہیں ان سب میں سے اعلیٰ اور بڑھ کر بکری کا عاریۃ دینا ہے کہ اسکا دودھ پیویں کوئی

بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ بِهَا

عمل کرے ایک خصلت پر ان چالیس خصلتوں میں سے کہ ثواب کی امید پر اور اوسکے وعدے کو سچا جان کر مگر

الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هٰذَا الْحَدِيثِ فِي بَابِ كَثْرَةِ

داخل کریگا اللہ اوسکو بہشت میں روایت کی یہ بخاری نے اور تحقیق گزر چکا بیان اس حدیث کا بیچ بیان

طُرُقِ الْخَيْرِ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

کثرت طرق خیر کے اور ابو امامہ صدی بن عجلان رض سے روایت ہے

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے ابن آدم اگر تو اپنے مال میں سے زائد کو نیکی کی راہ میں خرچ کرے تو تیرے حق میں بہتر ہے

لَكَ وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا

اور اگر تو اوسکو بند کرکے رکھے تو تیرے حق میں برا ہے اور بقدر ضرورت پر ملامت نہیں اور پہلے اونکو دے جو تیرے عیال ہیں اور اوپر کا ہاتھ نیچے والے

خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا سُئِلَ

ہاتھ سے بہتر ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے انس رض سے کہا کہ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَلَقَدْ جَاءَهُ

رسول اللہ صلعم سے اسلام پر کوئی شے سوال نہیں کی گئی مگر آپ نے عطا ہی کی ہے اور ایک آدمی آپکے پاس

رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ أَسْلِمُوا فَإِنَّ

گیا آپنے اوسکو اسقدر بکری عطا کی کہ درمیان دو پہاڑ کے سمائیں پس وہ اپنی قوم میں گیا اور اونکو کہا کہ اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ

مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءَ مَنْ لَا يَخْشَى الْفَقْرَ وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيدُ

کہ محمد صلعم اوس شخص کی مثل عطا کرتے ہیں جسکو فقر کا کچھ خوف نہیں ہوتا اور بیشک آدمی ایسے تھے کہ دنیا کی خواہش سے

إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يَلْبَثُ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا

مسلمان ہوتے تھے تھوڑی دیر میں ایسے ہو جایا کرتے تھے کہ اسلام اونکو دنیا



وما عليها رواه مسلم وعن عمر رضي الله عنه قال قسم رسول الله صلى

الله عليه وسلم قسما فقلت والله يا رسول الله لغير هؤلاء كانوا أحق به

منهم قال إنهم خيروني بين أن يسألوني بالفحش أو يبخلوني فلست

بباخل رواه مسلم وعن جبير بن مطعم رضي الله عنه أنه قال بينما

هو يسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مقفله من حنين فعلقه

الأعراب يسألونه حتى اضطروه إلى سمرة فخطفت رداءه فوقف النبي صلى الله

عليه وسلم قال أعطوني ردائي فلو كان لي عدد هذه العضاه نعما لقسمته

بينكم ثم لا تجدوني بخيلا ولا كذابا ولا جبانا رواه البخاري مقفله

أي في حال رجوعه السمرة شجرة العضاه شجر له شوك وعن أبي هريرة

رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نقصت صدقة من

مال وما زاد الله عبدا بعفو إلا عزا وما تواضع أحد لله إلا رفعه الله عز وجل

رواه مسلم وعن أبي كبشة عمر بن سعد الأنماري رضي الله عنه أنه سمع

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ثلاثة أقسم عليهن وأحدثكم حديثا

فاحفظوه ما نقص مال عبد من صدقة ولا ظلم عبد مظلمة صبر

تم اسکو یاد رکھو کہ بندہ کا مال صدقہ کرنے سے گھٹتا نہیں ہے اور جس بندہ پر ظلم کیا جاوے اور وہ اوس پر صبر کرے

عليها الا زاده الله عزا ولا فتح عبد باب مسألة الا فتح الله عليه باب

اللہ اوسکی عزت زیادہ کرتا ہے اور کوئی آدمی اپنے پر دروازہ سوال کا نہیں کھولتا مگر اللہ تعالی اوس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے

فقر او كلمة نحوها واحدثكم حديثا فاحفظوه قال انما الدنيا لاربعة نفر

یا اوسکی مثل کوئی کلمہ اور فرمایا اور میں تم کو ایک بات سناتا ہوں تم اوسکو یاد رکھو دنیا چار آدمی کے لئے ہے

عبد رزقه الله مالا وعلما فهو يتقي فيه ربه ويصل فيه رحمه ويعلم

ایک وہ آدمی جسکو خدا تعالی نے مال اور علم عطا کیا ہے وہ اپنے رب سے ڈرتا ہے اور ناتے داروں سے سلوک کرتا ہے اور جانتا ہے

لله فيه حقا فهذا بافضل المنازل وعبد رزقه الله علما ولم يرزقه

اللہ تعالی کا حق بھی پہچانتا ہے یہ شخص افضل مرتبہ میں ہے دوسرا وہ آدمی ہے جسکو اللہ تعالی نے علم دیا ہے

مالا فهو صادق النية يقول لو ان لي مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو بنيته

مال نہیں دیا اور اوسکی نیت صادق ہے کہتا ہے اگر مجھکو مال ملتا تو فلانے شخص کی طرح مال کو صرف کروں اور اوس جیسا عمل کروں

فاجرهما سواء وعبد رزقه الله مالا ولم يرزقه علما فهو يخبط في ماله

پس دونوں کا اجر برابر ہے تیسرا وہ آدمی ہے جسکو خدا تعالی نے مال دیا ہے علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بغیر علم کے خبط کرتا ہے

بغير علم لا يتقي فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم لله فيه حقا فهذا با

اور نہیں اپنے رب سے کچھ خوف کرتا اور نہ قرابتیوں سے سلوک کرتا ہے اور نہ اوسکو کچھ اللہ تعالی کا حق پہچاننا ہے یہ شخص بدترین

خبث المنازل وعبد لم يرزقه مالا ولا علما فهو يقول لو ان لي مالا لعملت

مرتبہ میں ہے چوتھا وہ آدمی ہے جسکو خدا تعالی نے نہ مال دیا ہے اور نہ علم اور کہتا ہے کہ اگر مجھے مال ملے تو میں فلانے شخص

فيه بعمل فلان فهو بنيته فوزرهما سواء رواه الترمذي وقال حديث

کی مثل خرچ کروں اور عمل اوس کا اوسکی نیت کے ہے دونوں گناہ میں برابر ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح

حسن صحيح وعن عائشة رضي الله عنها انهم ذبحوا شاة فقال النبي

ہے اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کرکے تقسیم کی نبی

صلى الله عليه وسلم ما بقي منها قالت ما بقي منها الا كتفها قال بقي كلها غير

صلعم نے فرمایا اس میں سے کیا باقی ہے عائشہ رض نے کہا اوس میں سے ایک بازو باقی ہے آنحضرت نے فرمایا سب باقی ہے مگر

كتفها رواه الترمذي وقال حديث صحيح ومعناه تصدقوا بها الا كتفها فقا

ایک بازو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے اور معنے اسکے یہ ہیں کہ صدقہ کیا انہوں نے اسکو مگر شانہ اسکے کو بس فرمایا

بقيت لنا في الآخرة إلا كتفها وعن أسماء بنت أبي بكر الصديق رضي

الله عنهما قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لا توكي فيوكى

عليك وفي رواية أنفقي أو انفحي أو انضحي ولا تحصي فيحصي الله عليك ولا

توعي فيوعي الله عليك متفق عليه وانفحي بالحاء المهملة وهو بمعنى أنفقي

وكذلك انضحي وعن أبي هريرة رضي الله عنه أنه سمع رسول الله صلى

الله عليه وسلم يقول مثل البخيل والمنفق كمثل رجلين عليهما جنتان

من حديد من ثديهما إلى تراقيهما فأما المنفق فلا ينفق إلا

سبغت أو وفرت على جلده حتى تخفي بنانه وتعفو أثره وأما البخيل فلا

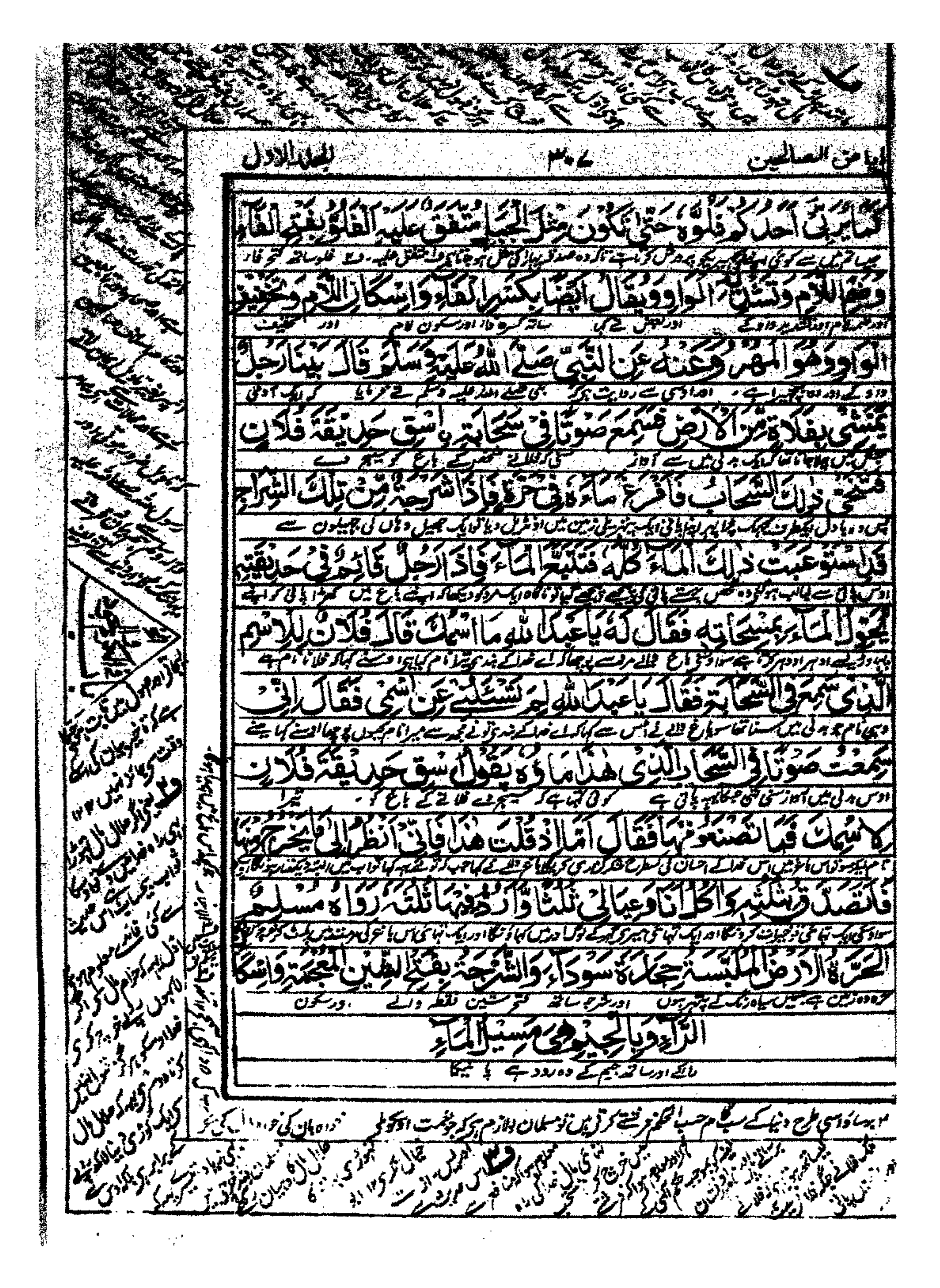
يريد أن ينفق شيئاً إلا لزقت كل حلقة مكانها فهو يوسعها فلا تتسع

متفق عليه والجنة الدرع ومعناه أن المنفق كلما أنفق سبغت وطالت

حتى تجر وراءه وتخفي رجليه وأثر مشيه وخطواته وعنه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب و

لا يقبل الله إلا الطيب فإن الله يقبلها بيمينه ثم يربيها لصاحبها



كما يربي أحدكم فلوه حتى تكون مثل الجبل متفق عليه الفلو بفتح الفاء

وضم اللام وتشديد الواو ويقال أيضا بكسر الفاء وإسكان اللام وتخفيف

الواو وهو المهر وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل

يمشي بفلاة من الأرض فسمع صوتا في سحابة اسق حديقة فلان

فتنحى ذلك السحاب فأفرغ ماءه في حرة فإذا شرجة من تلك الشراج

قد استوعبت ذلك الماء كله فتتبع الماء فإذا رجل قائم في حديقته

يحول الماء بمسحاته فقال له يا عبد الله ما اسمك قال فلان للاسم

الذي سمع في السحابة فقال يا عبد الله لم تسألني عن اسمي فقال إني

سمعت صوتا في السحاب الذي هذا ماؤه يقول اسق حديقة فلان

لاسمك فما تصنع فيها فقال أما إذ قلت هذا فإني أنظر إلى ما يخرج منها

فأتصدق بثلثه وآكل أنا وعيالي ثلثا وأرد فيها ثلثه رواه مسلم

الحرة الأرض الملبسة حجارة سوداء والشرجة بفتح الشين المعجمة وإسكان

الراء وبالجيم هي مسيل الماء

اَلْبَابُ الْحَادِي وَالسِّتُّوْنَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبُخْلِ وَالشُّحِّ

باب اکسٹھواں بخل اور حرص سے نہی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو شخص بخل کرے اور بے پرواہ ہو اور اچھی بات کی تکذیب کرے تو ہم اسکے لئے دوزخ کا عذاب

لِلْعُسْرٰى وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ

تیار کر رکھیں گے اور جب وہ ہلاکت میں گرفتار ہوگا تو اس وقت اس کا مال اس کو کچھ فائدہ نہ دیگا اور فرمایا جو شخص اپنے نفس کی حرص سے بچا لیا گیا

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَتَقَدَّمَتْ جُمْلَةٌ مِّنْهَا فِي الْبَابِ

یہی ہیں مراد پانے والے لیکن احادیث پس اول میں سے گذر چکیں باب میں

السَّابِقِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گذشتہ میں اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ

فرمایا ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہونگے اور حرص سے بچو کیونکہ حرص نے

اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰۤى اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ

تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا ان کو خونریزی اور محرمات کو حلال سمجھنے پر آمادہ کر دیا روایت کی ہے مسلم نے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالسِّتُّوْنَ فِي الْاِيْثَارِ وَالْمُوَاسَاةِ

باب باسٹھواں ایثار اور مواسات کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَقَالَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انکو خود بھی بھوک اور حاجت ہو اور فرمایا

تَعَالٰى وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر یتیم اور مسکین اور قیدی کو اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ

کہا کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ میں مصیبت زدہ بھوکا ہوں

فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْۤ اِلَّا

آپ نے ازواج مطہرات میں سے کسی عورت کے پاس آدمی بھیجا اس عورت نے کہا مجھے قسم اس ذات پاک کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا

مَآءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰۤى اُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ

پانی کے سوا میرے پاس کچھ نہیں پھر دوسری عورت کے پاس بھیجا اس نے بھی ایسا ہی جواب دیا تاکہ تمام عورتوں نے یہی جواب دیا

والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء، فقال: من يضيف هذه الليلة؟

فقال رجل من الأنصار: أنا يا رسول الله، فانطلق به إلى رحله فقال لامرأته:

أكرمي ضيف رسول الله صلى الله عليه وسلم. وفي رواية قال لامرأته: هل

عندك شيء؟ قالت: لا، إلا قوت صبياني، قال: فعلليهم بشيء وإذا أرادوا

العشاء فنوميهم، وإذا دخل ضيفنا فأطفئي السراج وأريه أنا نأكل، فقعدوا

وأكل الضيف وباتا طاويين، فلما أصبح غدا على النبي صلى الله عليه وسلم

فقال: لقد عجب الله من صنيعكما الليلة. متفق عليه. وعنه قال: قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم: طعام الاثنين كافي الثلاثة، وطعام الثلاثة كافي

الأربعة. متفق عليه. وفي رواية لمسلم عن جابر رضي الله عنه عن النبي

صلى الله عليه وسلم قال: طعام الواحد يكفي الاثنين، وطعام الاثنين يكفي

الأربعة، وطعام الأربعة يكفي الثمانية. وعن أبي سعيد الخدري رضي

الله عنه قال: بينما نحن في سفر مع النبي صلى الله عليه وسلم إذ جاء رجل

على راحلة له فجعل يصرف بصره يمينا وشمالا، فقال رسول الله صلى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس سواری زائد ہو وہ اسکو دیدیوے جسکے پاس سواری نہیں اور

مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ فَذَكَرَ مِنْ

جسکے پاس زاد فاضل ہو وہ اسکو دیدیوے جسکے پاس زاد نہیں پس آپنے اسی طرح سب قسم کے

أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

مال کا ذکر کیا اور ایسا ہی فرماتے گئے تاکہ ہمنے سمجھا کر زائد مال میں ہمارا حق کچھ نہیں روایت کیا مسلم نے اور روایت ہے سہل

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ

بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت آئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر لائی

مَنْسُوجَةٍ فَقَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدَيَّ لِأَكْسُوَكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

بنا ہوا تھا اس میں حاشیہ اور کہا کہ یہ چادر میں نے آپکے پہننے کیلئے بنائی ہے آپنے وہ چادر لے لی

سَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَقَالَ فُلَانٌ اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا فَقَالَ

گویا آپ اسکے حاجتمند تھے اور گھر سے ہماری طرف نکل کر آئے اور وہی تہبند کیا ہوا تھا فلاں نے کہا یہ چادر بہت خوب ہے مجھکو

نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ

آپنے فرمایا ہاں بہت خوب پس نبی صلعم مجلس میں بیٹھ کر پھر گھر تشریف لیگئے اور وہ چادر لپیٹ کر اوس شخص کے پاس

بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا

بھیجوا دی لوگوں نے اوسکو کہا تونے اچھا نہ کیا نبی صلعم نے محتاج کے طور یہ پہن لی تھی

إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَ

پھر تونے آپسے سوال کیا اور تو جانتا تھا کہ آپ سائل کو رد نہیں کیا کرتے اسنے کہا مجھے قسم ہے کہ میں نے یہ چادر پہننے کو نہیں لی

لْبَسَهَا إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي فَقَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ

میں نے اسلئے لی ہے کہ یہ چادر میرا کفن ہو کہا سہل نے کہ وہ چادر اوسکا کفن ہوئی روایت کی یہ بخاری نے ۔ اور

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

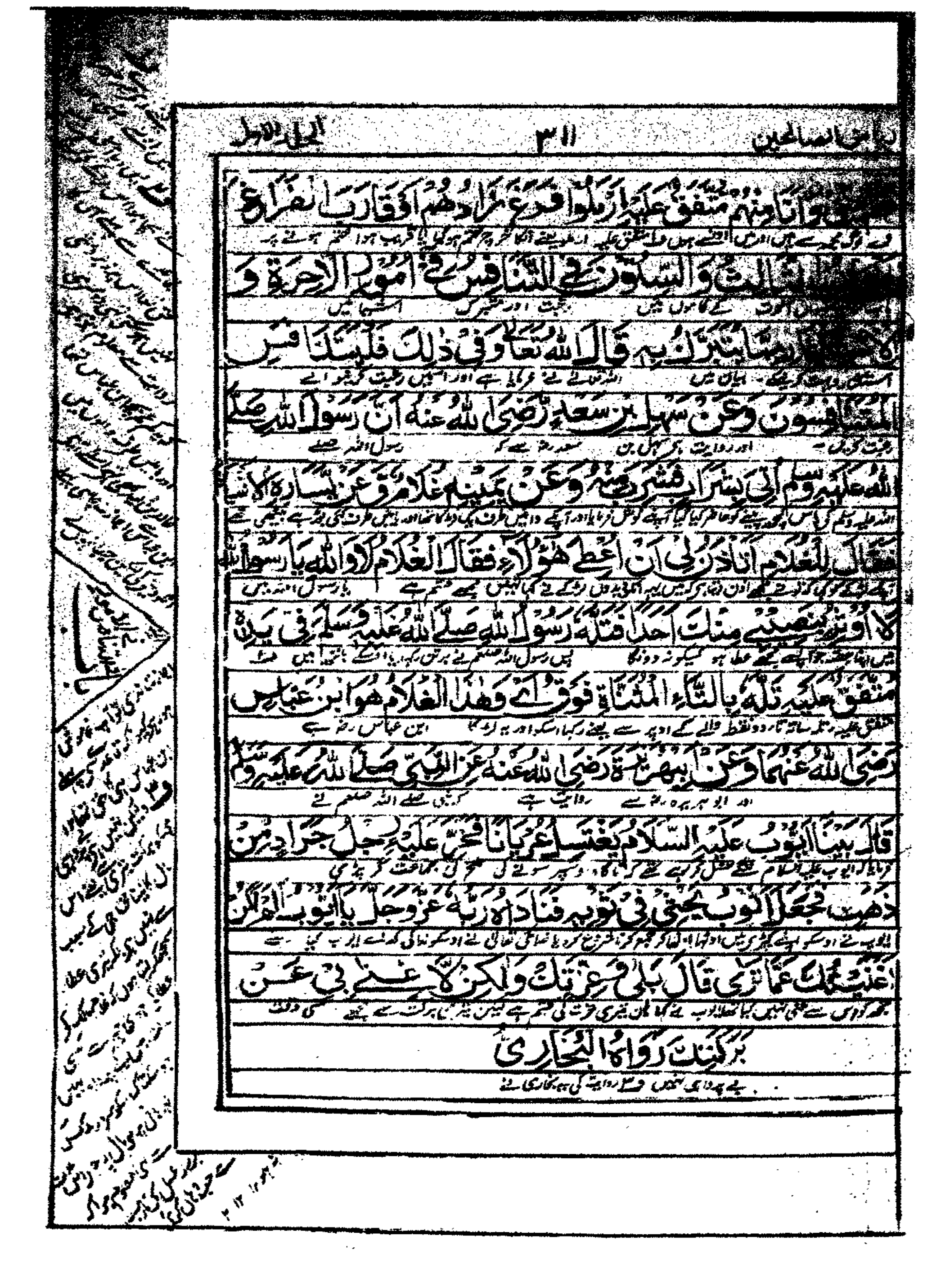
ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا

کہ اشعری لوگ جب غزوہ میں ان کا زاد قریب الاختتام ہو جاتا ہے یا مدینہ میں انکے عیال کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ

مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ

انکے پاس موجود ہوتا ہے سب کو ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں پھر آپس میں ایک برتن سے برابر بانٹ لیتے ہیں



فهم مني وانا منهم متفق عليه. أرملوا فرغ زادهم او قارب الفراغ

باب التنافس والتسابق في التنافس في امور الآخرة و

الاستكثار مما يتبرك به قال الله تعالى وفي ذلك فليتنافس

المتنافسون وعن سهل بن سعد رضي الله عنه ان رسول الله صلى

الله عليه وسلم اتي بشراب فشرب منه وعن يمينه غلام وعن يساره الاشياخ

فقال للغلام اتاذن لي ان اعطي هؤلاء فقال الغلام لا والله يا رسول الله

لا اوثر بنصيبي منك احدا فتله رسول الله صلى الله عليه وسلم في يده

متفق عليه تله بالتاء المثناة فوق اي وضعه وهذا الغلام هو ابن عباس

رضي الله عنهما وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال بينا ايوب عليه السلام يغتسل عريانا فخر عليه رجل جراد من

ذهب فجعل ايوب يحثي في ثوبه فناداه ربه عز وجل يا ايوب الم اكن

اغنيتك عما ترى قال بلى وعزتك ولكن لا غنى بي عن

بركتك رواه البخاري

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ فِيْ فَضْلِ الْغَنِيِّ الشَّاكِرِ وَهُوَ مَنْ

باب چونسٹھواں غنی شکر کرنے والے کی فضیلت کے بیان میں اور غنی شاکر وہ ہے

اَخَذَ الْمَالَ مِنْ وَجْهِهٖ وَصَرَفَهٗ فِیْ وُجُوْهِهِ الْمَاْمُوْرِ بِهَا قَالَ

جو مال وجہ سے حاصل کرے اور ان جگہوں میں صرف کرے جہاں اللہ تعالیٰ نے امر کیا ہے فرمایا

اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى

اللہ تعالیٰ نے سو جس نے دیا اور ڈر رکھا اور سچ جانا بھلی بات کو تو اس کو ہم سہج سہج پہنچا دیں گے آسانی میں

وَقَالَ تَعَالٰى وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى وَمَا لِاَحَدٍ

اور فرمایا ہے اور بچا دیں گے اس سے بڑا ڈر والا جو دیتا ہے اپنا مال دل پاک کرنے کو اور نہیں کسی کا

عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى

اس پر احسان جس کا بدلہ دے مگر چاہ کر منہ اپنے رب کا جو سب سے اوپر اور آگے وہ راضی ہوگا

وَقَالَ تَعَالٰى اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا

اور فرمایا اگر کھلے دو خیرات تو کیا اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر اور

الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

فقیروں کو تو بہتر ہے تمہارے حق میں اور اتارتا ہے تم سے کچھ گناہ تمہارے اور اللہ تمہارے کام سے واقف ہے اور فرمایا

وَقَالَ تَعَالٰى لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ

ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کو جب تک نہ خرچ کرو کچھ اپنی پیاری چیز سے اور جو چیز خرچ کرو گے اللہ کو

اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ وَالْاٰيَاتُ فِيْ فَضْلِ الْاِنْفَاقِ فِي الطَّاعَاتِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ

معلوم ہے۔ اور طاعات میں خرچ کی فضیلت میں آیتیں بہت ہیں معلوم ہیں

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد نہیں مگر دو شخصوں پر ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا پھر اس کو حق میں خرچ کرنے کی توفیق

فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

دی ہے دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت دی ہے اور وہ اس کے موافق حکم دیتا ہے اور لوگوں کو تعلیم کرتا ہے۔ متفق علیہ

تَقَدَّمَ شَرْحُهٗ قَرِيْبًا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اس کی شرح حدیث قریب گزری ہے اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم لا حسد إلا في اثنتين رجل آتاه الله القرآن

فهو يقوم به آناء الليل وآناء النهار ورجل آتاه الله مالا فهو ينفقه

آناء الليل وآناء النهار متفق عليه الآناء الساعات وعن أبي هريرة

رضي الله عنه أن فقراء المهاجرين أتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم

فقالوا ذهب أهل الدثور بالدرجات العلى والنعيم المقيم فقال وما

ذلك فقالوا يصلون كما نصلي ويصومون كما نصوم ويتصدقون

ولا نتصدق ويعتقون ولا نعتق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

أفلا أعلمكم شيئا تدركون به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم

ولا يكون أحد أفضل منكم إلا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلى يا رسول

الله قال تسبحون وتكبرون وتحمدون دبر كل صلوة ثلثا وثلثين مرة

فرجع فقراء المهاجرين إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا سمع إخواننا

أهل الأموال بما فعلنا ففعلوا مثله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك

فضل الله يؤتيه من يشاء متفق عليه وهذا لفظ رواية مسلم الدثور

الأَمْوَالُ الكَثِيرَةُ وَاللهُ أَعْلَمُ

بہت سے مال ہیں اور اللہ تعالیٰ بہت جاننے والا ہے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ فِيْ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَقِصَرِ الْأَمَلِ

باب پینسٹھواں موت کے یاد کرنے کے اور امل کے چھوٹا کرنے کے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالَى كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے اور تم کو بس دئے جاؤ گے تمہارے اجر پورے پورے دن قیامت کے

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ

جو شخص آگ سے دور کیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا بیشک وہ کامیاب ہوا اور نہیں دنیا کی زندگی مگر فریب کا اسباب

الْغُرُوْرِ وَقَالَ تَعَالَى وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ

اور فرمایا ہے اور کوئی جی نہیں جانتا کیا کریگا کل اور کوئی جی نہیں جانتا

بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ وَقَالَ تَعَالَى فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَ

کس زمین میں مرے گا اور فرمایا پھر جب پہونچا اون کا وعدہ نہ دیر کرینگے ایک گھڑی اور

لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ وَقَالَ تَعَالَى يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَ

نہ جلدی اس کی داد فرمایا اے ایمان والو غافل نہ کریں تم کو تمہارے مال اور

لَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَ

تمہارے اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں ٹوٹے میں آئے اور

أَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلُ رَبِّ لَوْلَا

خرچ کرو کچھ ہمارا دیا اس سے پہلے کہ پہونچے کسی کو تم میں سے موت تب کہے اے رب کیوں نہ ڈھیل دی مجھ کو

أَخَّرْتَنِيْ إِلٰى أَجَلٍ قَرِيْبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللهُ نَفْسًا

ایک تھوڑی مدت کہ میں خیرات کرتا اور ہوتا نیک لوگوں میں اور ہرگز نہ ڈھیل دے گا اللہ کسی جی کو جب پہنچا

إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ وَقَالَ تَعَالَى حَتّٰى إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ

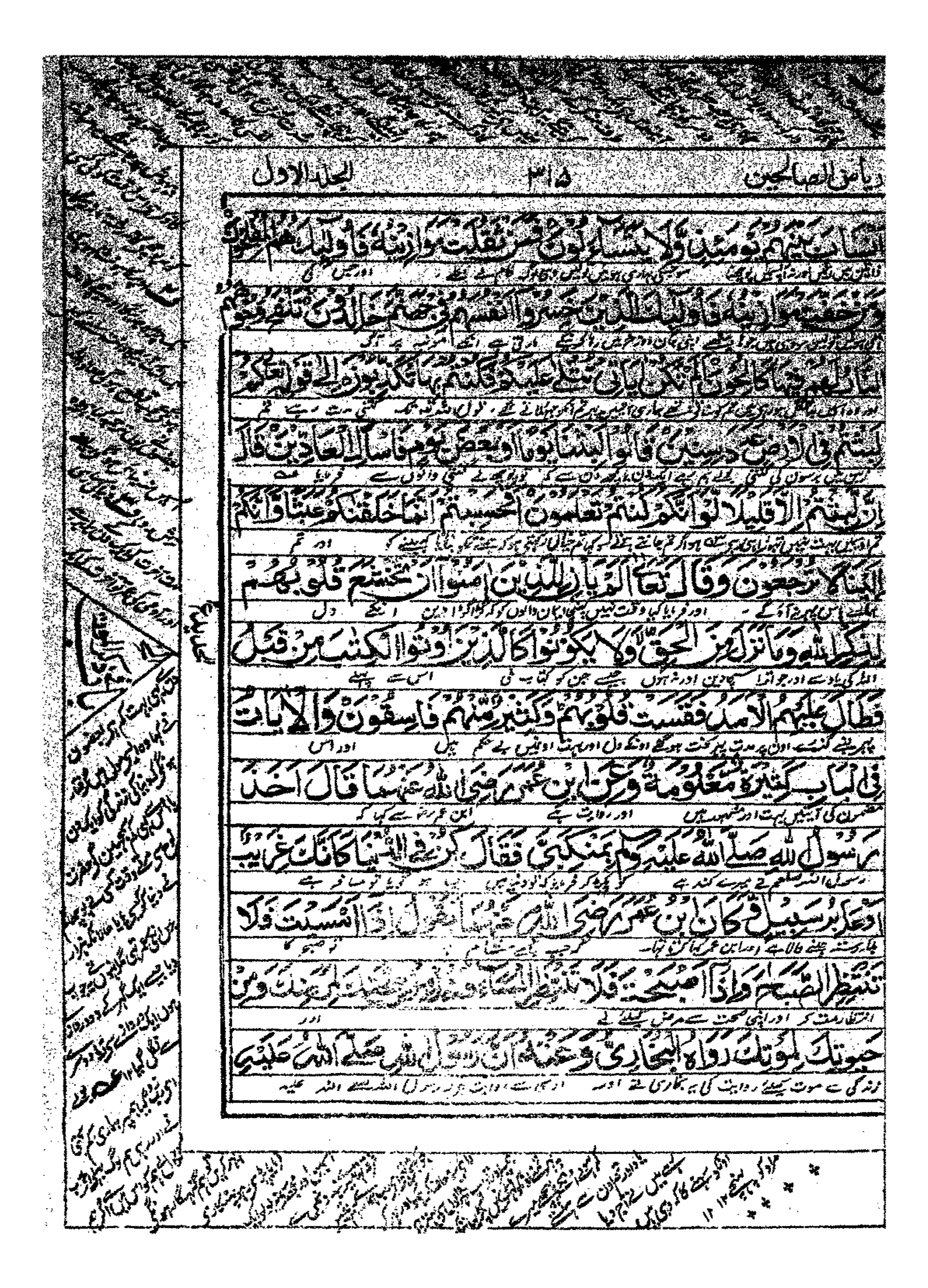
اوسکا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو اور فرمایا ہے یہاں تک کہ جب پہونچے اون میں سے کسی کو

الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ لَعَلِّيْ أَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ

موت کہیگا اے رب مجھ کو پھر بھیجدو شاید کچھ میں بھلا کام کروں اسمیں جو پیچھے چھوڑ آیا کوئی نہیں یہ بات ہے

هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَا

کہ وہ کہتا ہے اور اونکے پیچھے اور الگاؤ ہے جسدن تک اوٹھائے جاوینگے پھر جب وقت پھونک دے صور میں تو نہ



بينهم يومئذ ولا يتساءلون فمن ثقلت موازينه فأولئك هم المفلحون

ومن خفت موازينه فأولئك الذين خسروا أنفسهم في جهنم خالدون تلفح وجوههم

النار وهم فيها كالحون ألم تكن آياتي تتلى عليكم فكنتم بها تكذبون إلى قوله تعالى كم

لبثتم في الأرض عدد سنين قالوا لبثنا يوما أو بعض يوم فاسأل العادين قال

إن لبثتم إلا قليلا لو أنكم كنتم تعلمون أفحسبتم أنما خلقناكم عبثا وأنكم

إلينا لا ترجعون وقال تعالى ألم يأن للذين آمنوا أن تخشع قلوبهم

لذكر الله وما نزل من الحق ولا يكونوا كالذين أوتوا الكتاب من قبل

فطال عليهم الأمد فقست قلوبهم وكثير منهم فاسقون والآيات

في الباب كثيرة معلومة وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال أخذ

رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنكبي فقال كن في الدنيا كأنك غريب

أو عابر سبيل وكان ابن عمر رضي الله عنهما يقول إذا أمسيت فلا

تنتظر الصباح وإذا أصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتك لمرضك ومن

حياتك لموتك رواه البخاري وعنه أن رسول الله صلى الله عليه



وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه يبيت ليلتين إلا و
وصيته مكتوبة عنده متفق عليه هذا لفظ البخاري وفي رواية لمسلم
يبيت ثلاث ليال قال ابن عمر ما مرت علي ليلة منذ سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك إلا وعندي وصيتي وعن أنس رضي الله
عنه قال خط النبي صلى الله عليه وسلم خطوطا فقال هذا الأمل وهذا
أجله فبينما هو كذلك إذ جاءه الخط الأقرب رواه البخاري وعن
ابن مسعود رضي الله عنه قال خط النبي صلى الله عليه وسلم خطا مربعا
وخط خطا في الوسط خارجا منه وخط خططا صغارا إلى هذا الذي
في الوسط من جانبه الذي في الوسط فقال هذا الإنسان وهذا أجله
محيطا به أو قد أحاط به وهذا الذي هو خارج أمله وهذه الخطط
الصغار الأعراض فإن أخطأه هذا نهشه هذا وإن أخطأه هذا نهشه
هذا رواه البخاري وهذه صورته وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالأعمال سبعا هل تنتظرون

إلا فقرًا منسيًا أو غنى مطغيًا أو مرضًا مفسدًا أو هرمًا مفندًا أو موتًا

مجهزًا أو الدجال فشر غائب ينتظر أو الساعة فالساعة أدهى وأمر

رواه الترمذي وقال حديث حسن وعنه قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم أكثروا ذكر هادم اللذات يعني الموت رواه الترمذي

وقال حديث حسن وعن أبي بن كعب رضي الله عنه قال كان رسول الله

صلى الله عليه وسلم إذا ذهب ثلث الليل قام فقال يا أيها الناس اذكروا الله جاءت

الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فيه جاء الموت بما فيه قلت

يا رسول الله إني أكثر الصلاة عليك فكم أجعل لك من صلاتي فقال

ما شئت قلت الربع قال ما شئت فإن زدت فهو خير لك قلت فالنصف

قال ما شئت فإن زدت فهو خير لك قلت فالثلثين قال ما شئت

فإن زدت فهو خير لك قلت أجعل لك صلاتي كلها قال إذًا تكفى

همك ويغفر لك ذنبك رواه الترمذي وقال حديث حسن

الباب السادس والستون في استحباب زيارة

القبور للرجال وما يقوله الزائر

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ الْقُبُورَ فَلْيَزُرْ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ بِالْآخِرَةِ

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُولَ قَائِلُهُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورٍ بِالْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اے قبر والو تم پر سلام ہو ہم کو اور تم کو خدا بخشے تم ہم سے پہلے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں روایت کی ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اور کہا حدیث حسن ہے

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ فِيْ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ بِسَبَبِ ضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلَا بَأْسَ بِهِ لِخَوْفِ الْفِتْنَةِ فِي الدِّيْنِ

باب سڑسٹھواں بسبب نازل ہونے کسی رنج و مصیبت وغیرہ کے موت کی آرزو کرنے کی کراہت کے بیان میں

اور اگر دین میں فتنہ کے خوف سے موت کی آرزو کرے تو کچھ ڈر نہیں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ وَإِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیکوکار ہے تو شاید کہ زندگی کے سبب اس کی نیکی زیادہ ہو جائے گی اور اگر بدکار ہے تو شاید کہ توبہ کر لے اور خدا تعالیٰ کی رضامندی کرے

وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا

متفق علیہ یہ بخاری کے لفظ ہیں اور مسلم کی روایت میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اور موت کے آنے سے پہلے موت کی دعا نہ مانگے اس لئے کہ جب مر گیا تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں اور زندگی میں مومن کی نیکی زیادہ ہوتی ہے

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کوئی تم میں سے بسبب رنج و مصیبت کے نازل ہونے کی موت کی آرزو نہ کرے اور اگر ضرور کرنی ہی ہو تو اس طرح کہا کرے اے اللہ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو مجھ کو زندہ رکھ اور جب میرے حق میں مرنا بہتر ہو تو مجھے فوت کر دے متفق علیہ

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ

اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہا ہم گئے خباب بن ارت کے



رضي الله عنه نعوده وقد اكتوى سبع كيات فقال إن أصحابنا الذين سلفوا مضوا ولم تنقصهم الدنيا وإنا أصبنا ما لا نجد له موضعا إلا التراب ولولا أن النبي صلى الله عليه وسلم نهانا أن ندعو بالموت لدعوت به ثم أتيناه مرة أخرى وهو يبني حائطا له فقال إن المسلم ليؤجر في كل شيء ينفقه إلا في شيء يجعله في هذا التراب متفق عليه

وهذا لفظ رواية البخاري

الباب السادس والستون في الورع وترك الشبهات

قال الله تعالى: وتحسبونه هينا وهو عند الله عظيم. إن ربك لبالمرصاد

وعن النعمان بن بشير رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الحلال بين وإن الحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى يوشك أن يرتع فيه ألا وإن لكل ملك حمى ألا وإن حمى الله محارمه ألا وإن في الجسد مضغة إذا صلحت

صلح الجسد كله وإذا فسدت فسد الجسد كله ألا وهي القلب متفق

تو سب بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

عليه ورواه من طرق بألفاظ متقاربة وعن أنس رضي الله عنه

اور روایت کیا دونوں نے اس حدیث کو کئی طرق اور الفاظ متقارب سے۔ اور انس رضہ سے روایت ہے

أن النبي صلى الله عليه وسلم وجد تمرة في الطريق فقال لولا أني أخاف

کہ نبی صلعم کو ایک چھوہارا راہ میں پڑا مل گیا آپنے فرمایا اگر مجھے اسکا

أن تكون من الصدقة لأكلتها متفق عليه وعن النواس بن سمعان رضي

صدقہ سے ہونیکا خوف نہ ہوتا تو میں اسکو کھا لیتا۔ متفق علیہ اور نواس بن سمعان رضہ سے روایت ہے

الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال البر حسن الخلق والإثم ما

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی خوش خلقی ہے اور گناہ وہ کام ہے

حاك في نفسك وكرهت أن يطلع عليه الناس رواه مسلم حاك بالحاء

جو تیرے جی میں تردد و شک کرے اور تو لوگوں پر اوسکی ظاہر ہونیکو برا جانے۔ روایت کی یہ مسلم نے حاک ساتھ حاء

المهملة والكاف أي تردد فيه وعن وابصة بن معبد رضي الله عنه

مہملہ اور کاف کے یعنے شک کیا گیا ہیں اور روایت ہے وابصہ بن معبد رضہ سے

قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال جئت تسأل عن البر

کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے فرمایا تو نیکی پوچھنے آیا ہے میں

قلت نعم فقال استفت قلبك البر ما اطمأنت إليه النفس واطمأن إليه

نے کہا ہاں آپنے فرمایا تو اپنے دل سے پوچھ لے نیکی وہ کام ہے جسکی طرف تیرا نفس اور دل اطمینان کر جاوے اور

القلب والإثم ما حاك في النفس وتردد في الصدر وإن أفتاك الناس وأفتوك

اور گناہ وہ کام ہے جو کھٹکے نفس کو اور کھٹکے تردد و شک ہو اور تیرے دل میں اوسکی طرف سے تردد و اضطراب ہو اگرچہ لوگ تجھے فتوی دے دیں

حديث حسن رواه أحمد والدارمي في مسنديهما وعن أبي سروعة

حدیث حسن ہے روایت کی یہ احمد اور دارمی نے اپنے دونوں مسندوں میں اور روایت ہے ابی سروعہ

بكسر السين المهملة وفتحها عقبة بن الحارث رضي الله عنه أنه تزوج

ساتھ کسرہ سین مہملہ اور فتحہ اسکے کے عقبہ بن حارث رضہ سے کہ میں نے

ابنة لأبي إهاب بن عزيز فأتته امرأة فقالت إني قد أرضعت عقبة و

ابی اہاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح کیا ایک عورت میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے عقبہ اور



التي قد تزوج بها فقال لها عقبة ما اعلم انك ارضعتني ولا اخبرتني
فركب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة فسأله فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم كيف وقد قيل ففارقها عقبة ونكحت زوجا غيره رواه
البخاري إهاب بكسر الهمزة وعزيز بفتح العين وبزاي مكررة وعن
الحسن بن علي رضي الله عنهما قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه
وسلم دع ما يريبك الى ما لا يريبك رواه الترمذي وقال حديث حسن
صحيح معناه اترك ما تشك فيه وخذ ما لا تشك فيه وعن عائشة رضي الله
عنها قالت كان لابي بكر الصديق رضي الله عنه غلام وكان يخرج له
الخراج وكان ابو بكر يأكل من خراجه فجاء يوما بشيء فأكل منه ابو بكر فقال
له الغلام أتدري ما هذا فقال ابو بكر وما هو فقال كنت تكهنت لانسان
في الجاهلية وما احسن الكهانة الا اني خدعته فلقيني فأعطاني لذلك فهذا
الذي اكلت منه فادخل ابو بكر يده فقاء كل شيء في بطنه رواه البخاري الخراج
شيء يجعله السيد على عبده يؤديه الى السيد كل يوم وباقي كسبه يكون

للعبد وعن نافع أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان فرض للمهاجرين الأولين أربعة آلاف وفرض لابنه ثلاثة آلاف وخمسمائة فقيل له هو من المهاجرين فلم نقصته فقال إنما هاجر به أبوه يقول ليس هو كمن هاجر بنفسه رواه البخاري وعن عطية بن عروة السعدي الصحابي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبلغ العبد أن يكون من المتقين حتى يدع ما لا بأس به حذرا لما به بأس رواه الترمذي وقال حديث حسن

الباب التاسع والستون في استحباب العزلة عند

فساد الناس والزمان أو الخوف من فتنة في الدين ووقوع في حرام وشبهات ونحوها قال الله تعالى ففروا إلى الله إني لكم منه نذير مبين وعن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله يحب العبد التقي الغني الخفي رواه مسلم المراد بالغني غني النفس كما سبق في الحديث الصحيح وعن أبي سعيد

الخدري رضي الله عنه قال قال رجل اي الناس افضل يا رسول الله قال

خدری رضہ سے کہا کہ ایک نے کہا یارسول اللہ کون آدمی افضل ہے آپنے فرمایا

مؤمن يجاهد بنفسه وماله في سبيل الله قال ثم من قال ثم رجل معتزل

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے اوس شخص نے کہا پھر کون افضل ہے آپنے فرمایا وہ شخص جو کسی پہاڑ کے

في شعب من الشعاب يعبد ربه وفي رواية يتقي الله ويدع الناس من

درہ میں گوشہ نشین ہو کر اپنے رب کی عبادت کرے ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے نفس کی شرارت سے

شره متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك

بچا رکھے متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ عنقریب ہے

ان يكون خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه

کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہونگی جنکے پیچھے پھریگا چرانیکو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پانی برسنے کی مقاموں پر اپنا دین لیکر بھاگے گا

من الفتن رواه البخاري وشعف الجبال اعلاها وعن ابي هريرة رضي

فتنوں کے سبب سے ۔ روایت کی یہ بخاری نے شعف الجبال پہاڑوں کی چوٹیاں اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بعث الله نبيا الا رعى الغنم

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر سب نے بکری چرائی ہیں یاروں نے

فقال اصحابه وانت قال نعم كنت ارعاها على قراريط لاهل مكة رواه

کہا کہ یا رسول اللہ آپنے بھی چرائی ہیں آپنے فرمایا ہاں میں بھی مکہ کے لوگوں کی بکریاں کچھ قیراطوں پر چرایا کرتا تھا روایت کی بخاری نے

البخاري وعنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال من خير معاش

اور اوسی سے روایت ہے کہ نقل کی اوسنے رسول خدا صلعم سے کہ فرمایا آپنے سب لوگوں کی زندگانی سے

الناس لهم رجل ممسك بعنان فرسه في سبيل الله يطير على متنه كلما

اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اوس کی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ

سمع هيعة او فزعة طار عليه يبتغي القتل والموت مظانه او رجل في

سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا ہے یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو بکریاں لے کر

غنيمة في رأس شعفة من هذه الشعف او بطن واد من هذه الاودية يقيم

کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں انہیں نالوں میں سے رہتا ہے نماز کو قائم رکھتا ہے

الصلوة ويؤتي الزكوة ويعبد ربه حتى ياتيه اليقين ليس من الناس الا في خير رواه

اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں سے [illegible] بھلائی کے نقل کی یہ

مسلم لا يطير أي يسرع ومتنه ظهره والهيعة الصوت للحرب والفزعة نحوه

مسلم نے بطیر یعنی جلدی کرتا ہے اور متنہ یعنی پشت اسکی اور ہیعۃ لڑائی کی آواز اور فزعۃ مانند اسکے ہے

ومظان الشيء المواضع التي يظن وجوده فيها والغنيمة بضم الغين تصغير

اور مظان الشئ وہ جگہیں ہیں جو گمان کیا جاتا ہے وجود اس چیز کا انہیں اور غنیمۃ ساتھ ضمہ غین کے تصغیر

الغنم والشعفة بفتح الشين والعين وهي أعلى الجبل

غنم کی ہے اور شعفۃ ساتھ فتح شین اور عین کے اور وہ پہاڑ کی چوٹی ہے

الباب السبعون في فضل الاختلاط بالناس وحضور

باب ستر ہواں لوگوں سے اختلاط وملاپ رکھنے اور انکے ساتھ

جمعهم وجماعاتهم ومشاهد الخير ومجالس الذكر معهم وعيادة مريضهم

جمعہ اور جماعتوں اور مشاہد خیر اور مجالس ذکر میں شامل ہونے اور بیماروں کی

وحضور جنائزهم ومواساة محتاجهم وإرشاد جاهلهم وغير ذلك

عیادت کرنے اور جنازوں پر حاضر ہونے اور محتاجوں کی حاجت روائی اور جاہلوں کی رہنمائی وغیرہ اونکے

من مصالحهم لمن قدر على الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر وقمع

مصالح میں اشتغال کرنیکے بیان میں یہ اوس شخص کیلئے ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پہ قدرت رکھتا ہو اور اپنے

نفسه عن الإيذاء وصبر على الأذى اعلم أن الاختلاط بالناس على

نفس کو انکی ایذا رسانی سے ستاتو سی نہونے دے اور انکے ایذا پر صبر کرے تو جان لے کہ اس وجہ سے جو پہلے

الوجه الذي ذكرته هو المختار الذي كان عليه رسول الله صلى الله عليه و

ذکر کی ہے لوگوں میں میل جول رکھنا وہ طریق ہے جو فدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سلم وسائر الأنبياء صلوات الله وسلامه عليهم وكذلك الخلفاء الراشدون

اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو مختار و پسند تھا اور خلفاء راشدین

ومن بعدهم من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من علماء المسلمين و

اور انکے بعد اصحابہ اور تابعین وغیرہم علماء مسلمانوں اور

أخيارهم وهو مذهب أكثر التابعين ومن بعدهم وبه قال الشافعي و

پرہیزگاروں کا ایسا ہی طریق تھا اور اکثر تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب تھا اور شافعی رح اور

أحمد وأكثر الفقهاء رضي الله عنهم أجمعين قال الله تعالى وتعاونوا على

احمد رح اور اکثر فقہا کا یہی قول ہے فرمایا اللہ تعالے نے نیکی اور



الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَالْاٰيَاتُ فِيْ مَعْنٰى مَا ذَكَرْتُهُ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالسَّبْعُوْنَ فِي التَّوَاضُعِ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَنَادٰى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَا اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ اَهٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ ...

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نقصت صدقة من مال وما زاد
الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله رواه مسلم و
عن انس رضي الله عنه انه مر على صبيان فسلم عليهم وقال كان النبي
صلى الله عليه وسلم يفعله متفق عليه وعنه قال كانت الامة من اماء المدينة
لتاخذ بيد النبي صلى الله عليه وسلم فتنطلق به حيث شاءت رواه البخاري
وعن الاسود بن يزيد قال سالت عائشة رضي الله عنها ما كان يصنع
النبي صلى الله عليه وسلم في بيته قالت كان يكون في مهنة اهله يعني
خدمة اهله فاذا حضرت الصلوة خرج الى الصلوة رواه البخاري وعن
ابي رفاعة تميم بن اسيد رضي الله عنه قال انتهيت الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو يخطب فقلت يا رسول الله رجل غريب جاء يسال
عن دينه لا يدري ما دينه فاقبل على رسول الله صلى الله عليه وسلم
وترك خطبته حتى انتهى الي فاتي بكرسي فقعد عليه وجعل يعلمني مما
علمه الله ثم اتى خطبته فاتم اخرها رواه مسلم وعن انس رضي الله عنه

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

کہ رسول اللہ صلعم جب کھانا کھایا کرتے تو اپنی تین انگلی چاٹ لیا کرتے

قَالَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا

اور فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اوس سے الایش خاک وغیرہ دور کر کے کھا لیا کرے اور

يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَ أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ

وہ لقمہ شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور حکم فرماتے کہ پیالہ خوب صاف کیا جایا کرے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کونسے طعام میں

الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

برکت ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ نقل کی نبی صلعم سے کہ فرمایا نہیں

سَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ قَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ

بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ چرائی ہیں بکریاں اوس نے کہا اصحاب نے اور آپ نے بھی چرائی ہیں فرمایا کہ ہاں تھا میں

أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

چراتا اوس کو اجرت چند قیراط کے واسطے اہل مکہ کے۔ نقل کی یہ بخاری نے اور اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ

فرمایا کہ اگر میں دعوت میں بکری کے دست یا پاچے کیطرف بلایا جاؤں تو البتہ قبول کروں اور اگر بکری کا ہاتھ یا پاؤں کا

كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ نَاقَةُ

مجھ کو تحفہ دیا جائے تو قبول کروں۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور روایت ہے انس رضی سے کہا کہ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ أَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ

رسول اللہ صلعم کی اونٹنی جسکا نام عضبا تھا اوس سے کوئی بڑھ نہیں سکتا تھا ایک اعرابی دوسالہ پر آیا

أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى عَرَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اعرابی ایک اونٹ پر آیا اور اوس سے بڑھ گیا یہ مسلمانوں پر شاق گذرا یہانتک کہ آپ پر ظاہر ہو گیا کہ مسلمانوں نے اوس کو برا مانا ہے

فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اوس وقت آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ دنیا میں کوئی شے بلند نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ اوس کو پست کر دیتا ہے روایت کی یہ بخاری نے

الْبَابُ الثَّانِي وَالسَّبْعُونَ فِي تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَالْإِعْجَابِ

بہتر واں باب تکبر اور خود بینی کے حرام ہونے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ گھر پچھلا ہم کرتے ہیں اونکو جو نہیں چاہتے چڑھنا



الأرض ولا فسادا والعاقبة للمتقين. وقال تعالى ولا تصعر خدك

للناس ولا تمش في الأرض مرحا إن الله لا يحب كل مختال فخور. ومعنى

تصعر خدك أي تميله وتعرض به عن الناس تكبرا عليهم والمرح التبختر

وقال تعالى إن قارون كان من قوم موسى فبغى عليهم وآتيناه من الكنوز

ما إن مفاتحه لتنوء بالعصبة أولي القوة إذ قال له قومه لا تفرح إن

الله لا يحب الفرحين إلى قوله تعالى فخسفنا به وبداره الأرض الآيات

وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر فقال رجل

إن الرجل يحب أن يكون ثوبه حسنا ونعله حسنة قال إن الله جميل

يحب الجمال الكبر بطر الحق وغمط الناس رواه مسلم بطر الحق دفعه

ورده على قائله وغمط الناس احتقارهم وعن سلمة بن الأكوع رضي

الله عنه أن رجلا أكل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بشماله فقال

كل بيمينك فقال لا أستطيع فقال لا استطعت ما منعه إلا الكبر فما

قال فما رفعها الى فيه رواه مسلم وعن حارثة بن وهب رضى الله عنه

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الا اخبركم باهل النار

كل عتل جواظ مستكبر متفق عليه وتقدم شرحه فى باب ضعفة المسلمين

وعن ابى سعيد ن الخدرى رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

وسلم قال احتجت الجنة والنار فقالت النار فى الجبارون والمتكبرون

وقالت الجنة فى ضعفاء الناس ومساكينهم فقضى الله بينهما انك الجنة

رحمتى ارحم بك من اشاء وانك النار عذابى اعذب بك من اشاء ولكليكما

على ملؤها رواه مسلم وعن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الله يوم القيمة الى من جر ازاره بطرا متفق

عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا يكلمهم الله

يوم القيمة ولا يزكيهم ولا ينظر اليهم ولهم عذاب اليم شيخ زان و

ملك كذاب وعائل مستكبر رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم العز ازاره والكبرياء رداؤه فمن ينازعنى فقد عذبته

رواه مسلم. وعنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يمشي

روایت کیا اسکو مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس حالت میں کہ ایک مرد

في حلة تعجبه نفسه مرجل رأسه يختال في مشيته إذ خسف الله به فهو

اپنے بالوں کی کنگھی کئے ہوئے پوشاک میں اپنے بدن کی عجب دیکھ کر اترا ہوا چلا جاتا تھا ناگاہ خدا نے اسکو زمین میں دھنسا دیا سو

يتجلجل في الأرض إلى يوم القيامة متفق عليه مرجل رأسه أي ممشطه

وہ مدت تک زمین کے اندر گڑتا چلا جاتا رہے گا قیامت تک۔ متفق علیہ۔ مرجل راسہ یعنے کنگھی کئے ہوئے سر اپنے۔ یتجلجل

يتجلجل بالجيم أي يغوص وينزل. وعن سلمة بن الأكوع رضي الله عنه

ساتھ جیم کے یعنے دھنستا ہے اور اترتا ہے اور سلمہ بن الاکوع رضی سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الرجل يذهب بنفسه حتى

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ آدمی ہمیشہ اپنے نفس کو اونچا کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ انکو

يكتب في الجبارين فيصيبه ما أصابهم رواه الترمذي وقال حديث

جباروں میں لکھا جاتا ہے سو اسکو پہنچتی ہے وہ چیز کہ پہنچے انکو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن. يذهب بنفسه أي يرتفع ويتكبر

حسن ہے یذھب بنفسہ یعنے بلندی اور بڑائی کرتا ہے

الباب الثالث والسبعون في حسن الخلق

باب تہترواں خوش خلقی کے بیان میں

قال الله تعالى وإنك لعلى خلق عظيم وقال الله تعالى والكاظمين

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور بیشک تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر اور فرمایا اور

الغيظ والعافين عن الناس الآية. وعن أنس رضي الله عنه قال

دبا لینے والے غصہ اور معاف کرنے والے لوگوں کو اور روایت ہے انس رضی سے کہا

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أحسن الناس خلقا متفق عليه

کہ رسول اللہ صلعم خلق میں سب لوگوں سے بہتر تھے متفق علیہ

وعنه قال ما مسست ديباجا ولا حريرا ألين من كف رسول الله صلى

اور اسی سے روایت ہے کہ میں نے کسی ریشم اور دیبا کو ہاتھ نہیں لگایا کہ وہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم ولا شممت رائحة قط أطيب من رائحة رسول الله صلى الله

اللہ علیہ وسلم کی کف مبارک سے زیادہ نرم ہو اور کوئی خوشبو میں نے نہیں سونگھی کہ وہ رسول اللہ صلے

عليه وسلم ولقد خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين فما قال

علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ ہو اور بیشک دس برس رسول اللہ صلعم کی خدمت کی ہے

لي قط أف ولا قال لشيء فعلته لم فعلته ولا لشيء لم أفعله ألا فعلت

مجھ کو کبھی اف تک نہیں کہا اور اگر میں کوئی کام جو کرتا ہوتا کر لیتا تو آپ نے کبھی نہیں کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا اور اگر میں نہ کرتا کہ

كذا متفق عليه وعن الصعب بن جثامة رضي الله عنه قال أهديت

یہ کیا۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے صعب بن جثامہ رض سے کہا کہ میں نے

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حمارا وحشيا فرده علي فلما رأى

گورخر ہدیۃ رسول اللہ صلعم کو پیش کیا آپ نے وہ گورخر واپس دیدیا جب آپ نے میرے چہرہ میں ملال

ما في وجهي قال إنا لم نرده عليك إلا أنا حرم متفق عليه وعن النواس

دیکھا تو فرمایا کہ گورخر تم کو نہیں پھیر دیا مگر اس واسطے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں متفق علیہ۔ اور نواس بن

بن سمعان رضي الله عنه قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن

سمعان رض سے روایت ہے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلعم سے نیکی

البر والإثم فقال البر حسن الخلق والإثم ما حاك في صدرك وكرهت

اور گناہ سے آپ نے فرمایا نیکی اچھا برتاؤ لوگوں سے ہے اور گناہ وہ جو تیرے سینہ میں کھٹکے اور برا لگے

أن يطلع عليه الناس رواه مسلم وعن عبد الله بن عمرو بن العاص

کہ مطلع ہو جاویں اس پر لوگ۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص رض سے

رضي الله عنهما قال لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ فاحش تھے اور نہ متفحش تھے

وكان يقول إن من خياركم أحسنكم أخلاقا متفق عليه وعن أبي الدرداء

اور فرمایا کرتے تھے کہ تم میں وہ بہتر ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ متفق علیہ۔ اور ابو الدرداء

رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من شيء أثقل في ميزان

رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کی میزان

المؤمن يوم القيامة من حسن الخلق وإن الله يبغض الفاحش البذيء

میں کوئی عمل خوش خلقی سے زیادہ بھاری نہ ہوگا اور اللہ دشمن رکھتا ہے فحش بولنے والے بے حیا کو

رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح البذيء هو الذي يتكلم بالفحش ورديء

روایت کیا یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ بذی وہ شخص ہے جو فحش کلام اور ردی باتیں

أذى الكلام. وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أكثر ما يدخل الناس الجنة؟ قال: تقوى الله وحسن الخلق، وسئل عن أكثر ما يدخل الناس النار فقال: الفم والفرج. رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

وعنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا وخياركم خياركم لنسائهم. رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

وعن عائشة رضي الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إن المؤمن ليدرك بحسن خلقه درجة الصائم القائم. رواه أبو داود.

وعن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أنا زعيم ببيت في ربض الجنة لمن ترك المراء وإن كان محقا، وببيت في وسط الجنة لمن ترك الكذب وإن كان مازحا، وببيت في أعلى الجنة لمن حسن خلقه. حديث صحيح رواه أبو داود بإسناد صحيح. الزعيم: الضامن.

وعن جابر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن من أحبكم إلي وأقربكم مني مجلسا يوم القيامة أحاسنكم أخلاقا

من أبغضكم إلي وأبعدكم مني يوم القيامة الثرثارون والمتشدقون

دشمن ترین تمہارا میری طرف میں اور دور ترین تمہارے مجھ سے بہت کلام کرنے والے ہیں تکلف کر کر اور فراخی کرنیوالے کلام میں بغیر احتیاط کے

والمتفيهقون قالوا يا رسول الله قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما

لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم ثرثار اور متشدق کو جانتے ہیں متفیہق کون ہیں

المتفيهقون قال المتكبرون رواه الترمذي وقال حديث حسن والثرثار

تکبر کرنیوالے روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ثرثار تکلف سے بہت کلام

هو كثير الكلام تكلفا والمتشدق المتطاول على الناس بكلامه ويتكلم بملء فيه

کرنیوالا اور متشدق لمبی کلام کرنے والا لوگوں پر اور منہ بھر کر کلام کرنیوالا واسطے اظہار فصاحت

تفاصحا وتعظيما لكلامه والمتفيهق أصله من الفهق وهو الامتلاء وهو الذي

اور تعظیم کلام اپنے کے اور متفیہق اصل فہق سے ہے اور وہ بھرنا ہے اور یہاں وہی مراد ہے جو اپنے

يملأ فمه بالكلام ويتوسع فيه ويغرب به تكبرا وارتفاعا وإظهارا للفضيلة

منہ کو بھرتا ہے کلام کے ساتھ اور فراخی کرتا ہے اپنے کلام میں اور عجیب لغات استعمال کرتا ہے بسبب تکبر اور واسطے بلندی کے اور واسطے ظاہر کرنے

على غيره وروى الترمذي عن عبد الله بن المبارك رحمه الله في تفسير حسن الخلق

اور وں پر اور ترمذی نے عبد اللہ بن مبارک سے حسن خلق کی تفسیر اس طرح نقل کی ہے

قال هو طلاقة الوجه وبذل المعروف وكف الأذى

کہا کہ حسن خلق کشادہ روئی نیکی کرنا اور ایذا نہ دینے کو کہتے ہیں۔

الباب الرابع والسبعون في الحلم والأناة والرفق

باب چوہترواں حلم اور آہستگی اور نرمی کرنے کے بیان میں

قال الله تعالى والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور روکنے والے ہیں غصہ کو اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے

المحسنين وقال تعالى خذ العفو وأمر بالعرف وأعرض عن الجاهلين

نیکی کرنیوالوں کو اور فرمایا ہے تو پکڑ معافی کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلوں سے

وقال تعالى ولا تستوي الحسنة ولا السيئة ادفع بالتي هي أحسن فإذا

اور فرمایا اور برابر نہیں نیکی نہ بدی جواب میں تو کہہ اس سے جو بہتر ہو پھر

الذي بينك وبينه عداوة كأنه ولي حميم وما يلقاها إلا الذين صبروا

تو دیکھے تو جس میں تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی جیسے دوستدار ہے ناتے والا اور یہ بات ملتی ہے انہیں کو جو سہارا رکھتے ہیں

وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ

اور یہ بات نہیں ملتی ہے اوسکو جسکی بڑی قسمت ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور البتہ جسنے سہا اور معاف کیا بیشک یہ کام

عَزْمِ الْاُمُوْرِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ہمت کے ہیں۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ

اللہ علیہ وسلم نے اشج کو جو عبد القیس میں تھے کہا فرمایا کہ تجھ میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنکو خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک تو غصہ کا پیجانا دوسرے آہستگی

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت کی یہ مسلم نے۔ اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا اَنَّ

کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنیوالا ہے ہر کام میں رفق و نرمی کو دوست رکھتا ہے۔ متفق علیہ۔ اور اونہی سے روایت ہے کہ نبی

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ

صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رفق کرنیوالا ہے رفق کو دوست رکھتا ہے اور رفق پر وہ ثواب دیتا ہے اور عطا کرتا ہے

مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ

کہ عنف و نوازی وغیرہ پر نہیں عطا کرتا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور اونہی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ

نے فرمایا کہ رفق جس شئے میں ہوتا ہے اوسکو سنوار ہی دیتا ہے اور جس شئے سے نکل جاتا ہے

اِلَّا شَانَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي

اوسکو معیوب ہی کر دیتا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں

الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ اِلَيْهِ لِيَقَعُوْا فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ

پیشاب کر دیا لوگ اوس سے لڑائی کرنے کو اٹھے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو

وَاَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَ

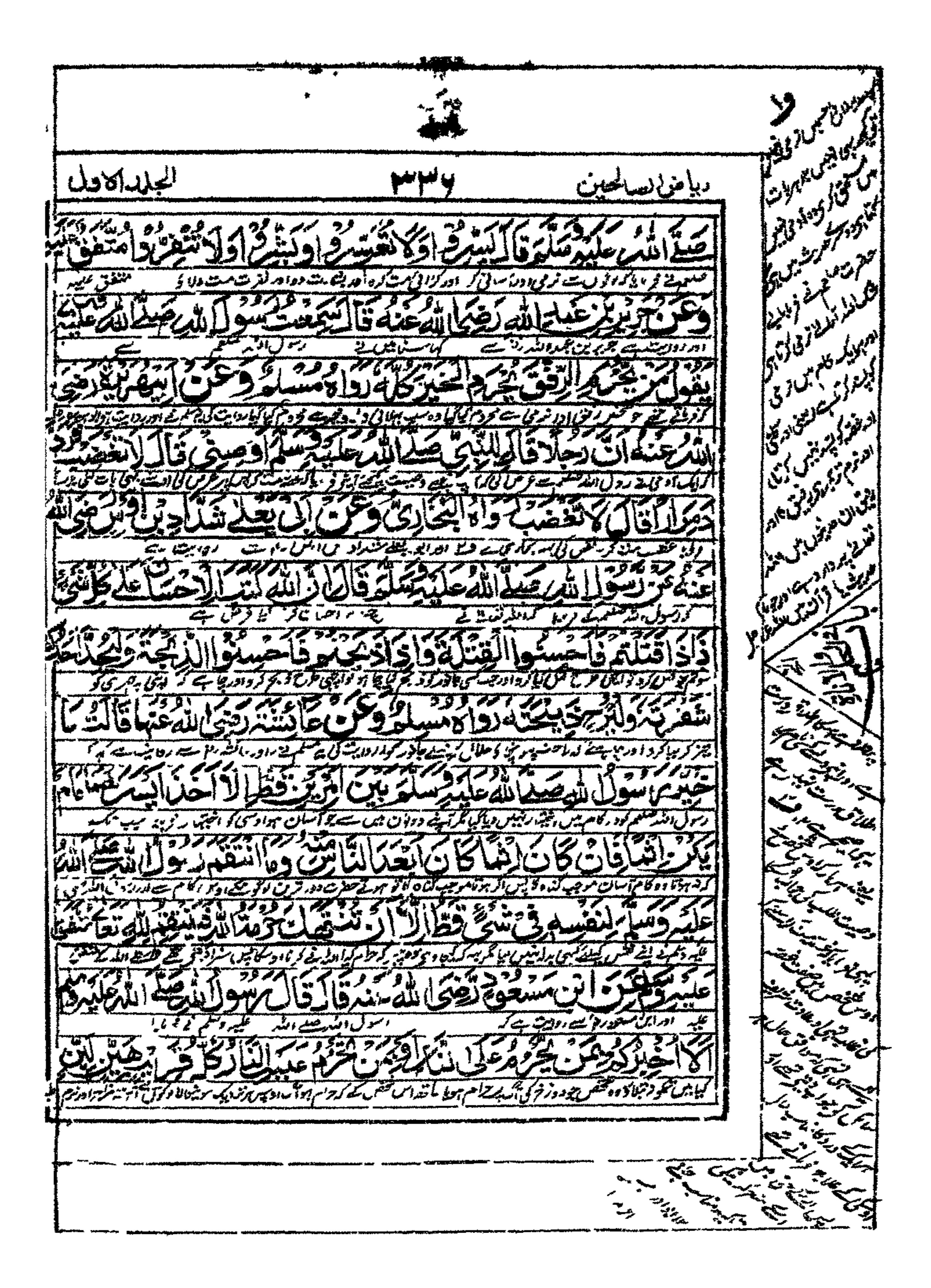
اور اسکے بول پر ایک ڈول پانیکا بہا دو تم آسانی کرنے والے بھیجے گئے ہو

لَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ السَّجْلُ بِفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ الْجِيْمِ وَهِيَ

تنگی کرنے کے لئے تمکو نہیں بھیجا۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ سجل ساتھ فتح سین مہملہ اور اسکان جیم اور وہ ڈول بھرا ہوا

الدَّلْوُ الْمُمْتَلِئَةُ مَاءً وَكَذٰلِكَ الذَّنُوْبُ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

ہوکہ جسمیں پانی ہو اور ذنوب بھی ایسے ہی ڈول کو کہتے ہیں۔ اور انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ



صلى الله عليه وسلم قال يسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا متفق عليه

وعن جرير بن عبد الله رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

يقول من يحرم الرفق يحرم الخير كله رواه مسلم وعن ابي هريرة رضي

الله عنه ان رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم اوصني قال لا تغضب فردد

مرارا قال لا تغضب رواه البخاري وعن ابي يعلى شداد بن اوس رضي الله

عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله كتب الاحسان على كل شيء

فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم

شفرته وليرح ذبيحته رواه مسلم وعن عائشة رضي الله عنها قالت ما

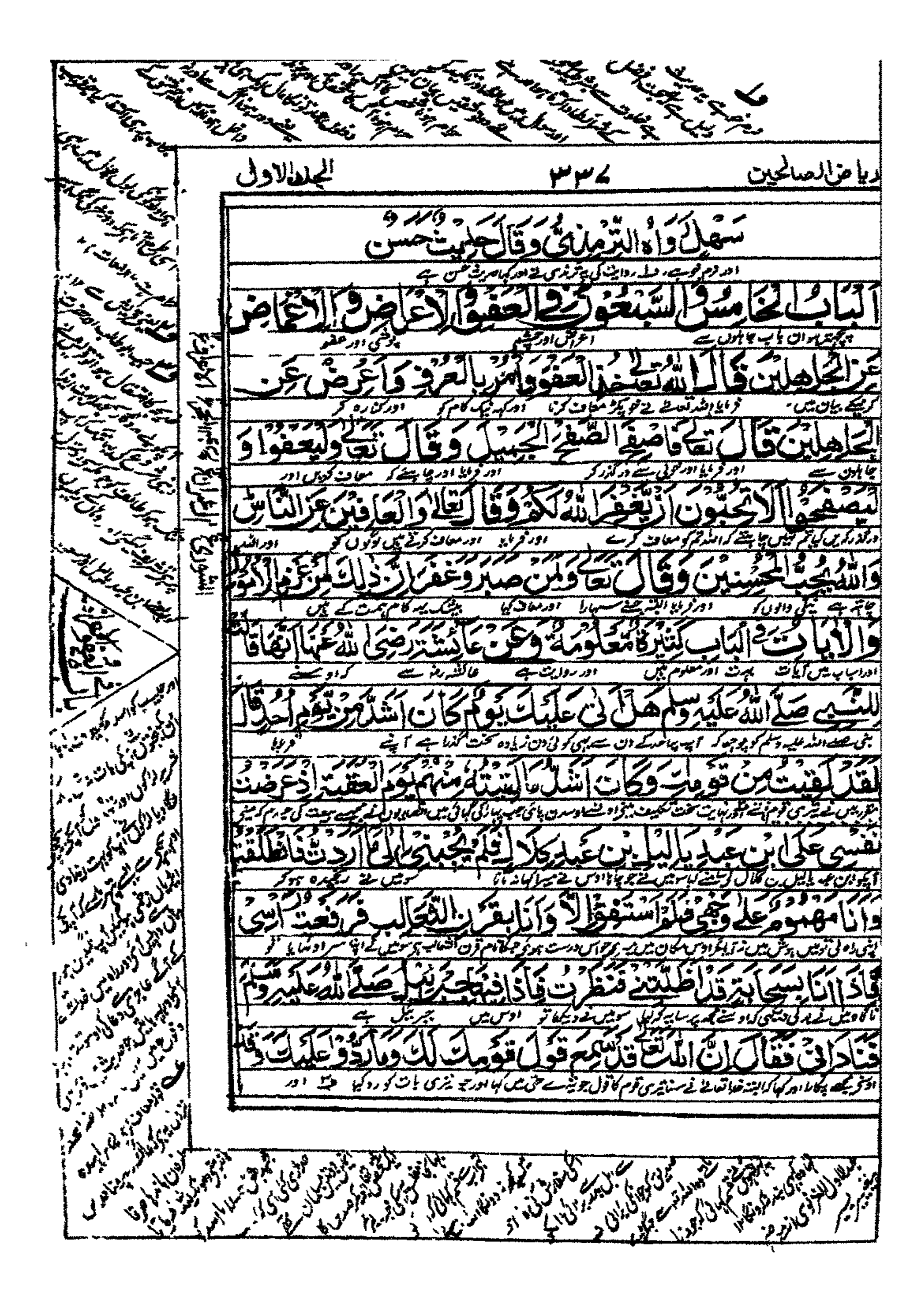
خير رسول الله صلى الله عليه وسلم بين امرين قط الا اخذ ايسرهما ما لم

يكن اثما فان كان اثما كان ابعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلى الله

عليه وسلم لنفسه في شيء قط الا ان تنتهك حرمة الله فينتقم لله تعالى متفق

عليه وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

الا اخبركم بمن يحرم على النار او بمن تحرم عليه النار كل قريب هين لين



سهل رواه الترمذي وقال حديث حسن

اور قریب ہو ہر سہل روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الباب الخامس والسبعون في العفو والإعراض

پچہترواں باب عفو اور چشم پوشی اور اعراض کے بیان میں جاہلوں سے

عن الجاهلين قال الله تعالى خذ العفو وأمر بالعرف وأعرض عن

کرنیکے بیان میں۔ فرمایا اللہ تعالے نے خو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر

الجاهلين وقال تعالى فاصفح الصفح الجميل وقال تعالى وليعفوا و

جاہلوں سے اور فرمایا اور درگزر کر اچھی طرح درگزر کرنا اور فرمایا اور چاہیئے کہ معاف کریں اور

ليصفحوا ألا تحبون أن يغفر الله لكم وقال تعالى والعافين عن الناس

درگزر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے اور فرمایا اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ

والله يحب المحسنين وقال تعالى ولمن صبر وغفر إن ذلك لمن عزم الأمور

چاہتا ہے نیکی والوں کو اور فرمایا اور جس نے سہارا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت کے ہیں

والآيات في الباب كثيرة معلومة وعن عائشة رضي الله عنها أنها قالت

اور اس باب میں آیات بہت اور معلوم ہیں اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ او نے

للنبي صلى الله عليه وسلم هل أتى عليك يوم كان أشد من يوم أحد قال

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پوچھا کہ آپ پر آیا ہے کوئی دن اس سے بھی زیادہ سخت گذرا ہے احد کے دن سے فرمایا

لقد لقيت من قومك وكان أشد ما لقيت منهم يوم العقبة إذ عرضت

نفسي على ابن عبد ياليل بن عبد كلال فلم يجبني إلى ما أردت فانطلقت

وأنا مهموم على وجهي فلم أستفق إلا وأنا بقرن الثعالب فرفعت رأسي

فإذا أنا بسحابة قد أظلتني فنظرت فإذا فيها جبريل صلى الله عليه وسلم

ناگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ او سنے مجھ پر سایہ کرلیا سو میں نے دیکھا تو اوس میں جبرئیل ہے

فناداني فقال إن الله تعالى قد سمع قول قومك لك وما ردوا عليك وقد

او سنے مجھے پکارا اور کہا کہ اللہ تعالے نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور

بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ

خدا تعالیٰ نے تیرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا ہے تاکہ تو کافروں کے حق میں اوس کو حکم کرے جو تیرا جی چاہے پھر مجھکو پہاڑوں کے داروغہ نے پکارا اور سلام کیا

عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ

پھر کہا اے محمد خدا تعالیٰ نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور

بَعَثَنِي رَبِّي إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ

خدا تعالیٰ نے مجھے آپکے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے حکم کریں جو آپکا جی چاہے اگر آپ چاہیں تو میں کافروں پر ان دونوں پہاڑوں کو ملا دوں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ

حضرت صلعم نے فرمایا نہیں بلکہ میں امیدوار ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کافروں کی پشت سے

يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْأَخْشَبَانِ الْجَبَلَانِ الْمُحِيطَانِ

وہ اولاد نکالے جو خدا واحد کی عبادت کریں اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراویں متفق علیہ اخشبان وہ پہاڑ ہیں مکہ کو گھیرنیوالے

بِمَكَّةَ وَالْأَخْشَبُ هُوَ الْجَبَلُ الْغَلِيظُ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اور اخشب بڑے پہاڑ کو کہتے ہیں۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسیکو نہیں مارا اور نہ کسی عورت کو اور نہ کسی خادم کو مگر یہ کہ فی سبیل اللہ جہاد کیا کرتے

وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ

اور آپکو کبھی کوئی سختی نہیں پہونچائی گئی کہ پہونچانیوالے سے آپنے انتقام لیا ہو مگر اللہ تعالیٰ کے محارم کی اگر ہتک کیجاتی

فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ تَعَالَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي

تو محض اللہ انتقام لیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت انس رضہ سے کہ میں

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ

رسول اللہ صلعم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپ پر ایک چادر نجرانی موٹے کنارے والی تھی ایک اعرابی نے آپکی چادر پکڑ کر

فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ

آپکو سخت کھینچا میں نے دیکھا آپکی گردن مبارک میں

أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي

چادر کے کنارہ کا اثر اوس کے سخت کھینچنے سے ہوگیا تھا پھر آپکو کہنے لگا کہ اے محمد حکم دے اللہ کا مال جو تیرے پاس ہے اوس میں سے

عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

میرے لئے حکم کر آپنے اوسکی طرف ہنسکر دیکھا پھر اوسکو کچھ دلوا دینے کا حکم فرمایا متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے



رضي الله عنه قال كأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يحكي نبياً من

کہا کہ گویا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلعم کو جب آپ ایک نبی کی حکایت کرتے تھے کہ اونکی قوم نے

الأنبياء صلوات الله وسلامه عليهم ضربه قومه فأدموه وهو يمسح الدم

اوسکو مار مار کر خون آلودہ کر دیا وہ نبی صلعم پونچھتے چہرہ سے خون پونچھتا تھا

عن وجهه يقول اللهم اغفر لقومي فإنهم لا يعلمون متفق عليه وعن

اور کہتا تھا کہ اے اللہ میری قوم کو بخش دے کہ یہ جانتے نہیں متفق علیہ اور

أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس الشديد

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلوان

بالصرعة إنما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب متفق عليه

وہ نہیں جسکا مقابلہ کوئی نہ کر سکے پہلوان مضبوط وہ ہے کہ غضب کے وقت اپنے نفس کو قابو کر سکے متفق علیہ

الباب السادس والسبعون في احتمال الأذى

چھہترواں باب ایذا کی برداشت کرنیکے بیان میں

قال الله تعالى والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب

فرمایا اللہ تعالے نے اور دبانے والے غصہ کو اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے

المحسنين وقال تعالى ولمن صبر وغفر إن ذلك لمن عزم الأمور و

نیکی والوں کو۔ اور فرمایا اور البتہ جسنے سہارا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت کے ہیں اور

في الباب الأحاديث السابقة في الباب قبله وعن أبي هريرة رضي الله

اس باب میں وہ حدیثیں ہیں جو اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہیں اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے

عنه أن رجلاً قال يا رسول الله إن لي قرابة أصلهم ويقطعوني و

کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں میں اونسے سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھسے بد سلوکی کرتے ہیں اور میں

أحسن إليهم ويسيئون إلي وأحلم عنهم ويجهلون علي فقال لئن كنت

بھلائی کرتا ہوں اونسے ساتھ اور وہ مجھسے برائی کرتے ہیں اور میں اونسے درگذر کرتا ہوں اور وہ مجھسے جہالت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر حقیقت یوں ہی ہے

كما قلت فكأنما تسفهم المل ولا يزال معك من الله ظهير عليهم ما دمت

جیسا تو کہتا ہے تو گویا تو ان کے منہ میں گرم راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار رہیگا جب تک تو اس پر قائم رہیگا

على ذلك رواه مسلم وقد سبق شرحه في باب صلة الأرحام

[illegible]

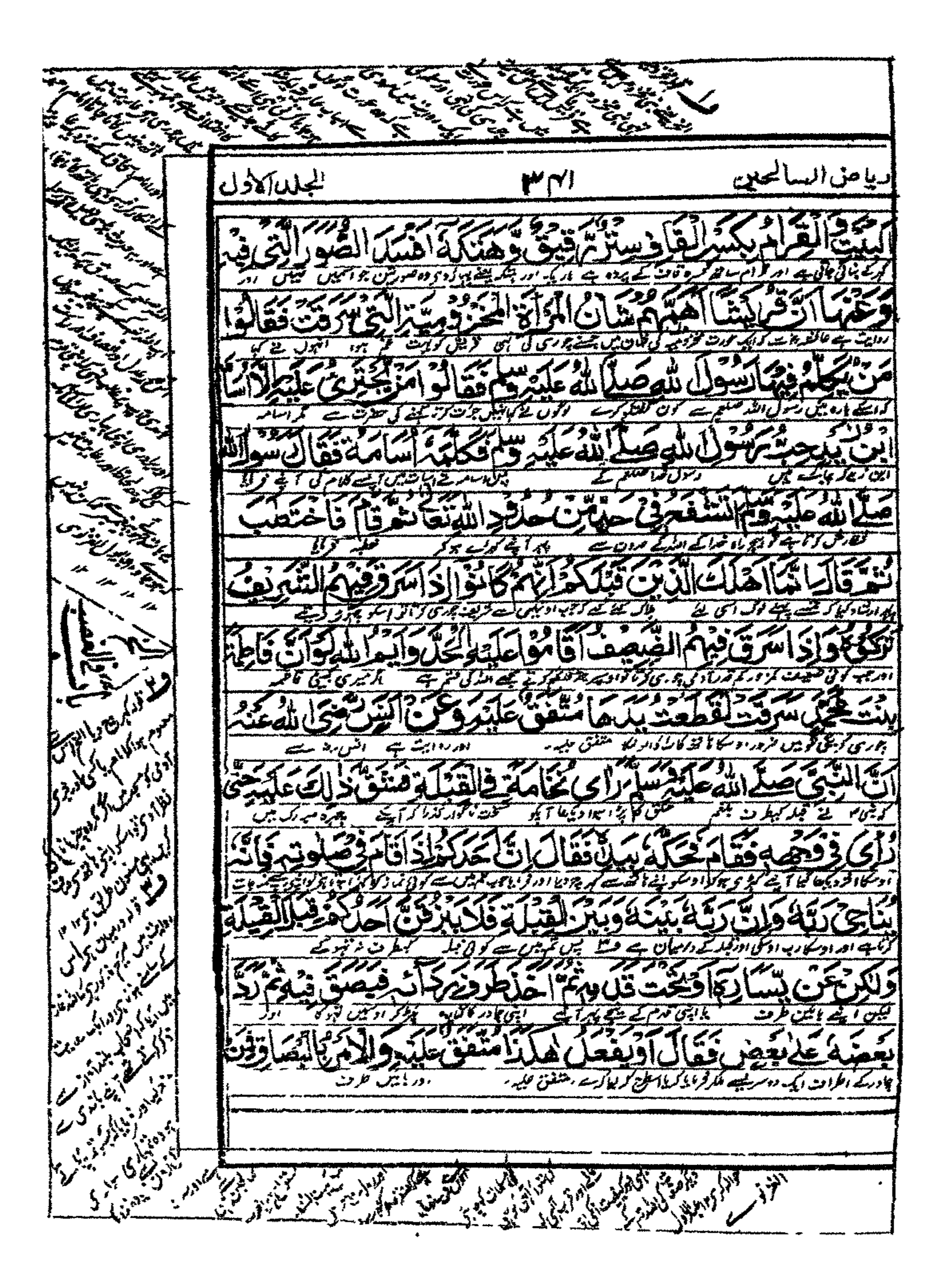


الباب السابع والسبعون في الغضب إذا انتهكت حرمات الشرع والانتصار لدين الله تعالى

قال الله تعالى: ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه. وقال تعالى: إن تنصروا الله ينصركم ويثبت أقدامكم. وفي الباب حديث عائشة السابق في باب العفو.

وعن أبي مسعود عقبة بن عمرو البدري رضي الله عنه قال: جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: إني لأتأخر عن صلوة الصبح من أجل فلان مما يطيل بنا، فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم غضب في موعظة قط أشد مما غضب يومئذ، فقال: يا أيها الناس إن منكم منفرين، فأيكم أم الناس فليوجز، فإن من ورائه الكبير والصغير وذا الحاجة. متفق عليه.

وعن عائشة رضي الله عنها قالت: قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة بقرام فيه تماثيل، فلما رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم هتكه وتلون وجهه وقال: يا عائشة أشد الناس عذابا يوم القيمة الذين يضاهون بخلق الله. متفق عليه. السهوة كالصفة تكون بين يدي



البيت والقرام بكسر القاف ستر رقيق وهتكه أفسد الصورة التي فيه

وعنها أن قريشا أهمهم شأن المرأة المخزومية التي سرقت فقالوا

من يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ومن يجترئ عليه إلا أسامة

ابن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه أسامة فقال رسول الله

صلى الله عليه وسلم أتشفع في حد من حدود الله تعالى ثم قام فاختطب

ثم قال إنما أهلك الذين قبلكم أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف

تركوه وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه الحد وايم الله لو أن فاطمة

بنت محمد سرقت لقطعت يدها متفق عليه وعن أنس رضي الله عنه

أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى نخامة في القبلة فشق ذلك عليه حتى

رؤي في وجهه فقام فحكه بيده فقال إن أحدكم إذا قام في صلاته فإنه

يناجي ربه وإن ربه بينه وبين القبلة فلا يبزقن أحدكم قبل القبلة

ولكن عن يساره أو تحت قدمه ثم أخذ طرف ردائه فبصق فيه ثم رد

بعضه على بعض فقال أو يفعل هكذا متفق عليه والأمر بالبصاق ونحو

يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَهُوَ فِيْمَا اِذَا كَانَ فِيْ غَيْرِ الْمَسْجِدِ فَاَمَّا فِي الْمَسْجِدِ
فَلَا يَبْصُقُ اِلَّا فِيْ ثَوْبِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُوْنَ فِيْ اَمْرِ وُلَاةِ الْاُمُوْرِ بِالرِّفْقِ
بِرَعَايَاهُمْ وَنَصِيْحَتِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالنَّهْيِ عَنْ غِشِّهِمْ وَالتَّشْدِيْدِ
عَلَيْهِمْ وَاِهْمَالِ مَصَالِحِهِمْ وَالْغَفْلَةِ عَنْهُمْ وَعَنْ حَوَائِجِهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَ
الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ
اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ
فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ
عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ يَعْلٰى مَعْقِلِ
ابْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ



عبد يسترعيه الله رعية يموت يوم يموت هو غاش لرعيته الا حرم الله

ایسا بندہ نہیں مرتا جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا ہو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہے مگر خدا اسپر بہشت کو

عليه الجنة متفق عليه وفي رواية فلم يحطها بنصحه لم يجد رائحة الجنة

حرام کریگا متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے پس اوسنے رعیت کی خیر خواہی نہ کی وہ بہشت کی بو نہ پاوے گا

وفي رواية لمسلم ما من امير يلي امور المسلمين ثم لا يجهد لهم وينصح

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کوئی ایسا حاکم نہیں جو مسلمانوں کے کاموں کا مالک ہو پھر محنت کرے اونکے واسطے اور نہ اونکی خیر خواہی کرے

الا لم يدخل معهم الجنة وعن عائشة رضي الله عنها قالت سمعت رسول

مگر وہ حاکم مسلمانوں کے ساتھ بہشت میں نہ داخل ہوگا۔ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلعم

الله صلى الله عليه وسلم يقول في بيتي هذا اللهم من ولي من امر امتي

میرے گھر میں بیٹھے فرماتے تھے اے اللہ جو شخص میری امت کے کسی کام کا متولی حاکم ہو کر

شيئا فشق عليهم فاشقق عليه ومن ولي من امر امتي شيئا فرفق بهم فارفق

اون پر سختی کرے تو اوسپر سختی کر اور جو شخص میری امت کے کسی کام کا والی ہو کر اونسے نرمی کرے خداوندا تو اوس سے نرمی کر

به رواه مسلم وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست و حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر وفات پاتا دوسرا پیغمبر اوسکا قائم مقام ہو جایا کرتا تھا

وانه لا نبي بعدي وسيكون بعدي خلفاء فيكثرون قالوا يا رسول الله فما

اور میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے تو بہت ہونگے اصحاب نے عرض کی ہمکو

تامرنا قال اوفوا ببيعة الاول فالاول ثم اعطوهم حقهم واسالوا الله الذي

آپ کیا حکم کرتے ہیں فرمایا پہلے حاکم کی بیعت و قول قرار پورا کرو پھر دوسرے کا حق ادا کرو اور تم اپنے حق خدا تعالے سے مانگو

لكم فان الله سائلهم عما استرعاهم متفق عليه وعن عائذ بن عمرو رضي الله

مقرر اللہ تعالے اونسے پوچھنے والا ہے اونکی رعیت کا حال متفق علیہ۔ اور روایت ہے عائذ بن عمرو رضی اللہ

عنه انه دخل على عبيد الله بن زياد فقال اي بني اني سمعت رسول الله صلى

عنہ سے کہ وہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد پر پس کہا ای بیٹے تحقیق سنا میں نے رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم يقول ان شر الرعاء الحطمة فاياك ان تكون منهم متفق عليه

اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق بدترین حاکم وہ ہیں جو ظلم کریں پس بچ اس سے کہ ہو تو انمیں سے متفق علیہ



وَعَنْ أَبِي مَرْيَمَ الأَزْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اور روایت ہے ابو مریم ازدی رض سے کہ اونھوں نے معاویہ رض کو کہا کہ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَلَّاهُ اللهُ شَيْئًا مِنْ أُمُورِ

کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے جس شخص کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کاموں میں سے کسی کام کا والی کرے

الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللهُ دُونَ حَاجَتِهِ

پس پردہ میں رہا نزدیک حاجت اور مطلب اونکے کے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوسکی تنگی اور فقر کی خبر گیری نہ کرے گا

وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

پس معاویہ رض نے بٹھلایا ایک آدمی کو لوگوں کی حاجت روائی پر روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نے

وَالتِّرْمِذِيُّ

الْبَابُ التَّاسِعُ وَالسَّبْعُونَ فِي الْوَالِي الْعَادِلِ

باب اوناسی حاکم عادل کے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ الْآيَةَ وَقَالَ تَعَالَى

فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم فرماتا ہے الآیۃ اور فرمایا

وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

اور عدالت کرو اللہ عدالت کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ تَعَالَى فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا جس دن اوسکے سوا کہیں

إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْ

سایہ نہوگا ایک بادشاہ عادل دوسرا جوان جو جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہو تیسرا وہ آدمی جسکا دل مسجد سے لگا ہو

مَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ

چوتھے وہ دو آدمی جو آپس میں اللہ کی محبت رکھتے ہوں اسی پر جمع ہوں اور اسی پر متفرق ہوں پانچواں وہ آدمی جسکو عورت دعوت کرے

ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا

خوش شکل اور صاحب عزت تو وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں چھٹا وہ آدمی جو ایسا پوشیدہ صدقہ کرے کہ جو اوسکے

حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مُتَّفَقٌ

بائیں ہاتھ کو خبر نہو ساتواں وہ آدمی جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے اور اوسکی دونوں آنکھیں جاری ہو جائیں متفق علیہ

عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم إن المقسطين عند الله على منابر من نور الذين يعدلون

اللہ صلعم نے فرمایا کہ عدالت کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہونگے جو انصاف

في حكمهم وأهليهم وما ولوا رواه مسلم وعن عوف بن مالك رضي الله عنه

حکم میں اور اپنے گھروالوں میں اور جسکے وہ حاکم ہیں عدالت کرتے ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے عوف بن مالک رضہ سے

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خيار أئمتكم الذين تحبونهم

کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ تمہارے امیر و حاکم وہ بہتر ہیں لوگ جن سے تم پیار کرو

ويحبونكم وتصلون عليهم ويصلون عليكم وشرار أئمتكم الذين تبغضونهم

اور وہ تم سے پیار کریں اور تم اونکے لئے دعا کیا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کیا کریں اور تمہارے وہ امیر برے ہیں جنسے تم بغض رکھو

ويبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم قال قلنا يا رسول الله أفلا ننابذهم

اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں کہا راوی نے ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم انسے لڑائی نہ کریں

قال لا ما أقاموا فيكم الصلوة لا ما أقاموا فيكم الصلوة رواه مسلم تصلون

آپ نے فرمایا نہ جبتک وہ تم میں نماز قائم کریں نہ جبتک تم میں نماز قائم کریں۔ روایت کی یہ مسلم نے تصلون

عليهم تدعون لهم وعن عياض بن حمار رضي الله عنه قال سمعت

علیہم یعنے تم دعا مانگو انکے لئے اور روایت ہے عیاض بن حمار سے کہا سنا میں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أهل الجنة ثلثة ذو سلطان مقسط

رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہیں ایک تو حاکم عادل

موفق ورجل رحيم رقيق القلب لكل ذي قربى ومسلم وعفيف متعفف ذو عيال رواه مسلم

توفیق دیا گیا بھلائیوں کی اور دوسرا شخص مہربان نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر اور تیسرا بچنے والا پرہیز کرنیوالا عیالدار روایت کی مسلم نے

الباب الثمانون في وجوب طاعة ولاة الأمور في غير معصية

باب اسّی غیر معصیت میں حاکموں کی اطاعت کرنے کی وجوب

وتحريم طاعتهم في المعصية قال الله تعالى وأطيعوا الله وأطيعوا

اور معصیت میں اونکی اطاعت کرنیکی حرمت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور

الرسول وأولي الأمر منكم وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي

اطاعت کرو رسول کی اور اپنے حاکموں کی جو تم ہی میں سے ہوں۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال على المرء المسلم السمع والطاعة فيما أحب وكره إلا

صلعم نے فرمایا مسلمان پر سننا اور اطاعت واجب ہے ان حکموں میں جکو دوست رکھتا ہو اور جسکو مکروہ جانتا ہے مگر



أن يؤمر بمعصية فإذا أمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة متفق عليه و

یہ کہ معصیت کا حکم کیا جائے پس جب معصیت کا حکم کیا جائے تو نہیں ہے سننا اور نہ اطاعت متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے

عنه قال كنا إذا بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة

کہا کہ جب ہم رسول اللہ صلعم سے سمع اور طاعت پر بیعت کیا کرتے تھے تو آپ

يقول لنا فيما استطعتم متفق عليه وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

ہم کو فرماتے کہ جس قدر تم سے ہو سکے متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا

وسلم يقول من خلع يدا من طاعة لقي الله يوم القيمة ولا حجة له ومن مات

کہ آپ فرماتے تھے کہ جس نے اپنا ہاتھ طاعت سے کھینچا قیامت کے دن اللہ سے ملے گا کہ اس کی کوئی حجت نہ ہوگی اور جو شخص مر جائے

وليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية رواه مسلم وفي رواية له ومن

اور اس کی گردن میں بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مریگا روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مرے

مات وهو مفارق للجماعة فإنه يموت ميتة جاهلية الميتة بكسر الميم

در حالیکہ جماعت سے مفارقت کرنے والا ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے میتہ ساتھ کسرہ میم کے ہے

وعن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا و

انس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سنا مانو اور

أطيعوا وإن استعمل عليكم عبد حبشي كأن رأسه زبيبة رواه البخاري

اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمہارا سردار بنایا جائے گویا کہ اس کا سر سیاہ منقی ہے روایت کی یہ بخاری نے

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

عليك السمع والطاعة في عسرك ويسرك ومنشطك ومكرهك وأثرة عليك

کہ تجھ پر لازم ہے امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی تنگی اور آسانی میں اور خوشی اور ناخوشی میں

رواه مسلم وعن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال كنا مع رسول الله

روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا ہم ایک سفر میں رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم في سفر فنزلنا منزلا فمنا من يصلح خباءه ومنا من

صلعم کے ساتھ ایک جگہ اترے ہوئے تھے ہم میں سے کوئی اپنا خیمہ سنوارتا اور کوئی

ينتضل ومنا من هو في جشره إذ نادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم

تیراندازی کی مشق کرتا

الصلوة جامعة فاجتمعنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه لم يكن

نبي قبلي الا كان حقا عليه ان يدل امته على خير ما يعلمه لهم وينذرهم

شر ما يعلمه لهم وان امتكم هذه جعل عافيتها في اولها وسيصيب اخرها بلاء

وامور تنكرونها وتجيء فتنة يرقق بعضها بعضا وتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه

مهلكتي ثم تنكشف وتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه هذه فمن احب

ان يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتاته منيته وهو يؤمن بالله و

اليوم الاخر وليات الى الناس الذي يحب ان يؤتى اليه ومن بايع

اماما فاعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه ان استطاع فان جاء اخر

ينازعه فاضربوا عنق الاخر رواه مسلم قوله ينتضلون اي يتسابقون بالرمي

بالنبل والنشاب والجشر بفتح الجيم والشين المعجمة وبالراء وهي الدواب

التي ترعى وتبيت مكانها وقوله يرقق بعضها بعضا اي يصير بعضها بعضا

رقيقا خفيفا لعظم ما بعده فالثاني يرقق الاول وقيل معناه يشوق بعضها

الى بعض بتحسينها وتسويلها وقيل يشبه بعضها بعضا وعن ابي هنيدة

وائل بن حجر رضي الله عنه قال سأل سلمة بن يزيد الجعفي رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال يا نبي الله أرأيت إن قامت علينا أمراء يسألونا حقهم و
يمنعونا حقنا فما تأمرنا فأعرض عنه ثم سأله فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم رواه مسلم
وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم إنه ستكون بعدي أثرة وأمور تنكرونها قالوا يا رسول الله كيف
تأمر من أدرك منا ذلك قال تؤدون الحق الذي عليكم وتسألون الله
الذي لكم متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من أطاعني فقد أطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله ومن يطع
الأمير فقد أطاعني ومن يعص الأمير فقد عصاني متفق عليه وعن
ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كره
من أميره شيئا فليصبر فإنه من خرج من السلطان شبرا مات ميتة جاهلية
متفق عليه وعن أبي بكرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله



عليه يقول من أهان السلطان أهانه الله رواه الترمذي وقال حديث

علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص بادشاہ کی اہانت کرے اللہ تعالی اس کی اہانت کریگا۔ یہ روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

حسن وفي الباب أحاديث كثيرة في الصحيح وقد سبق بعضها في أبواب

اور اس مضمون کی احادیث بہت ہیں صحیح میں کچھ ان میں سے پہلے ابواب میں گذر چکی ہیں۔

الباب الحادي والثمانون في النهي عن سؤال الإمارة

باب اکاسی ۸۱ امارت کے سوال کرنے کی نہی میں

واختيار ترك الولايات إذا لم يتعين عليه أو تدع حاجة إليه وقال

اور جب ولایت پر متعین نہ ہو یا اسکے طرف حاجت نہ ہو تو ترک ولایت کو اختیار کرنے کے بیان میں فرمایا

الله تعالى تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الأرض ولا

اللہ تعالی نے یہ گھر پچھلا ہم ان لوگوں کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں بلندی اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور

فسادا والعاقبة للمتقين وعن أبي سعيد عبد الرحمن بن سمرة رضي

عاقبت پرہیزگاروں کیلئے ہے۔ اور روایت ہے ابو سعید عبد الرحمن بن سمرہ رض سے

الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الرحمن بن سمرة

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو فرمایا اے عبد الرحمن

لا تسأل الإمارة فإنك إن أعطيتها من غير مسألة أعنت عليها و

تو امارت کا سوال مت کر کیونکہ اگر بدون سوال کرنے کے تجھے دی جائے تو تیری اعانت کی جائیگی اور اگر تجھکو

إن أعطيتها عن مسألة وكلت إليها وإذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيرا

سوال کرنے سے ملے تو اس وقت اسکے سپرد کیا جائیگا اور جب تو کوئی قسم کھائے پھر اس کے غیر کو بہتر معلوم ہو

منها فأت الذي هو خير وكفر عن يمينك متفق عليه وعن أبي ذر رضي الله

تو اس بہتر کام کو کرلے اور قسم کا کفارہ دیدے۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابوذر رض سے کہ رسول اللہ

عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر إني أراك ضعيفا وإني أحب

نے مجھے فرمایا اے ابوذر میں تجھکو ناتوان دیکھتا ہوں اور البتہ میں

لك ما أحب لنفسي لا تأمرن على اثنين ولا تولين مال يتيم رواه مسلم

چاہتا ہوں تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہوں تو دو آدمیوں پر حاکم نہ ہونا اور یتیم کے مال کا متولی مت ہونا۔ روایت کیا مسلم نے

وعنه قال قلت يا رسول الله ألا تستعملني فضرب بيده على منكبي ثم

اور انہی سے روایت ہے کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھکو حاکم نہیں بناتے پس آپ نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر مارا پھر

قال يا أبا ذر إنك ضعيف وإنها يوم القيمة خزي وندامة إلا من أخذها

بحقها وأدى الذي عليه فيها رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله عنه

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنكم ستحرصون على الإمارة وستكون

ندامة يوم القيمة رواه البخاري

الباب الثاني والثمانون في حث السلطان والقاضي

وغيرهما من ولاة الأمور على اتخاذ وزير صالح وتحذيرهم من قرناء السوء

والقبول منهم قال الله تعالى الأخلاء يومئذ بعضهم لبعض عدو إلا

المتقين وعن أبي سعيد وأبي هريرة رضي الله عنهما أن رسول الله صلى

الله عليه وسلم قال ما بعث الله من نبي ولا استخلف من خليفة إلا كانت له

بطانتان بطانة تأمره بالمعروف وتحضه عليه وبطانة تأمره بالشر و

تحضه عليه والمعصوم من عصمه الله رواه البخاري وعن عائشة رضي

الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد الله بالأمير

خيرا جعل له وزير صدق إن نسي ذكره وإن ذكر أعانه وإذا أراد به

غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ سُوْءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ رَوَاهُ

دوسرا ارادہ کرتا ہے تو اسکا وزیر برا مقرر کر دیتا ہے اگر وہ بھول جائے تو یاد نہیں دلاتا اور اگر اسکو یاد ہو تو اسکی اعانت و مدد نہیں کرتا۔ روایت

أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

کی ہے ابو داؤد نے اسناد جید سے مسلم کی شرط پر

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّمَانُوْنَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَوْلِيَةِ الْإِمَارَةِ

باب تراسی جو شخص امارت و حکومت

وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْوِلَايَاتِ لِمَنْ سَأَلَهَا أَوْ حَرَصَ عَلَيْهَا فَعَرَّضَ بِهَا

اور قضا کا سائل ہو یا اسکی حرص رکھتا ہو اسکو حکومت و قضا کا متولی کرنے سے نہی کے بیان میں

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ میں اور دو آدمی میرے چچا کے بیٹوں میں سے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں

أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا

حاضر ہوئے ان دونوں میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ جن چیزوں پر خدا نے آپ کو

وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ هٰذَا

متولی اور حاکم بنایا ہو اُن میں سے بعض پر ہم کو امیر مقرر فرمائیے اور دوسرے نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا واللہ ہم ایسے آدمی کو عامل

الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ أَوْ أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

و امیر نہیں بناتے جو خود اسکا سائل ہو یا اسپر حرص رکھے۔ متفق علیہ

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ وَالْخَامِسُ وَالثَّمَانُوْنَ فِي الْأَدَبِ

باب چوراسی اور پچاسی ادب

وَالْحَيَاءِ وَفَضْلِهِ وَالْحَثِّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اور حیا کے بیان میں اور ان کی فضیلت اور اُسپر عادت کرنے کے بیان میں ابن عمر رض سے روایت ہے

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ

کہ رسول اللہ صلعم ایک مرد انصاری پر گذرے اور وہ اپنے بھائی کو

فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ

حیا کی بابت نصیحت کر رہا تھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دے کہ حیا ایمان سے ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

متفق علیہ اور عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ



صلى الله عليه وسلم الحياء لا يأتي إلا بخير متفق عليه وفي رواية لمسلم الحياء
خير كله أو قال الحياء كله خير وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال الإيمان بضع وسبعون أو بضع وستون شعبة
فأفضلها قول لا إله إلا الله وأدناها إماطة الأذى عن الطريق والحياء شعبة
من الإيمان متفق عليه البضع بكسر الباء ويجوز فتحها وهو من الثلاثة
إلى العشرة والشعبة القطعة والخصلة والإماطة الإزالة والأذى ما
يؤذي كحجر وشوك وطين ورماد وقذر ونحو ذلك وعن أبي سعيد الخدري
رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أشد حياء من العذراء
في خدرها فإذا رأى شيئا يكرهه عرفناه في وجهه متفق عليه قال
العلماء حقيقة الحياء خلق يبعث على ترك القبيح ويمنع من التقصير في حق
ذي الحق وروينا عن أبي القاسم الجنيد قال الحياء رؤية الآلاء ورؤية
التقصير فيتولد بينهما حالة تسمى حياء والله أعلم

الباب السادس والثمانون في حفظ السر

قال الله تعالى وأوفوا بالعهد إن العهد كان مسئولا وعن أبي سعيد

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور پورا کرو قرار کو بیشک قرار کی پوچھ ہے اور ابو سعید

الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أشر

خدری رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدتر

الناس منزلة عند الله يوم القيمة الرجل يفضي إلى امرأته وتفضي إليه ثم

لوگوں میں سے مرتبہ میں وہ شخص ہوگا جو عورت کے نزدیک جائے اور عورت اسکے نزدیک جائے پھر وہ عورت

ينشر سرها رواه مسلم وعن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن عمر رضي

کا بھید لوگوں میں مشہور کردے، روایت کی اسکو مسلم نے اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جب عمر رض کی

الله عنه حين تأيمت بنته حفصة قال لقيت عثمان بن عفان رضي الله

بیٹی حفصہ کا خاوند فوت ہوگیا تو عمر رض نے عثمان رض کو کہا

عنه فعرضت عليه حفصة فقلت إن شئت أنكحتك حفصة بنت عمر

اگر تجھے خواہش ہے تو میں تجھ سے حفصہ کا نکاح کر دوں اور میں نے کہا

قال سأنظر في أمري فلبثت ليالي ثم لقيني فقال قد بدا لي أن لا

میں سوچ کر بتلاؤں گا، عمر رض نے کہا کئی دن بعد پھر مجھ سے اسکی ملاقات ہوئی تو اسنے کہا اب نکاح کرنا نہیں چاہتا

أتزوج يومي هذا فلقيت أبا بكر الصديق رضي الله عنه فقلت إن شئت أنكحتك

پھر میں نے ابو بکر صدیق رض سے کہا کہ اگر تجھے خواہش ہے تو حفصہ کا نکاح تجھ سے کرا دوں

حفصة بنت عمر فصمت أبو بكر فلم يرجع إلي شيئا فكنت عليه أوجد مني

ابو بکر چپ رہا اور مجھے کچھ جواب نہ دیا، مجھے عثمان پر اتنا غصہ

على عثمان فلبثت ليالي ثم خطبها النبي صلى الله عليه وسلم فأنكحتها إياه

نہیں آیا تھا جیسا ابو بکر رض پر آیا، کئی دن تک ٹھہرا رہا کہ رسول اللہ صلعم نے حفصہ سے نکاح کرنے کا پیغام بھیجا میں نے اسکا نکاح کرا دیا پھر

فلقيني أبو بكر فقال لعلك وجدت علي حين عرضت علي حفصة فلم

ابو بکر مجھے ملا اور کہا شاید کہ تجھ پر غصہ ہوا ہوگا جب پہلے تجھے کچھ جواب نہیں دیا تھا۔

أرجع إليك شيئا فيما عرضت علي إلا أني كنت علمت أن النبي صلى الله عليه وسلم

مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلعم حفصہ کا ذکر کرتے تھے اور میں آپکا راز

ذكرها فلم أكن لأفشي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو تركها النبي صلى الله عليه وسلم لقبلتها رواه البخاري

افشا کرنا نہیں چاہتا تھا اور اگر نبی علیہ السلام اس سے نکاح نہ کرتے تو ضرور میں قبول کر لیتا، روایت کی یہ بخاری نے

تأيمت أي صارت بلا زوج وكان زوجها توفي وجدت غضبت

وعن عائشة رضي الله عنها قالت كن أزواج النبي صلى الله عليه وسلم

عنده فأقبلت فاطمة رضي الله عنها تمشي ما تخطئ مشيتها من مشية

رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فلما رآها رحب بها وقال مرحبا بابنتي ثم

أجلسها عن يمينه أو عن شماله ثم سارها فبكت بكاء شديدا فلما رأى

جزعها سارها الثانية فضحكت فقلت لها خصك رسول الله صلى الله عليه وسلم

من بين نسائه بالسرار ثم أنت تبكين فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم

سألتها ما قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت ما كنت لأفشي

على رسول الله صلى الله عليه وسلم سره فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم

قلت عزمت عليك بما لي عليك من الحق لما حدثتني ما قال لك رسول

الله صلى الله عليه وسلم فقالت أما الآن فنعم أما حين سارني في المرة

الأولى فأخبرني أن جبريل صلى الله عليه وسلم كان يعارضه القرآن في كل سنة مرة

أو مرتين وإنه عارضه الآن مرتين وإني لا أرى الأجل إلا قد اقترب فاتقي



اللهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا

ڈرتی رہیو اور صبر کرتی رہیو کیونکہ میں تیرے لئے بہتر پیش رو ہوں یہ بات سنکر میں رو دیا جو تونے دیکھا تھا۔ پھر آپ نے میری

رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ

جزع دیکھ کر دوبارہ مجھ سے سرگوشی کرکے فرمایا کہ اے فاطمہ تو خوش نہیں ہوتی کہ تو مومنوں کی عورتوں

الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سب عورتوں یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو تب یہ بات سنکر میں ہنس دیا جو تونے دیکھا تھا۔ متفق علیہ

وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ

اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔ اور روایت ہے ثابت رضہ سے کہ نقل کی انہوں نے انس رضہ سے کہا انس رضہ نے کہ میں

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ

لڑکوں میں کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ صلعم وہاں تشریف لائے اور ہم کو سلام کیا پس آپ نے مجھے کسی کام کو بھیج دیا

فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ

پس مجھ کو والدہ کے پاس جانے میں دیر ہوگئی جب میں والدہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تجھے کس نے روک رکھا تھا میں نے کہا رسول اللہ صلعم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ إِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُخْبِرَنَّ

نے مجھے کسی کام کو بھیجا تھا انہوں نے کہا آپ کا کیا کام تھا میں نے کہا وہ راز کی بات ہے تب انہوں نے مجھ سے کہا

بِسِرِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَالَ أَنَسٌ وَاللهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا

رسول اللہ صلعم کا راز ہرگز کسی کو نہ بتلائیو۔ انس نے کہا واللہ اگر میں کسی کو یہ بات بتلاتا

لَحَدَّثْتُكَ بِهِ يَا ثَابِتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ مُخْتَصَرًا

تو اے ثابت تجھے بھی بتلا دیتا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور بخاری نے اسکو مختصر کرکے ذکر کیا ہے

الْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّمَانُونَ فِي الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَإِنْجَازِ الْوَعْدِ

باب ستاسی عہد کے وفا کرنے اور وعدہ کے پورا کرنے کے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالَى وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا وَقَالَ تَعَالَى

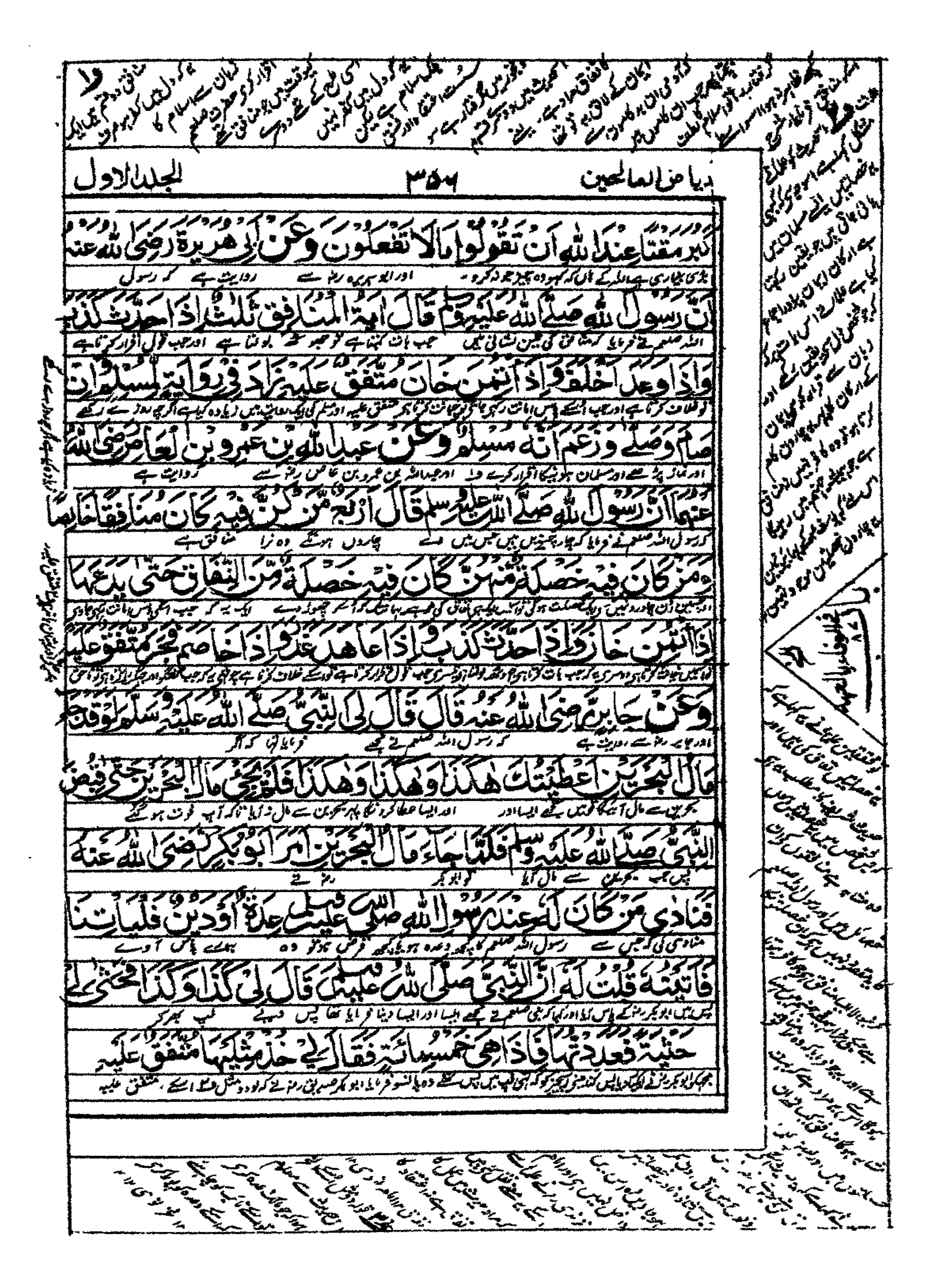
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور عہد کی وفا کرو کہ عہد سے سوال کیا جائے گا۔ اور فرمایا

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا

تم اللہ کی عہد کی وفا کرو جب تم عہد کرو۔ اور فرمایا اے ایمان والو پورا کرو

بِالْعُقُودِ وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ

اقرار۔ اور فرمایا اے ایمان والو ایسی بات تم منہ سے کیوں نکالتے ہو جو نہیں کرتے



كبر مقتا عند الله أن تقولوا ما لا تفعلون وعن أبي هريرة رضي الله عنه

بڑی بیزاری ہے اللہ کے ہاں کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو ۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال آية المنافق ثلث إذا حدث كذب

اللہ صلعم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب قول اقرار کرتا ہے

وإذا وعد أخلف وإذا اؤتمن خان متفق عليه زاد في رواية لمسلم وإن

تو خلاف کرتا ہے اور جب اسکے پاس امانت رکھی جاوے تو خیانت کرتا ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں زیادہ کیا ہے اگرچہ روزے رکھے

صام وصلى وزعم أنه مسلم وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله

اور نماز پڑھے اور مسلمان ہونیکا اقرار کرے وے ۔ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے

عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أربع من كن فيه كان منافقا خالصا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں جس میں ہوں چاروں ہونگے وہ نرا منافق ہے

ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها

اور جس میں ان چاروں میں سے ایک خصلت ہوئی تو اس میں ایک ہی نفاق کی خصلت رہا جبتک کہ اسکو چھوڑ دے ایک یہ کہ جب اسکے پاس امانت رکھی جاوے

إذا اؤتمن خان وإذا حدث كذب وإذا عاهد غدر وإذا خاصم فجر متفق عليه

تو خیانت کرتا ہو دوسرے یہ کہ جب بات کرتا ہو تو جھوٹ بولتا ہو تیسرے یہ کہ جب قول اقرار کرتا ہے تو اسکے خلاف کرتا ہے چوتھے یہ کہ جب جھگڑا کرے تو بیہودہ بکے متفق علیہ

وعن جابر رضي الله عنه قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم لو قد جاء

اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا تھا کہ اگر

مال البحرين أعطيتك هكذا وهكذا وهكذا فلم يجئ مال البحرين حتى قبض

بحرین سے مال آئیگا تو تجھ کو ایسا اور ایسا اور ایسا عطا کرونگا پھر بحرین سے مال نہ آیا تاکہ آپ فوت ہوگئے

النبي صلى الله عليه وسلم فلما جاء مال البحرين أمر أبو بكر رضي الله عنه

پس جب بحرین سے مال آیا تو ابوبکر رضہ نے

فنادى من كان له عند رسول الله صلى الله عليه وسلم عدة أو دين فليأتنا

منادی کی کہ جس سے رسول اللہ صلعم کا کچھ وعدہ ہو یا کچھ قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آوے

فأتيته فقلت له إن النبي صلى الله عليه وسلم قال لي كذا وكذا فحثى لي

پس میں ابوبکر رضہ کے پاس آیا اور کہا کہ نبی صلعم نے مجھے ایسا اور ایسا دینا فرمایا تھا پس دیئے لپ بھر کر

حثية فعددتها فإذا هي خمسمائة فقال لي خذ مثليها متفق عليه

مجھکو ابوبکر رضہ نے ایک لپ پس گنا میں نے انکو تو کہ ایک لپ میں پانچ سو تھے تو ابوبکر صدیق رضہ نے فرمایا کہ لو دو مثل اسکے ۔ متفق علیہ



الباب الثامن والثمانون في المحافظة على ما اعتاده من الخير

قال الله تعالى: إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم وقال تعالى: ولا تكونوا كالتي نقضت غزلها من بعد قوة أنكاثا والأنكاث جمع نكث وهو الغزل المنقوض وقال تعالى: ولا تكونوا كالذين أوتوا الكتب من قبل فطال عليهم الأمد فقست قلوبهم وقال تعالى: فما رعوها حق رعايتها وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم في الليل فترك قيام الليل متفق عليه

الباب التاسع والثمانون في استحباب طيب الكلام و طلاقة الوجه عند اللقاء

قال الله تعالى: واخفض جناحك للمؤمنين وقال تعالى: ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك وعن عدي بن حاتم رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم يجد فبكلمة طيبة متفق عليه وعن أبي هريرة

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ کلمہ طیب صدقہ ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهُوَ بَعْضُ حَدِيثٍ تَقَدَّمَ بِطُولِهِ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متفق علیہ اور یہ حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے جو پہلے گذر چکی ہے اور ابو ذر رضی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا

کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ تو نیک کاموں میں سے کسی کو بھی حقیر مت سمجھ

وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اگرچہ تو اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے ملاقات کرے۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ التِّسْعُونَ فِي اسْتِحْبَابِ بَيَانِ الْكَلَامِ وَإِيضَاحِهِ

باب ۹۰ نوے کلام کو جب مخاطب بدون ایضاح کے نہ سمجھ سکے تو اسکے سمجھانے کو وضاحت

لِلْمُخَاطَبِ وَتَكْرِيرِهِ لِيُفْهَمَ إِذَا لَمْ يُفْهَمْ إِلَّا بِذٰلِكَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور تکرار سے بیان کرنے کے استحباب میں انس رضی سے روایت ہے کہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ

نبی صلعم جب کلام کیا کرتے تو ایک کلمہ کو تین تین بار اعادہ فرماتے تاکہ سمجھی جائے اور جب کسی قوم کے

عَنْهُ وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ

پاس تشریف لاتے تو انکو تین بار السلام علیکم کہا کرتے تھے روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے عائشہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلًا

رضی سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام ایسا واضح و روشن ہوا کرتا تھا

يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ يَسْمَعُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

کہ جو سنتا تھا سمجھ لیتا تھا۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے

اَلْبَابُ الْحَادِي وَالتِّسْعُونَ فِي إِصْغَاءِ الْجَلِيسِ لِحَدِيثِ

باب ۹۱ اکانوے اس بیان میں کہ جو کلام

جَلِيسِهِ الَّذِي لَيْسَ بِحَرَامٍ وَاسْتِنْصَاتِ الْعَالِمِ وَالْوَاعِظِ حَاضِرِي مَجْلِسِهِ

حرام نہ ہو ہمنشین دوسرے ہمنشین کو سنا کرے اور عالم اور واعظ اپنی مجلس کے حاضرین کو خاموش کرا دیا کریں۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے جریر بن عبد اللہ رضی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا

علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مجھے فرمایا کہ تو لوگوں کو چپ کرا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہ ہو جانا کہ

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ تم لوگوں سے بعض بعضوں کی گردنیں اڑاویں متفق

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالتِّسْعُونَ فِي الْوَعْظِ وَالْاِقْتِصَادِ فِيهِ

باب ۹۲ واں ہے وعظ اور اسمیں میانہ روی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ادْعُ إِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَعَنْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے رب کے رستہ کی طرف حکمت سے اور موعظت حسنہ سے بلا اور روایت ہے

أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُذَكِّرُنَا فِي كُلِّ

ابو وائل شقیق بن سلمہ سے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر

خَمِيسٍ مَرَّةً فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ

جمعرات میں ایک دفعہ ہم کو وعظ سنایا کرتے تھے ایک آدمی نے انکو کہا اے ابو عبد الرحمٰن میں چاہتا ہوں کہ ہم کو ہر روز وعظ سنایا کرو

فَقَالَ لَنَا أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذٰلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ

کہا مجھے اس سے یہ بات روکتی ہے کہ میں تم کو ملال کروں میں تم کو وعظ سنانا چاہوں

كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا يَتَخَوَّلُنَا

جیسا رسول اللہ صلعم ہم کو سنایا کرتے تھے اس خوف سے کہ ہم کو ملالت و دلگیری نہ ہو۔ یتخولنا

يَتَعَهَّدُنَا وَعَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

خبر گیری کرتے تھے ہماری اور روایت ہے ابو الیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں سنتا تھا کہ رسول اللہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ

صلعم فرماتے تھے کہ آدمی کا نماز کو دراز کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا

مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلٰوةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَمَئِنَّةٌ بِمِيمٍ

اسکی دانائی کی علامت ہے تم نماز کو دراز کیا کرو اور خطبہ چھوٹا کیا کرو۔ روایت کی یہ مسلم نے ۲ اور مئنۃ ساتھ میم

مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ هَمْزَةٍ مَكْسُورَةٍ ثُمَّ نُونٍ مُشَدَّدَةٍ أَيْ عَلَامَةٌ دَالَّةٌ عَلٰى فِقْهِهِ

مفتوحہ کے پھر ہمزہ مکسورہ کے پھر نون مشددہ کے یعنی یہ نشانی ہے اسکے فقاہت کی

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ

اور روایت ہے معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں رسول اللہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

رسول اللہ صلعم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک لی میں نے یرحمک اللہ کہہ دیا لوگ

فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهْ مَا شَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ

میری طرف دیکھنے لگ گئے میں نے کہا کیا مصیبت آئی میری طرف کیوں دیکھتے ہو لوگ میری اس

فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ

بات سے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے وہ جب میں نے دیکھا کہ مجھے چپ کراتے ہیں میں چپ ہو گیا جب

فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ نماز پڑھ چکے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ سے پہلے اور

وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ بَلْ قَالَ

نہ پیچھے اب ـ تعلیم والا کوئی نہیں دیکھا واللہ نہ آپ نے مجھے ڈانٹا اور نہ مجھے مارا اور نہ گالی دی بلکہ آپ نے فرمایا

اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّهْلِيْلُ

کہ نماز میں وہ لوگوں کے کلام کرنی لائق نہیں اسمیں تسبیح اور تہلیل اور

وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ

قرآن پڑھنا چاہیے جیسا کہ آپ نے فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں تو مسلم ہوں

اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا

اور اب اللہ تعالے نے ہم میں اسلام ظاہر کر دیا ہے ہم میں سے بعضے لوگ ایسے ہیں کہ کاہنوں کے پاس

يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذٰلِكَ

جاتے ہیں آپ نے فرمایا تو انکے پاس مت جایا کر پھر میں نے عرض کی کہ ہم میں سے بعضے ایسے ہیں کہ شگون بد لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ

شَيْءٌ يَجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلثُّكْلُ بِضَمِّ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ

ایک شئے ہے کہ اپنے دلوں میں پاتے ہیں یہ انکو باز نہ رکھے اس روایت کو مسلم نے نقل ساتھ ضمہ ثاء مثلثہ کے

الْمُصِيْبَةُ وَالْفَجِيْعَةُ مَا كَهَرَنِيْ اَيْ مَا نَهَرَنِيْ وَعَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ

مصیبت اور درد ہے اور ماکہرنی یعنی نہیں جھڑکا مجھکو۔ اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَّجِلَتْ مِنْهَا

کہا کہ وعظ سنایا ہمکو رسول اللہ صلعم نے ایسا وعظ کہ ڈر گئے اس سے

الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَدْ سَبَقَ بِكَمَالِهٖ فِيْ

دل اور بہہ گئی اس سے آنسو اور ذکر کیا راوی نے ساری حدیث اور تحقیق گزر چکی کامل حدیث بیچ

باب الأمر بالمحافظة على السنة وذكر أن الترمذي قال إنه حديث حسن صحيح

باب الامر بالمحافظة على السنة میں اور پہلے ذکر کیا کہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

الباب الثالث والتسعون في السكينة والوقار

باب تیرانوے سکینہ اور وقار اور آہستگی کرنے کے بیان میں

قال الله تعالى وعباد الرحمن الذين يمشون على الأرض هونا وإذا خاطبهم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر دھیمے پاؤں اور جب بات چیت کرتے ہیں ان سے

الجاهلون قالوا سلاما وعن عائشة رضي الله عنها قالت ما رأيت

بے سمجھ لوگ کہیں صاحب سلامت اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم مستجمعا قط ضاحكا حتى يرى منه لهواته

حضرت صلعم کو کبھی بہت ہنستے ہوئے کہ تمام منہ کھل جائے یہاں تک کہ دیکھا جائے اندر کا کوا ان کا

إنما يتبسم متفق عليه اللهوات جمع لهاة وهي اللحمة التي في أقصى سقف

اور بے شک حضرت صلعم تبسم کرتے تھے متفق علیہ۔ لہوات جمع ہے لہاۃ کی اور یہ وہ بوٹی ہے جو حلق میں لٹکتی ہے

الفم

الباب الرابع والتسعون في الندب إلى إتيان الصلوة

باب چورانوے نماز

والعلم ونحوهما من العبادات بالسكينة والوقار قال الله تعالى

اور علم کی تحصیل وغیرہ عبادات کے لیے سکینہ اور وقار اور آہستگی سے جانے کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے

ومن يعظم شعائر الله فإنها من تقوى القلوب وعن أبي هريرة

اور جو تعظیم کرے اللہ کے احکام کی تعظیم کرے پس بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ سے

رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا

روایت ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ جب

أقيمت الصلوة فلا تأتوها وأنتم تسعون وأتوها وأنتم تمشون عليكم السكينة

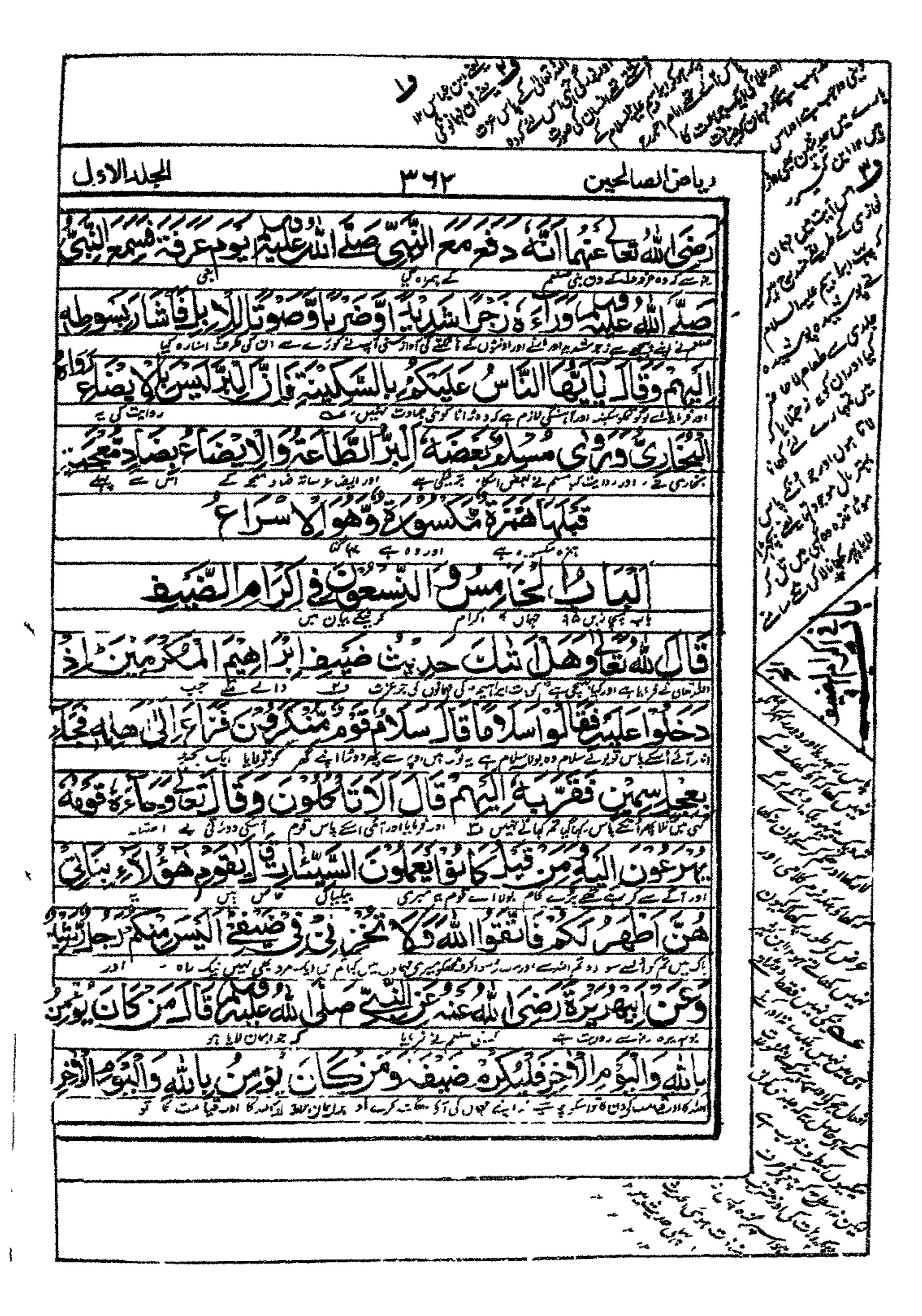
نماز کی اقامت ہو جائے تو مت نماز کو بھاگ کر آؤ اور نماز کو آؤ [illegible]

والوقار فما أدركتم فصلوا وما فاتكم فأتموا متفق عليه زاد مسلم في رواية

اور وقار سے چلا کرو پس جس قدر نماز ملے امام کے ساتھ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے پوری کر لو متفق علیہ [illegible]

له فإن أحدكم إذا كان يعمد إلى الصلوة فهو في صلوة وعن ابن عباس

کہ تم میں کوئی جب نماز کو قصد کر کے جاتا ہے تو نماز ہی میں ہوتا ہے اور روایت ہے ابن عباس سے



رضي الله تعالى عنهما أنه دفع مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة فسمع النبي صلى الله عليه وسلم وراءه زجرا شديدا وضربا وصوتا للإبل فأشار بسوطه إليهم وقال يا أيها الناس عليكم بالسكينة فإن البر ليس بالإيضاع رواه البخاري وروى مسلم بعضه. البر الطاعة والإيضاع بضاد معجمة قبلها همزة مكسورة وهو الإسراع

الباب الخامس والتسعون في إكرام الضيف

قال الله تعالى وهل أتاك حديث ضيف إبراهيم المكرمين إذ دخلوا عليه فقالوا سلاما قال سلام قوم منكرون فراغ إلى أهله فجاء بعجل سمين فقربه إليهم قال ألا تأكلون وقال تعالى وجاءه قومه يهرعون إليه ومن قبل كانوا يعملون السيئات قال يا قوم هؤلاء بناتي هن أطهر لكم فاتقوا الله ولا تخزون في ضيفي أليس منكم رجل رشيد

وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر

فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ

تو اپنے قرابت داروں سے ملے اور جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور قیامت کا تو نیک بات کہا کرے یا چپکا رہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

متفق علیہ اور روایت ہے ابو شریح خویلد بن عمرو خزاعی سے کہا کہ سنا میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے جس شخص کو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان ہے

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ

اسکو چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے اسکو عطیہ اور بخشش دیوے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ جائزہ کیا ہے فرمایا ایک دن رات مہمانی کرنی جائزہ ہے

وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور تین دن تک ضیافت ہے اور اس سے زیادہ اسپر صدقہ ہے متفق علیہ

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی کے پاس اسقدر ٹھہرے کہ اسکو گنہگار کرے لوگوں نے کہا یا رسول

اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَیْءَ لَهُ يَقْرِيْهِ بِهِ

اللہ گنہگار کس طرح کرے گا آپ نے فرمایا اسکے پاس اسقدر ٹھہرے کہ اسکی مہمانی کیلئے اسکے پاس کچھ نہ رہے

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُوْنَ فِی اسْتِحْبَابِ

باب چھیانوے

اَلتَّبْشِيْرِ وَالتَّهْنِئَةِ بِالْخَيْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ

خیر کی بشارت دینے اور مبارکباد دینے کے استحباب کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے بشارت سنا میرے بندوں کو

الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهُ وَقَالَ تَعَالٰی يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ

جو بات کو سنتے ہیں اور نیک بات کے تابع ہو جاتے ہیں اور فرمایا بشارت دیگا ان کو رب

مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ وَقَالَ تَعَالٰی وَاَبْشِرُوْا

اپنی رحمت اور خوشنودی کی اور باغوں کی کہ انکے لئے ان میں نعمت ہمیشہ ہو گی اور فرمایا اور خوش ہو

بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰی فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ وَقَالَ

ساتھ جنت کے جسکا تم کو وعدہ کیا جاتا تھا اور فرمایا بشارت دی ہم نے اسکو لڑکے حلم والے کی اور فرمایا

تَعَالٰی وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰی وَقَالَ تَعَالٰی وَامْرَاَتُهُ قَائِمَةٌ

بیشک ہمارے رسول ابراہیم کے پاس بشارت لائے اور فرمایا اسکی عورت کھڑی تھی



فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحٰقَ وَقَالَ تَعَالٰى فَنَادَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ

اُسنے ہنس دیا پس ہمنے اسکو اسحاق کی بشارت دی ۔ اور فرمایا اُسکو فرشتوں نے ندا کی اور وہ کھڑا

يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ

محراب میں نماز پڑھ رہا تھا بیشک اللہ تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے ۔ اور فرمایا جب ملائکہ نے کہا

يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ الْآيَةَ وَالْآيَاتُ فِي

اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے ایک کلمہ کی کہ اسکا نام مسیح بن مریم ہے الآیۃ اور آیتیں

الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَّعْلُومَةٌ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جِدًّا وَهِيَ مَشْهُورَةٌ فِي

اس مضمون میں بہت ہیں اور احادیث تو بہت ہی ہیں اور وہ مشہور ہیں

الصَّحِيحِ مِنْهَا عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَيُقَالُ أَبُو مُحَمَّدٍ وَيُقَالُ أَبُو مُعَاوِيَةَ

صحیح میں انمیں سے اور ابو ابراہیم یا ابو محمد یا ابو معاویہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبد اللہ بن ابی اوفی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

بَشَّرَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ

خدیجہ رض کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی جو موتی مجوف سے بنا ہے جسمیں نہ شور و غوغا ہوگا

وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْقَصَبُ هُنَا اللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ وَالصَّخَبُ الصِّيَاحُ

اور نہ ماندگی ۔ متفق علیہ قصب سے یہاں مراد وہ موتیاں ہیں جنکا درمیان خالی ہو صخب بلند آواز

وَاللَّغَطُ وَالنَّصَبُ التَّعَبُ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور شور ہے اور نصب ماندگی ہے اور روایت ہے ابو موسے اشعری رض سے

أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُسنے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلا اور دل میں ارادہ کیا کہ آج میں تمام دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هٰذَا فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتھ رہونگا پس مسجد میں آکر رسول اللہ صلعم کا حال دریافت کیا

فَقَالُوا وَجَّهَ هٰهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلٰى أَثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ

لوگوں نے کہا کہ ادھر کو تشریف لیگئے ہیں کہا کہ میں پوچھتا ہوا آپکے پیچھے ہو لیا تاکہ آپ بیر اریس میں داخل ہوئے

فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ حَتّٰى قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَ

اور میں دروازہ میں بیٹھ گیا تاکہ آپنے قضاء حاجت سے فارغ ہو کر

توضأ، فقمت إليه، فإذا هو قد جلس على بئر أريس وتوسط قفها وكشف

عن ساقيه ودلاهما في البئر، فسلمت عليه ثم انصرفت فجلست عند

الباب، فقلت: لأكونن بواب رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم، فجاء

أبو بكر رضي الله عنه فدفع الباب، فقلت: من هذا؟ فقال: أبو بكر، فقلت:

على رسلك، ثم ذهبت فقلت: يا رسول الله، هذا أبو بكر يستأذن، فقال:

ائذن له وبشره بالجنة، فأقبلت حتى قلت لأبي بكر: ادخل ورسول الله

يبشرك بالجنة، فدخل أبو بكر حتى جلس عن يمين النبي صلى الله عليه وسلم

معه في القف، ودلى رجليه في البئر كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم

وكشف عن ساقيه، ثم رجعت وجلست وقد تركت أخي يتوضأ ويلحقني،

فقلت: إن يرد الله بفلان - يريد أخاه - خيرا يأت به، فإذا إنسان يحرك

الباب، فقلت: من هذا؟ فقال: عمر بن الخطاب، فقلت: على رسلك، ثم جئت

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه وقلت: هذا عمر يستأذن،

فقال: ائذن له وبشره بالجنة، فجئت عمر فقلت: أذن ويبشرك رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ فدخل فجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلعم تجھکو بہشت کی بشارت فرماتے ہیں پس عمر آیا اور رسول اللہ صلعم کی

فی القف عن یسارہ ودلی رجلیہ فی البئر ثم رجعت فجلست فقلت

بائیں طرف کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گیا اور میں لوٹ کر دروازہ ہی پہ جا بیٹھا اور دل میں کہتا تھا

ان یرد اللہ بفلان خیرا یعنی اخاہ یات بہ فجاء انسان فحرک الباب

کہ اگر اللہ تعالیٰ نے فلانے شخص سے خیر کا ارادہ کیا تو اسکو یہاں لاوے گا پس ایک آدمی نے دروازہ ہلایا

فقلت من ھذا فقال عثمان بن عفان فقلت علی رسلک وجئت النبی

میں نے کہا کون ہے اس نے کہا عثمان بن عفان میں نے کہا ٹھہر جا اور نبی

صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال ائذن لہ وبشرہ بالجنۃ مع بلوی تصیبہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر خبر کی آپ نے فرمایا اسکو اذن دے اور جنت کی خوشخبری ساتھ ایک بلوے کے جس میں وہ مبتلا ہوگا سنا دے

فجئت فقلت ادخل ویبشرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ مع

میں نے آ کر اسکو کہا کہ اندر آ جا اور رسول اللہ صلعم تجھے جنت کی خوشخبری دیتے ہیں ساتھ

بلوی تصیبک فدخل فوجد القف قد ملئ فجلس وجاھھم من الشق

ایک بلوے کے جس میں تو گرفتار ہوگا وہ آیا اور کنارہ بھرا ہوا پایا پس انکے سامنے دوسری طرف بیٹھ گیا

الآخر قال سعید بن المسیب فاولتہا قبورھم متفق علیہ وزاد فی روایۃ

کہا سعید بن المسیب نے پس تعبیر کیا میں نے اس تنہا بیٹھنے انکے سے قبر کی کو متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے

وامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ الباب وفیہا ان عثمان حین

اور مجھے رسول اللہ صلعم نے دروازہ کی حفاظت کا امر کیا اور اس روایت میں ہے کہ جب عثمان کو

بشرہ حمد اللہ تعالی ثم قال اللہ المستعان قولہ وجہ بفتح الواو وتشدید

بشارت دی تو انہوں نے الحمد للہ اور اللہ المستعان کہا قول اسکا وجہ ساتھ فتح واو اور تشدید

الجیم ای توجہ وقولہ بئر اریس ھو بفتح الھمزۃ وکسر الراء وبعدھا یاء

جیم کے یعنی متوجہ ہوا اور قول اسکا بئر اریس ساتھ فتح ہمزہ اور کسرہ راء کے اور پیچھے اسکے یاء ہے

مثناۃ من تحت ساکنۃ ثم سین مھملۃ وھو مصروف ومنھم من منع

ساتھ دو نقطوں نیچے کی طرف سے پھر سین بے نقطہ اور وہ منصرف ہے اور بعض نے غیر

صرفہ والقف بضم القاف وتشدید الفاء وھو المبنی حول البئر قولہ

منصرف کہا اور قف ساتھ ضمہ قاف اور تشدید فاء کے اور وہ وہ موضع ہے جو کنوئیں کے ارد گرد بنایا جاتا ہے قول اسکا

عَلٰی رِسْلِكَ بِكَسْرِ الرَّاءِ عَلَى الْمَشْهُورِ وَقِيلَ بِفَتْحِهَا أَيْ رِفْقٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اپنی روش پر ساتھ کسرہ راء کے مشہور ہے اور بعض نے کہا ساتھ فتح اسکے یعنی نرمی کر ۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رض

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا

سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلعم کے گرد بیٹھے تھے اور

أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو بکر رض اور عمر رض ہمارے ساتھ تھے ایک جماعت میں رسول اللہ صلعم ہم میں سے اٹھ کر

مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا

چلے گئے اور واپس آنے میں دیر لگائی ہم کو خوف ہوا کہ ہماری غیبت میں آپکو کسی قسم کا دکھ نہ پہنچایا جاوے اور ہم مضطرب ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے

فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ

اور میں سب سے پہلے مضطرب ہوا تھا پس میں آپ کو تلاش کرتا ہوا نکلا یہاں تک کہ میں

حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَابًا فَلَمْ أَجِدْ فَإِذَا

انصاری بنی النجار کے باغ میں آیا اور دروازہ کی تلاش میں اسکے گرد پھرا مگر مجھے کوئی دروازہ نظر نہ آیا

رَبِيعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيعُ الْجَدْوَلُ الصَّغِيرُ

ایک نالی کے اندر جانیکا رستہ جو ایک کنوئیں سے جو باغ سے باہر تھا باغ کے اندر جاتا تھا دیکھا اور معنے ربیع کے جدول صغیر ہیں

فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

پس میں سمٹ کر اس رستہ سے باغ کے اندر رسول اللہ صلعم کے پاس گیا آپ نے فرمایا تو ابو ہریرہ ہے میں نے عرض کی ہاں

فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ

یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تیرا کیا حال ہے میں نے عرض کی کہ آپ ہمارے درمیان سے اٹھ کر چلے گئے اور آپ نے بہت دیر لگائی

عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُونَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَأَتَيْتُ هَذَا

پس ہمکو آپکی جان کا خوف ہوا ہم گھبرا گئے اور میں سب سے پہلے گھبرایا تھا پس میں

الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِي فَقَالَ يَا

لومڑی کیطرح سمٹ کر اس باغ کے اندر آیا اور یہ لوگ میرے پیچھے چلے آتے ہیں آپ نے

أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ

اپنے نعلین عطا کی اور فرمایا اے ابو ہریرہ یہ میری نعلین لے جا اور اس باغ سے باہر جو

هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

طرف جو شخص تجھے ملے کہ دل کے یقین سے لا الہ الا اللہ گواہی دے اسکو جنت کی خوشخبری دے

وذكر الحديث بطوله رواه مسلم. الربيع: النهر الصغير، وهو الجدول بفتح

اور حدیث طویل ذکر کی روایت کی یہ مسلم نے ربیع چھوٹی نہر ہے اور اسکو جدول بھی کہتے ہیں ساتھ فتح

الجيم كما فسره في الحديث. وقوله: احتفرت روي بالراء وبالزاي ومعناه

جیم کے جیسا کہ تفسیر کی ہے حدیث میں اور قول اسکا احتفرت روایت کیا گیا ساتھ را کے اور ساتھ زا کے اور معنے اسکا

بالزاي: تضاممت وتصاغرت حتى أمكنني الدخول. وعن ابن شماسة قال:

ساتھ زا کے سکڑ گئی میں اکٹھا ہوا اور اپنے کو چھوٹا بنا کر یہاں تک کہ اندر جا سکا اور روایت ہے ابن شماسہ سے کہا

حضرنا عمرو بن العاص رضي الله عنه وهو في سياقة الموت فبكى طويلا و

حول وجهه إلى الجدار فجعل ابنه يقول: يا أبتاه أما بشرك رسول الله صلى الله

عليه وسلم بكذا أما بشرك رسول الله صلى الله عليه وسلم بكذا فأقبل بوجهه فقال

إن أفضل ما نعد شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله إني قد

كنت على أطباق ثلاث لقد رأيتني وما أحد أشد بغضا لرسول الله

صلى الله عليه وسلم مني ولا أحب إلي من أن أكون قد استمكنت منه

فقتلته فلو مت على تلك الحال لكنت من أهل النار فلما جعل الله الإسلام

في قلبي أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت ابسط يمينك فلأبايعك فبسط

يمينه فقبضت يدي فقال ما لك يا عمرو قلت أردت أن أشترط قال

تشترط بماذا قلت أن يغفر لي قال أما علمت أن الإسلام يهدم ما كان

قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَمَا

کنہ گرادیتا ہے اور ہجرت بھی پہلے گناہ منہدم کر دیتی ہے اور حج بھی پہلے گناہوں کو زائل کرتا ہے

كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي

اس حالت میں مجھے رسول اللہ صلعم سے زیادہ کوئی پیارا نہ تھا اور نہ آپ سے زیادہ کوئی میری آنکھوں میں بزرگ تھا

مِنْهُ وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِي مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ

اور مجھ طاقت نہ تھی کہ آپکی بزرگی سے اپنی دونوں آنکھیں بھر دوں اور اگر آپکے وصف کرنیکا کوئی مجھ سے سوال کرتا تو میں آپکے

مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنِي مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ

وصف کرنیکی طاقت نہ تھی اگر میں اس حال میں مرجاتا تو مجھے امید تھی کہ میں

مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي

بہشتیوں میں سے ہوتا پھر ہم بہت چیزوں کے والی ہوگئے میں نہیں جانتا کہ انمیں میرا کیا حال ہے جب میں مرجاؤں تو کوئی نوحہ کرنے والی

نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي

میرے ساتھ نہ ہو اور نہ آگ میرے ساتھ ہو جب تم مجھے دفن کرو تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالو پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھیرا کرو

قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ رُسُلَ

جتنی دیر میں اونٹ ذبح کرکے اسکا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تم سے انس حاصل کروں اور دیکھوں کہ اپنے رب کے بھیجے ہوؤں کو کیا جواب دیتا ہوں

رَبِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ شُنُّوا رُوِيَ بِالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْمُهْمَلَةِ أَيْ صُبُّوهُ قَلِيلًا

روایت کی مسلم نے قولہ اسکا شنوا روایت کیا گیا ساتھ شین معجمہ اور مہملہ کے یعنی ڈالو اسکو تھوڑا

قَلِيلًا وَاللهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ

تھوڑا اور اللہ سبحانہ بہتر جانتا ہے

الْبَابُ الثَّامِنُ وَالتِّسْعُونَ فِي وَدَاعِ الصَّاحِبِ وَوَصِيَّتِهِ عِنْدَ

باب اٹھانوے اپنے دوست کو وداع کرنے اور سفر وغیرہ میں اس سے علیحدہ ہوتے

فِرَاقِهِ لِسَفَرٍ أَوْ غَيْرِهِ وَالدُّعَاءِ لَهُ وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنْهُ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَ

وقت اسکو وصیت کرنے اور اسکے لئے دعا مانگنے اور اس سے اپنے لئے دعا کی خواہش کرنیکے بیان میں اور فرمایا اللہ تعالی نے

وَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ

اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیٹوں کو اور یعقوب اے بیٹو اللہ نے چنکر دیا ہے تم کو دین

فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ

پس تم نہ مرنا مگر مسلمانی پر کیا تم حاضر تھے جس وقت آپہنچی یعقوب کو موت جب کہا

لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ

اپنے بیٹوں کو تم کیا پوجو گے بعد میرے بولے ہم بندگی کریں گے تیرے رب اور تیرے باپ دادوں کے رب کی کہ ابراہیم

وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ

اور اسمٰعیل اور اسحاق ہے ایک رب اور ہم اوسی کے حکم پر ہیں اور احادیث میں سے ہے

فَمِنْهَا حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي سَبَقَ فِي بَابِ إِكْرَامِ أَهْلِ

زید بن ارقم کی حدیث جو باب اکرام اہل

بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں گزر چکی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلعم کھڑے ہو کر

فِينَا خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا

ہم کو خطبہ سنایا پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی بعد وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا اما بعد اے

النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ

لوگو میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا پیغام لانے والا آئے تو میں اوس کا کہا مانوں اور میں تمہارے درمیان دو بڑی بھاری چیزیں

ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا

چھوڑتا ہوں اول ان میں سے خدا کی کتاب ہے جس میں روشنی اور ہدایت ہے پس خدا کی کتاب کو پکڑو اور اسکو خوب چمٹ جاؤ

بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي

پس آپ نے کتاب اللہ پر بہت تاکید کی اور اوس کی ترغیب دی پھر فرمایا اور دوسری بڑی چیز میری اہل بیت ہیں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں اپنی

أَهْلِ بَيْتِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ بِطُولِهِ وَعَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ

اہل بیت کے مقدمہ میں۔ روایت کیا مسلم نے۔ اور یہ حدیث مفصل پہلے گزر گئی۔ اور روایت ہے ابو سلیمان مالک بن حویرث رض سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ

کہا ہم چند آدمی جوان ہم رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آئے

مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور بیس راتیں انکے پاس ٹھیرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا

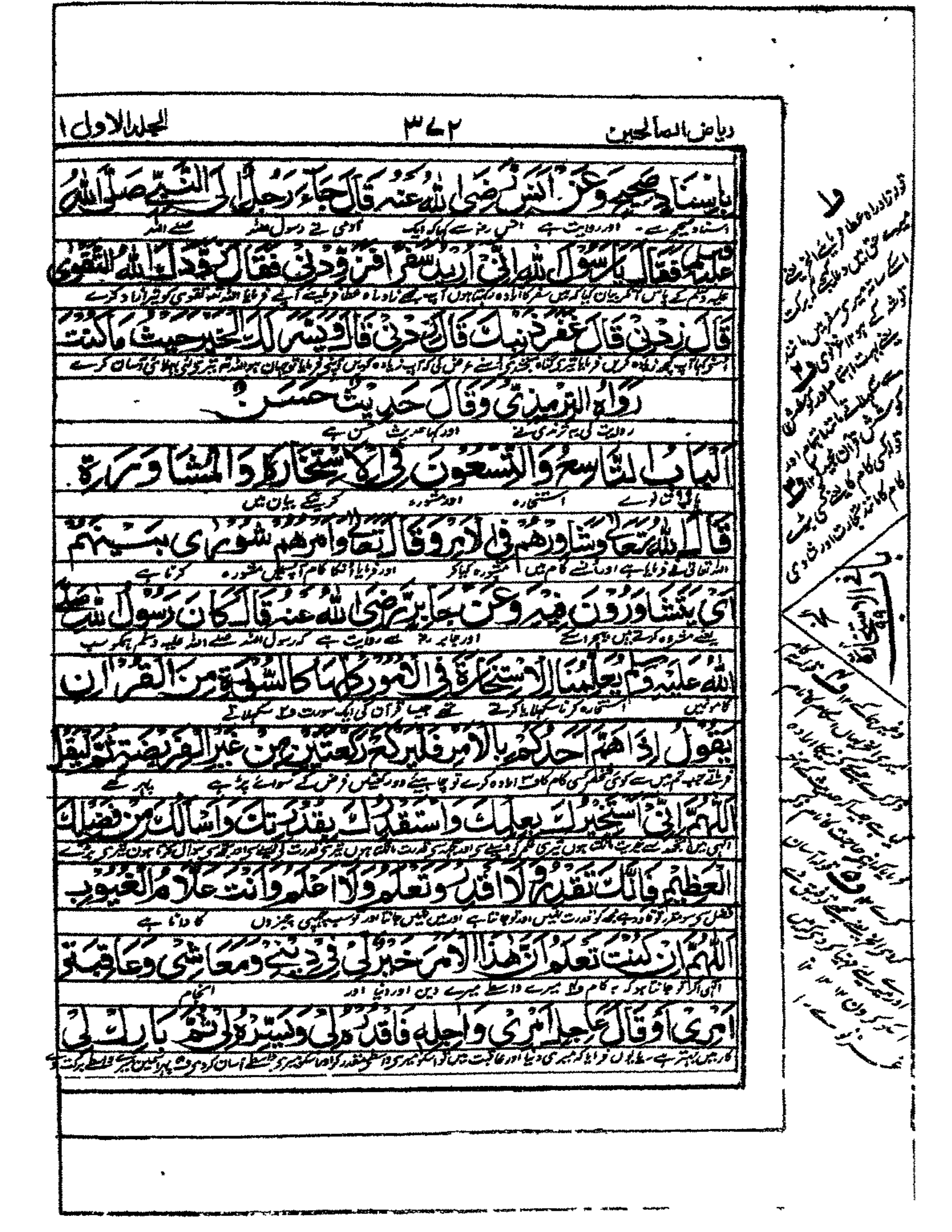
وسلم رحم کرنے والے نرم دل تھے آپ نے گمان کیا کہ ہم گھر والوں کے مشتاق ہیں اسلئے آپ نے ہم سے سوال کیا کہ تم لوگ کس کس کو چھوڑ کر آئے ہو ہم نے

فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا

آپ سے بیان کر دیا آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر کو لوٹ جاؤ لوگوں میں جا کر ٹھیرو اور انکو دین سکھلاؤ اور انکو امر کرو اور نماز پڑھو



صلوة كذا في حين كذا وصلوة كذا في حين كذا فاذا حضرت الصلوة
فليؤذن لكم احدكم وليؤمكم اكبركم متفق عليه زاد البخاري في رواية
له وصلوا كما رأيتموني اصلي قوله رحيما رفيقا روي بفاء وقاف وروي
بقافين وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال استأذنت النبي صلى
الله عليه وسلم في العمرة فاذن وقال لا تنسنا يا اخي من دعائك فقال
كلمة ما يسرني ان لي بها الدنيا وفي رواية قال اشركنا يا اخي في دعائك
رواه ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن سالم بن
عبد الله بن عمر ان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما كان يقول للرجل اذا اراد سفرا
ادن مني حتى اودعك كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يودعنا فيقول
استودع الله دينك وامانتك وخواتيم عملك رواه الترمذي وقال حديث
حسن صحيح وعن عبد الله بن يزيد الخطمي الصحابي رضي الله عنه قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يودع الجيش يقول استودع الله
دينكم وامانتكم وخواتيم اعمالكم حديث حسن صحيح رواه ابو داود وغيره



بإسناد صحيح وعن أنس رضي الله عنه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله

عليه وسلم فقال يا رسول الله إني أريد سفرا فزودني فقال زودك الله التقوى

قال زدني قال وغفر ذنبك قال زدني قال ويسر لك الخير حيث ما كنت

رواه الترمذي وقال حديث حسن

الباب التاسع والتسعون في الاستخارة والمشاورة

قال الله تعالى وشاورهم في الأمر وقال تعالى وأمرهم شورى بينهم

أي يتشاورون فيه وعن جابر رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى

الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الأمور كلها كالسورة من القرآن

يقول إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل

اللهم إني أستخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك وأسألك من فضلك

العظيم فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغيوب

اللهم إن كنت تعلم أن هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة

أمري أو قال عاجل أمري وآجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي

فيه وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او
قال عاجل امري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث
كان ثم ارضني به قال ويسمي حاجته رواه البخاري

الباب المائة في استحباب الذهاب الى العيد وعيادة المريض والحج والغزو والجنازة ونحوها من طريق والرجوع من طريق آخر لتكثير مواضع العبادة

عن جابر رضي الله عنه قال كان النبي
صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عيد خالف الطريق رواه البخاري
قوله خالف الطريق يعني ذهب في طريق ورجع في طريق آخر وعن
ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج من
طريق الشجرة ويدخل من طريق المعرس واذا دخل مكة دخل من
الثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى متفق عليه

الباب الحادي بعد المائة في استحباب تقديم اليمين في كل ما هو من باب التكريم كالوضوء والغسل والتيمم ولبس الثوب و



النَّعْلِ وَالْخُفِّ وَالسَّرَاوِيْلِ وَدُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَالسِّوَاكِ وَالْاِكْتِحَالِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ

جوتا پہننا اور موزہ اور پاجامہ پہننا اور مسجد میں داخل ہونا اور مسواک کرنا اور سرمہ لگانا اور ناخون اتروانا

وَقَصِّ الشَّارِبِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الرَّأْسِ وَالسَّلَامِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالْاَكْلِ

اور مونچھ کتروانا اور بغل کے بال اکھاڑنا اور سر منڈوانا اور نماز سے سلام پھیرنا اور کھانا

وَالشُّرْبِ وَالْمُصَافَحَةِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلَاءِ وَالْاَخْذِ وَ

اور پینا اور مصافحہ کرنا اور حجر اسود کو چومنا اور پاخانہ سے نکلنا اور لینا اور

الْاِعْطَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا هُوَ فِيْ مَعْنَاهُ وَيُسْتَحَبُّ تَقْدِيْمُ الْيَسَارِ فِيْ ضِدِّ ذٰلِكَ

دینا وغیرہ یا جو کام ایسے ہوں اور اس کے مخالف کاموں میں بائیں کو مقدم کرنا مستحب ہے

كَالْاِمْتِخَاطِ وَالْبُصَاقِ عَنِ الْيَسَارِ وَدُخُوْلِ الْخَلَاءِ وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَ

جیسے ناک صاف کرنا اور تھوکنا اور پاخانہ میں داخل ہونا اور مسجد سے نکلنا اور

خَلْعِ الْخُفِّ وَالنَّعْلِ وَالسَّرَاوِيْلِ وَالثَّوْبِ وَالْاِسْتِنْجَاءِ وَفِعْلِ الْمُسْتَقْذَرَاتِ وَ

موزہ و جوتا و پاجامہ اور کپڑا اتارنا اور استنجا کرنا اور مستقذرات اور

اَشْبَاهِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَاؤُمُ

جو اس کی مثل ہوں فرمایا اللہ تعالیٰ نے لیکن جس کو اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ تو کہیگا آؤ میرا

اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ الْاٰيَاتِ وَقَالَ تَعَالٰى فَاَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا اَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَ

اعمال نامہ پڑھو الآیات۔ اور فرمایا داہنے ہاتھ والے کیا ہیں داہنے ہاتھ والے

اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ مَا اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ

اور بائیں ہاتھ والے کیا ہیں بائیں ہاتھ والے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ

کہ رسول اللہ صلعم کو داہنی طرف سے کام کرنا سب کام میں خوش آیا کرتا تھا وضو کرنے اور کنگھی کرنے

وَتَنَعُّلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور جوتا پہنے وغیرہ میں۔ متفق علیہ۔ اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کا

الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتِ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى حَدِيْثٌ

داہنا ہاتھ وضو اور کھانے کیلئے ہوا کرتا تھا اور بایاں ہاتھ خلا وغیرہ جو قسم اذی سے ہو اکرتا تھا۔ حدیث

صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَغَيْرُهٗ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

صحیح ہے روایت کی یہ ابو داود وغیرہ نے اسناد صحیح سے اور روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کے غسل دینے کے وقت انکو فرمایا تھا

ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

کہ دائیں طرفوں اور وضو کے مقاموں سے نہلانا شروع کرنا ۔ متفق علیہ ۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا

عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى

رسول اللہ صلعم نے کہ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں پاؤں سے شروع کرے

وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ

اور جب اتارے تو بائیں سے پہلے اتارا کرے تاکہ دایاں پہننے میں اول ہو اور اتارنے میں پیچھے ہو ۔ متفق علیہ

عَلَيْهِ وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهُ

اور روایت ہے حفصہ رض سے کہ رسول اللہ صلعم اپنے دائیں ہاتھ کو

لِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَثِيَابِهِ وَيَجْعَلُ يَسَارَهُ لِمَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَغَيْرُهُ

کھانے اور پینے اور کپڑے پہننے کیلئے کیا کرتے تھے اور بائیں ہاتھ کو دوسرے کاموں کیلئے کیا کرتے تھے ۔ روایت کی یہ ابوداؤد وغیرہ نے اور

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوْا بِأَيَامِنِكُمْ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

تم کپڑے پہنو اور وضو کرو تو اپنی دائیں طرف سے شروع کیا کرو ۔ حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے

بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسناد صحیح سے ۔ اور روایت ہے انس رض سے کہ رسول اللہ صلعم

أَتٰى مِنًى فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتٰى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ

منیٰ میں تشریف لائے پس جمرہ کے پاس آئے اور اسکو کنکر مارے پھر منیٰ میں اپنے ڈیرہ میں آئے اور قربانی کی پھر سر مونڈنے والے کو فرمایا کہ لے اور

وَأَشَارَ إِلٰى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ

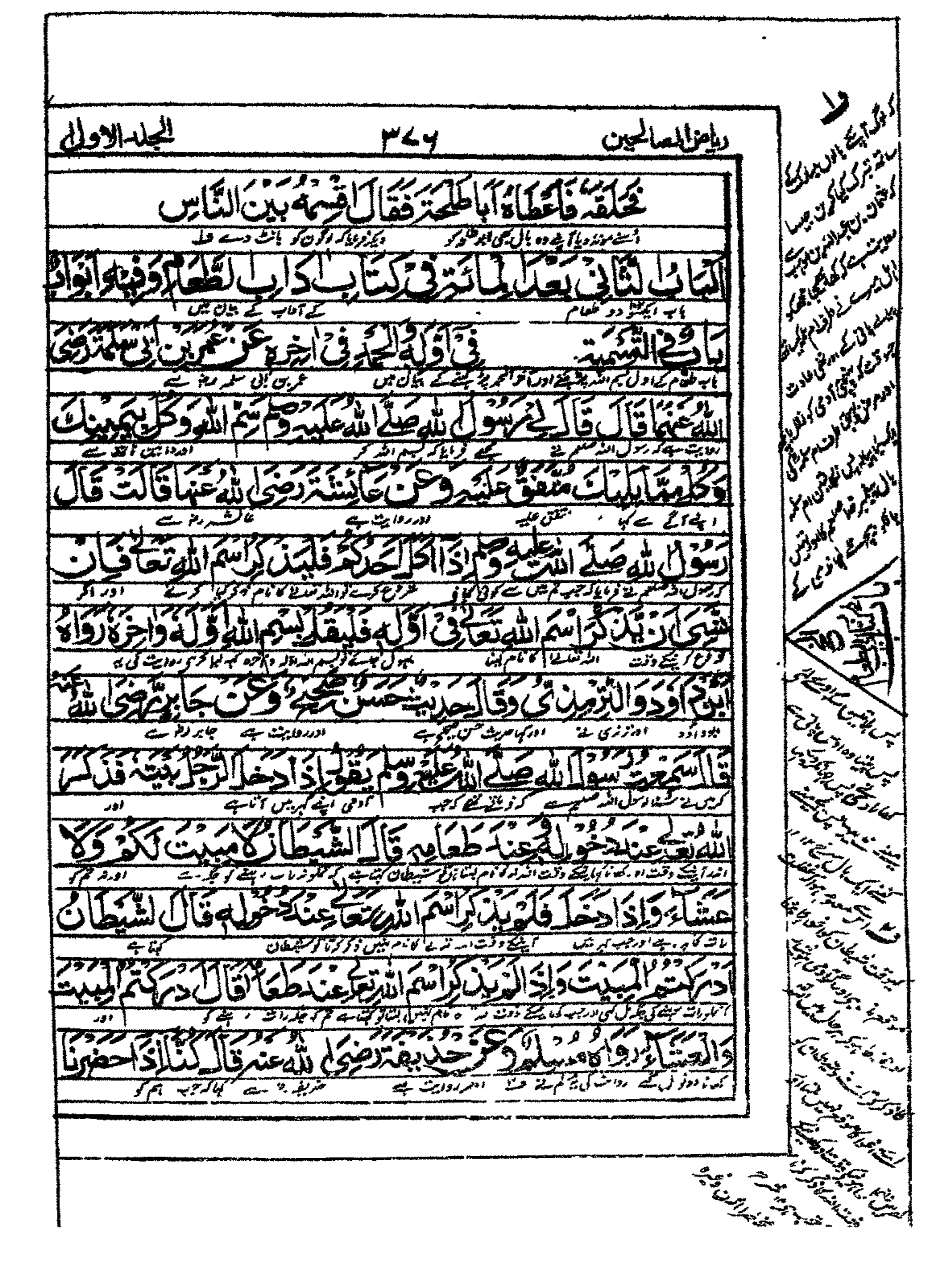
اور سر کی دائیں طرف اشارہ کیا پھر بائیں طرف پھر وہ بال لوگوں کو عطا فرمانے ۔ متفق علیہ ۔ اور ایک روایت میں ہے

لَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ

کہ جب جمرہ کو کنکر مارے اور قربانی کی اور سر منڈایا سر کے دائیں طرف والا حلاق کے آگے کیا اسنے مونڈ دیے پھر

دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ شِقَّهُ الْأَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ

آپ نے ابو طلحہ انصاری کو وہ بال عطا فرمائے پھر بائیں طرف آگے کرکے حلاق کو فرمایا کہ مونڈ

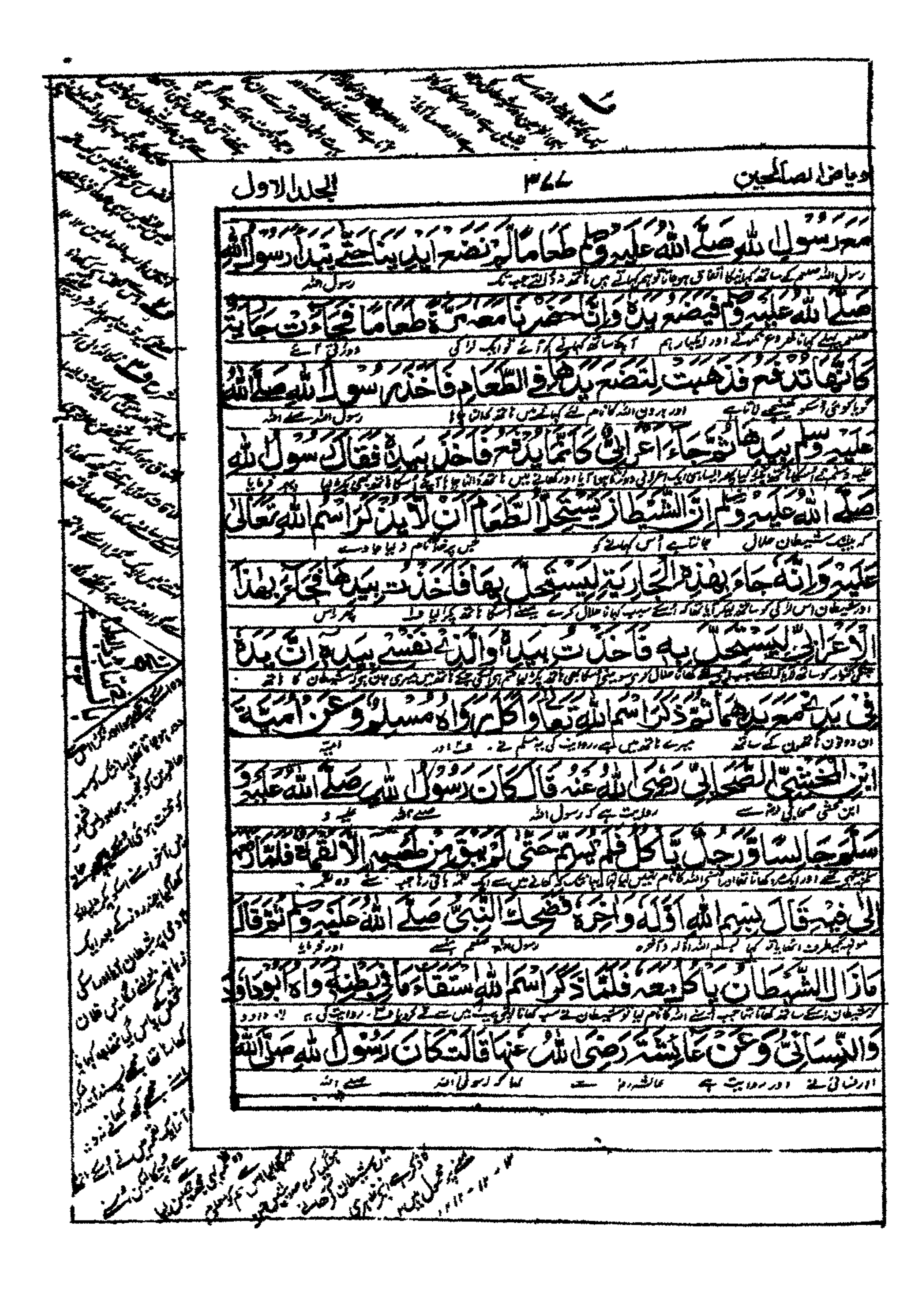


فحلقه فأعطاه أبا طلحة فقال اقسمه بين الناس

الباب الثاني بعد المائتين في كتاب آداب الطعام وفيه أبواب

باب في التسمية في أوله والحمد في آخره

عن عمر بن أبي سلمة رضي الله عنهما قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم سم الله وكل بيمينك وكل مما يليك متفق عليه وعن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أكل أحدكم فليذكر اسم الله تعالى فإن نسي أن يذكر اسم الله تعالى في أوله فليقل بسم الله أوله وآخره رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن جابر رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا دخل الرجل بيته فذكر الله تعالى عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان لا مبيت لكم ولا عشاء وإذا دخل فلم يذكر اسم الله تعالى عند دخوله قال الشيطان أدركتم المبيت وإذا لم يذكر اسم الله تعالى عند طعامه قال أدركتم المبيت والعشاء رواه مسلم وعن حذيفة رضي الله عنه قال كنا إذا حضرنا



مع رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما لم نضع أيدينا حتى يبدأ رسول الله
صلى الله عليه وسلم فيضع يده وإنا حضرنا معه مرة طعاما فجاءت جارية
كأنها تدفع فذهبت لتضع يدها في الطعام فأخذ رسول الله صلى الله
عليه وسلم بيدها ثم جاء أعرابي كأنما يدفع فأخذ بيده فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم إن الشيطان يستحل الطعام أن لا يذكر اسم الله تعالى
عليه وإنه جاء بهذه الجارية ليستحل بها فأخذت بيدها فجاء بهذا
الأعرابي ليستحل به فأخذت بيده والذي نفسي بيده إن يده
في يدي مع يدها ثم ذكر اسم الله تعالى وأكل رواه مسلم وعن أمية
ابن مخشي الصحابي رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه و
سلم جالسا ورجل يأكل فلم يسم حتى لم يبق من طعامه إلا لقمة فلما رفعها
إلى فيه قال بسم الله أوله وآخره فضحك النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال
ما زال الشيطان يأكل معه فلما ذكر اسم الله استقاء ما في بطنه رواه أبو داود
والنسائي وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله

عليه وسلم يأكل طعاما في ستة من أصحابه فجاء أعرابي فأكله بلقمتين

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إنه لو سمى لكفاكم رواه الترمذي

وقال حديث حسن صحيح وعن أبي أمامة رضي الله عنه أن النبي صلى الله

عليه وسلم كان إذا رفع مائدته قال الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه

غير مكفي ولا مستغنى عنه ربنا رواه البخاري وعن معاذ بن أنس

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أكل طعاما فقال

الحمد لله الذي أطعمني هذا ورزقنيه من غير حول مني ولا قوة غفر له

ما تقدم من ذنبه رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن باب

في أن لا يعيب الطعام واستحباب مدحه عن أبي هريرة رضي الله عنه

قال ما عاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما قط إن اشتهاه أكله

وإن كرهه تركه متفق عليه وعن جابر رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم

سأل أهله الأدم فقالوا ما عندنا إلا خل فدعا به فجعل يأكل ويقول نعم

الأدم الخل نعم الأدم الخل رواه مسلم باب ما يقوله من حضر

الطعام وهو صائم إذا لم يفطر عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم إذا دعي أحدكم فليجب فإن كان صائما فليصل
وإن كان مفطرا فليطعم رواه مسلم قال العلماء ومعنى فليصل فليدع
ومعنى فليطعم فليأكل باب ما يقوله من دعي إلى طعام فتبعه غيره
عن أبي مسعود البدري رضي الله عنه قال دعا رجل النبي صلى الله
عليه وسلم لطعام صنعه له خامس خمسة فتبعهم رجل فلما بلغ الباب
قال النبي صلى الله عليه وسلم إن هذا تبعنا فإن شئت أن تأذن له وإن
شئت رجع قال بل آذن له يا رسول الله متفق عليه باب في الأكل مما
يليه ووعظه وتأديبه من يسيء أكله عن عمر بن أبي سلمة رضي الله
عنهما قال كنت غلاما في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت يدي
تطيش في الصحفة فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا غلام سم الله و
كل بيمينك وكل مما يليك متفق عليه قوله تطيش بكسر الطاء وبعدها
ياء مثناة من تحت معناه تتحرك وتمتد إلى نواحي الصحفة وعن سلمة

ابن الأكوع رضي الله عنه أن رجلاً أكل عند رسول الله صلى الله عليه
ابن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلعم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا

بشماله فقال: كل بيمينك، قال: لا أستطيع، قال: لا استطعت، ما منعه
تھا آپ نے اس کو فرمایا کہ دہنے ہاتھ سے کھا، اس نے کہا میں طاقت نہیں رکھتا، آپ نے فرمایا خدا کرے تجھ کو طاقت نہ ہو [illegible]

إلا الكبر، فما رفعها إلى فيه. رواه مسلم. باب في النهي عن القران بين
[illegible] روایت کیا اسکو مسلم نے۔ باب جب کئی آدمی مل کر کھانے بیٹھیں [illegible] دو دو کھجور

تمرتين ونحوهما إذا أكل جماعة إلا بإذن رفقته. عن جبلة بن سحيم قال:
[illegible] روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہا کہ ہم کو

أصابنا عام سنة مع ابن الزبير فرزقنا تمراً، وكان عبد الله بن عمر رضي
عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ قحط سالی آگئی ہم کو کھانے کو کھجوریں دی گئیں ہم کھاتے تھے اور عبد اللہ بن عمر

الله عنهما يمر بنا ونحن نأكل فيقول: لا تقارنوا بين تمرتين فإن النبي صلى الله
اس حالت میں ہم پر گذرتے اور ہم کو منع کرتے کہ تم دو کھجوریں ملا کر مت کھاؤ کہ نبی صلے اللہ علیہ

عليه وسلم نهى عن الإقران، ثم يقول: إلا أن يستأذن الرجل أخاه. متفق عليه
وسلم نے ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے پھر کہا مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت لیوے۔ متفق علیہ

باب ما يقوله ويفعله من يأكل ولا يشبع. عن وحشي بن حرب رضي
باب اس امر کے بیان میں کہ جو شخص کھانا کھائے اور اس کا پیٹ نہ بھرے تو کیا کرے۔ روایت ہے وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے

الله عنه أن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا: يا رسول الله إنا
کہ رسول اللہ صلعم کے یاروں نے کہا یا رسول اللہ ہم

نأكل ولا نشبع، قال: فلعلكم تفترقون، قالوا: نعم، قال: فاجتمعوا على طعامكم
کھانا کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے [illegible] جدا جدا کھاتے ہو، انہوں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا کھانے پر جمع ہو جایا کرو اور

واذكروا اسم الله يبارك لكم فيه. رواه أبو داود. باب الأمر بالأكل من جانب
اللہ کا نام لیا کرو کہ تمہارے لئے اس کھانے میں برکت ہوگی۔ روایت کی ابو داؤد نے۔ باب ہے حکم میں برتن کے ایک طرف سے

القصعة والنهي عن الأكل من وسطها فيه قوله صلى الله عليه وسلم: وكل
کھانے اور اسکے درمیان سے کھانے کی نہی کے بیان میں ان حدیثوں میں سے ہے یہ قول علیہ السلام کا

مما يليك. متفق عليه كما سبق. وعن ابن عباس رضي الله عنهما عن
[illegible] متفق علیہ جیسا گذرا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البرکۃ تنزل وسط الطعام فکلوا من حافتیہ

نبی صلعم نے کہ برکت طعام کی وسط میں نازل ہوتی ہے پس طعام کے کناروں سے کھایا کرو

ولا تاکلوا من وسطہ رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح

اور وسط میں سے مت کھایا کرو۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

وعن عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر رض سے کہا کہ نبی صلعم کے ان

قصعۃ یقال لہا الغراء یحملہا اربعۃ رجال فلما اضحوا وسجدوا الضحی

ایک قصعہ تھا کہ اسکو غرا کہا جاتا تھا اسکو چار آدمی اٹھایا کرتے تھے جب ضحی کی انہوں نے اور ضحی کی نماز پڑھ لی تو

اتی بتلک القصعۃ یعنی وقد ثرد فیہا فالتفوا علیہا فلما کثروا جثا رسول

قصعہ لایا گیا یعنے ایسی حالت میں کہ ثرید کیا ہوا تھا پس سب اسپر جمع ہو گئے جب بہت ہو گئے تو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعرابی ما ہذہ الجلسۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ

اللہ صلعم زانو پر ہو کر بیٹھ گئے ایک جنگلی نے کہا یہ کیسی بیٹھک ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

علیہ وسلم ان اللہ جعلنی عبدا کریما ولم یجعلنی جبارا عنیدا ثم قال رسول

وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے مجھے بندہ کریم بنایا ہے اور جبار سرکش متکبر نہیں بنایا پھر رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا من حوالیہا ودعوا ذروتہا یبارک فیہا رواہ ابوداود

علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اسکے گرد سے اور چھوڑ دو درمیان جو اونچا ہے برکت کی جاتی ہے روایت کی ابو داؤد نے

باسناد جید ذروتہا اعلاہا بکسر الذال وضمہا باب کراہیۃ الاکل

اسناد جید سے۔ ذروتہا بلندی اوسکی ساتھ کسرہ ذال کے اور ضمہ اسکے ہے۔ باب تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت کے

متکئا عن ابی جحیفۃ وہب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول

بیان میں ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا آکل متکئا رواہ البخاری قال الخطابی المتکئ

اللہ صلعم نے کہ میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا روایت کی یہ بخاری نے کہا خطابی نے تکیہ کرنے والے سے مراد

ہنا ہو الجالس معتمدا علی وطاء تحتہ قال واراد انہ لا یقعد علی الوطاء

اس جگہ بیٹھنے والا ہے تکیہ کرکے اوپر بچھونے کے جو نیچے اسکے ہو کہا اور ارادہ کیا حضرت صلعم نے یہ کہ نہ بیٹھے بچھونے اور

والوسائد کفعل من یرید الاکثار من الطعام بل یقعد مستوفزا لا مستوطئا

سرہانوں پر جیسا کام ہو اس شخص کا جو چاہتا ہے بہت کھانا طعام کا بلکہ بیٹھے لیے آرام نہ راحت پکڑتے ہوا



ويأكل بلغة هذا كلام الخطابي وأشار غيره على أن المتكئ هو المائل على
جنبه والله أعلم وعن أنس رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم جالسا مقعيا يأكل تمرا رواه مسلم المقعي هو الذي يلصق
أليتيه بالأرض وينصب ساقيه باب استحباب الأكل بثلاث
أصابع واستحباب لعق الأصابع وكراهة مسحها قبل لعقها واستحباب
لعق القصعة وأخذ اللقمة التي تسقط منه وأكلها وجواز مسحها بعد
اللعق بالساعد والقدم وغيرها عن ابن عباس رضي الله عنهما
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أكل أحدكم طعاما فلا يمسح
أصابعه حتى يلعقها أو يلعقها متفق عليه وعن كعب بن مالك رضي الله
عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل بثلاث أصابع فإذا
فرغ لعقها رواه مسلم وعن جابر رضي الله عنه أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم أمر بلعق الأصابع والصحفة وقال إنكم لا تدرون في
أي طعامكم البركة رواه مسلم وعنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال اذا وقعت لقمة احدكم فليأخذها فليمط ما كان بها من اذى وليأكلها

ولا يدعها للشيطان ولا يمسح يده بالمنديل حتى يلعق اصابعه فانه لا

يدري في اي طعامه البركة رواه مسلم وعنه ان رسول الله صلى الله

عليه وسلم قال ان الشيطان يحضر احدكم عند كل شيء من شانه حتى يحضره

عند طعامه فاذا سقطت لقمة احدكم فليأخذها وليمط ما كان بها من

اذى ثم ليأكلها ولا يدعها للشيطان فاذا فرغ فليلعق اصابعه فانه

لا يدري في اي طعامه البركة رواه مسلم وعن انس رضي الله عنه

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل طعاما لعق اصابعه

الثلاث وقال اذا سقطت لقمة احدكم فليأخذها وليمط عنها الاذى

وليأكلها ولا يدعها للشيطان وامرنا ان نسلت القصعة وقال انكم لا

تدرون في اي طعامكم البركة رواه مسلم وعن سعيد بن الحارث انه

سأل جابرا رضي الله عنه عن الوضوء مما مسته النار فقال قد كنا زمن النبي

صلى الله عليه وسلم لا نجد مثل ذلك الطعام الا قليلا فاذا نحن وجدناه لم يكن لنا

مناديل إلا أكفنا وسواعدنا وأقدامنا ثم نصلي ولا نتوضأ. رواه البخاري

ہاتھوں اور بازوؤں اور قدموں کے سوا رومال نہیں ہوتے تھے ... پھر ہم نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور وضو نہیں کیا کرتے تھے، روایت کی یہ بخاری نے

باب تكثير الأيدي على الطعام. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: طعام الاثنين كافي الثلاثة، وطعام الثلاثة كافي الأربعة. متفق عليه.

وعن جابر رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: طعام الواحد يكفي الاثنين، وطعام الاثنين يكفي الأربعة، وطعام الأربعة يكفي الثمانية. رواه مسلم.

الباب الثالث بعد المائة في آداب الشرب وفيه أبواب

باب استحباب التنفس ثلاثا خارج الإناء وكراهة التنفس في الإناء واستحباب إدارة الإناء على الأيمن فالأيمن بعد المبتدئ

عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الشراب ثلاثا. متفق عليه. يعني يتنفس خارج الإناء.

وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تشربوا واحدا كشرب البعير، ولكن اشربوا مثنى وثلاث، وسموا إذا أنتم شربتم، واحمدوا إذا أنتم رفعتم. رواه الترمذي وقال: حديث

حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

حسن ہے اور روایت ہے ابو قتادہ رضی سے کہ نبی صلعم نے

أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ يَعْنِي يَتَنَفَّسُ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ وَعَنْ

برتن میں دم لینے سے نہی کی ہے متفق علیہ ہے یعنی برتن کے بیچ میں دم لینے سے منع کیا۔ اور روایت ہے انس

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ

رضی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لائے جس میں پانی ملا ہوا تھا

بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَرِبَ

اور آپ کی داہنی جانب ایک گنوار بیٹھا تھا اور بائیں جانب ابو بکر رضی تھے آپ نے پی لیا

ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ شِيبَ

پھر گنوار کو دیا اور فرمایا داہنی طرف پھر داہنی طرف والے متفق علیہ قوله شیب یعنی

أَيْ خُلِطَ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ملایا گیا اور روایت ہے سہل بن سعد رضی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ

علیہ وسلم کے پاس پینے کی چیز حاضر کی گئی آپ نے پی لی اور آپ کے داہنی جانب ایک لڑکا بیٹھا تھا اور بائیں طرف

أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ

بوڑھے آدمی بیٹھے تھے آپ نے لڑکے کو کہا کہ تو اجازت دیتا ہے کہ میں ان کو دوں لڑکے نے کہا

وَاللّٰهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا فَتَلَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو حصہ آپ سے ملے اس میں کسی کو ترجیح نہ دوں گا پس رسول اللہ صلعم نے اس کے ہاتھ میں رکھ دیا

فِي يَدِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ تَلَّهُ أَيْ وَضَعَهُ وَهٰذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متفق علیہ تلہ یعنی رکھ دیا اور وہ لڑکا ابن عباس رضی تھا

بَابُ كَرَاهَةِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَنَحْوِهَا وَبَيَانِ أَنَّهُ كَرَاهَةُ تَنْزِيهٍ لَا تَحْرِيمٍ

مشک وغیرہ کے منہ سے پینے کی کراہت کے بیان میں اور اس امر کے بیان میں کہ یہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا وَيُشْرَبَ مِنْهَا

علیہ وسلم نے مشکوں کے منہ توڑ کر پینے سے یعنی مشکوں کا منہ موڑ کر پینے سے منع کیا

عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه

وسلم أن يشرب من في السقاء والقربة متفق عليه وعن أم ثابت كبشة

بنت ثابت أخت حسان بن ثابت رضي الله عنه وعنها قالت دخل

علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فشرب من في قربة معلقة قائما

فقمت إلى فيها فقطعته رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وإنما

قطعتها لتحفظ موضع فم رسول الله صلى الله عليه وسلم وتتبرك به وت

صونه عن الابتذال وهذا الحديث محمول على بيان الجواز والحديثان

السابقان لبيان الأكمل والأفضل والله أعلم باب كراهة النفخ في

الشراب عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن النبي صلى الله

عليه وسلم نهى عن النفخ في الشراب فقال رجل القذاة أراها في الإناء

فقال أهرقها قال إني لا أروى من نفس واحد قال فأبن القدح إذا عن

فيك رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابن عباس رضي

الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يتنفس في الإناء أو ينفخ فيه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ بَابُ بَيَانِ جَوَازِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے باب کھڑے ہوکر پینے کے جواز کے بیان میں اور

بَيَانِ أَنَّ الْأَكْمَلَ وَالْأَفْضَلَ الشُّرْبُ قَاعِدًا فِيهِ حَدِيثُ كَبْشَةَ السَّابِقِ

اس امر کے بیان میں کہ بیٹھ کر پینا افضل ہے۔ اس مضمون میں کبشہ کی حدیث جو پہلے گزر چکی ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ

سَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ

وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے کھڑے ہوکر پی لیا متفق علیہ اور روایت ہے نزال بن سبرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى عَلِيٌّ بَابَ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ باب الرحبہ میں آئے اور کھڑے کھڑے پانی پیا اور فرمایا کہ میں نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

رسول اللہ صلعم کو ایسا ہی کرتے دیکھا تھا جیسا تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ نَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

وسلم کے وقت چلتے پھرتے کھایا کرتے تھے اور کھڑے کھڑے پیا کرتے تھے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ

حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے اور اپنے باپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں

عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا رَوَاهُ

کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ کھڑے اور بیٹھے دونوں حالتوں میں پیا کرتے تھے روایت کی یہ

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ

صلعم نے اس امر سے نہی فرمائی ہے کہ آدمی کھڑا ہوکر پانی پئے قتادہ نے کہا ہم نے انس سے کہا

فَالْأَكْلُ قَالَ ذَلِكَ أَشَرُّ وَأَخْبَثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

کہ کھڑے ہوکر کھانا کیسا ہے آپ نے کہا کہ یہ بدتر اور خبیث تر ہے روایت کی یہ مسلم نے اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلے

قال وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال الله عليه وسلم زجر عن الشرب قائماً

اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے ... اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پینے سے زجر فرمایا ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يشربن احد منكم قائماً فمن نسي

کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کھڑے ہوکر ہرگز نہ پیوے اور جو بھول جاوے تو چاہیئے کہ قے کر دیا کرے

فليستقيء رواه مسلم باب استحباب كون ساقي القوم آخرهم شرباً عن ابي

روایت کی یہ مسلم نے باب اس امر کے بیان میں کہ لوگوں کے پلانے والا سب سے پیچھے پیا کرے ابو

قتادة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ساقي القوم آخرهم

قتادہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لوگوں کو پلانے والا سب سے پیچھے ہے

يعني شرباً رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح باب جواز الشرب

پینے میں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے باب سونے چاندی

من جميع الاواني الطاهرة غير الذهب والفضة وجواز الكرع وهو الشرب

کے برتنوں کے سوا دوسرے سب برتنوں میں بشرطیکہ پاک ہوں پینے کے جواز میں

بالفم من النهر وغيره بغير اناء ولا يد وتحريم استعمال اواني الذهب والفضة

نہر وغیرہ سے منہ لگا کر بدون برتن اور بدون ہاتھ لگائے پینے کی جواز میں اور کھانے پینے اور طہارت

في الشرب والاكل والطهارة وسائر وجوه الاستعمال عن انس رضي الله عنه

وغیرہ وجوہ استعمال میں سونے چاندی کے برتن کا استعمال میں سونے چاندی کے برتن کا استعمال کرنے کی تحریم کے بیان میں انس رض سے

قال حضرت الصلوة فقام من كان قريب الدار الى اهله وبقي قوم

کہا کہ نماز کا وقت آگیا اور نزدیک گھر والے اٹھ اپنے گھر کو چلے گئے اور کچھ لوگ باقی رہ گئے پس

فاتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بمخضب من حجارة فصغر المخضب ان

رسول اللہ صلعم کے پاس ایک لگن پتھر کا حاضر کیا گیا مگر وہ لگن چھوٹا نکلا اس سے

يبسط فيه كفه فتوضا القوم كلهم قالوا كم كنتم قال ثمانين وزيادة

کہ اس میں ہاتھ پھیلا سکیں پس سب لوگوں نے وضو کر لیا لوگوں نے پوچھا تم کتنے تھے اس نے کہا اسّی سے کچھ زیادہ تھے

متفق عليه وهذه رواية البخاري وفي رواية له ولمسلم ان النبي صلى الله

متفق علیہ اور یہ بخاری کی روایت ہے اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم دعا باناء من ماء فاتي بقدح رحراح فيه شيء من ماء فوضع

نے پانی کا برتن منگوایا تو ایک کشادہ پیالہ حاضر کیا گیا جس میں کچھ پانی تھا

فوضع اصابعه فيه قال انس فجعلت انظر الى الماء ينبع من بين اصابعه

فحزرت من توضا ما بين السبعين الى الثمانين وعن عبد الله بن

زيد رضي الله عنه قال اتانا النبي صلى الله عليه وسلم فاخرجنا له ماء

في تور من صفر فتوضا رواه البخاري الصفر بضم الصاد ويجوز كسرها

وهو النحاس والتور كالقدح وهو بالتاء المثناة من فوق وعن جابر

رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على رجل من الانصار

ومعه صاحب له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كان عندك

ماء بات هذه الليلة في شنة والا كرعنا رواه البخاري الشن القربة

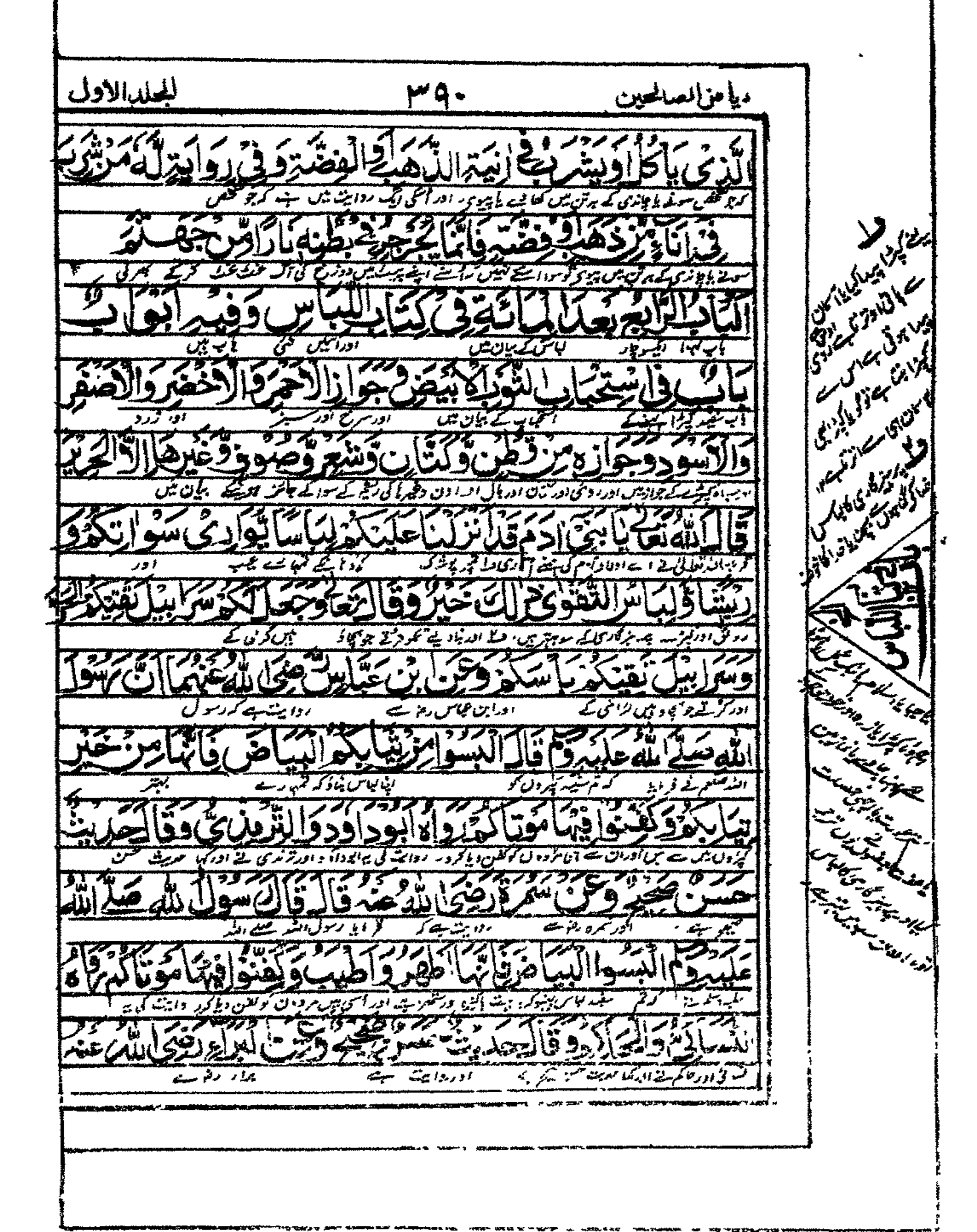
وعن حذيفة رضي الله عنه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم نهانا

عن الحرير والديباج والشرب في انية الذهب والفضة وقال هي

لهم في الدنيا وهي لكم في الاخرة متفق عليه وعن ام سلمة رضي الله

عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الذي يشرب في انية الذهب

والفضة انما يجرجر في بطنه نار جهنم متفق عليه وفي رواية لمسلم ان



الذي يأكل أو يشرب في آنية الذهب أو الفضة وفي رواية له من شرب

کہ جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کھاتے یا پیوے اور انکی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص

في إناء من ذهب أو فضة فإنما يجرجر في بطنه نارا من جهنم

سونے یا چاندی کے برتن میں پیوے سو واسطے نہیں سوائے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ کرکے بھرتی

الباب الرابع بعد المائة في كتاب اللباس وفيه أبواب

باب چوتھا ایک سو چار لباس کے بیان میں اور اسمیں کئی باب ہیں

باب في استحباب الثوب الأبيض وجواز الأحمر والأخضر والأصفر

باب سفید کپڑا پہننے کے اچھا ہونے کے بیان میں اور سرخ اور سبز اور زرد

والأسود وجوازه من قطن وكتان وشعر وصوف وغيرها إلا الحرير

قال الله تعالى يا بني آدم قد أنزلنا عليكم لباسا يواري سوآتكم و

ريشا ولباس التقوى ذلك خير وقال تعالى وجعل لكم سرابيل تقيكم الحر

وسرابيل تقيكم بأسكم وعن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول

الله صلى الله عليه وسلم قال البسوا من ثيابكم البياض فإنها من خير

ثيابكم وكفنوا فيها موتاكم رواه أبو داود والترمذي وقال حديث

حسن صحيح وعن سمرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم البسوا البياض فإنها أطهر وأطيب وكفنوا فيها موتاكم رواه

النسائي والحاكم وقال حديث صحيح وعن البراء رضي الله عنه

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مربوعا ولقد رأيته في حلة حمراء

ما رأيت شيئا قط أحسن منه متفق عليه وعن أبي جحيفة وهب بن

عبد الله رضي الله عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم بمكة وهو

بالأبطح في قبة له حمراء من أدم فخرج بلال بوضوئه فمن ناضح ونائل

فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وعليه حلة حمراء كأني أنظر إلى بياض ساقيه

فتوضأ وأذن بلال فجعلت أتتبع فاه هاهنا وهاهنا يقول يمينا وشمالا حي على

الصلوة حي على الفلاح ثم ركزت له عنزة فتقدم فصلى يمر بين يديه

الكلب والحمار لا يمنع متفق عليه العنزة بفتح النون نحو العكازة وعن

أبي رمثة رفاعة التيمي رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله

عليه وسلم وعليه ثوبان أخضران رواه أبو داود والترمذي بإسناد صحيح

وعن جابر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل يوم

فتح مكة وعليه عمامة سوداء رواه مسلم وعن أبي سعيد عمرو بن حريث

رضي الله عنه قال كأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه

عمامة له سوداء وقد أرخى طرفها بين كتفيه رواه مسلم وفي رواية له

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عمامة سوداء وعن

عائشة رضي الله عنها قالت كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثلاثة

أثواب بيض سحولية من كرسف ليس فيها قميص ولا عمامة متفق عليه

السحولية بفتح السين وضمها وضم الحاء المهملتين ينسب إلى سحول قرية

باليمن والكرسف القطن وعنها قالت خرج رسول الله صلى الله عليه ذات غداة

وعليه مرط مرحل من شعر أسود رواه مسلم المرط بكسر الميم وهو كساء والمرحل

بالحاء المهملة هو الذي فيه صورة رحال الإبل وهي الأكوار وعن المغيرة

بن شعبة رضي الله عنه قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات

ليلة في مسيرة فقال لي أمعك ماء قلت نعم فنزل عن راحلته فمشى حتى

توارى في سواد الليل ثم جاء فأفرغت عليه من الإداوة فغسل وجهه

وعليه جبة من صوف فلم يستطع أن يخرج ذراعيه منها حتى أخرجهما

من أسفل الجبة فغسل ذراعيه ومسح برأسه ثم أهويت لأنزع خفيه

فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

آپ نے فرمایا انکو چھوڑ رہنے دو کیونکہ جب پہنے تھے پاک تھے آپ نے انپر مسح کیا متفق علیہ اور ایک

رِوَايَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ هٰذِهِ الْقَضِيَّةَ

روایت میں ہے اور آپ پر جبہ شامی تنگ آستین والا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ یہ معاملہ

كَانَتْ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَمِيصِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

غزوہ تبوک میں تھا　باب کرتا پہننے کے استحباب میں　روایت ہے ام سلمہ رضی سے

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتا سب کپڑوں سے محبوب تھا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ بَابُ صِفَةِ طُولِ

روایت کی یہ ابوداؤد و ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے　باب کرتہ

الْقَمِيصِ وَالْكُمِّ وَالْإِزَارِ وَطَرَفِ الْعِمَامَةِ وَتَحْرِيمِ إِسْبَالِ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ

اور آستین اور تہبند اور دستار کے کنارہ کی درازی کے بیان میں اور انہیں سے کسی کو

عَلٰى سَبِيلِ الْخُيَلَاءِ وَكَرَاهَتِهِ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّةِ

تکبر کی رو سے لٹکانے کی تحریم اور بلا تکبر لٹکانے کی کراہت کے بیان میں　روایت ہے اسماء بنت یزید انصاریہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

رضی سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کی آستین

الرُّسْغِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

پہونچے تک تھی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے　اور ابن عمر رض سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص تکبر اور غرور سے اپنا کپڑا کھینچا کرے قیامت کے دن

اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ

خدا تو اسکی طرف نظر نہ کریگا　ابوبکر رض نے　کہا یا رسول اللہ

إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میرا تہبند ڈھیلا ہوکر لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ اسکا خیال رکھوں　آپ نے فرمایا

إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ وَعَنْ

تو ان میں سے نہیں جو تکبر سے یہ کام کیا کرتے ہیں　روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے بعض اسکا روایت کیا ہے اور



ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر
الله يوم القيمة الى من جر ازاره بطرا متفق عليه وعنه عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال ما اسفل من الكعبين من الازار ففي النار رواه البخاري
وعن ابي ذر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلثة لا
يكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم
قال فقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث مرار قال ابو ذر خابوا و
خسروا من هم يا رسول الله قال المسبل والمنان والمنفق سلعته
بالحلف الكاذب وفي رواية له المسبل ازاره وعن ابن عمر رضي الله
عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الاسبال في الازار والقميص والعمامة من
جر شيئا خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة رواه ابوداود والنسائي
باسناد صحيح وعن ابي جري جابر بن سليم رضي الله عنه قال رأيت رجلا
يصدر الناس عن رأيه لا يقول شيئا الا صدروا عنه قلت من هذا قالوا
رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت عليك السلام يا رسول الله مرتين قال

لا تقل عليك السلام فإن عليك السلام تحية الموتى قل السلام عليك قال قلت أنت

رسول الله قال أنا رسول الله الذي إذا أصابك ضر فدعوته كشفه عنك وإذا أصابك

عام سنة فدعوته أنبتها لك وإذا كنت بأرض قفر أو فلاة فضلت راحلتك فدعوته

ردها عليك قال قلت اعهد إلي قال لا تسبن أحدا قال فما سببت

بعده حرا ولا عبدا ولا بعيرا ولا شاة ولا تحقرن من المعروف شيئا

أن تكلم أخاك وأنت منبسط إليه وجهك إن ذلك من المعروف وارفع

إزارك إلى نصف الساق فإن أبيت فإلى الكعبين وإياك وإسبال الإزار فإنها

من المخيلة وإن الله لا يحب المخيلة وإن امرؤ شتمك وعيرك بما يعلم فيك فلا تعيره

بما تعلم فيه فإنما وبال ذلك عليه رواه أبو داود والترمذي بإسناد الصحيح قال

الترمذي حديث حسن صحيح وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال بينما

رجل يصلي مسبل إزاره قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ

فذهب فتوضأ ثم جاء فقال اذهب فتوضأ فقال له رجل يا رسول الله

ما لك أمرته أن يتوضأ ثم سكت عنه قال إنه كان يصلي وهو مسبل



إزاره وإن الله لا يقبل صلوٰة رجل مسبل رواه أبو داود بإسناد صحيح على
شرط مسلم وعن قيس بن بشر التغلبي قال أخبرني أبي وكان جليسا
لأبي الدرداء قال كان بدمشق رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقال له ابن الحنظلية وكان رجلا متوحدا قلما يجالس الناس
إنما هو صلوٰة فإذا فرغ فإنما هو تسبيح وتكبير حتى يأتي أهله فمر بنا
ونحن عند أبي الدرداء فقال له أبو الدرداء كلمة تنفعنا ولا تضرك قال بعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فقدمت فجاء رجل منهم فجلس في المجلس الذي
يجلس فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لرجل إلى جنبه لو رأيتنا حين
التقينا نحن والعدو فحمل فلان فطعن فقال خذها مني وأنا الغلام
الغفاري كيف ترى في قوله فقال ما أراه إلا قد بطل أجره فسمع بذلك
آخر فقال ما أرى بذلك بأسا فتنازعا حتى سمع رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال سبحان الله لا بأس أن يؤجر ويحمد فرأيت أبا الدرداء سر
بذلك وجعل يرفع رأسه إليه ويقول أنت سمعت ذلك من رسول الله

صلى الله عليه وسلم فقال نعم فما زال يعيد عليه حتى إني لأقول ليبركن

على ركبتيه قال فمر بنا يوما آخر فقال له أبو الدرداء كلمة تنفعنا ولا

تضرك قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم المنفق على الخيل

كالباسط يده بالصدقة لا يقبضها ثم مر بنا يوما آخر فقال له أبو الدرداء

كلمة تنفعنا ولا تضرك قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل

خريم الأسدي لولا طول جمته وإسبال إزاره فبلغ ذلك خريما فعجل

فأخذ شفرة فقطع بها جمته إلى أذنيه ورفع إزاره إلى أنصاف ساقيه

ثم مر بنا يوما آخر فقال له أبو الدرداء كلمة تنفعنا ولا تضرك فقال سمعت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنكم قادمون على إخوانكم فأصلحوا

رحالكم وأصلحوا لباسكم حتى تكونوا كأنكم شامة في الناس فإن الله لا يحب

الفحش ولا التفحش رواه أبو داود بإسناد حسن إلا قيس بن بشر فاختلفوا

في توثيقه وتضعيفه وقد روى له مسلم وعن أبي سعيد الخدري رضي

الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إزرة المؤمن إلى نصف

الساق ولا حرج أو لا جناح فيما بينه وبين الكعبين ما كان أسفل من الكعبين

ساق تک ہے اور پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان رکھنے میں کچھ حرج و گناہ نہیں اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ

فهو في النار ومن جر إزاره بطرا لم ينظر الله إليه رواه أبو داود بإسناد

آگ میں داخل ہونے کا سبب ہوگا اور جو شخص تکبر و غرور سے ازار کو لٹکا کر کھینچے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ کرے گا روایت کی یہ ابو داؤد نے ساتھ اسناد

صحيح وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال مررت على رسول الله صلى الله

صحیح کے ۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی سے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم وفي إزاري استرخاء فقال يا عبد الله ارفع إزارك فرفعته ثم

علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرا تہبند کچھ ڈھیلا تھا آپ نے فرمایا اسے عبد اللہ اپنا تہبند اٹھالے پس میں نے اٹھالیا

قال زد فزدت فما زلت أتحراها بعد فقال بعض القوم إلى أين فقال

آپ نے فرمایا اور زیادہ اٹھا پس میں نے اور اٹھالیا پس اس کے بعد ہمیشہ اس کی طرف نظر رکھا کرتا تھا۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا کہاں تک اٹھانے کا

إلى أنصاف الساقين رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله

دونوں پنڈلی کے نصف تک۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم من جر إزاره خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة فقالت أم سلمة

کہ جو شخص غرور سے اپنا تہبند کھینچے قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نظر نہ کرے گا ام سلمہ نے کہا کہ

كيف تصنع النساء بذيولهن قال يرخين شبرا قالت إذا تنكشف أقدامهن

عورتیں اپنے دامنوں کو کس طرح رکھا کریں فرمایا ایک بالشت لٹکایا کریں انہوں نے کہا اس صورت میں ان کے قدم کھلے ہو جایا کریں گے

قال فيرخينه ذراعا لا يزدن رواه أبو داود والترمذي وقال حديث

آپ نے فرمایا تو ایک ہاتھ بھر لٹکایا کریں اس سے زیادہ نہ کریں روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن صحيح باب استحباب ترك الترفع في اللباس تواضعا قد

حسن صحیح ہے۔ باب لباس میں تواضع کی رو سے تکلف

سبق في باب فضل الجوع وخشونة العيش جمل تتعلق بهذا الباب

ترک کرنے کے مستحب ہونے کے بیان میں۔ اس باب کے متعلق کچھ حدیثیں باب فضل الجوع میں گذر چکا

وعن معاذ بن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور معاذ بن انس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

قال من ترك اللباس تواضعا لله وهو يقدر عليه دعاه الله يوم القيامة على

فرمایا کہ جو شخص تواضعاً للہ باوجود قدرت کے لباس فاخرہ ترک کر دے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو خلقت کے

رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

سردار و حاضر کرکے فرمائیگا کہ ایمان کے لباس میں سے جو لباس تو چاہتا ہے پسند کرکے پہن لے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ بَابٌ فِيْ اسْتِحْبَابِ التَّوَسُّطِ فِي اللِّبَاسِ وَلَا يَقْتَصِرُ

کہا حدیث حسن ہے باب لباس میں میانہ روی کے استحباب میں اور بلا حاجت اور

عَلٰى مَا يُزْرِيْ بِهٖ لِغَيْرِ حَاجَةٍ وَّلَا مَقْصُوْدٍ شَرْعِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ

بدون غرض شرعی کے ایسے لباس پر جس سے عیب کیا جائے اقتصار کیا جائے۔ روایت ہے عمرو بن شعیب رضہ سے کہ نقل

اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی اپنے باپ سے اور انکے باپ نے اپنے دادا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

کہ اللہ تعالیٰ اس امر کو دوست رکھتا ہے کہ بندہ پر اسکی نعمت کا اثر دکھائی دیا کرے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

حَسَنٌ بَابٌ فِيْ تَحْرِيْمِ لِبَاسِ الْحَرِيْرِ عَلَى الرِّجَالِ وَتَحْرِيْمِ جُلُوْسِهِمْ

باب مردوں کو ریشم پہننے کے اور اسپر بیٹھنے

عَلَيْهِ وَاسْتِنَادِهِمْ اِلَيْهِ وَجَوَازِ لِبَاسِهٖ لِلنِّسَاءِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ

اور اس سے تکیہ لگانے کی حرمت کے بیان میں اور عورتوں کو ریشم پہننے کے جواز میں عمر بن خطاب رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم ریشم کا کپڑا نہ پہنو

فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ

بیشک جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت میں اسکو نہ پہنیگا۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ

سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ ریشمی کپڑا وہ شخص پہنتا ہے جو بے نصیب ہے

لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ قَوْلُهٗ لَا

متفق علیہ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے قولہ لا

خَلَاقَ اَيْ لَا نَصِيْبَ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

خلاق یعنی نصیب نہیں اور انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ

صلعم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے آخرت کو نہ پہنیگا۔



متفق عليه. وعن علي رضي الله عنه قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه

متفق علیہ۔ اور روایت ہے علی رض سے کہ دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم أخذ حريراً فجعله في يمينه، وذهباً فجعله في شماله، ثم قال: إن هذين

وسلم کو پکڑا انہوں نے ریشم کو داہنے ہاتھ میں لیا اور سونے کو بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا کہ یہ دونوں

حرام على ذكور أمتي. رواه أبو داود بإسناد حسن. وعن أبي موسى الأشعري

میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے اور ابو موسیٰ اشعری سے

رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: حرم لباس الحرير

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ریشم

والذهب على ذكور أمتي وأحل لإناثهم. رواه الترمذي وقال: حديث

اور سونے کا لباس میری امت کے مردوں پر حرام کیا گیا ہے اور عورتوں کیلئے حلال کیا گیا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن صحيح. وعن حذيفة رضي الله عنه قال: نهانا النبي صلى الله

حسن صحیح ہے اور حذیفہ رض سے روایت ہے کہا کہ منع کیا ہم کو نبی صلے اللہ علیہ

عليه وسلم أن نشرب في آنية الذهب والفضة وأن نأكل فيها، وعن لبس

وسلم نے پینے سے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے سے بھی اور

الحرير والديباج وأن نجلس عليه. رواه البخاري. باب جواز لبس الحرير

ریشم اور دیبا کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ باب خارش والے کو ریشم کے

لمن به حكة. عن أنس رضي الله عنه قال: رخص رسول الله صلى الله

جواز کے بیان میں روایت ہے انس رض سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم للزبير وعبد الرحمن بن عوف في لبس الحرير لحكة كانت بهما.

علیہ وسلم نے زبیر اور عبد الرحمن بن عوف کو بسبب اسکے کہ ان دونوں کو خارش تھی ریشم پہننے کی اجازت دی

متفق عليه. باب النهي عن افتراش جلود النمور والركوب عليها. عن

متفق علیہ۔ باب چیتے کی کھال کے فرش بنانے اور سوار ہونے کی نہی کے بیان میں اور

معاوية رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تركبوا

معاویہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ نہ سوار ہو

الخز ولا النمار. حديث حسن رواه أبو داود وغيره بإسناد صحيح. وعن

ریشم اور چیتوں پر۔ حدیث حسن ہے روایت کیا ابوداؤد وغیرہ نے اسناد صحیح سے اور

أبي المليح عن أبيه رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن جلود

ابو المليح اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ نبی صلعم نے درندوں کے چمڑوں سے

السباع رواه أبو داود والترمذي والنسائي بأسانيد صحاح وفي رواية

منع فرمایا ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اسانید صحیح سے اور ترمذی کے

للترمذي نهى عن جلود السباع أن تفترش باب ما يقول إذا لبس ثوبا

ایک روایت میں ہے کہ درندوں کی کھالوں کے فرش بنانے سے منع فرمایا ہے باب اس بیان میں کہ جب آدمی نیا کپڑا

جديدا أو نعلا أو نحوه عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال كان

اور نیا جوتا یا کوئی اور چیز پہنے تو کیا کہا کرے ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے کہا کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استجد ثوبا سماه باسمه عمامة أو قميصا

رسول اللہ صلعم جب نیا کپڑا پہنا کرتے تو اسکا نام مثلاً پگڑی یا کرتہ

أو رداء يقول اللهم لك الحمد أنت كسوتنيه أسألك خيره وخير ما

یا چادر وغیرہ لیکر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ تیرے لئے حمد ہے تو نے مجھے یہ پہنایا ہے میں تجھ سے اس کی خیر اور جس کام کیلئے

صنع له وأعوذ بك من شره وشر ما صنع له رواه أبو داود والترمذي

یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور اسکی برائی اور جس کام کیلئے یہ بنایا گیا ہے اسکی برائی کی بہتری سے پناہ چاہتا ہوں روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے

وقال حديث حسن باب استحباب الابتداء باليمين في اللباس هذا

اس نے کہا کہ حدیث حسن ہے۔ باب کپڑے پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کے استحباب میں

الباب قد تقدم مقصوده وذكرنا الأحاديث الصحيحة فيه

اور اس باب کا مطلب پہلے گذر چکا ہے۔ اور وہاں ہم نے احادیث صحیحہ اس مضمون کی ذکر کر دی ہیں

الباب الخامس بعد المائة في كتاب آداب النوم والاضطجاع

باب ایک سو پانچواں سو جانے اور پہلو کے بل لیٹ جانے کے آداب کے بیان میں اور اس میں

وفيه أبواب باب في النوم والاضطجاع عن البراء بن عازب رضي

کئی باب ہیں۔ باب سونے اور لیٹ جانے کے بیان میں۔ روایت ہے براء بن عازب رضی

الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أوى إلى فراشه

اللہ عنہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بچھونے پر آتے

نام على شقه الأيمن ثم قال اللهم إني أسلمت نفسي إليك ووجهت

تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے پھر یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ میں نے اپنا نفس تیرے سپرد کیا۔ اور میں نے اپنا منہ

وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً

إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَ

نَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذَا اللَّفْظِ فِي كِتَابِ الْأَدَبِ

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ

فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ وَذَكَرَ نَحْوَهُ

وَفِيهِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَجِيءَ

الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيٰى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا

بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبِي بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ

على بطني برجله فقال إن هذه ضجعة يبغضها الله قال فنظرت فإذا رسول

پاؤں سے ہلا کر کہا کہ اس صورت پر لیٹنے کو خدا تعالیٰ برا جانتا ہے۔ جب میں نے نظر کی تو رسول

الله صلى الله عليه وسلم رواه أبو داود بإسناد صحيح وعن أبي هريرة رضي الله

اللہ صلعم ہی تھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قعد مقعدا لم يذكر

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی جگہ میں بیٹھے کہ اس میں

الله تعالى فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا لا يذكر الله تعالى

اللہ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر نقصان و حسرت ہوگا اور جو شخص لیٹے خوابگاہ میں کہ نہ یاد کرے اللہ تعالیٰ کو

فيه كانت عليه من الله ترة رواه أبو داود بإسناد حسن الترة بكسر التاء

اس میں ہوگا اس پر اللہ کی طرف سے افسوس اور نقصان۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے ترہ ساتھ کسرہ تاء

المثناة من فوق وهي النقص وقيل التبعة باب جواز الاستلقاء على

دو نقطہ اوپر والے کے اور وہ نقصان ہے اور کہا گیا جو پیچھا کرتا ہے باب ہے پشت پر لیٹ جانے

القفاء ووضع إحدى الرجلين على الأخرى إذا لم يخف انكشاف العورة

اور جب ننگا ہو جانے کا خوف نہ ہو تو ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنے اور

وجواز القعود متربعا ومحتبيا عن عبد الله بن يزيد رضي الله عنه

تربع اور احتباء کی صورت پر بیٹھنے کے جواز کے بیان میں عبد اللہ بن یزید رضی سے روایت ہے

أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم مستلقيا في المسجد واضعا إحدى

کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ مسجد میں ایک پاؤں دوسرے پر رکھ کر

رجليه على الأخرى متفق عليه وعن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال كان النبي

پشت پر لیٹے ہوئے تھے متفق علیہ۔ اور روایت ہے جابر ابن سمرہ رضی سے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم إذا صلى الفجر تربع في مجلسه حتى تطلع الشمس حسناء

صلعم فجر کی نماز پڑھ کر اسی جگہ تربع کی صورت پر بیٹھے رہا کرتے تھے تا کہ سورج صاف نکل آتا

حديث صحيح رواه أبو داود وغيره بأسانيد صحيحة وعن ابن عمر رضي

حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد وغیرہ نے اسانید صحیح سے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی سے

الله عنهما قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بفناء الكعبة

کہا کہ دیکھا تھا رسول اللہ صلعم کو کعبہ کے صحن کے درمیان

مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ هٰكَذَا وَوَصَفَ بِيَدَيْهِ الْاِحْتِبَاءَ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ہاتھوں سے گھٹنوں کو بیٹھے ہوئے تھے اس صورت سے بیٹھے تھے اور ابن عمر نے احتبا کو بیان کر کے دکھایا اور وہ قرفصا ہے روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے قیلہ بنت مخرمہ رضی سے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ

وسلم کو قرفصا کی صورت بیٹھے ہوئے دیکھا جب دیکھا آپکو خشوع کی صورت

فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعَنِ الشَّرِيدِ

بیٹھے ہوئے دیکھا تو خوف سے کانپ گئی میں روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت ہے شرید

ابْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ

بن سوید رضی سے کہا کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس سے گذرے اور میں اس صورت سے بیٹھا

هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلٰى أَلْيَةِ يَدِي

ہوا تھا کہ میں نے بایاں ہاتھ پشت کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور تکیہ کیا تھا بیٹھے اوپر گوشت کے کہ انگوٹھے کی جڑ میں ہے

فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ بَابٌ

آپ نے فرمایا کیا ایسے لوگوں کی صورت بیٹھتا ہے جن پر غضب کیا گیا ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے باب ہے

فِي آدَابِ الْمَجْلِسِ وَالْجَلِيسِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

جلیس اور مجلس کے آداب کے بیان میں ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ

صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی شخص بیٹھے ہوئے کو اسکی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھ جایا کرے لیکن

تَوَسَّعُوا وَتَفَسَّحُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ

مجلس فراخ کر لو اور کشادہ کر دو اور ابن عمر کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی بیٹھا ہوا شخص ان کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا تو اس جگہ نہ بیٹھتے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

متفق علیہ ہے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جب تم میں سے کوئی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو پھر واپس وہاں ہی آوے تو اس جگہ کا حقدار وہی ہے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اور روایت ہے جابر بن سمرہ رضی سے کہا کہ جب ہم رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم جلس حيث ينتهي رواه أبو داود والترمذي وقال

اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے تو جہاں کہیں مجلس ختم ہوتی وہاں ہی بیٹھ جایا کرتے تھے ۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا

حديث حسن وعن أبي عبد الله سلمان الفارسي رضي الله عنه قال

حدیث حسن ہے ۔ اور ابو عبد اللہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغتسل رجل يوم الجمعة ويتطهر

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جمعہ کے دن غسل نہیں کرتا ہے اور حسب طاقت

ما استطاع من طهر ويدهن من دهنه أو يمس من طيب بيته ثم يخرج

پاکیزگی حاصل نہیں کرتا اور تیل نہیں لگاتا تیل سے یا اپنے گھر سے خوشبو لگا کر نہیں نکلتا

فلا يفرق بين اثنين ثم يصلي ما كتب له ثم ينصت إذا تكلم الإمام إلا

پس دو آدمیوں میں جدائی نہیں ڈالتا پھر جس قدر اسکے لئے مقدر ہے نماز پڑھتا ہو پھر جب امام خطبہ پڑھتا ہو چپ رہتا ہے مگر

غفر له ما بينه وبين الجمعة الأخرى رواه البخاري وعن عمرو بن شعيب

اسکے گناہ اس جمعہ اور دوسرے جمعہ آئندہ کے درمیان کے بخشے جاتے ہیں ۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے

عن أبيه عن جده رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کسی آدمی

لا يحل لرجل أن يفرق بين اثنين إلا بإذنهما رواه أبو داود والترمذي

کو حلال نہیں کہ دو آدمیوں میں انکی اجازت کے سوا تفریق و جدائی کرے ۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا

وقال حديث حسن وفي رواية لأبي داود لا يجلس بين رجلين إلا

حدیث حسن ہے ۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ دو آدمی کے درمیان بدون انکے اذن کے

بإذنهما وعن حذيفة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

کوئی نہ بیٹھے ۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

لعن من جلس وسط الحلقة رواه أبو داود بإسناد حسن وروى الترمذي

وسلم نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو حلقہ کے درمیان میں بیٹھے ۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے اور ترمذی نے

عن أبي مجلز أن رجلا قعد وسط حلقة فقال حذيفة ملعون على

ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حلقہ کے [illegible] بیچ میں بیٹھ گیا تو حذیفہ نے کہا

محمد صلى الله عليه وسلم أو لعن الله على لسان محمد صلى الله عليه وسلم من

محمد صلعم کی زبان پر لعنت کیا گیا ہے یا لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم کی زبان پر اس شخص پر

جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ

جو حلقہ کے وسط میں بیٹھے ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابو سعید

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

خدری رض سے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا

خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ

کہ سب مجلسوں میں سے بہتر وہ مجلس ہے جو بہت فراخ ہو روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے بخاری کی شرط پر۔ اور

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں

فِيْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ

بیٹھ کر بیہودہ گوئی بہت کرے پھر اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے پاکی ہے تجھکو یا اللہ

اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا

اور تعریف ہے گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر تو بخشش مانگتا ہوں تیرے سے اور توبہ کرتا ہوں طرف تیری سے

كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ اَبِيْ

اس مجلس میں جو کچھ اس سے ہوا ہے بخشا جاتا ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابو

بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاٰخِرَةٍ

برزہ رض سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی آخر عمر میں

اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا

اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتَقُوْلُ قَوْلًا

انت استغفرک واتوب الیک ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ آپ آج کل یہ کلمہ کہتے ہیں جو نہیں کہا کرتے تھے

مَا كُنْتَ تَقُوْلُهٗ فِيْمَا مَضٰى قَالَ ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ لِّمَا يَكُوْنُ فِي الْمَجْلِسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

جواب میں فرمایا یہ کلمے کفارہ ہیں ان لغزشوں کا جو مجلس میں ہوئے ہوں روایت کی یہ ابوداؤد نے

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ رِّوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اور ابو عبداللہ حاکم نے مستدرک میں عائشہ رض سے روایت کی ہے

وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ

اور کہا صحیح الاسناد ہے اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہا کہ رسول

اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بھؤلاء الدعوات اللّٰھم

اللہ صلعم مجلس سے اٹھنے کے وقت ان دعاؤں کو کم ہی ترک کرتے تھے اے اللہ

اقسم لنا من خشیتک ما تحول بہ بیننا وبین معصیتک ومن طاعتک

اپنا خوف ہمکو اسقدر عطا کر کہ ہمیں اور تیری معصیت میں حائل ہو یہ خوف اور عطا کر ہم کو اپنی عبادت اسقدر کہ اسکے

ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تھون بہ علینا مصائب الدنیا

سبب سے تو ہمکو اپنی جنت میں پہونچا دے اور عطا کر ہمکو یقین اسقدر کہ اسکے سبب سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کرے

اللّٰھم متعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا

اے اللہ فائدہ دے ہمکو ساتھ ہمارے شنوائیوں اور بینائیوں اور ہماری قوت کے جبتک تو ہمکو زندہ رکھے اور کر یہ منفعت ہمارا وارث

واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا

اور ہماری کینہ کشی اس شخص پر کر جسنے ہمپر ظلم کیا اور مدد دے ہمکو اس شخص پر جو ہمسے دشمنی رکھے اور ہمارے دین میں ہماری مصیبت مت کر

فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا

اور دنیا کو ہمارا بڑا مطلب نہ کر اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی نہایت کر اور ہمپر اس شخص کو غالب مت کر جو ہمپر

من لا یرحمنا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن وعن ابی ھریرۃ رض

رحم نہ کرے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من قوم یقومون من مجلس لا

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی قوم ایسی نہیں جو مجلس سے برخاست نہیں ہوتی جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں

یذکرون اللہ تعالیٰ فیہ الا قاموا عن مثل جیفۃ حمار وکان لھم حسرۃ

کرتے مگر ایسے اٹھتے ہیں جیسے گدھے کے مردار پر سے اٹھے ہوں اور انکو حسرت اور پشیمانی ہوگی

رواہ ابو داود باسناد صحیح وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما

روایت کی یہ ابو داود نے اسناد صحیح سے اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے نہیں

جلس قوم مجلسا لم یذکروا اللہ تعالیٰ فیہ ولم یصلوا علی نبیھم فیہ الا

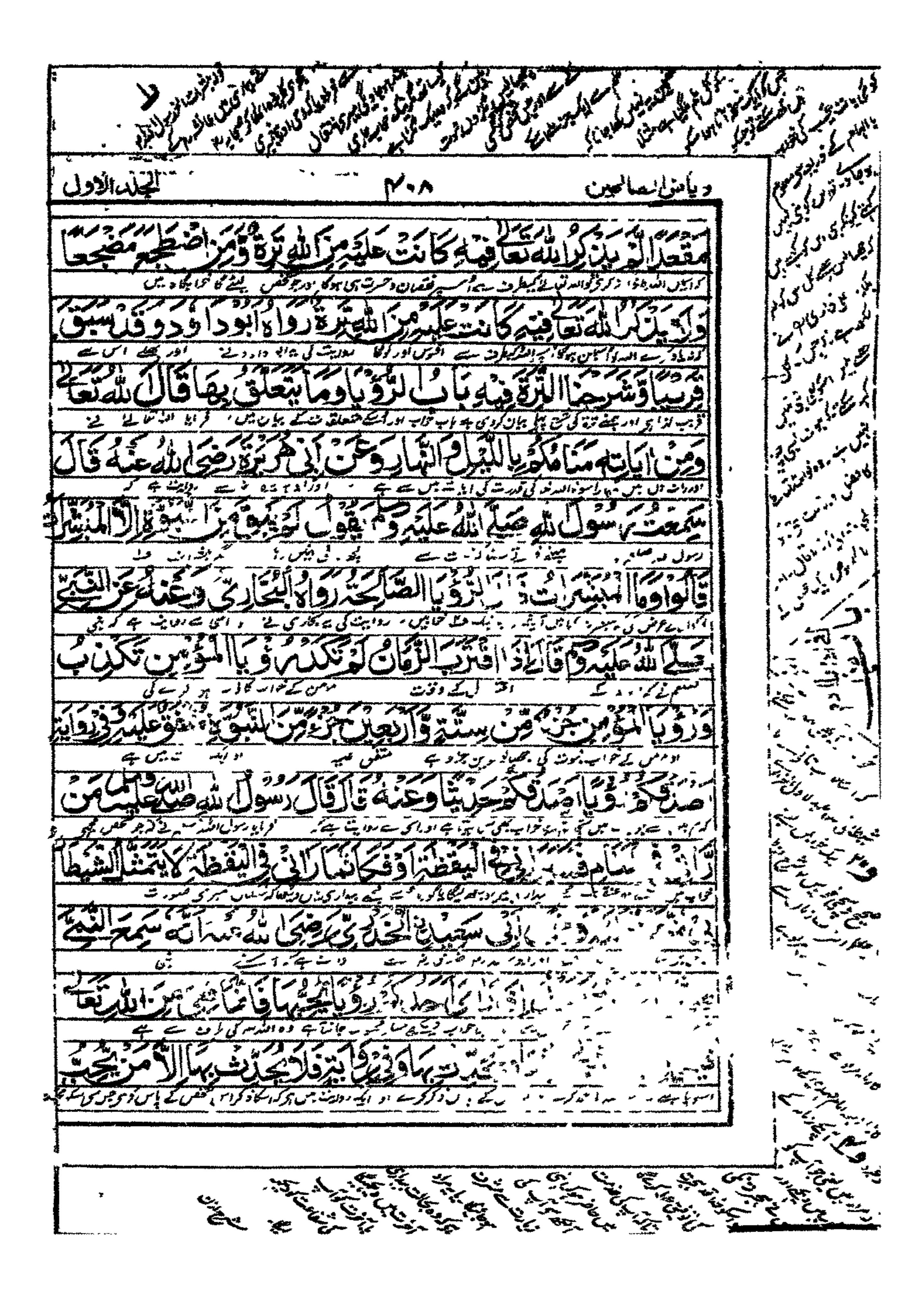
بیٹھتی کوئی قوم کسی ایسی مجلس میں جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا اور اپنے نبی صلعم پر صلوٰۃ اور درود نہ پڑھا ہو مگر

کان علیھم ترۃ فان شاء عذبھم وان شاء غفر لھم رواہ الترمذی وقال

نقصان و خسارہ ہی ہوگا اگر اللہ تعالیٰ چاہے انکو عذاب کرے اور اگر چاہے انکو بخشدے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا

حدیث حسن وعنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قعد

حدیث حسن ہے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی جگہ میں بیٹھے



مقعدا لم يذكر الله تعالى فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا
لا يذكر الله تعالى فيه كانت عليه من الله ترة رواه ابو داود وقد سبق
قريبا وشرحنا الترة فيه باب الرؤيا وما يتعلق بها قال الله تعالى
ومن آياته منامكم بالليل والنهار وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لم يبق من النبوة الا المبشرات
قالوا وما المبشرات قال الرؤيا الصالحة رواه البخاري وعنه عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال اذا اقترب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن تكذب
ورؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة متفق عليه وفي رواية
اصدقكم رؤيا اصدقكم حديثا وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
رآني في المنام فسيراني في اليقظة او كأنما رآني في اليقظة لا يتمثل الشيطان
[illegible] ابي سعيد الخدري رضي الله عنه انه سمع النبي
[illegible] احدكم رؤيا يحبها فانما هي من الله تعالى
[illegible] بها وفي رواية فلا يحدث بها الا من يحب

وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا

اور جب ایسا خواب دیکھے جس کو وہ مکروہ جانتا ہے تو وہ شیطان سے ہے تو اسکو لازم ہے کہ اسکی شرارت سے پناہ مانگے

وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اور کسی سے اسکا ذکر نہ کرے کہ اسکو ضرر نہ دیگا

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ وَفِي رِوَايَةٍ

کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے رویا صالحہ اور ایک روایت میں ہے رویا

الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ

حسنہ اللہ کی طرف سے ہے اور خواب پریشان شیطان سے ہے تو جو شخص کوئی مکروہ خواب دیکھے تو بائیں طرف

شِمَالِهِ ثَلٰثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ النَّفْثُ نَفْخٌ

تین بار پھونک مارے اور شیطان کی شرارت سے پناہ مانگے اس کو ضرر نہ دیگا متفق علیہ۔ نفث ایسی پھونک کو کہتے ہیں

لَطِيفٌ لَا رِيقَ مَعَهُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

جس کے ساتھ تھوک نہ نکلے۔ اور جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا

إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلَى يَسَارِهِ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ

کہ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو مکروہ جانتا ہو تو چاہیے کہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دیا کرے اور اللہ سے

الشَّيْطَانِ ثَلٰثًا وَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي الْأَسْقَعِ

شیطان سے تین بار استعاذہ کرے اور جس کروٹ پر ہو اسکو بدل کر دوسری کروٹ پر ہو جاوے روایت کی یہ مسلم نے اور ابی الاسقع

وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

واثلہ بن الاسقع رض سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ البتہ

مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ أَوْ يَقُولَ

سب بہتانوں میں سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کو چھوڑ کر غیر سے ناطہ رشتہ ملاوے یا اپنی آنکھوں کو وہ دکھلاوے جو انہوں نے نہیں دیکھا

عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

رسول اللہ صلعم پر وہ بات کہے جو آپ نے نہیں کہی۔ روایت کی یہ بخاری نے

تمت

الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصلحت کہ آج بتاریخ ۲۵ شعبان تمام ہوئی جلد اول ریاض الصالحین کی اور جلد ثانی زیر طبع ہے عنقریب ہدیہ ناظرین کی جاویگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

فہرست جلد اول [illegible] ترجمہ ریاض الصالحین